صوبائی کونسل پنجاب
مباحثات

31 دسمبر 1983ء

(25 ربیع الاول 1404ھ)

جلد ا شمارہ ا

21-2-84

مندرجات
(ہفتہ 31 دسمبر 1983ء)

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن حکیم اور اس کا اردو ترجمہ - 1

فہرست صوبائی وزرا پنجاب - 2

فہرست اراکین صوبائی کونسل پنجاب - 3

جناب گورنر پنجاب/چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کا افتتاحی خطاب - 10

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کا خطاب - 26

عمومی بحث - 35

اختتامی کلمات منجانب وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - 87

سبجیکٹ کمیٹیوں کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹیں :- 96

سبجیکٹ کمیٹی برائے محنت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ 97

سبجیکٹ کمیٹی برائے خوراک کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ 101

سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و تجارت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ - 103

صوبائی کونسل پنجاب

صوبائی کونسل پنجاب کا پہلا اجلاس

(ہفتہ 31 دسمبر 1983ء (25 ربیع الاول 1404ھ)

(صوبائی کونسل پنجاب کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے پنجاب ہیڈ کوارٹر میں لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خاں کی زیر صدارت شروع ہوا) ۔

اناؤنسر ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ آعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین و حضرات ۔ السلام علیکم ۔ جناب گورنر پنجاب/چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خاں جو صوبائی کونسل پنجاب کے چیئرمین بھی ہیں تشریف لا چکے ہیں اور ان کی اجازت سے کارروائی کا آغاز اللہ تبارک و تعالیٰ کے بابرکت کلام سے ہوتا ہے۔ قاری علی حسن صدیقی صاحب تلاوت کلام پاک فرمائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً
طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

س نساء ۔ آیت ۵۸ ۔ س انفال آیت ۴۶ ۔ س آل عمران آیت ۱۵۹ ۔ س نحل ۹۷

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ جو امانتیں تمہارے سپرد ہوں ان کو ٹھیک ٹھیک حقداروں کے حوالے کیا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرنا بلاشبہ اللہ تم کو اس کے ذریعہ کتنی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ سنتا بھی ہے دیکھ بھی رہا ہے۔

[illegible] اور تم سب اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی تم صبر و استقامت سے کام لیا کرو یقیناً اللہ صبر و استقامت سے کام لینے والوں کے ساتھ ہے۔

اور تم اپنے کام آپس کے مشورے سے کیا کرو پس جب کسی کام کا پکا ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرکے (اسے کر گزرو) بلاشبہ اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

جس نے اچھے کام کئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان والا ہو تو ہم اس کو دنیا میں نہایت عیش و آرام کی زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں ان کے نیک اعمال کا اس سے بہتر صلہ عطا کریں گے۔
[illegible]

چیئرمین

لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان

گورنر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون "اے" پنجاب

معتمد، صوبائی کونسل، پنجاب

جناب محمد محبوب عباسی

فہرست وزراء صوبائی حکومت پنجاب

نمبر شمار	نام	محکمہ/محکمہ جات
1 -	چوہدری عبدالغفور	قانون و تعلیم
2 -	ملک اللہ یار خان	مال - ریلیف صنعت و ترقی معدنیات محنت، مقامی حکومت و دیہی ترقی -
3 -	جناب غضنفر محمد خان	زراعت ، امداد باہمی آبپاشی ، نقل و حمل پرورش حیوانات و جنگلی جانوران ، فشریز اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات
4 -	چوہدری حامد ناصر	صحت
5 -	جناب محمد نواز شریف	مالیات ، آبکاری و محصولات -
6 -	سردار رفیق حیدر خان لغاری	خوراک
7 -	میاں صلاح الدین	مواصلات و تعمیرات ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ
8 -	میاں محمد ذاکر قریشی	اوقاف ، سماجی بہبود و زکواۃ نوآبادیات اشتمال اراضی آبادکاری و بحالیات -

منتخب اراکین صوبائی کونسل پنجاب

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ
	ضلع لاہور	
1	میاں شجاع الرحمٰن	میئر ، لاہور ، میونسپل کارپوریشن
2	خواجہ ریاض محمود	ڈپٹی میئر ، لاہور میونسپل کارپوریشن
3	سردار خالد عمر	چیئرمین ، ضلع کونسل، لاہور
4	جناب وزیر علی بھٹی	وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، لاہور
5	بیگم عارفہ طوسی	خاتون کونسلر ، لاہور میونسپل کارپوریشن
6	مس شاہین عتیق الرحمٰن	خاتون کونسلر لاہور میونسپل کارپوریشن
	ضلع قصور	
7	چوہدری حاکم علی	چیئرمین ، ضلع کونسل ، قصور
8	رانا محمد اقبال	وائس چیئرمین ، ضلع کونسل، قصور
9	سید مظفر حسن کاظمی	چیئرمین ، میونسپل کمیٹی قصور
	ضلع اوکاڑہ	
10	میاں منظور احمد وٹو	چیئرمین ، ضلع کونسل ، اوکاڑہ
11	ملک نواب علی ہاشمی	وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، اوکاڑہ
12	نوابہ [illegible]	چیئرمین ، میونسپل کمیٹی ، اوکاڑہ
	ضلع شیخوپورہ	
13	چوہدری نعیم حسین چٹھہ	چیئرمین ، ضلع کونسل ، شیخوپورہ
14	رائے محمد حیات کھرل	وائس چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ
15	ملک محمد منیر احمد ملوچ	چیئرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ

ضلع گوجرانوالہ

16 - چوہدری رحمت علی باگڑی — چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ
17 - رانا نذیر احمد خان — وائس چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ
18 - حاجی محمد اسلم بٹ — میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ
19 - حاجی بشیر اللہ — ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ

ضلع گجرات

20 - چوہدری پرویز الٰہی — چیئرمین ضلع کونسل گجرات
21 - چوہدری منور حسین تارڑ — وائس چیئرمین ضلع کونسل گجرات
22 - میاں مجید اکبر فاروقی — چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات

ضلع سیالکوٹ

23 - چوہدری اختر علی — چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ
24 - جناب محمد ارشاد رندھاوا — وائس چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ
25 - کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ
26 - شیخ ظفر اقبال — ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ
27 - سیدہ ساجدہ نیر عابدی — لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ

ضلع راولپنڈی

28 - شیخ غلام حسین — میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
29 - آغا عبدالرشید جیلانی — ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
30 - جناب محمد بشارت راجہ — چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی
31 - قاضی عبدالقدوس — وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی
32 - بیگم نجمہ حمید — خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی

ضلع اٹک

33 - ملک عطا محمد — چیئرمین ضلع کونسل اٹک
34 - سید اعجاز حسین بخاری — وائس چیئرمین ضلع کونسل اٹک
35 - شیخ آفتاب احمد — چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک

ضلع جہلم

36 ۔ راجہ عظمت کمال خان	چیئرمین ضلع کونسل جہلم
37 ۔ سردار نواب خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل جہلم
38 راجہ محمد افضل خان	چیئرمین میونسپل کمیٹی جہلم
39 ۔ ڈاکٹر گلشن حالق مرزا	خاتون کونسلر میونسپل کمیٹی جہلم

ضلع سرگودھا

40 ۔ نوابزادہ میاں محمد سعید قریشی	چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا
41 ۔ چوہدری انور علی چیمہ	وائس چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا
42 ۔ جناب ہارون اکبر چیمہ	میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا
43 ۔ چوہدری محمد علی بگا	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا

ضلع خوشاب

44 ۔ جناب ظفر احمد بندیال	چیئرمین ضلع کونسل خوشاب
45 ۔ ملک محمد اکبر خان اعوان	وائس چیئرمین ضلع کونسل خوشاب
46 ۔ حاجی محمد شریف خان بلوچ	چیئرمین میونسپل کمیٹی خوشاب

ضلع میانوالی

47 ۔ جناب گل حمید خان	چیئرمین ضلع کونسل میانوالی
48 ۔ جناب سیف اللہ خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل میانوالی
49 ۔ شیخ محمد عظیم	چیئرمین میونسپل کمیٹی میانوالی
50 ۔ ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ	خاتون کونسلر ضلع کونسل میانوالی

ضلع بھکر

51 ۔ خان رشید اکبر خان	چیئرمین ضلع کونسل بھکر
52 ۔ خان محمد ظفر اللہ خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل بھکر
53 ۔ ملک نذیر احمد الرا	چیئرمین میونسپل کمیٹی بھکر

ضلع فیصل آباد

54 - چوہدری شیر علی	میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد
55 - مس سکینہ بیگم چوہدری	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد ۔
56 - چوہدری محمد نذیر احمد	چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد
57 - جناب راؤ صفدر علی خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

58 - چوہدری قادر بخش	چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ
59 - میاں عبدالطیف	وائس چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔
60 - میاں اختیار حسین	چیئرمین میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ

ضلع جھنگ

61 - سیدہ عابدہ حسین	چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
62 - چوہدری دلاور خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
63 - نواب امان اللہ خان	چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ

ضلع ملتان

64 - نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔	میئر میونسپل کارپوریشن ملتان
65 - عباس علی انصاری	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن ملتان
66 - سید یوسف رضا گیلانی	چیئرمین ضلع کونسل ملتان
67 - مہر ظفر احمد ہراج	وائس چیئرمین ضلع کونسل ملتان
68 - بیگم زاہدہ جعفری	خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن ملتان ۔

ضلع وہاڑی

69 - جناب محمد ممتاز خان کھچی	چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی
70 - چوہدری خوشحال محمد ڈوگر	وائس چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی
71 - چوہدری محمود صادق	چیئرمین میونسپل کمیٹی وہاڑی

ضلع ساہیوال

72 - ملک محمد اقبال لنگڑیال — چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال
73 - رانا نعیم محمد خان — وائس چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال
74 - چوہدری ممتاز حسین — چیئرمین میونسپل کمیٹی ساہیوال

ضلع ڈیرہ غازی خان

75 - سردار مقصود احمد خان لغاری — چیئرمین ضلع کونسل، ڈیرہ غازی خان
76 - سردار محمد امجد فاروق خان کھوسہ — وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، ڈیرہ غازی خان
77 - سردار عالم خان کہتران — چیئرمین میونسپل کمیٹی، ڈیرہ غازی خان

ضلع راجن پور

78 - سردار حاجی غلام مجتبےٰ خان دریشک — چیئرمین ، ضلع کونسل ، راجن پور
79 - خواجہ بخش خان گورچانی — وائس چیئرمین ضلع کونسل راجن پور
80 - سید محمد صادق شاہ — چیئرمین میونسپل کمیٹی راجن پور

ضلع لیہ

81 - چوہدری محمد حنیف — چیئرمین ، ضلع کونسل ، لیہ
82 - جناب اقبال حسین خان مگسی — وائس چیئرمین ، ضلع کونسل، لیہ
83 - سید اختر حسین شاہ — چیئرمین میونسپل کمیٹی لیہ

ضلع مظفر گڑھ

84 - ملک غلام محمد مجتبےٰ غازی کھر — چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ
85 - میاں امتیاز علیم ہاشمی — وائس چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ
86 - رانا محمد حنیف خان — چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ

ضلع بہاولپور

87 - سید محمود اکبر شاہ رضوی — چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور
88 - ملک جہانگیر اختر — وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور
89 - چوہدری عبدالمجید — چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور

ضلع بہاولنگر

90 ۔ میاں غلام محمد مونکا	چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر
91 ۔ میاں مقصود احمد موہل	وائس چیئرمین، ضلع کونسل بہاولنگر
92 ۔ چوہدری نیاز احمد	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر

ضلع رحیم یار خان

93 ۔ سردار رفیق حیدر خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل رحیم یار خان
94 ۔ جناب محمد اصغر کوریجہ	وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، رحیم یار خان
95 ۔ میاں عبدالخالق	چیئرمین میونسپل کمیٹی، رحیم یار خان

نامزد اراکین ، صوبائی کونسل ، پنجاب

1 ۔ بیگم مسعودہ حامد	چیئرمین (اپوا پنجاب برانچ)
2 ۔ بیگم ممتاز یو کرامت	رکن پاکستان ہلال احمر
3 ۔ بیگم آغا غضنفر	لیاقت روڈ ۔ فیصل آباد
4 ۔ بیگم زبیدہ احسان الحق حقی	صدر ویمن سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن بہاولپور ڈویژن
5 ۔ جناب اقبال احمد قرشی	قرشی دواخانہ لیبارٹریز نیو شالیمار ، ملتان روڈ ۔ لاہور
6 ۔ ملک اللہ یار خان	پروگریسو فارمر ، بارانی ایریا
7 ۔ خان امیر عبد اللہ خان روکڑی	وائس چیئرمین پنجاب رورل کوآپریٹو کارپوریشن
8 ۔ چوہدری ہارون الرشید تبسم	چیف آرگنائزر ، انجمن کاشتکاران ، پنجاب
9 ۔ جناب خاقان بابر	صدر ، آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی
10 ۔ میاں محمد منیر	سینئر وائس پریذیڈنٹ ، آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین ، لاہور
11 ۔ سردار محمد عظیم خان سد وزئی	صدر ، شپ بریڈرز ایسوسی ایشن ، ملتان

12 ـ الحاج چوہدری محمد صالح	جنرل سیکرٹری ، پاکستان موٹر ٹرانسپورٹ فیڈریشن
13 ـ میاں فضل احمد	رکن ، پنجاب سوشل سروسز بورڈ و صدر ٹی بی ایسوسی ایشن
14 ـ سید محسن رضا بخاری	صدر ، لاہور چیمبرز آف کامرس و انڈسٹریز
15 ـ شیخ محمد لطیف	سینئر وائس پریذیڈنٹ ، انجمن حمایت اسلام
16 ـ ڈاکٹر محمد سعید احمد	سابقہ صدر ، پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن پنجاب برانچ
17 ـ سید منور علی	سابقہ صدر ، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ
18 ـ چوہدری ایم انور وحید	صدر ، بورڈ آف ڈائریکٹر لاہور سٹاک ایکسچینج لاہور
19 ـ جناب رشید صدیقی	صدر ، پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس
20 ـ جناب صالح محمد نیازی	صدر ، آل پاکستان ٹریڈ یونینز کنفیڈریشن و صدر پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن
21 ـ جناب سراج قریشی	صدر ، مرکزی انجمن تاجران لاہور
22 ـ جناب سلطان علی چوہدری	صدر چیمبرز آف ایگریکلچر پنجاب
23 ـ چوہدری ظہیر احمد تاج	صدر ، کالونی ٹیکسٹائل ملز یونین (ملتان) پنجاب فیڈریشن آف ٹریڈ یونین
24 ـ چوہدری غلام حیدر سجاد	صدر ، کسان بورڈ پنجاب
25 ـ حاجی مقصود احمد بٹ	صدر ، انجمن تاجران (رجسٹرڈ) لاہور
26 ـ جناب محمد صدیق اکبر بخاری	چک حیدر آباد تحصیل و ضلع ملتان (5 ـ اے مال روڈ ملتان چھاؤنی)
27 ـ بیگم بشریٰ رحمن	وطن دوست 8 سی احمد پارک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

جناب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کے افتتاحی کلمات

اناونسر اب چیرمین صوبائی کونسل کے افتتاحی کلمات — خواتین و حضرات ، گورنر پنجاب

جناب چیئرمین (صوبائی کونسل پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان)

بسم اللہالرحمان الرحیم معزز کونسلرز ، خواتین و حضرات السلام علیکم

میں حالیہ انتخابات کے بعد پنجاب کونسل کے پہلے اور تعارفی اجلاس میں آپ سب کا خیر مقدم کرتا ہوں اور آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں میں آپ کو اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ میں ان سابق اراکین کونسل کی خدمات کا بھی اعتراف کرتا ہوں جو بلدیاتی انتخابات میں کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے آج اس اجلاس میں موجود نہیں ۔ انہوں نے گراں قدرمشورے دیئے تھے اور صوبائی کونسل کو ایک فعال اور بامقصد ادارہ بنانے میں ھاتھ بٹایا تھا —

صدر پاکستان نے 12 اگست کو انتخابات کے جس پروگرام کا اعلان کیا تھا اس کا پہلا مرحلہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد تھا خدا کا شکر ہے کہ یہ مرحلہ بروقت تکمیل پذیر ہوا ۔ پنجاب کے عوام نے جس جوش و خروش اور نظم و نسق کے ساتھ ان میں حصہ لیا وہ قابل ستائش ہے الیکشن اتھارٹی انتظامیہ پولیس وغیرہ بھی تعریف کے مستحق ہیں جنہوں نے انتخابات پر امن ماحول میں کروائے ۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ اب کے اکثر مقامی کونسلوں کی سربراہی کے لئے مقابلہ دو امیدواروں کے درمیان ہوا ۔ گزشتہ چار سالہ دور میں یہ مقابلے کہیں دو سے زیادہ امیدواروں میں ہوئے تھے اور چیئرمینوں کا زیادہ وقت اکثریت کو برقرار رکھنے کی تگ ودو میں صرف ہوتا تھا ۔ امید ہے کہ اس بار چیئرمینوں کو اس قسم کی دقت کا سامنا نہیں ہوگا اور انہیں ایوان کی اکثریت کا اعتماد حاصل رہے گا ۔ اور اس طرح ایوان کی کار گزاری سہل اور تیز ہوگی ۔ یاد رہے کہ 34500 عام نشستوں کے لئے ایک لاکھ انتالیس ہزار امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے ۔ 98 فیصد امیدواروں کے کاغذات نامزدگی درست پائے گئے ۔ کاغذات نامزدگی کی واپسی کے بعد بھی ہر نشست پر اوسطاً تین سے

زائد امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا ۔ انتخابی عمل میں رائے دھندگان نے گہری دل چسپی کا اظہار کیا ۔ شناختی کارڈ کی پابندی کے باوجود 52.5 فیصد رائے دھندگان نے اپنے ووٹ کا حق استعمال کیا جو جمہوری معاشروں میں بلدیاتی انتخابات میں پڑنے والے ووٹوں کی شرح کسی طرح کم نہیں ۔

حکومت کا موقف یہ نہیں ہے کہ انتخابات میں "سب اچھا" تھا ۔ کمزور پہلو بھی تھے ۔ ان کی نشاندھی کرنے کے لئے 8 دسمبر کو لاھور میں ایک تنقیدی جائزہ اجلاس منعقد کرایا گیا ۔ اس اجلاس کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں ایسے اداروں کے حکام کے علاوہ جن کا تعلق انتخابات سے رہا منتخب ارکان انتخابی عملے اور ہر ضلع سے ھارنے والے ایک امیدوار کو بھی دعوت دی گئی تھی تاکہ اس جائزہ کو بامقصد بنایا جائے ۔

اس تنقیدی اجلاس میں شامل ہونے والے اصحاب نے انتخابات پر بھر پور بحث کی اور اپنے مشاہدات اور خیالات کا کھل کر اظہار کیا ۔ شرکاء کی متفقہ رائے تھی کہ ووٹ ڈالنے کے لیے شناختی کارڈ کی لازمی شرط بہت مفید اور موثر رہی ۔ مردوں کے پولنگ سٹیشنوں پر جعلی ووٹ ڈالنے کی شکایت کا بہت حد تک ازالہ ہوا ۔ کہیں کہیں سے گو جعلی شناختی کارڈ بنوائے جانے اور ان کے بکنے کی اطلاعات موصول ہوئیں مگر ان کے بارے میں ٹھوس ثبوت فراہم نہیں کئے گئے ۔

ایک عام شکایت خواتین کے پولنگ سٹیشن پر ڈالے جانے والے جعلی ووٹوں سے متعلق تھی ۔ جس کی بڑی وجہ ان کے شناختی کارڈوں پر تصویر کا نہ ہونا ہے لہذا یہ محسوس کیا گیا ہے کہ خواتین کے شناختی کارڈوں پر بھی تصویر ہونی چاھیئے جیسا کہ بیرون ملک یا حج کے پاسپورٹوں پر ہوتا ہے ۔

یہ بھی تاثر ملا کہ کم از کم 20 فیصد ووٹروں کے پاس ابھی تک شناختی کارڈ نہیں جس کی وجہ سے وہ رائے دھی کا حق استعمال نہ کر سکے ۔ حکومت کی کوشش ہے کہ جلد از جلد ہر بالغ شہری کے پاس شناختی کارڈ موجود ہو ۔ لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ متعلقہ شہریوں کو اس کا شعور نہ ہو ۔ لہذا ووٹروں کو چاھیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے شناختی کارڈ بنوائیں تاکہ وہ 12 اگست کے اعلان کے مطابق ہونے والے انتخابات میں حصہ لے سکیں۔ آپ کو بھی اپنے علاقوں

میں ان کو راهنمائی کرنی چاهیئے ۔ جعلی کارڈوں کی آپ نشان دهی کریں
دیہی علاقوں میں چونکہ ضلع کونسل اور یونین کونسل کے انتخابات ایک وقت منعقد
ہوئے تھے ۔ اس لئے ووٹروں کو پرچیوں کی شناخت میں دقت محسوس ہوئی
اگر چہ پرچیوں کی تحریر مختلف رنگوں کی سیاهی میں تھی لیکن پرچی
کے کاغذ کا رنگ یکساں ہونے کی وجہ سے کم پڑھے لکھے لوگوں کو دقت
کا سامنا ہوا ۔ آئندہ انشاء اللہ یہ امر یقینی بنایا جائے گا کہ ضلع کونسل
کی پرچیوں میں باآسانی تمیز کی جاسکے ۔

ایک اور شکایت چیئرمینوں اور میئر صاحبان کے انتخاب میں
کچھ ووٹوں کی خریدو فروخت کے بارے میں تھی ۔ سننے میں آیا ہے کہ
کچھ کونسلروں نے اپنا ووٹ بیلٹ بکس میں ڈالنے کے بجائے باہر لا کر
متعلقہ امیدوار کے حوالے کیا ۔ جس نے اپنے با اعتماد ساتھی کونسلر کے
ذریعے اسے بیلٹ بکس میں ڈلوایا ۔ اسی خدشہ کے پیش نظر الیکشن
اتھارٹی نے هدایات جاری کی تھیں کہ کونسلر صاحبان اپنا ووٹ ڈالنے کے
بعد مخصوص کمرے میں تشریف رکھیں ۔ جب تک کہ تمام ووٹ نہ
بھگت جائیں ۔ بہر حال آئندہ ضوابط میں مناسب ترامیم کی جائیں گی ۔
جن کی رو سے بیلٹ بکس Presiding Officer کی میز پر رکھا جائے گا ۔
ووٹر صاحبان ایک علیحدہ پرچی پر نشان لگانے کے بعد اسے تہہ
کر کے presiding Officer کے سامنے بیلٹ بکس میں ڈالیں گے ۔ جس
سے اس شکایت کا سدباب ہو جائے گا ۔

یہ شکایت بھی موصول ہوئی کہ بعض جگہوں پر ووٹروں کی
فہرستیں نا مکمل اور پرانی تھیں ۔ امید ہے کہ الیکشن کمیشن والے ان
کی درستی کے لئے ضروری هدایات جاری کریں گے ۔ ایسی بے ضابطگیاں
کہیں کہیں ہوئیں ۔ بہر حال چند خامیوں اور اصلاح طلب پہلوؤں کی
نشاندہی کی گئی ہے ان کی جانچ پڑتال کے لئے ایک مطالعاتی گروپ تشکیل
دیا گیا ہے جس کی رپورٹ پر آئندہ بلدیاتی انتخاب کے لئے قوانین و ضوابط
میں مناسب ترامیم کی جائیں گی ۔

اس تنقیدی اجلاس سے اطمینان ہوا کہ بلدیاتی انتخابات
بالعموم منصفانہ اور بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئے کل 5027 عذرداریاں
دائر ہوئیں ۔ جن میں 500 سے زائد کا فیصلہ ہو چکا ہے جبکہ باقی
ماندہ انشاء اللہ تین مہینے کے اندر نمٹا دی جائیں گی ۔

یہاں میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ بلدیاتی انتخابات میں بے ضابطگیوں

سے متعلق درخواستیں گورنر، متعلقہ وزیر یا محکمہ بلدیات پہنچیں گے،
بجائے متعلقہ الیکشن ٹریبونل یا الیکشن اتھارٹی میں دائر کی جانی چاہئیں ۔
جو عدالتی ادارے ہیں اور قانون کے مطابق انصاف کرتے ہیں ۔ آپ
کا بھی مشاہدہ ہوگا کہ جہاں کہیں بے ضابطگی کا ثبوت الیکشن
اتھارٹی یا Tribunal کے سامنے پیش کیا گیا ۔ انہوں نے فوری اقدامات
کئے ۔ احکام جاری کئے ۔

تنقیدی جائزہ اجلاس کے علاوہ لاہور میں ایک بہت بڑا بلدیاتی
کنونشن ۲۳ دسمبر کو منعقد ہوا جس کی صدارت صدر پاکستان نے کی اور
جس میں صوبے بھر سے 10، 12 ہزار کونسلروں نے شرکت کی اس
اجلاس میں بڑی مفید تجاویز پیش کی گئیں ۔ جن میں سے ایک
بلدیاتی بنک کے قیام کے بارے میں تھی ۔ تجویز تھی کہ ایسا بنک
بلدیاتی اداروں کو بلاسود ترقیاتی قرضے فراہم کرے گا ۔ مجھے امید ہے کہ
تجاویز کے قابل عمل ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں موجودہ اجلاس میں
اور متعلقہ Subject Committee میں سنجیدگی سے غور کیا جائے گا ۔
ظاہر ہے کہ مقامی کونسلوں کی مالی اعانت اور قربانی کے بغیر ایسا مالیاتی
ادارہ قائم نہیں ہو سکتا ۔

بلدیاتی اداروں کے یہ دوسرے انتخابات بھی غیر جماعتی اور غیر
سیاسی بنیادوں پر کرائے گئے ۔ اگرچہ عہدہ داروں کے انتخابات کے موقع
پر بعض جگہوں پر برادری سسٹم اور جوڑ توڑ کی شکایات سننے میں آئیں مگر
اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ کہ انتخابات میں بالعموم
ایسے کونسلر اور عہدیدار آسانی سے منتخب ہو گئے جنہوں نے پچھلے
چار سالوں میں عوام کی خدمت اور علاقے کی بہتری کے لئے ٹھوس کام
کئے تھے ۔ اور وہ حضرات جن کے کام سے عوام مطمئن نہیں تھے لوٹائے نہیں گئے

اعداد و شمار کے مطابق موجودہ انتخابات میں تقریباً 60 فیصد
نئے لوگوں کو چنا گیا عام مشاہدہ اور تاثر یہ ہے کہ نسبتاً زیادہ پڑھے
لکھے لوگ سامنے آئے ہیں ۔ امید ہے کہ اس بار منتخب نمائندے بہتر
کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے ۔ اس طرح منتخب خواتین کا تعین معیار
بھی اس دفعہ بہتر ہے جو ایک خوش آئند ہے اچھے اور پڑھے لکھے
نمائندوں سے بلدیاتی اداروں کا وقار بھی بڑھتا ہے ۔

چار سال پہلے مقامی بلدیاتی اداروں کو ایک مدت کے بعد از سر
نو تشکیل دیا گیا ۔ چار سال تک ان اداروں کو کام کرنے کے مواقع

فراہم کئے گئے ا ان کی حوصلہ افزائی کی گئی - وسیع اختیارات دیئے گئے - خاصے وسائل ان کے سپرد کئے گئے - ان کو منصوبے بنانے اور ان پر عمل کرنے کی آزادی دی گئی - نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں شوق و شعور پیدا ہوا - خود اعتمادی اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا جذبہ پیدا ہوا انہوں نے نچلی سطح پر بہت موثر قیادت فراہم کی اور اس خلاء کو جو بہت عرصہ سے چلا آ رہا تھا پر کیا - ان اداروں کی بحالی سے ایک اچھی روایت قائم ہوئی جسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا - جمہوریت میں ان اداروں کا ہونا لازمی ہے -

اب جبکہ انتخابات ہو چکے ہیں میں ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کروں گا کہ انتخابات کی گرما گرمی کے دوران جو رنجشیں کدورتیں اور اختلافات پیدا ہوئے جو ایک فطری عمل ہے انہیں اب فراموش کر دینا چاہیئے — جو حضرات کامیاب ہوئے انہیں فراخدلی مروت اور رواداری دکھانی چاہیئے اور جو ہار گئے انہیں خندہ پیشانی سے اپنی شکست قبول کرنی چاہیئے — ہارنے اور جیتنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جمہوریت کی روایات میں ہار جیت وقتی ہوتی ہے — دن گزر جاتا ہے اور پھر ایک نئی صبح کا آغاز ہوتا ہے — ہم مشرق والے ہار جیت کو دل سے کچھ زیادہ ہی لگا لیتے ہیں اور ہر بات کو اپنی ناک اور اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں — حالانکہ اگر دیکھا جائے تو یہ ایک دیرپا حقیقت نہیں بلکہ محض ایک احساس ہے جو وقت کے ساتھ ٹل جاتا ہے —

رواداری اور تحمل ہی جمہوری عمل کو آگے بڑھاتے ہیں - جیتنے اور ہارنے والوں میں برداشت کا جذبہ معاشرہ میں ہم آہنگی کا ضامن ہوتا ہے اور بغیر معاشرتی ہم آہنگی کے ترقی کا عمل ممکن نہیں - لہذا از راہ کرم اختلافات ختم کر کے ، اپنے لوگوں کو ساتھ لیکر آگے بڑھیئے اور اپنی تمام کوششیں لوگوں کی بھلائی اور اپنے علاقوں کی بہتری کے لئے وقف کر دیجیئے —

چار سال قبل جب بلدیاتی اداروں کا قیام عمل میں آیا تو عوام منتخب نمائندوں ، اور حکومت کا تجربہ محدود تھا - ہم سب کو ایک تجرباتی عمل میں سے گزرنا پڑا - روکاوٹیں بھی تھیں اور نا تجربہ کاریاں بھی لیکن اس کے باوجود پچھلے چار سالوں میں بلدیاتی اداروں نے اچھا اور قابل تعریف کام کیا - میں یہ نہیں کہتا کہ سب کام اچھے ہوئے - کچھ غلطیاں بھی ہوئیں - خامیاں بھی رہیں جو نیک نیتی پر مبنی تھیں

مگر یہ حقیقت ہے کہ اس جمع تفریق کا حاصل بلدیاتی اداروں کی اعلیٰ اور عمدہ کارکردگی ہے۔

بلدیاتی اداروں نے لاتعداد شعبوں میں جو کار ہائے نمایاں انجام دئیے ہیں۔ ان میں سب سے اہم اور اولین کام نچلی سطح پر قیادت کے خلا کو پورا کرنا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں صدیوں پرانے ذات اور برادری کے رشتے ٹوٹ رہے ہیں۔ ہمیں ان کی جگہ قومی یکجہتی کو فروغ دینا ہے۔ قیادت کا خلا قوم میں بے اعتمادی اور افراتفری کو جنم دیتا ہے قیادت کی موجودگی انفرادی صلاحیتوں اور کوششوں کو ابھارنے کے لئے ضروری ہے اور آج کے اس دور میں جبکہ عام انسان کی توقعات اور ضروریات روز بروز بڑھ رہی ہیں' اچھی قیادت ہی معاشرے کے ہر فرد کو یکجا کر کے اور قومی مقاصد کی صحیح نشاندھی کر کے عوام کو ترقی کی راہ پر ڈال سکتی ہے۔ بلدیاتی نظام نے نچلی سطح پر قیادت کو ابھارنے میں جو کردار ادا کیا ہے اس کے اثرات عوام میں خود اعتمادی' امید اور احساس شمولیت کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں۔

نچلی سطح کے اداروں کے باعث عام لوگوں کی سوچ و فکر کو بھی ابھرنے کا موقع ملا ہے۔ خاص طور پر ہمارے دیہی عوام، جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں' جو اپنے شہری بھائیوں کی طرح مختلف تنظیموں اداروں اور انجمنوں وغیرہ کے ذریعے اپنی بات حکومت کے با اختیار ارکان تک با آسانی نہیں پہنچا سکتے۔ بلدیاتی اداروں سے بہت مستفید ہوئے ہیں۔ یونین مراکز اور ضلع کونسلوں نے دیہی آبادی کے مسائل سمجھنے اور حل کرنے میں بہت مدد کی ہے۔ ان اداروں نے وقتاً فوقتاً جن مشکلات اور ضروریات کی نشاندھی کی اور بلدیاتی نمائندوں اور سرکاری اداروں کے درمیان جو رسمی اور غیر رسمی رابطہ قائم ہوا' اس کے نتیجے میں حکومت کے طرز فکر اور اسکی پالیسیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اب حکومت کے وسائل عوام کی محسوس کردہ ضروریات کے مطابق ان کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوئے ہیں۔ حکومت کے بجٹ کا بیشتر حصہ (60 سے 70 فیصد) دیہی علاقوں میں نچلی سطح پر ہی خرچ ہوتا ہے اس طرح شہری عوام بھی اپنے منتخب اداروں اور ارکان کے ذریعے بہتر طور پر اپنے خیالات اور احساسات حکومت تک پہنچا سکتے ہیں اور اپنے اداروں کے ذریعے اپنی ضروریات کے مطابق اپنے وسائل کو استعمال کر سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بلدیاتی نظام کے ذریعے عوام اور حکومت ایک دوسرے کے نزدیک آئے ہیں اور ان کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم ہوا ہے

بلدیاتی اداروں کی افادیت صرف نچلی سطح تک ہی محدود نہیں یہ ادارے صوبائی اور قومی سطح کے اداروں کو چلانے اور قیادت کو ابھارنے کے لئے ایک نرسری کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ نچلی سطح پر قیادت کو تربیت ' جمہوری روایات کا قیام اور ترقیاتی کاموں کا تجربہ قومی سیاست اور قومی اداروں کی کارکردگی کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اور انشاءاللہ وقت یہ ثابت کرے گا کہ بلدیاتی اداروں کی صحت مند نشو و نما سے اچھی روایات قائم ہوئی ہیں ۔ دعا ہے کہ جمہوریت کے لئے اور یہی ادارے وجود میں آئیں ہمیں اداروں کا احترام کرنا چاہیے ۔ اور انہیں مضبوط اور فعال بنانا چاہیے ترقیاتی کاموں میں بلدیاتی اداروں نے جو کردار ادا کیا ہے اس نے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے ۔ جس دلچسپی اور جذبے سے کونسلر صاحبان اور عوام نے یہ ذمہ داری قبول کی وہ قابل تعریف ہیں ۔ دیہات کی لا تعداد چھوٹی سکیموں پر کام ہوا ۔ Matching Grants کے تحت بہت سے فلاحی کام ہوئے ضلع اور شہر کی سطح پر بڑی بڑی سکیمیں مکمل کی گئیں اور منتخب نمائندوں کے گرانقدر مشورے اور تعاون سے حکومت کے بہت سے اہم پروگرام مثلاً دیہی سڑکیں دیہات میں بجلی کی فراہمی دیہی صحت کے مراکز سکول پانی کی سکیمیں کھالوں کی صفائی وغیرہ پایہ تکمیل کو پہنچے اور منتخب نمائندوں نے حکومت کے کاموں میں شرکت سے جو تجربہ حاصل کیا ہے وہ ایک ایسا سرمایہ ہے جو آئندہ ان کے لئے بہت اہم ثابت ہو گا ۔

میں اس موقع پر خواتین کی قیادت کا بھی ذکر کروں گا ۔ خواتین کی نمائندوں نے نہ صرف عورتوں کے پروگراموں بلکہ عوامی کاموں میں بھی دلچسپی اور لگن کا اظہار کیا ہے ۔ یہ ان ہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ حکومت نے خواتین کے پروگراموں کو قومی اور صوبائی سطح پر ایک خصوصی مقام دیا ہے اور خواتین کی لاتعداد فلاحی سکیموں کے لئے وسائل مہیا کئے ہیں ۔ حکومت نے ہر موقع پر خواتین کی شمولیت اور انکے تعاون کو لازمی جانا ہے اور اسلامی روایات کی روشنی میں ان کے آگے آنے کی حوصلہ افزائی کی ہے ۔ مرکزی اور صوبائی سطح پر خواتین کے محکمہ اور خصوصی Cell کا قیام اس کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے ۔

گو میں اعداد و شمار میں نہیں جاؤں گا تا ہم یہ کہتا چلوں کہ بلدیاتی اداروں کے پہلے چار سالہ دور جو ستمبر 1983ء میں ختم ہوا کے تنقیدی تجزیہ سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ اس نظام کی بدولت عوام میں

اپنے مسائل خود حل کرنے کا شوق اور شعور پیدا ہوئے ہیں۔ گزشتہ چار سالوں میں لوکل کونسلوں نے اپنے وسائل میں اضافہ کرنے اور مالیاتی نظم و ضبط کو فروغ دینے میں خاطر خواہ کام کیا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ منتخب نمائندوں کو بلدیاتی اداروں کا نظم و نسق سنبھالنے سے پیشتر 1978-79ء میں پنجاب کے شہری اور دیہی اداروں کی مجموعی آمدنی ترانوے کروڑ تئیس لاکھ روپے (93ء23) کروڑ تھی جو بڑھ کر 1982-83ء میں ایک سو پچھتر کروڑ چوراسی لاکھ (175ء84) روپے ہو گئی۔ یہ تقریباً دوگنا اضافہ ہے جو قابل تعریف ہے۔ گزشتہ چار سالوں یعنی 1979-80 1980-81 1981-82 1982-83 میں شہری اور دیہی بلدیاتی اداروں کی مجموعی آمدنی پانچ سو انہتر کروڑ انھاون لاکھ (569ء56) ہوئی جس میں سے شہری اداروں کی آمدنی چار سو چوبیس کروڑ ننانوے لاکھ (224ء99) کروڑ روپے اور دیہی اداروں کی ایک سو چوالیس کروڑ انسٹھ لاکھ روپے (144ء59) کروڑ روپے تھی۔ یہ اعداد و شمار بلدیاتی نظام کی افادیت کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں

گزشتہ چار سالوں میں حکومت کی یہ حکمت عملی رہتی ہے کہ عوامی نمائندوں اور جمہوری اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور ان کو حکومت کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے۔ اس پالیسی کے تحت لوکل باڈیز کے قوانین میں ایسی ترامیم کی گئیں جن کی روسے بجٹ پاس کرنے نئے ٹیکس لگانے ترقیاتی سکیموں کو منظور کرنے ملازموں کی بھرتی اور ترقیاتی کاموں کے ٹھیکے دینے وغیرہ سے متعلق بہت سارے اختیارات بلدیاتی اداروں کو دے گئے۔ اس طرح حکومت نے ایسے اداروں کو قائم کیا ہیں کے ذریعے حکومت اور عوام کے نمائندوں میں زیادہ سے زیادہ تعاون پیدا کیا جا سکے۔ اس ضمن میں ضلعی رابطہ کمیٹیاں District Coordination Committee تھانہ ضلعی انسداد جرائم کمیٹیاں Thana and District Crime Control Committee کا قیام قابل ذکر ہے اور ہمیں ان اداروں سے خاطر خواہ توقعات ہیں۔ ان کی کامیابی کا انحصار آپ پر ہے۔ محسوس کرتے ہوئے کہ ہمارے عوام خصوصاً دیہی علاقوں کی صلاحیتیں کا ایک بڑا حصہ لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی کی نذر ہو جاتا ہے۔ حکومت نے نچلی سطح پر مصالحتی عدالتوں Conciliation Court کا قیام ضروری سمجھا اور منتخب نمائندوں کو لوگوں کے جھگڑے ختم کرانے اور صلح صفائی کروانے کے لئے قانونی اختیارات دیئے۔ نئے نظام کی ابتدائی مشکلات کے پیش نظر حکومت نے تربیتی کورسوں کا بھی اہتمام کیا۔ ہر موقع پر ہماری یہ کوشش رہی

کہ حکومت کے نمائندے اور ادارے حسب ضرورت بلدیاتی اداروں کو مناسب اور صحیح مشورہ بہم پہنچائیں اور مجھے خوشی ہے کہ اس شعبہ میں بلدیاتی نمائندوں اور سرکاری اداروں کے درمیان قابل تعریف تعاون رہا ہے -

حالیہ انتخابات کے بعد جو منتخب نمائندے آگے آئے ہیں خوش قسمت ہیں کہ وہ خلا میں داخل نہیں ہو رہے - انہیں نئے سرے سے کسی نظام کی بنیادیں استوار نہیں کرنی - آپ کے پیشرو خاص بنیادیں رکھ گئے ہیں - اب آپ نے انہیں مزید مضبوط بنانا ہے تاکہ آپ کے بعد آنے والے ان پر ایک خوبصورت عمارت تعمیر کر سکیں - پچھلے چار سالوں کے تجربات وہ قیمتی سرمایہ ہے جو آپ کو ورثہ میں ملا ہے - یہ اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں - ہماری کوتاہیاں اور کارنامے صرف حال ہی کے لئے اہمیت نہیں رکھتے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اہمیت کے حامل ہیں - براہ کرم اپنے ہر فکر و عمل کی تاریخی اہمیت کو محسوس کریں اور صرف حال ہی نہیں بلکہ مستقبل کو بھی سامنے رکھ کر اپنے کاموں کا آغاز کریں -

خوش نصیب ہیں کہ آپ ایسے وقت اپنی ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں - جب چھٹے پنجسالہ منصوبے کا آغاز ہوا ہے - کروڑھا روپے آپ کے مشورے اور تعاون سے آپ کے علاقوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کئے جائیں گے - چھٹے پنجسالہ منصوبہ کی تفصیل اور اس کے اعداد و شمار چیئرمین منصوبہ بندی بیان کریں گے - میں یہاں صرف سرسری طور پر یہ کہتا چلوں کہ منصوبے کی بنیادی پالیسی عوام کی اہم محسوس کردہ ضروریات کو پورا کرنا ، دیہی ڈھانچہ یعنی Infrastructure خصوصاً پس ماندہ علاقوں میں تعمیر کرنا اور پیداواری عمل کو آگے بڑھانا ہے -

پانچویں پنج سالہ منصوبے میں جن امور کی طرف زیادہ زور دیا گیا تھا اور جو Developmental Trusts بنائے گئے تھے ، چھٹے منصوبے میں بھی ان کو برقرار رکھا گیا ہے اور اس بات کی طرف خصوصی دھیان دیا گیا ہے کہ ترقیاتی کام کی بنیاد علاقائی آبادی کی ضروریات اور تعاون پر رکھی جائے - یعنی Community based ہو - جو کام دیہی علاقوں کی ترقی کے لئے شروع کئے گئے تھے وہ جاری رہیں گے - اور یہ پہلے کی طرح 65 سے 70 فیصد وسائل دیہی علاقوں میں ہی خرچ کئے جائیں گے - یہ

وسائل دیہی زندگی کے جملہ شعبوں میں ایک مربوط پروگرام کے تحت صرف کئے جائیں گے تاکہ ترقی کا عمل کسی ایک مخصوص شعبہ زندگی تک ہی محدود نہ رہ جائے بلکہ عام انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کرے۔ حکومت خصوصاً دیہات میں رہنے والے غریبوں کی مشکلات کا ازالہ کرنے اور ان کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے مواقع فراہم کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی تاکہ محسوس ہو کہ زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی آئی ہے۔ اس مقصد کے حصول کی راہ میں جو بھی رکاوٹیں ہیں انہیں دور کیا جائے گا۔ ہمیں تمام تر ترقیاتی کاوشیں دیہات اور دیہات کے رہنے والوں پر مرکوز کرنی چاہئیں۔ اور دیہی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی لانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہئے۔ ہمارے ترقیاتی کاموں کا زور دیہات اور دیہی آبادی کی فلاح و بہبود پر ہونا چاہیئے۔ ہمیں ایسے وسائل اور سہولتیں مہیا کرنی چاہئیں کہ دیہات میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع میسر ہوں۔ ظاہر ہے کہ حکومت سو فیصد لوگوں کو روزگار مہیا نہیں کر سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک عام آدمی کو اس قابل بنایا جائے اور ایسی سہولتیں اسے مہیا کی جائیں کہ وہ اپنے لئے ذرائع معاش خود پیدا کریں۔ ہمارے تمام منصوبوں کا یہی محور ہے۔

حکومت نے اگلے پانچ سالوں کے لئے جو جامع ترقیاتی منصوبہ بنایا ہے اس میں گذشتہ منصوبے کے تجربات کی روشنیوں میں دیہی سڑکوں اور دیہات میں بجلی کی فراہمی کو ایک منفرد اہمیت دی گئی ہے۔ تجربے نے ثابت کیا ہے کہ دیہی سڑکوں کی افادیت صرف رسل و رسائل تک ہی محدود نہیں بلکہ ان کے اثرات دیہی صنعتی سرمایہ کاری، روزگاری کی فراہمی دیہی آبادی کے شہروں کی طرف بڑھانے کے رجحان کی روک تھام اور صنعتی اور زرعی پیداوار کی مانگ میں اضافہ کی صورت میں نمودار ہوئے ہیں۔ اسی طرح دیہی علاقوں میں بجلی فراہم کرنے کا مقصد صرف روشنی پہنچانا نہیں بلکہ صنعتی، زرعی، تعلیمی، صحت عامہ گویا کہ ہر شعبے میں ترقی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اسی طرح دیہات کی چھوٹی چھوٹی سکیموں، پینے کے پانی کی سکیموں، دیہی تعلیمی حفظان صحت کے پروگرام Focal Points کو آئندہ بھی خاص اہمیت دی گئی ہے اور اس طرح پروگرام بنائے گئے ہیں کہ ترقی صرف ایک ہی شعبہ میں نہ ہو۔ بلکہ اس ترقی کا پھیلاؤ دوسرے شعبوں کو بھی اپنے دائرہ اثر میں سمیٹے۔

زراعت کے شعبے میں، علاوہ ان کاموں کے جو پہلے سے جاری ہیں

ناکارہ زرعی زمینیں اور بہتر بنانے ، عام زمینوں کی قوت پیداوار میں جپسم کے استعمال سے اضافہ کرنے اور بالخصوص پسماندہ علاقوں پر فی ایکڑ پیداوار بڑھانے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے -

صنعتی شعبہ میں بنیادی Thrust دیہی صنعت کاری پر ہے ۔ دیہات کے رہنے والوں کو سرمایہ بہم پہنچانے کے انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ وہ صنعتی سرمایہ کاری کی طرف مائل ہوں ۔ اس طرح دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع بھی مہیا ہوں گے -

علاقائی دستکاریوں کی ترقی کے لئے ایک جامع پروگرام تیار کیا گیا ہے اور جدی پشتی ہنر اور کاری گروں کے تحفظ کے لئے بھی پروگرام مرتب کئے گئے ہیں -

توانائی کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور محدود وسائل کے پیش نظر Biogas کے پلانٹ بڑے پیمانے پر مہیا کئے جائیں گے - چھوٹے پن بجلی گھر جن کے لئے 274 جگہوں کا تعین کیا جا چکا ہے قائم کئیے جائیں گے - جلانے والی لکڑی کے ذخیرہ میں اضافہ اور کوئلے کی پیداوار بڑھانے والے منصوبوں پر بھی عملدر آمد ہوگا -

پانی کے وسائل بڑھانے اور خصوصا آبپاشی کو بہتر بنانے پر خاص زور دیا گیا ہے اور اس کے لئے سہ نکاتی پروگرام تیار کیا گیا ہے ' جس میں موجودہ زرخیز زمینوں اور آبپاشی کے ڈھانچے کو سیم و تھور اور سیلاب سے بچانا ، آبپاشی اور سیم نالوں کے نظام کو بہتر بنایا اور آبپاشی کے لئے مزید ذرائع دریافت کرنا شامل ہیں - نئی نہریں نکالنے کا بھی منصوبہ ہے جس میں تھل کنیال ، داجل EXTENSION کینال اور چولستان کینالز قابل ذکر ہیں بارانی علاقوں میں مزید چھوٹے ڈیم تعمیر کئیے جا رہے ہیں

ہماری کوشش ہوگی کہ ہم اگلے پانچ سالوں میں پنجاب میں مزید چودہ لاکھ ایکڑ زمین کو نہری پانی مہیا کریں - رقبے کے لحاظ سے ہمارے پانی کے وسائل بہت محدود ہیں - اس لئے ہمیں پانی کسی صورت میں ضائع نہیں کرنا چاہیے - ہمارے لئیے ہر بوند قیمتی ہے - ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا ہمارے لئے ویسے بھی نقصان دہ ہے - آپ سوچیں کہ ہمارے ہاں سے سیم و تھور کس تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں کہ ہم ان پر با آسانی بیک وقت قابو پا سکیں

جنگلا ت کے وسائل بڑھانے کے لئے نئے درخت لگانے موجودہ جنگلات کی بہتر نگہداشت کرنے اور انتظام آب گیرہ کھیتوں میں سماجی شجرکاری RANGE MANAGEMENT, ATERSHED MANAGEMENT انتظام چراگاہ اور SOCIAL FARM FORESTRY کی نئی سکیموں پر ہوگا

بہت سی پرانی سکیمیں جو کامیاب ثابت ہوئی ہیں مثلاً نہری کھالوں کا سیدھا کرنے ٹیکنیکل ٹریننگ سائنسی تحقیقات کی سکیمیں ، تعلیم بالغان اور حفظان صحت کے پروگرام سرکاری ملازمین کے لیے رھائشی منصوبے وغیرہ بدستور جاری رھیں گے ۔

پسماندہ علاقوں کی ترقی کو چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں ایک اہم مقام دیا گیا ہے ۔ پسماندہ علاقوں کو زیادہ وسائل دینے کے لیے ایک حقیقت پسندانہ فارمولا تیار کیا گیا ہے ۔ ان علاقوں کے لئے خصوصی ترقیاتی سکیمیں مرتب کی گئی ھیں ۔ ڈیرہ غازی خان اور اس کے قبائلی علاقے چولستان ، تحصیل عیسی ، خیل مری ، کہوٹہ ، وادی سون سکیسر اور GREATER تھل پسماندہ علاقوں کی فہرست میں شامل ھیں ۔

پانچویں پنجسالہ منصوبے کے 1400 کروڑ کے مقابلے میں چھٹے پنجسالہ منصوبے 2,500 کروڑ سے زیادہ رقم صوبہ میں خرچ کی جائے گی ۔ آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ھیں کہ ترقیاتی کام کس سطح اور پیمانے پر کیا جائے گا اور کتنی زبردست ذمہ داری حکومت اور آپ پر عائد ھوتی ہے جنھوں نے مل کر ان منصوبوں کو کامیاب بنانا ہے ۔ اس کے لئے اپنے طریقے ھائے کار کو بہتر بنانا ھوگا ۔ ترقی ایک ایسا مسلسل عمل ہے جس کی کوئی حد نہیں ھوتی ۔ دانش مندی کا تقاضا ہے کہ ھم اپنی کارکردگی کا مسلسل جائزہ لیتے رھیں ۔

معائنہ اور پڑتال کو خصوصاً مالیاتی شعبہ میں مذید بہتر بنانا ھوگا اور حکومت اس سلسلے میں آپ سے پورا تعاون کرے گی اور ھر طرح کا مشورہ اور تکنیکی مدد آپ کو پہنچائے گی میں یہ بھی واضح کرنا چاھوں گا کہ ماضی کے مقابلے میں آئندہ ھماری پڑتال اور معائنہ جامع اور باقاعدہ ھوں گے ۔ حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ بلدیاتی ادارے مالی وسائل صحیح طریقے پر اور صحیح سکیموں پر خرچ کریں ۔

گزشتہ سالوں میں چند بلدیاتی ادارے مالی مشکلات کا شکار رہے جس کی ایک بڑی وجہ مالی بے قاعدگیاں اور لاپرواھیاں تھیں ۔ ان غلطیوں کو اب نہیں دھرانا چاھیئے مجھے امید ھے کہ آپ پوری ذمہ داری سے

اپنے اداروں کی مالی حالت سدھارنے پر دھیان دیں گے اور اپنی آمدنی بڑھائیں گے ۔ آپ کو اپنے بجٹ کا ڈھانچہ بدلنا ہوگا تاکہ زیادہ سے زیادہ رقم عوام کے فلاحی کاموں پر خرچ ہو اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات کم کئے جائیں ۔ اصولی طور پر ساٹھ ' ستر فیصد رقم توترقیاتی کاموں پر صرف کرنی چاہیے اور صرف تیس چالیس فیصد رقم تنخواہوں وغیرہ پر صرف کرنی چاہئے ۔ اگر ایسا نہ کیا تو یہ ادارے تنخواہوں کے ہی بوجھ تلے کچلے جائیں گے ۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ مقامی سطح پر سکیمیں بناتے ہوئے آپ یہ یاد رکھیں کہ سکیمیں اپنے وسائل کو دیکھ کر بنائیں ۔ جتنی چادرھو اتنے ھی پاؤں پھیلائیں ۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو دوسروں کے آگے ھاتھ پھیلانے پڑیں گے ۔ یہ نہ صرف مناسب نہیں بلکہ اس طرح سکیموں پر عمل در آمد میں بھی دیر لگ جاتی ہے ۔

میں یہاں یہ بھی کہتا چلوں کہ آپ کے منصوبے افہام و تفہیم سے طے پانے چاھئیں بعض اوقات یہ نوٹس میں آیا ہے جھگڑوں اور تنازعوں کی وجہ سے بروقت رقوم استعمال نہیں ہو پاتیں ھمارے طریقہ کار وفکر میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا وہ تصور نہیں جو سیاسی پارٹیوں میں پایا جاتا ہے ۔ انتخابات کے بعد ھمیں ان ایوانوں میں بیٹھ کر افہام و تفہیم سے اور بحث و مباحثے کے بعد فیصلے کرنے چاھئیں اور کام کو آگے بڑھانا چاھئیے ۔

جہاں تک بلدیاتی اداروں کو مزید اختیارات دینے کا سوال ہے ، میں کہوں گا کہ موجودہ قوانین و طریقہ ھائے کار منجمد اور حرف آخر نہیں ۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے ، حکومت آپ کے اختیارات میں اضافے کے خلاف نہیں ۔ پھر صورت اس کا ان انحصار آپ کی کار کردگی پر ہوگا ۔ انشاء اللہ حکومت آپ کو مزید ذمہ داریاں سونپتی رہے گی ۔ بلدیاتی نظام صوبائی حکومت کا ایک جزو ہے ۔ صوبائی حکومت پالیسیاں ، قوانین اور راھنما اصول وضع کرتی ہے اور محکمہ بلدیات اور بلدیاتی ادارے متعین حدود میں رہتے ہوئے ان پالیسیوں اور مقاصد کو آگے بڑھاتے ھیں ۔ اس میں بہت لچک ھوتی ہے اور بلدیاتی اداروں کو بہت سی آزادی عمل بھی حاصل ھوتی ہے ۔ بلا وجہ رکاوٹیں پیدا نہیں کی جاتی ۔

آپ کے وسیع اختیارات ھیں ۔ آپ مقامی ضروریات کے مطابق ٹیکس عائد کرسکتے ھیں جو ایک بہت بڑا اختیار ہے ۔ آپ کو جرائم کے

انسداد کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہئیے ۔ انسداد جرائم کمیٹیوں میں آپ اپنا بھرپور رول ادا کریں کیونکہ وہ معاشرہ جس میں عوام کے چنے ہوئے نمائندے جرائم کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات نہیں کر سکتے ۔ وہاں سماجی اور معاشی ترقی نہیں ہوسکتی ۔ انسداد جرائم خود معاشرہ کا اولین فرض ہے ۔ پولیس مدد کے لئے ہوتی ہے اس لئے معاشرہ کو خاموش تماشائی بن کر ہی رہنا چاہیے اور نہ ہی چند افراد کو ڈھیل دینی چاہیے کہ وہ آپ کے علاقوں میں شہروں اور گلیوں میں بد امنی پھیلاتے پھریں ۔

مصالحتی عدالتوں کی کارکردگی کو بھی بہتر بنائیے۔ چھوٹے جھگڑے جو عموماً بڑے جھگڑوں کی بنیاد بنتے ہیں ان میں ملوث ہونے والوں سے کسی سماجی بھلائی کے کام کی امید نہیں کی جا سکتی۔ آپ کا یہ اولین فرض ہونا چاہیے کہ آپ لوگوں کو چھوٹے چھوٹے جھگڑے سلجھانے کے لئے مصالحتی عدالتوں کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دلائیں اور انہیں اچھے اور بھلے کاموں میں لگائیں ۔

مجھے پوری امید ہے کہ منتخب نمائندے اپنی پوری توجہ ان مسائل کی طرف دیں گے ۔ خواتین کونسلرز سے مجھے یہ کہنا ہے کہ ہمارا ترقیاتی عمل اس وقت تک بامعنی نہیں ہوسکتا جب تک اس سے خواتین مستفیض نہ ہوں ان کے مسائل نسبتاً زیادہ الجھے ہوئے ہیں ۔ ان کی شرح تعلیم کم ہے ۔ ان کے صحت کے مسائل زیادہ پیچیدہ ہیں ۔ لہذا ان کا اپنے در پیش مشکلات پر قابو پانا بہت ضروری ہے ۔ اس احساس کے پیش نظر پنجاب کے بلدیاتی اداروں میں خواتین کے لئے خصوصی نشستیں رکھی گئی ہیں ۔ ابتدا میں یونین کونسل کی سطح پر یہ نمائندگی نہیں دی گئی تھی ۔ مگر بعد میں اس ادارے میں بھی خواتین کے لئے ایک ایک سیٹ مختص کردی گئی ۔

جسے اب بڑھا کر دو کر دیا گیا ہے ۔ دیگر کونسلروں میں بھی پنجاب میں خواتین کی نمائندگی کی شرح کل مسلم سیٹوں کا پانچ فیصد سے بڑھا کر دس فیصد کر دی گئی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا قدم ہے ۔ موجودہ بلدیاتی اداروں میں خواتین کونسلروں کی تعداد 2474 سے بڑھ کر 5240 ہو گئی ہے ۔ مسائل نسواں پر خصوصی توجہ کا ثبوت یہ بھی ہے کہ پنجاب کے تمام بلدیاتی اداروں کا دو فیصد فنڈ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مخصوص کیا ہے ۔ ہم نے خواتین کے لئے بہت سے ترقیاتی پروگرام بنائے ہیں

اور بہت سے اور بنائیں گے ۔ مجھے امید ہے کہ خواتین نمائندگان اپنے علاقے کی خواتین کے لئے خود بھی سکیمیں بنائیں گی اور ان کی تکمیل کے لئے اپنے اداروں سے مقررہ رقم حاصل کریں گی ۔ میں تعلیم یافتہ خواتین کونسلروں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ صوبے سے نا خواندگی کو دور کرنے اور تعلیم بالغاں کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی ۔ عورتوں سے متعلق صحت عامہ, دستکاری, وغیرہ جیسے پروگراموں کو بھی موثر بنائیں گی ۔ اب یہ خواتین پر منحصر ہے کہ وہ اپنی بہنوں کی بھلائی کے لئے کیا کچھ کرنا چاہتی ہیں, میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی آئندہ ذمہ داریوں کو بطور چیلنج قبول کریں گی ۔

میں ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کرنا چاہوں گا کہ غربت, افلاس اور جہالت دور کرنے کی جدوجہد بلدیاتی ارکان کی ذمہ داری کا حصہ ہے ۔ اقتصادی تعمیر و ترقی کا منصوبہ چھوٹا ہو یا بڑا یکساں اہمیت کا حامل ہے ۔ ضلعی اور نچلی سطح پر پائے جانے والے مسائل کے حل کی زیادہ تر ذمہ داری اب عوام کے نمائندوں پر ہے ۔ گزشتہ چار سالوں میں مقامی اداروں نے کافی تجربہ حاصل کیا ہے ۔ اس کی روشنی میں نئے کونسلرز سے بہتر کارکردگی کی توقعات کی جائیں گی ۔ پچھلے دور میں سر زد ہونے والی کوتاہیوں میں سے جو بدنیتی پر مبنی نہیں تھیں انہیں اس لئے در گزر کر دیا گیا کہ بلدیاتی اداروں کے کئی سربراہوں کے لئے یہ پہلا تجربہ تھا اور وہ قوانین اور حکومت کی جاری کردہ ہدایت سے پوری طرح واقف نہیں تھے ۔ بہر صورت جو غلطیاں دانستہ طور پر کی گئیں ۔ ان کا مواخذہ کیا گیا ہے اور جاری رہے گا ۔ انتخابات کے ختم ہوتے ہیں صوبائی محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے ہر سطح کے بلدیاتی اداروں کے نو منتخب کونسلروں کی تربیت کے لئے وسیع تربیتی پروگرام شروع کر دیا ہے تاکہ کونسلرز ابتداء میں ہر بلدیاتی نظام کے ضابطہ اور قوانین کو بہتر طور پر سمجھ سکیں ۔

پنجاب کی صوبائی کونسل میں شامل ہونے والے نئےممبر صاحبان کے استفادہ کے لیے اس کونسل کی اہمیت کے بارے میں کچھ کہنا مناسب ہو گا یہ صوبائی کونسل مارچ ۱۹۸۰ء میں تشکیل دی گئی تھی ۔ اس میں پنجاب کے تمام اضلاع کے اہم بلدیاتی اداروں کے رہنماؤں کے علاوہ معاشرے کے مختلف مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے ماہرین بھی شامل ہیں ۔ اس کونسل میں ترقیاتی اور انتظامی امور زیر بحث لائے جاتے ہیں جو آراء اور

تجاویز پیش کی جاتی ہیں حکومت ان پر مناسب غور و خوض کے بعد فیصلے کرتی ہے مشورے کے اس عمل کو باقاعدہ بنانے کے لیے اس کونسل میں ممبران پر مشتمل مختلف محکموں کے لئے Subject Committees بنائی گئی ہیں جن میں محکمہ جات کی پالیسیاں اور ان کو پیش آنے والے پیچیدہ معاملات کو زیر غور لایا جاتا ہے ۔ اور پھر ان کی سفارشات پر حکومت مناسب کارروائی کرتی ہے ۔ اس طرح یہ کونسل صوبائی سطح پر حکومت کی پالیسی واضع کرنے میں مدد دیتی ہے ۔

مجھے توقع ہے کہ آپ اس کونسل کی کاروائی میں پوری دلچسپی لیں گے اور نئی تشکیل کردہ سبجیکٹ کمیٹیاں زیادہ تندھی سے کام کریں گی مجھے یقین ہے کہ آپ صوبائی کونسل کا وقار بڑھانے اور صوبے کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں ممدو معاون ثابت ہونگے ۔

ایک بار پھر میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اپ اس اجلاس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے ۔ بہت سے ممبران کے لیے یہ پہلا اجلاس ہو گا ۔ ہم ان تجربات سے بھی مستفید ہونا چاہیں گے ۔

میں آپ سب کا ممنون ہوں کہ آپ آج اس اجلاس میں شرکت کے لیے تشریف لائے ۔ میں آپ کی کامیابی اور کامرانی کے لیے دعا گو ہوں اور بہتر کارکردگی کی توقعات رکھتا ہوں ۔ میری دعا ہے کہ بلدیاتی ادارے مزید فعال بنیں ۔ عوام کی بہتر خدمت کریں ۔ انہیں استحکام حاصل ہو اور پھولیں پھلیں ۔

اتفاق کی بات ہے کہ آج عیسوی کیلنڈر کے سال کا آخری دن ہے ۔ کل نئے سال کا آغاز ہو گا جو آپ کو بھی مبارک ہو ۔ میری نیک تمنائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں ۔

پاکستان پائندہ باد

چائے کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین دوبارہ شروع ہوئی ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کا خطاب

اناؤنسر ۔ اب صوبائی وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ملک اللہ یارخان صاحب بلدیاتی کونسل کے انتخابات برائے سال 1983ء پر اظہار رائے فرمائیں گے نیز بلدیاتی کونسلوں کی حالیہ مختتمہ چار سالہ میعاد کا جائزہ لیں گے اور مستقبل کے لئے پیش رفت کا خاکہ پیش کریں گے ۔

ملک اللہ یارخان۔ (وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ۔ معزز اراکین کونسل سب سے پہلے میں اپنا یہ خوشگوار فریضہ سمجھتا ہوں کہ ان تمام اراکین کونسل کو دلی طور پر مبارکباد پیش کروں جو کہ ان انتخابات میں منتخب ہوئے ہیں اور ان حضرات کو بھی جوکہ دوبارہ اپنی اپنی بلدیہ کے سربراہ منتخب ہوئے ہیں آج کا موضوع بحث جیسا کہ آپ کو قبل ازیں بتایا گیا ہے حالیہ انتخابات کے بارے میں اظہار رائے اور بلدیات کے اداروں کی گزشتہ چار سالوں کی کارکردگی کے بارے میں ایک جائزہ اور مستقبل کے لئے لائحہ عمل ہے جہاں تک گزشتہ انتخابات کا تعلق ہے اس ضمن میں آپکو علم ہے کہ حال ہی میں ہم نے ایک مباحثہ منعقد کیا تھا جس میں صوبہ بھر سے تمام منتخب چیئرمین حضرات کو مدعو کیا گیا تھا اور اس پر سیر حاصل بحث کی گئی تھی اس موضوع پر جناب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب نے بھی کافی حد تک روشنی ڈالی ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے مزید اس موضوع پر کچھ کہنا بہتر ہو گا اس موضوع کو زیر بحث لانے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ہمارے بہت سے اراکین جوکہ اس مباحثہ میں شرکت نہ کر سکے ان کو یہ موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنے خیالات سے ہمیں مستفید فرماویں تاکہ حالیہ انتخابات میں جو خامیاں اور کمزوریاں ہمارے علم میں آئیں ان کو ہم دور کر سکیں اور آئیندہ انتخابات کے لئے ہم اپنے قواعد و ضوابط اور لائحہ عمل کو بہتر اور موثر بنا سکیں گزشتہ چار سالہ میعاد کے دوران ہماری بلدیات کی کار کردگی ایک اہم موضوع رہی ہے جن پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے تمام اراکین جو یہاں پر تشریف فرما ہیں اپنی اپنی صوابدید کے مطابق اظہار خیال کرنا پسند فرمائیں گے گزشتہ چارسالہ میعاد کے دوران جو بلدیاتی اداروں کی کارکردگی ہمارے سامنے آئی ہے وہ میں مختصراً آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں موجودہ بلدیاتی نظام جس کے تحت یہ تمام ادارے قائم کئے گئے ہیں ان کے بنیادی طور پر اصول یہ ہے کہ تمام کونسلروں کے انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کرائے گئے تمام کونسلروں کی سربراہی

چیئرمین حضرات کو سونپ دی گئی مقامی اداروں میں نامزدگی کے طریقہ کار کو ختم کر دیا گیا کسانوں، محنت کشوں، اقلیتوں اور خواتین کی نمائندگی کا خصوصی اہتمام کیا گیا اور انتخابات غیر سیاسی بنیاد پر کروائے گئے بلدیاتی اداروں کے انتخابات کے ساتھ ساتھ حکومت نے یہ محسوس کیا کہ چوں کہ یہ ادارے کافی عرصہ کے بعد معرض وجود میں آئے اور منتخب نمائندگان میں ایسے کونسلر صاحبان کی اکثریت تھی جوکہ بلدیاتی اداروں کا تجربہ نہیں رکھتے تھے اس لئے ان کی تربیت کا اہتمام ضروری سمجھا گیا لہذا حکومت نے بہت سے تربیتی پروگرام کا اجراء کیا اور کورسز مرتب کئے جن کے ذریعے چیئرمین اور کونسلر حضرات کو ہر سطح پر ان کے فرائض کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تربیت دی گئی - لوکل گورنمنٹ کے قانون کے تین بنیادی نکات میں خود مختاری حکومت نظام میں اشتراک اور اپنی مدد آپ پر انحصار جیسا کہ آپ جانتے ہیں قانون میں کنٹرولنگ اتھارٹی کا تصور مسترد کر دیا گیا ہے - اس کی بجائے بلدیاتی اداروں کو مکمل طور پر خود مختاری دی گئی ہے - اب وہ اپنا بجٹ خود ہی پیش کرتے ہیں انہیں ٹیکس لگانے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے اور وہ اپنے ترقیاتی پروگرام وضع کر کے بجٹ کو خود ہی منظور کرتے ہیں - اس بنیادی اصول پر مکمل طور پر عمل درآمد کرنے اور بلدیاتی اداروں کو مزید موثر اور مستحکم بنانے کے لئے قواعد و ضوابط میں مناسب ترمیم کر کے چیئرمین حضرات کو وسیع تر اختیارات سونپ دیئے گئے - جناب والا - حکومت نے اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ حکومت نے اپنے محکموں کے اختیارات میں بھی بلدیاتی اداروں کے منتخب نمائندگان کو شامل کیا اور جنوری 1980ء میں ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعہ دیگر محکموں کے چند اختیارات بھی ان حضرات کو سونپ دئے گئے - جن کے بارے میں میں مختصراً گزارش کر رہا ہوں

محکمہ زراعت کے ضمن میں ضلعی سطح پر زراعت کے توسیعی پروگرام کی منصوبہ بندی ضلع کونسلوں کی منظوری کے تابع کر دی گئی - چیئرمین ضلع کونسل زرعی مشاورتی کونسل یا کمیٹی کے چیئرمین کے فرائض انجام دے رہے ہیں کھاد کی فروخت کے مراکز ضلع کونسل کے تعین کردہ مقامات پر قائم کئے جا رہے ہیں - اور مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل بھی ضلع کونسلوں کی سفارشات پر ہو رہی ہیں -

محکمہ اوقاف کے ضمن میں سے مذہبی امور کی کمیٹیوں میں کم از کم ایک تہائی اراکین مقامی کونسلوں میں سے لیے گئے ہیں محکمہ اوقاف مقامی مساجد اور مزارات کے بعض مذہبی امور کی کمیٹیوں کے مشورے سے ہی تیار کرتا ہے - اسی طرح تعمیرات کے ضمن میں پرائمری سکولوں اور ہیلتھ

سینٹروں کی تعمیر کے لئے جگہ کا تعین متعلقہ لوکل کونسلیں کرتی ہیں ۔ تعلیم کی مد میں ضلعی پرچیز کمیٹی کا چیئرمین اب ڈپٹی کمشنر کی بجائے چیئرمین ضلع کونسل کو بنا دیا گیا ہے پرائمری سکولوں کے معائنہ جات کے اختیارات بھی متعلقہ چیئرمین یونین کونسل کو سونپ دیئے گئے ہیں شہری علاقوں میں ڈپوؤں کی الاٹمنٹ کے لئے مقرر کردہ بورڈوں کے چیئرمین متعلقہ لوکل کونسلوں کے چیئرمین حضرات یا میئر صاحبان کو دئے گئے ہیں ۔ دیہی علاقوں میں الاٹ منٹ بورڈوں کے چیئرمین بھی متعلقہ ضلع کونسل کے چیئرمین ہیں ۔ اس کے علاوہ متعلقہ لوکل کونسل کے چیئرمین ان بورڈوں کے رکن بھی بنا دے گئے ہیں دیہی علاقوں میں یونین کونسل کے اراکین حضرات کو ڈپوؤں کا معائنہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ اس طرح شہری علاقوں میں متعلقہ لوکل کونسل کے اراکین اپنے اپنے علاقہ میں قائم شدہ ڈپوؤں کا معائنہ کرنے کے مجاز قرار دے گئے ہیں ۔

اگر کسی قسم کی بے قاعدگی ان کے مشاہدے میں آتی ہے تو وہ متعلقہ الاٹمنٹ بورڈ کو اس کی شکایت کر سکتے ہیں ۔

اسی طرح محکمہ جنگلات اور شکاریات کے کاموں کی بھی نگرانی چیئرمین ضلع کونسل کے زیرسرپرستی ہوتی ہے ۔ محکمہ کے ضلعی افسران اپنی کارروائی کی ماہانہ رپورٹ متعلقہ ضلع کونسل کو پیش کرتے ہیں ۔ دیہی شفاخانوں کی کارکردگی متعلقہ ضلع کونسل کی نگرانی میں دے دی گئی ہے ۔ مراکز صحت اور دیہی ڈسپنسریوں کی جگہ کا تعین ضلع کونسل اور یونین کونسلوں کے مشوروں کے ساتھ طے ہو رہا ہے ۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ضمن میں دیہی علاقوں میں آب رسانی اور آب نکاسی کی سکیمیں متعلقہ ضلع کونسل کی زیر نگرانی مکمل کی جارہی ہیں ۔ ضلع کونسل کے چیئرمین حضرات چھوٹی نوعیت کی معدنیات کی نیلام کمیٹی کے چیئرمین مقرر کیے گئے ہیں ۔ آب پاشی کے متعلقہ افسران ، وارہ بندی ، موگہ جات اور آب پاشی کی سکیموں کے بارے میں کیے گئے فیصلوں سے ، متعلقہ ضلع کونسلوں کو با خبر رکھتے ہیں اور ضلع کونسلوں کی آبپاشی کی سب کمیٹیاں محکمہ کے اہل کاروں کے کام کی نگرانی کر رہی ہیں اسطرح صحت کشوں کی ضلعی تعلیمی کمیٹی اور ضلعی مشاورتی کمیٹی برائے دفتر روزگار کے چیرمین بھی ضلع کونسل کے چیرمین ہی مقرر کیے گئے ہیں ۔ دیہی ترقی کے سلسلہ میں چیئرمین ضلع کونسل کو تمام دیہی ترقیاتی کاموں کے لیے پراجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے ۔

منصوبہ بندی و ترقیات کے سلسلہ میں ضلع کونسلوں کو دیہی علاقوں کی آب رسانی اور تعلیم و صحت کے لیے 15 لاکھ روپے تک کی مالیت کی سکیموں کا اختیار دیا گیا ہے اس طرح سماجی بہبود کی انجمنوں کی رجسٹریشن متعلقہ لوکل کونسل

کے چیئرمین کی سفارش کے تابع کر دیا گیا ہے۔ ہر ایسی انجمن کی کارکردگی کی نگرانی بھی متعلقہ لوکل کونسل کے سپرد کر دی گئی ہے۔

اس طرح بجلی کی فراہمی کیلئے دیہات کا انتخاب ضلع کونسلیں متعلقہ یونین کونسلوں کے مشوروں سے کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چیئرمین حضرات انسداد بے رحمی حیوانات کی ضلع کمیٹی کے صدر مقرر کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ضلعی مذہبی امور کے بورڈ کے صدارتی اختیارات بھی ضلع کونسل کے چیئرمین کو تفویض کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع کے چیف سکاوٹ بھی ضلع کونسل کے چیئرمین مقرر کیے گئے ہیں دیہی علاقوں میں نمک۔ سیمنٹ اور گھی کی ایجنسیاں بھی چیئرمین ضلع کونسل کی سفارش پر دی جا رہی ہیں۔

میونسپل کارپوریشنوں کے میئر صاحبان اور ضلعی صدر مقام کی میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمین حضرات اپنے اپنے علاقہ میں قائم شدہ جیل کے غیر سرکاری ملاقاتی مقرر کیے گئے ہیں۔ جناب والا۔ حکومت نے چیئرمین حضرات کو قواعد و ضوابط کے تحت خصوصی مالیاتی اختیارات دیئے ہیں اس کے علاوہ میئر حضرات کو انضباطی کارروائی کیلئے بھی اختیارات دیئے گئے ہیں ملازمین دو طرح کے ہیں۔ ایک لوکل کونسل کے اپنے ملازمین جن ان کے بارے میں پورا اختیار مقامی کونسل کو حاصل ہے۔ میئر حضرات ان اختیارات کو پہلے ہی استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن کارپوریشن میں گریڈ ایک سے گریڈ 12 تک کے ملازمین کے بارے میں بھی ہم نے قواعد و ضوابط کے تحت میئر حضرات کو اختیارات دے دیئے ہیں۔ اسی طرح چیئرمین صاحبان کو اپنی اپنی ضلع کونسل کے گریڈ ایک سے دس تک کے ملازمین بارے میں اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت نے ان کے تمام اختیارات کا تعین کر دیا ہے۔ تاکہ ملازمین مکمل طور پر میئر حضرات اور چیئرمین حضرات کے تابع ہو اور ملازمین کے خلاف انضباطی کارروائی بھی وہ از خود کر سکیں۔ اس طرح ورکس رولز اور کنٹرولنگ رولز کے تحت بھی ہم نے خصوصی اختیارات کا اہتمام کر دیا ہے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ اس نظام کو رائج کرنے میں بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ قواعد و قوانین میں خامیاں اور کمزوریاں محسوس کی گئیں۔ بلدیاتی اداروں کے اراکین اور محکمانہ افسران کے درمیان چھوٹے چھوٹے اختلافات کی رپورٹیں بھی حکومت کو ملیں۔ اور

حکومت کے دیگر محکمہ جات کے افسران کے ساتھ تنازعات بھی ہمارے علم میں آئے ۔ اب قواعد اور قوانین کی خامیوں کو ممکنہ حد تک ترمیم کے ساتھ ختم کردیا گیا ہے اور لوکل کونسل سروس کے افسران کو میئر حضرات اور چیئرمین حضرات کے ماتحت کر دیا گیا ہے ان کی سالانہ خفیہ رپورٹیں اب چیئرمین حضرات لکھتے ہیں اور ان کے خلاف انضباطی کارروائی بھی وہی عمل میں لا سکتے ہیں وہ ملازمین کے افسران مجاز بھی ہیں ۔

ہم نے ایک ڈائریکٹر جنرل معائنہ جات کی اسامی کا بھی اجراء کیا ہے جس پر ایک تجربہ کار گریڈ 18 کے افسر کو مقرر کیا ہے ۔ جس کا بنیادی کام ہے کہ وہ جہاں کہیں تنازعہ و اختلاف غلط ماحول یا فضا دیکھیں ذاتی طور پر مداخلت کر کے غلط فہمیوں اور رنجشوں کو دور کریں اور فضا کو خوشگوار بنانے میں ممدو معاون ثابت ہوں ۔ دسمبر 1981ء میں معائنہ اور پڑتال کا ایک مربوط نظام رائج کیا گیا اور اس کے لئے انسپکشن ٹیمیں مقرر کی گئیں اور ایسے طریقہ کار وضع کئے گئے جن کے ذریعے بلدیاتی اداروں کی خوبیوں اور خامیوں سے بہتر طور پر آگاہی ہو سکے ۔ معلوم ہوا کہ کونسلرز حضرات نے اپنے علاقہ کی فلاح و بہبود کیلئے جو منصوبہ جات تیار کئے ہیں انہوں نے منصوبہ جات میں کس قدر دلچسپی لی ہے۔ معائنہ اور پڑتال کے نظام کا بڑا مقصد یہ ہے کہ کونسلرز حضرات نا تجربہ کاری یا قوانین کی نا واقفیت کی بناء پر اگر کوئی غلط قدم اٹھائیں تو ان کی صحیح اور مناسب راہنمائی کی جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ معائنے کے ذریعے بدعنوانیوں کا سدباب کرنے اور ایسے افراد کا محاسبہ کرنے میں بھی مدد ملے جو مالی فوائد کے لالچ میں آکر بھٹک جاتے ہیں ۔

خواتین و حضرات میں یہ کہنے میں بڑی خوشی محسوس کررہا ہوں کہ ماضی میں بلدیاتی اداروں کی مجموعی کارکردگی نہایت تسلی بخش رہی ہے بہت سی لوکل کونسلوں نے انتہائی قابل تحسین کارکردگی دکھائی ہے ۔ انہوں نے نہ صرف اپنی کونسلوں کو مالی مشکلات سے نکالا بلکہ ترقیاتی پروگراموں میں اس حد تک دلچسپی لی جو اس سے پہلے شاید ہی کسی بھی ادارے میں لی گئی ہو ۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہمارے بلدیاتی اداروں کی آمدنی ہے جو کہ 79-1978ء میں ایک ارب 13 کروڑ روپے تھی اور اب یہ آمدنی بڑھ کر 83-1982ء میں 2 ارب 73 کروڑ روپے

ہو گئی ۔ اس طرح ترقیاتی اخراجات کے بارے میں اگر ہم جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ ان میں بھی دگنا اضافہ ہوا ہے۔

1979-80ء میں تمام شہری اور دیہی کونسلوں کے ترقیاتی اخراجات 41 کروڑ اور 13 لاکھ روپیہ تھے جو 1982-83ء میں بڑھ کر 82 کروڑ روپے ہو گئے ۔ یہاں ہم اگر ترقیاتی اخراجات کا مختصر جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ ۔ سڑکوں کی تعمیر ڈسپنسریوں واٹر سپلائی اور ویٹرنری ہسپتالوں کے ضمن میں ہوئے اور انہی پر زیادہ تر اخراجات ہوئے ہیں ۔ سب سے زیادہ ترقیاتی خرچ سڑکوں کی تعمیر کے سلسلہ میں ہوا ہے گذشتہ چار سالوں میں شہری کونسلوں میں سڑکوں کی تعمیر پر 93 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اسی طرح دیہی کونسلوں میں گذشتہ چار سالوں میں سڑکوں پر 63 کروڑ روپے خرچ ہوئے ۔ اگر ہم تقابلی جائزہ لیں تو دوسری مدوں میں ہم دیکھیں گے کہ ترقیاتی اخراجات بہت کم ہوئے ہیں آئندہ چار سالہ دور میں اپنے منصوبے بناتے وقت ہمیں اس بات کو پیش نظر رکھنا ہو گا کہ جہاں ہم نے اپنی سڑکوں کی تعمیر کیلئے خاصی رقم مختص کرنی ہے وہاں ان سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے بھی ہمیں ایک مخصوص رقم رکھنی ہوگی ۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ گذشتہ چار سالوں میں جہاں ہم زیادہ تر زور اس بات پر دیتے رہے ہیں کہ سڑکوں کی زیادہ سے زیادہ تعمیر ہو ۔ وہاں ہم نے اس کو ملحوظ خاطر رکھا کہ سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ جو مکمل شدہ پرانی سڑکیں ہیں یا جو پہلے بن چکی ہیں ۔ ان کی مرمت اور دیکھ بھال کا بھی ساتھ ساتھ انتظام کیا جائے چنانچہ بہت کم ایسی بلدیات ہیں جنہوں نے اس ضمن میں خاطر خواہ بندوبست کیا ہے ۔ چنانچہ بہت کم ایسے بلدیاتی ادارے ہیں جنہوں نے اس ضمن میں خاطر خواہ بندوبست کیا ہے حال ہی میں ہم نے ایک چٹھی تمام بلدیاتی اداروں کے چیئرمین حضرات کو تحریر کی ہے جس میں ہم نے گذارش کی ہے کہ آپ اپنے سالانہ بجٹ میں پہلے سے مکمل شدہ سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے بھی ایک مخصوص رقم رکھ دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم سڑکوں کی تعمیر تو کرتے جائیں اور ساتھ ساتھ پرانی مکمل شدہ سڑکیں خراب ہوتی چلی جائیں اور ان پر ہمیں نئے سرے سے اخراجات اٹھانے پڑیں علاوہ ازیں اس کے کہ ہم جو اخراجات مختلف مدوں میں صرف کرتے ہیں ان کا ہمیں تقابلی جائزہ لینا ہوگا اور دیکھنا ہوگا کہ کونسی کونسی ایسی ضروری مدیں ہیں مثال کے طور پر تعلیم میں سمجھتا ہوں کہ ان سڑکوں کے

ساتھ ساتھ تعلیم بھی ایک ایسا شعبہ ہے جس پر کہ ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن آپ غور کریں کہ تعلیم کی مد میں جو اخراجات ہوئے ہیں وہ بہت کم اخراجات ہوئے ہیں ۔ اس صورت میں ہمیں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا کہ تعلیمی اداروں کے اجراء کے لئے دیہی علاقوں میں جہاں ہم اپنی مدد آپ کے تحت سکولوں کیلئے اراضی بھی مہیا کر رہے ہیں اور پرائمری سکولوں کے اجراء کے لئے ہم کمرے بھی خود تعمیر کررہے ہیں ۔ وہاں پر ہمیں اس ضمن میں مزید کام کرنا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم اس ضمن میں ان بلدیاتی اداروں کی طرف سے کتنی زیادہ رقم خرچ کر رہے ہیں کیونکہ تعلیم پر ہی ہمارے بچوں کا مستقبل اور ہمارے ملک کے مستقبل کا انحصار ہے اور ہمارے ملک کی تعلیمی شرح اس وقت دنیا بھر میں تمام ممالک سے کمتر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شرح ترقی پذیر ممالک میں بھی بہت کم تناسب رکھتی ہے اس لئے آئندہ چار سالوں کا منصوبہ بناتے وقت ہمیں یہ بات ملحوظ خاطر رکھنا ہوگی کہ ہم تعلیم کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو دیگر شعبہ جات کے ضمن میں بھی ہم جو منصوبے بنائیں وہ تناسب کے لحاظ سے ایسے کارگر ہوں تاکہ جو ترجیحات ہم مقرر کریں وہ نہ صرف قابل عمل ہوں بلکہ وہ قابل فہم بھی ہوں تاکہ ہم اپنے اہم شعبہ جات کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے سکیں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور میں تمام حضرات کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں اپنے اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں ۔

بلدیاتی انتخابات برائے 1983ء پر اظہار رائے اور سابقہ چار سالہ معیاد کا جائزہ

جناب چیئرمین ــ قبل اس کے کہ آپ سوالات پوچھیں میں یہ چاہوں گا کہ چیئرمین ۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ایک دو چیزوں کی وضاحت کریں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں سے کوئی رکن غلط تاثر لے کر چلا جائے کل آپ ان موضوعات تفصیل پر سے بات کریں کہ ایک وہ فنڈ ہے جو سڑکوں کی مرمت کے لئے آپ الگ رکھتے ہیں اور ہم یہ فنڈ مرمت کے لئے

وافر مقدار میں دیتے ہیں دوسرے یہ کہا گیا ہے کہ ہم تعلیم پر اتنے فنڈ نہیں دیتے اس کی بھی آپ ذرا وضاحت کر دیں تو بہتر ہے وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی نے بجلی کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور یہ ہماری ایک major thrust تھی جسے میں stratgic thrust وہ ہماری بہت بڑی thrust تھی جس کو آپ نے دیکھا ہے او دو تین مزید thrust ہم نے اپنائی ہیں اور ان کو وفاقی حکومت نے بھی سراہا اور اپنایا ہے سڑکوں اور بجلی پر ہم نے اس قدر زرکثیر خرچ کیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی ان اخراجات کو ہم ایک کروڑ روپے سے تیس کروڑ روپے تک لے گئے اس کو نظر انداز miss کر دینا کوئی معمولی بات نہیں آپ اس پر ذرا روشنی ڈالئے گا تاکہ یہاں پر کوئی غلط تاثر پیدا نہ ہو جائے ۔

چیئرمین ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (جناب خالد جاوید) ۔
جناب والا ۔ پہلا جو آپ نے حکم دیا وہ سڑکوں کی مرمت کے بارے میں تھا صوبائی سڑکوں کی مرمت کے لئے جو پیسہ ہے وہ Non-Development Budget میں سے دیا جاتا ہے اور اس وقت ہم نے جو مرمت کی شرح مقرر کی ہے اسے گزشتہ دو سالوں میں ہم نے تین دفعہ revise کیا ہے اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ اب تقریباً دس ہزار روپیہ فی میل ہے اور یہ شرح وفاقی اور دوسرے تمام صوبوں کی نسبت زیادہ ہے اور ہم ہر سال کوشش کرتے ہیں کہ محکمہ شاہراہ (سی اینڈ ڈبلیو) کے ساتھ مل کر ہر سال بجٹ بنانے سے پہلے یہ exercise کی جائے کہ ان کی maintenance کے لئے جو رقم ہے وہ کسی حالت میں بھی کم نہ ہو اور یہ شرح دوسرے تمام شعبوں کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔

جہاں تک بجلی کی بہم رسانی کا تعلق ہے اس کی جناب والا ۔ پوزیشن یہ ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں یا گزشتہ پانچ سالوں ہو سکے لے لیں تو پانچ سالوں کے دوران گاؤں کو بجلی فراہم کی گئی جو کہ مجموعی طور پر گزشتہ پہلے تیس سال کے عرصہ سے زیادہ ہے یعنی اس سے پہلے صرف تقریباً تین ہزار اور دیہات کو بجلی کی سہولتیں میسر تھیں اب ان پانچ سالوں میں زیادہ تر اس کا جو حصہ تھا وہ آخری تین سالوں کا تھا جس کے دوران یہ سہولت دی گئی جیسا کہ جناب گورنر نے بھی فرمایا کہ 4110 گاؤں کی تعداد ان دیہات سے کہیں زیادہ ہے جن کو سابقہ تیس سالہ دور میں بجلی کی سہولت فراہم کی گئی تھی ۔

تمرے آپ نے تعلیم کے بارےمیں فرمایا ہے ۔ تو جناب میں عرض کرونگا کہ تعلیم ہمارے نزدیک ایک نہایت ہی اہم شعبہ رہا ہے خاص طور پر آخری تین سالوں میں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کے بارے میں چند ایک اعداد و شمار جو آپ کے سامنے پیش کرونگا ہیں کہ 1980-81 میں پرائمری تعلیم کیلئے 8.62 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جس کو 1981-82ء میں بڑھا کر ہم نے 11.45 کروڑ روپے کر دیا اور 1982-83ء میں 25.48 کروڑ روپے کئے یہ ترقیاتی بجٹ میں رقم موجود تھی ۔ اس کے علاوہ غیر ترقیاتی بجٹ کا حصہ اس سال اگر بجٹ ایک ہزار ہے آئندہ سال یہ تقریباً 250 ہزار کے قریب آئے گا اور یہ تمام کا تمام روپیہ تعلیم پر خرچ کیا جائے گا ۔ جناب والا ان نکات پر میری مختصر گزارشات تھیں

جناب چیئرمین ۔ ان موضوعات پر وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی نے زیادہ واضح طور پر اشارہ کیا اور آپ لوگ بھی اس پر ذرا زیادہ توجہ دیجیے ہم صوبائی حکومت کی سطح پر جو امور انجام دے رہے ہیں ان کی آپ کو ایک تصویر دینا چاہتا تھا ۔ لیکن وزیر موصوف کا اشارہ بھی یہ تھا کہ آپ تعلیم و تربیت پر زیادہ سے زیادہ توجہ دیں اور آپ کو سڑکوں کی مرمت پر بھی توجہ دینی چاہیے ۔ گو ہماری سڑکوں کی حالت بھی اچھی نہیں ہے آپ کو اس کی وجہ معلوم ہے کہ کچھ کام کی کاہلی سستی اور کچھ خرد برد کا فارمولا (50 50 والا) لیکن سڑکوں پر ضرور کچھ کام ہونا چاہیے آپ لوگوں کو ٹیکس لگانے کا حق ہے ۔ اور یہ آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہاں ٹیکس ضرور لگائیں جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز بلدیاتی اداروں کی ہے ۔ اور خراب ہو رہی ہے ہم نے یہاں پرمیئر صاحبان سے بھی عرض کیا ہے ۔ خصوصاً لاہور میں Rap Repair Service ضرور رکھیں جہاں پر آپ ایک سوراخ دیکھیں یا جہاں پر آپ سڑک خراب دیکھیں فوراً جائیں اور بجری اور تارکول وہاں پر فوراً پھینکیں جیسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ A Stich in time saves nine اگر آپ وقت پر ایک ٹانکا لگا دیں تو آپ کو بقایا 9 ٹانکے نہیں لگانے پڑیں گے تو میں نے اتنا ہی عرض کرنا تھا اب آپ عمومی بحث پر آ جائیے ۔

اناونسر—عمومی بحث سے پہلے دو اہم گزارشات ملاحظہ فرمایئں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ ہر رکن کے لیے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو بولنے کا موقع مل سکے۔ دوسری گزارش ہے کہ کچھ نئے ممبران بھی اس اجلاس میں شامل ہوئے ہیں۔ لہذا اگر وہ اپنا نام اور حلقہ نیابت بتلا دیں تو رپورٹنگ میں آسانی ہوگی۔ یہ گزارش صحافی صاحبان کی طرف سے بھی ہے۔

عمومی بحث

چودھری انور علی چیمہ - (وائس چیرمین، ضلع کونسل، سرگودھا)، میں جناب چیرمین آپ کو اس بات پر مبارک دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی اور جناب ملک اللہ یار خان وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کی ان تھک کوششوں کے نتیجہ میں بلدیاتی نظام کامیاب ہوا ہے۔ اس مبارک باد کے آپ بے حد مستحق ہیں۔

جناب والا۔ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی نے فرمایا ہے کہ چیرمین صاحبان کو اب بے شمار اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ میں اس ضمن میں ایک دو چیزیں آپکے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ میری پہلی گزارش بجلی کے بارے میں ہے۔ ضلع کونسل جن دیہات کو بجلی کی فراہمی کے لئے سفارش کرکے بھیجتی ہے وہ واپڈا کی لسٹ میں شامل نہیں ہوتے۔ اس دفعہ سرگودھا کے جن دیہات کو بجلی کی فراہمی کے لیے واپڈا والوں نے منظور کرکے بھیجا ہے وہ تمام کے تمام دیہات پہلے ہی بجلی کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ یہ ہے محکمہ واپڈا کا اپنا علم۔ دوسری گزارش ضلع سرگودھا کی سڑکوں کی مرمت کے لیے رکھے گئے فنڈز کے بارے میں ہے ڈسٹرکٹ کونسل کی نگرانی میں جو سڑکیں ہیں وہ تو ہم مرمت کرادیتے ہیں۔ کچھ دوسری سڑکیں ہیں جنہیں رورل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ تعمیر کرتا ہے ان کی تعمیرو مرمت کے لیے ہمارے پاس ایک پیسہ بھی فنڈز میں نہیں ہوتا۔ جو سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں ان کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہوتی ہے اور ان کو دوبارہ تعمیر کرنے پر دگنی لاگت آتی ہے۔ جناب چیرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے فرمایا کہ وہ اس مد میں بھی ہمیں فنڈز دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ضلع سرگودھا کو سڑکوں کی مرمت کے لیے اس مد سے آج تک ایک بھی پیسہ نہیں ملا۔

جناب وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی نے فرمایا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک طبی مرکز قائم کیا جاتا ہے میری تیسری گزارش یہ ہے کہ اس طرح ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ہسپتال کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

میری آخری گزارش ہے کہ کچھ ایسے مواضعات ہیں جن کے چاروں اطراف کے دیہات میں بجلی لگ چکی ہوئی ہے - لیکن بدقسمتی سے درمیان میں ایک ایسا گاؤں رہ جاتا ہے جو 11 کے وی لائن سے آدھ میل سے زیادہ فاصلے پر واقع ہوتا ہے - میرے خیال کے مطابق جب تک ان دیہات کو سپیشل سکیم میں شامل نہیں کیا جائے گا وہ بجلی کی سہولت سے محروم ہی رہیں گے مثال کے طور پر میرے حلقے تحصیل سرگودھا میں چکوک 39 ایس بی 40 ایس بی اور 56 ایس بی کے دیہات ہیں یونین کونسل کے ہیڈکوارٹر ہیں - بنیادی ہیلتھ یونٹ ہیں - ویٹرنری ہسپتال ہے گورنمنٹ بوائز ہائی سکول اور گرلز ہائی سکول بھی موجود ہیں لیکن وہ سب بجلی کی سہولت سے محروم ہیں - اگر ایسے مواضعات کے لیے کوئی خصوصی ہدایت جاری نہیں فرمائیں گے تو یہ کبھی آدھ میل کے اندر 11 کے وی کی حد میں واقع نہ ہو سکیں گے - شکریہ -

جناب چیئرمین اس کی وضاحت کل کراں گے - حکومت آدھ میل کے فارمولے میں weightages دے رہی ہے خصوصا وہ علاقے جو پسماندہ ہیں یا پہاڑی میں وہاں پر 11 کے وی کی حد میں آنے والے یہ فارمولے بدل رہے ہیں - اس کا ذکر آپ کل کیجیے گا -

چودھری [illegible] علی بگا (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا)

جناب والا - سب سے پہلے جناب چیئرمین آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ کی ان تھک کوششوں اور محنت سے آج ہم سب یہاں موجود ہیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ طویل عرصے کے بعد پبلک کو یہ ریلیف ملا ہے کہ آج وہ دن ہو یا رات جب چاہیں - بڑے تفصیلی انداز میں اپنی مشکلات اپنے حلقہ کونسلروں کو بتا سکتے ہیں اور اپنے مسائل حل خوش اسلوبی سے کروا سکتے ہیں - یہ سب سہولتیں آپ کی بدولت عوام الناس کو میسر آئی ہیں - ان پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں -

جناب والا واپڈا والوں نے ایک نیا کام کیا ہے ہماری کارپوریشن جس کی متحمل نہیں ہوسکتی - ایک طرف تو کہتے ہیں کہ بجلی کم جلائیے دوسری طرف انہوں نے بجلی کی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کردی ہے کہ دو سو یا چار سو یونٹ ضرور جلائیے - بیشک آپ اس سے کم بجلی بھی استعمال کریں ہم مقرر کردہ یونٹس کے پیسے آپ سے ضرور لیں گے - جناب والا ہماری کارپوریشن کا حال تو ویسے ہی دیوالیہ پن کے مترادف ہے ہمارے

پاس کوئی فنڈز نہیں اور ہمارا برا حال ہے ۔ اس پر انہوں نے ہماری کارپوریشن کے ذمے آٹھ نو لاکھ روپے نکال دیے ہیں ۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہم جتنی بجلی جلاتے ہیں ہم سے اتنا وصول کیجیے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ محکمہ والے اس کے پابند نہیں ۔ ہم نے جو کہا ہے اس کے مطابق ادا کریں ۔ یہ ہم پر بوجھ اور سرا سر زیادتی ہے ۔

جناب والا میری دوسری گزارش یہ ہے کہ تقریباً ہر کارپوریشن سے لیڈی کونسلر لی گئی ہے لیکن ہماری کارپوریشن کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ہماری دو لیڈی کونسلرز ہیں جو پڑھی لکھی ہیں۔ میں فخر سے کہتا ہوں کہ ایک ایم۔ اے ہے ۔ انہیں نظر انداز کیا گیا ہے مہربانی فرما کر انہیں accommodate کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس ایوان میں عدم شمولیت سے یہ ہماری کارپوریشن کی حق تلفی ہے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی — میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ جو نکات اس بحث کے دوران پیش کیے جائیں وہ موضوع کے متعلق ہوں ۔ جن باتوں کے بارے میں آپ اظہار خیال کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔ اس کے لیے ہم نے ایک دن مخصوص کیا ہے دو تاریخ کا دن عام بحث کے لیے مقرر ہے ۔ موضوع سے ہٹ کر جو صاحبان دوسرے امور کے بارے میں بات کرنا چاہیں یا اپنی مشکلات کے بارے میں اظہار خیال کرنا چاہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے ارشادات دو تاریخ تک ملتوی کر دیں ۔

چودھری محمد علی بگا — جناب والا ، ہمارا ایک main problem ہے جو پورے صوبہ پنجاب کا بھی ہوگا ۔ کہ وہاں پر کوئی ساٹھ کالونیاں ہیں جو لوگ بنا کر ، منظوری کروا کر ، نقشے دکھا کر چلے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین — یہ کہہ رہے تھے کہ مضمون پر رہیے گا

چودھری محمد علی بگا — اس میں ڈویلپمنٹ چارجز ان سے وصول نہیں کیے گئے ۔

جناب چیئرمین — میں ان سے عرض کروں گا کہ آپ مضمون پھر سے پڑھ دیجیے گا ۔

چودھری محمد علی بگا — ٹھیک ہے

(اس مرحلے پر وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ملک اللہ یار خان صاحب نے کرسئی صدارت سنبھالی)

چوہدری شیر علی— (میئر ، میونسپل کارپوریشن ، فیصل آباد)
جناب گورنر پنجاب نے ابھی اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا مقصد نچلی سطح پر قیادت کے خلاء کو پر کرنا ہے —یہ ٹھیک ہے جناب والا ، تقریر سے پہلے ایک میری بڑی شکایت ہے : میرا خیال ہے کہ ہماری سیٹیں بہت تنگ ہیں ۔ اگر بس میں بیٹھیں تو اس سے زیادہ جگہ ملے گی ۔یہ ٹھیک ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا مقصد نچلی سطح پر قیادت کو ابھار کر خلاء کو پر کرنا ہے ۔ لیکن اس سلسلے میں مجھے ایک گزارش کرنی ہے کہ تقریبا بیس ہزار لوگوں پر مشتمل آبادی سے ایک کونسلر بنتا ہے ۔ شہروں میں پانچ چھ ہزار ووٹ ہوتے ہیں ۔ بیس پچیس ہزار افراد پر مشتمل آبادی اپنے تمام مسائل کا حل اس کونسلر سے وابستہ کرلیتی ہے چاہے وہ بلدیات کے ہوں چاہے دیگر ہوں ۔ لیکن کونسلر جو ووٹ لیتا ہے ، وہ صرف بلدیات کے لیے لیتا ہے ۔ سڑکیں ، گلیاں ، اور نالیاں وغیرہ اس کی ذمہ داری میں آتی ہیں ۔ لیکن اس بیس ہزار نفوس کی آبادی میں جسے بھی کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے اس کی نظریں سیدھی اپنے کونسلر حضرات پر جاتی ہیں ۔ لیکن یہاں بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ تو کئی محکمہ جات کونسلر کی عزت کرتے ہیں ۔ اور نہ کوئی بات مانتے ہیں ۔ شہروں میں سب سے بڑا مسئلہ پولیس کیسز کا میری نظر میں اگر کوئی کونسلر تھانے میں 506 کے مقدمات کی سفارش کرتا ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے ۔ اور میں ان کی اپنے علاقے میں صلح کرا دوں گا ۔ تو پولیس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان کی بات مان لیں دوسری بات بجلی کے متعلق کہی جا رہی ہے ۔

چوہدری اختر علی—چیئرمین ، ضلع کونسل ، سیالکوٹ انتخابات کے متعلق بات کریں ۔

چوہدری شیر علی —بھائی میں تو کونسلر کی اہمیت بتا رہا ہوں ۔ لوگوں نے آپ کو ووٹ دئیے ہیں وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے کونسلر حضرات کو ہی کہیں گے ۔ اسلئے میں یہ بات کہہ رہا ہوں ۔ ابھی ابھی ذکر کیا گیا ہے کہ چار ساڑھے چار ہزار دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جا رہی ہے ۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ دیہاتوں کو تو روشن کیا جا رہا ہے لیکن شہروں کو اندھیرے میں غرق کیا جا رہا ہے ہمارے فیصل آباد کا یہ حال ہے کہ ہم تقریبا آٹھ لاکھ روپے ماہانہ بجلی کا بل ادا کرتے ہیں ۔ میئر کا چارج لینے کے بعد میں نے واپڈا سے گذارش کی ہے کہ میٹر کے حساب سے بجلی کا بل وصول

کریں کیونکہ آٹھ لاکھ روپے کی رقم بہت کثیر ہے ۔ اور جناب ہم میٹر بھی خرید کر دیتے ہیں لیکن بجلی کا بل میٹر کے حساب سے وصول کیا جائے ۔ ہم نے اخراجات کے نرخ بھی بنوا کر دیئے ہیں کہ بل میٹر کے حساب سے وصول کیا جائے اس طرح بل ستر یا اسی ہزار روپے سے زائد نہیں بنتا ۔ لیکن وہ تمام شہر کی بجلی کی چوری میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کے ذمے ڈال دیتے ہیں ہم ایک کروڑ روپے سالانہ ادا کر رہے ہیں جو کہ انتہائی وافر ہے جب کہ یہ نرخ رقم چودہ پندرہ لاکھوں روپے سالانہ سے زائد نہیں ہونی چاہئیے ۔ اور حالت یہ ہے کہ واپڈا والے ہمیں عملہ بھی نہیں دیتے جس کی وجہ سے ہمارا آدھا شہر اندھیرے میں ڈوبا رہتا ہے ۔ جب ہم اتنے اخراجات کرتے ہیں اور ان کی تمام ضرورت کارپوریشن پورا کرتی ہے تو وہ ہمیں عملہ کیوں نہیں دیتے ؟ شہریوں کی شکایات ہیں کہ فلاں جگہ بجلی نہیں ہے فلاں جگہ بجلی بند ہے فلاں جگہ بلب نہیں ہے فلاں جگہ روشنی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ واپڈا ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے اس ضمن میں ہم نے دو تین میٹر بھی خرید کر دئیے ہیں لیکن وہ ہمارے خرید کردہ میٹر نہیں لگواتے میری گذارش یہ ہے کہ جس طرح تمام فیکٹریوں اور گھروں سے بجلی کے بل میٹر کے حساب سے وصول کئے جاتے ہیں اسی طرح کارپوریشن سے بھی ضروری ہے کہ بجلی کے بل میٹر کے حساب سے وصول کئے جائیں اس ضمن میں واپڈا کے حکام کو ضروری ہدایات جاری کی جائیں ۔ سڑکوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب سڑکیں تھوڑی بہت ٹوٹ جائیں تو ان کی فوری طور پر مرمت کرا دی جائے لیکن بڑی بدقسمتی نہایت افسوس کے ساتھ میں یہ بات یہاں کہہ رہا ہوں کہ سڑکیں اگر تھوڑی بہت ٹوٹ جائیں تو ہم انہیں مرمت کرالیں لیکن میں صرف فیصل آباد کے متعلق عرض کرونگا کہ تمام سڑکیں تمام گلیاں ٹوٹی پڑی ہیں ۔ یہ گذشتہ چار سالوں کی کارکردگی ہے اب ان کی مرمت پر سترہ اٹھارہ کروڑ روپے کے اخراجات بنتے ہیں اگر کسی سڑک کو کارپوریشن بنائے بھی تو ایف ڈی اے والے آ جاتے ہیں وہ سیوریج اور پانی کے لئے ان کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں ۔ اس طرح تمام سڑکات برباد ہو گئی ہیں ۔ یہ سڑکات ابھی

ایف ڈی اے کو دے دیں کیونکہ ایف ڈی اے والے اعلیٰ اختیارات کے مالک ہیں وہ تو کبھی باہر نکل کر دیکھنا پسند نہیں کرتے اسلئے گورنر صاحب جو اس وقت تشریف نہیں رکھتے ان سے سپیشل درخواست کی تھی کہ وہ خود یا اپنی معائنہ ٹیم فیصل آباد بھیجیں کیونکہ ان چار سالوں میں فیصل آباد کی تقریباً 20 کروڑ روپے کی بربادی ہوئی ہے فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو پاکستان کا سب سے بڑا گاؤں بنا دیا گیا ہے ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ پچھلے چار سالوں میں جو سڑکات اور گلیاں ٹوٹ گئی ہیں نئے سرے سے بنائیں اب حالت یہ ہے کہ ہم ایک سڑک نئے سرے بنا رہے تھے ابھی ہم سڑک بنا کر فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایف ڈی اے والے اہلکار آئے اور اس سڑک توڑ کر تباہ برباد کر دیا براہ کرم اس کا کوئی حل تلاش کریں چاہے ہمیں اتنے پیسے دے دیں کہ ہم ان سڑکوں کی بار بار مرمت کرا سکیں اور لوگوں کی ضروریات کو پورا کر سکیں اور یہ شہر جو اب ایک بڑا گاؤں بن گیا ہے اس کو شہر میں دوبارہ تبدیل کر سکیں ہم محکمہ ایف۔ڈی۔اے سے بہت تنگ ہیں یا تو یہ ادارہ یہ کام ہماری سرکردگی میں دے دے یا ہمیں اس کام کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں اس کے متعلق میں بعد میں بحث کروں گا اور کوائف پیش کروں گا ۔ اس شہر کی حالت بہت خراب ہے براہ مہربانی اس طرف توجہ فرمائیں ۔ شکریہ

سید محمود اکبر شاہ رضوی چیئرمین ۔ ضلع کونسل بہاولپور

جناب چیئرمین ۔ ابھی ابھی میرے بھائی نے سڑکوں کا معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس ضمن میں گذارش ہے کہ سڑکوں کی بروقت مرمت نہیں ہوتی ۔ جس کی وجہ سے صرف کافی بڑھ جاتے ہیں ۔ جیسا کہ گورنر صاحب نے فرمایا تھا کہ فوری مرمت کرنے سے کافی اخراجات کم ہو جاتے ہیں ۔ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ ضلع کونسل نے جو سڑکیں تعمیر کی کوئی یہ سڑکیں عرصہ دراز سے بنی ہوئی ہیں ۔ اور ان کی مرمت کے لئے کوئی مخصوص فنڈ نہیں دیا گیا اگر ہم ان سڑکوں کی اپنے یعنی ضلع کونسل کے وسائل سے مرمت کرائیں تو ان چار پانچ سالوں کے عرصہ میں کوئی نئی سڑک نہیں بن سکتی کیونکہ تمام فنڈز ان کی مرمت پر لگ جائیں گے ۔ اور ہمیں عوام کے سامنے جوابدہ ہونا پڑیگا ۔ کیونکہ وہ یہ کہیں گے کہ آپ کے عرصہ نمائندگی میں کوئی نئی سڑک تعمیر نہیں ہوئی ہے ۔ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ ضلع کونسل کے اپنے وسائل

بہت محدود ہیں اور اس وجہ سے ہمارے دیگر منصوبے جلد ہی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکیں گے ۔ لہذا میں صوبائی حکومت سے گذارش کروں گا کہ ضلع کونسل بہاولپور کو سڑکات کی مرمت کے لئے مخصوص گرانٹ صوبائی حکومت کی طرف سے دی جائے ۔ کیونکہ ضلع کونسل کی جو سڑکیں تعمیر شدہ ہیں وہ ناگفتہ بہ حالت میں ہیں اور وہ اب قابل استعمال نہیں رہ گئیں اور باقی بھی خراب ہو رہی ہیں ۔ اگر ان کی طرف فوری طور پر توجہ نہ کی گئی تو وہ بالکل ناکارہ ہو جائیں گے لیکن ضلع کونسل کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ان کی مرمت کرا سکے ۔

بجلی کا معاملہ زیر بحث آیا ہے ابھی ایک فاضل ممبر نے فرمایا ہے ۔ کہ واپڈا والوں نے رواں مالی سال کے لئے ویلج الیکٹریفیکیشن کے سلسلے میں جو فہرست فراہم کی ہے ۔ وہ ایسی ہے کہ 50 فیصد سے زائد گاؤں پہلے ہی الیکٹرک فائیڈ ہیں ۔ لیکن ان کو دوبارہ فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے ۔ اور جو ضلع کا کوٹہ مقرر ہے اس میں تقریباً 50 فیصد کم کرکے انہوں نے فہرست دی ہے ۔ جس کی اطلاع ہمیں ایک چٹھی کے ذریعہ پہنچی ہے ۔ کہ 50 فیصد کوٹہ کم کر دیا گیا ہے ۔ اور اس 50 فیصد میں سے 50 فیصد ایسے ہیں جن کو پہلے ہی بجلی دی جا چکی ہے بجلی وہاں موجود ہے لیکن معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ لسٹ کیسے دے دی ہے ۔ سال کے باقی 5/4 مہینے رہ گئے ہیں اور اگر یہ لسٹ صحیح تیار نہیں ہوئی اور ہماری ترجیحات کو اولیت نہیں دی گئی تو یہ سال غالباً ہو جائے گا ۔ اور ہمارے دیہاتوں میں پروگرام کے مطابق بجلی نہیں پہنچ سکے گی ۔ لہذا اس سلسلے میں گذارش ہے کہ ہماری ترجیحات کے مطابق جو لسٹ ضلع سے آئی ہیں ان کے مطابق دیہات کو بجلی کی راہمی کے لئے انتظام فرمایا جائے ۔ اور اس فہرست کو غلطی اور فائنل کرکے یہ کام فوری طور پر شروع کرایا جائے ۔ کیونکہ باقی بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین سردار خالد عمر صاحب
جناب سردار خالد عمر چیئرمین ضلع کونسل لاہور

جناب والا میں آپ سے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 1939ء کا ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے لئے تھا ۔ اور آج یہ 1979ء کا ایکٹ ہو گیا ہے 1939ء کے ایکٹ میں ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کو اور کونسل کے علاوہ کو اس ایکٹ سے زیادہ خود مختاری کے اختیارات حاصل تھے جناب والا اس ضمن میں مختصراً گذارش کرنا چاہوں گا کہ سب سے پہلے اس

زمانے میں ہر ڈسٹرکٹ کونسل کے دفتر میں ہیلتھ آفیسر کا دفتر تھا ۔ اس کے اندر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا دفتر تھا ۔ اس جگہ اینیمل ہسبنڈری کا دفتر تھا ۔ میں چاہتا ہوں کہ اب بھی اس طرح ہونا چاہئے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے دفتر میں ان محکموں کے دفاتر ہوں ۔۔دوسرا پوائنٹ کہ Hire and fire کے تمام اختیارات چیئرمین کو اور چیئرمین کے ہاؤس کو ہوں ۔ 1939 کے ایکٹ کے مطابق ماسٹروں اور ہیلتھ کے محکمے کے چھوٹے آفیسرز کی جن میں ڈاکٹر شامل نہیں ہیں تقرریاں خود کیا کرتے تھے ۔ اب مصیبت ہو گئی ہے ۔ جب سے ماسٹروں کی Hiring and firing کے تقرر محکمہ کے اختیار میں گئی ہے یہ لوگ طلبہ کی تعلیم کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے اور نہ ہی پڑھاتے ہیں ۔ میں آپ سے گذارش کروں گا کہ یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ سڑکوں پہ نکل آئیں گے ۔ لیکن کب تک نکلیں گے ایک بار دو بار یا تین بار نکلیں گے ۔ لیکن اس کی وجہ سے ہم اپنی تعلیم کو خراب نہیں کر سکتے ۔

ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے لیول پر پرائمری اور مڈل سکولوں تک آپ ان عمارتوں اساتذہ کو ڈسٹرکٹ کونسلز کے حوالے کیجئے کیونکہ یہ اس ملک کے لئے بہتر ہے ۔ انشاء اللہ ہم ان کو ان سے زیدہ مراعات دیں گے جو اب گورنمنٹ دے رہی ہے ۔ جو ہمیں فیسیں ملیں گی ان کی آمدنی ہمارے پاس ہوگی تو ہم کو ان مراعات زیادہ دیں گے اور ان کو خوش رکھیں گے اور یہ ہمارا کام بھی زیادہ کریں گے یہ ملازمین چونکہ پہلے بھی ڈسٹرکٹ کونسلز کے تحت ہوتے تھے اور اب بھی ہونے چاہیں۔ اس طرح محکمہ تعلیم ہے اوراس طرح محکمہ صحت ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری میری گذارش یہ ہوگی کہ یہ ٹھیک ہے یہ کچھ ڈسٹرکٹ کونسلز کے دفاتر میں شاید سپرنٹنڈنٹ ہوتے ہیں لیکن ہماری ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ نہیں ہے تو میں چاہتا ہوں کہ تو یہاں بھی ایک سپرنٹنڈنٹ کی پوسٹ اور ایک پروٹوکول کی پوسٹ create ہونی چاہیے کیونکہ ڈسٹرکٹ لاہور اتنا اہم ضلع ہے جس میں ہر وقت مہمان آتے رہتے ہیں اور کئی ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کے لئے پروٹوکول آفیسر کی سخت ضرورت ہوتی ہے اس کے علاوہ میں یہ بھی ضرور عرض کرو نگا کہ ڈسٹرکٹ کونسل کا جوچیف آفیسر ہے وہ اس وقت لوکل گورنمنٹ کے ماتحت ہے ۔ پہلے زمانے میں چیئرمین کا سیکرٹری ہوتا تھا اور اس کی تعیناتی چیئرمین خود کرتا تھا یا اس کا

اپوان appointment کرتا تھا میں چاہتا ہوں کہ اب بھی چیف آفیسر کی جگہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ کونسل ہونا چاہیے جو کہ ہمارے اثر میں رہے۔ چیف افیسر کی کچھ اپنی مشکلات ہوتی ہیں اس کو ہر وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ اس سے ناراض نہ ہوجائے کو میں ایسا ویسا کام کرونگا اس کو ہر وقت یہ feeling ہوتی رہتی ہے کہ میرا چونکہ لوکل گورنمنٹ سے ڈائریکٹ تعلق ہے اس لئے وہاں کے آفیسرز کو میں نے خوش رکھنا ہے ڈسٹرکٹ کونسل کو بھی خوش رکھنا ہے تو میرے خیال میں اس پر غور کرلیا جائے یا جس طرح مناسب سمجھیں کرلیا جائے

جناب والا ۔ تیسری بات آپ سے یہ کرنی چاھتا ھوں کہ جتنے گریڈ سولہ یا اس سے اوپر کے آفیسرز ھیں اور جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ ان کو بھی چیئرمین اپنی مرضی سے تعینات کریں نہ کہ لوکل گورنمنٹ سے اجازت لینی پڑے اس میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے ان کے اثر میں ہوتا ہے محکمہ والے انکو اپنی مرضی سے ملازم رکھتے ھیں اور وہ ان کے اثر میں ہوتے ھیں ۔ اس سے لوکل کونسلز میں بہت دشواری پیش آتی ہے ۔

جناب والا اب میں بجلی کے متعلق ذکر کرونگا حقیقت میں ہمارے یونین کا کونسل کے دفتر ہمارے پٹوار کے دفتر ہیلتھ کے دفتر ایجوکیشن کے دفتر اور جو بھی چھوٹے چھوٹے دفتر ہیں ان میں بجلی لینی بہت مشکل ہے میرا یہ خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ہو جائے اور ان گورنمنٹ آفیسر میں یا لوکل کونسل کے دفاتر میں بجلی مہیا کرنی لازمی ہو جائے تو بہت آسانی رہے گی اور ان سارے دفاتر میں بجلی مل جایا کرے گی ۔ جناب والا ۔ ان گزارش کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

ملک نواب علی بھٹی — (وائس چیئرمین ضلع کونسل اوکاڑہ) ۔ جناب والا میں آپ کے سامنے تعلیم کے بارے میں عرض کرنی چاھتا ھوں ۔ حکومت تعلیم کے محکمے پر بھاری رقوم خرچ کررہی ہے لیکن اس کے اصل مقاصد حاصل نہیں ھو رہے ۔ میرے خیال میں تعلیم کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملک سے جہالت کو دور کیا جائے لیکن جو تعلیم آجکل دی جارہی ہے وہ میرے خیال میں بجائے تعلیم بڑھانے کے جہالت بڑھا رہی ہے کیونکہ آجکل ہم ہر روز دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ تعلیم تو بسوں کی چھتوں پر چڑھ گئی ہے ۔ بچے سکول میں وقت دینے کی بجائے زیادہ تر بسوں کی چھتوں پر وقت

دیتے ہیں ۔ تو میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک تو ان بچوں کا کوئی بندوبست کیا جائے کیونکہ وہ زیادہ وقت آوارہ گردی میں گزار دیتے ہیں جن سے تعلیم کا معیار گرتا جارہا ہے ۔ دوسرے جو ڈی ۔ ای ۔ او صاحبان ہیں ان میں سے اکثریت ان کی ہے جو اڑے سخت جان ہیں اور میرے خیال میں سخت مزاج بھی ہیں تو ان کی تعیناتی کا جو اصل مقصد ہے وہ قطعاً پورا نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنی من مرضی کرتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ تعلیم کا اصل مقصد حاصل کرنے کے لئے رقم کا زیادہ نہیں ہوتا چاہیے بلکہ اس رقم سے صحیح نتائج برآمد ہونے چاہئیں

جناب والا ۔ میرا دوسرا پوائنٹ بجلی کے بارے میں ہے گورنمنٹ ان اداروں کو کافی اختیارات دے رہی ہے لیکن جو اضافی بستیاں ہیں ان میں بجلی مہیا نہیں کی جارہی ۔ اضافی بستیوں میں تقریباً سو فیصد لوگ کم آمدنی والے اور غریب ہوتے ہیں تو میری استدعا ہے کہ جو اضافی بستیاں ہیں ان میں بجلی دینے کے سلسلے میں خصوصی توجہ دی جائے ۔

میاں مجید اکبر فاروقی (چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات) جناب چیئرمین آپنے اپنی تقریر میں صرف ایک چیز کا ذکر نہیں کیا ۔ میں ذرا اس کی وضاحت چاہونگا ۔ کہ آیا مصالحتی عدالتیں بلدیاتی اختیارات میں آتی ہیں مصالحتی عدالتیں یعنی جو conciliation courts from ہوتی ہیں ۔ اگر ان کو زیادہ موثر بنایا جائے تو probably جو ہماری لاء اینڈ آرڈر کی situation create ہوتی ہے اس میں یہ بہت مدد گار ثابت ہوسکتی ہیں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے crimes میں پولیس کی highhandedness کی وجہ سے زیادتیاں کثرت سے ظاہر ہوتی ہیں ۔ تو ان مصالحتی عدالتوں کے متعلق جو بھی اختیارات کونسلز کو یا چیئرمین مصالحتی عدالتی کو دئے گئے ہیں اگر ان کی bifurcation اس طرح سے کی جائے کہ جو اختیارات کونسلرز کو ہیں وہ اختیارات پولیس کو نہ ہوں یعنی جو دفعات یہ کونسلرز سن سکتے ہیں یا زیر غور لاسکتے ہیں ان میں پولیس مداخلت نہ کرے تو law and order کی حالت بہتر ہوسکتی ہے یا کوئی ایسا via media ڈھونڈا جائے جس سے پولیس کی جو زیادتیاں ان چھوٹے چھوٹے مقدمات ہوتی ہیں اور جو اصل ذریعہ آمدن ان کا ہوتا ہے ان پر قابو پایا جاسکتے کیونکہ ان کا طریقہ واردات تو یہ ہے کہ جس آدمی کے خلاف کوئی شک ہے شام کو کو سات بجے اسے اس کے گھر سے پکڑ لائے اور جو اس کے ساتھ رات کو ہوتا ہے وہ ہوتا چلا جائے ۔ صبح عدالت جو کچھ بھی کرے گی دیکھا جائے گا تو میری ایک ناچیز رائے یہ ہے کہ اس کے متعلق کچھ سوچ

تیار کی جائے ۔ اور ایک [illegible] study کی جائے تاکہ یہ جو situation ہوتی ہیں یہ کچھ لاء اینڈ آرڈر کی conciliation counts from کی طرف contribute کرسکیں ۔

جناب والا یہاں پر میرے ایک محترم دوست میئر فیصل آباد نے بجلی کے ریٹوں کا ذکر کیا ہے اور یہ حقیقتاً ہر جگہ پر ہورہا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس میں فیصل آباد exception نہیں ہے اور اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب واپڈا سے رابطہ قائم کرلے اور بحث و تمحیص کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے تاکہ یہ زیادتیاں کارپوریشنوں اور میونسپل کمیٹیوں کے ساتھ نہ ہوں حقیقت یہ ہے کہ یہاں پر بجلی کی consumption actual اگر پانچ روپے ہوتی ہے تو بل ہر حالت میں بیس روپے کا ہی دینا پڑتا ہے اس کے متعلق کوئی غور خوض کیا جائے کیونکہ یہ بہت بڑا اور بالکل ناجائز بوجھ ہے اس کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں

چوہدری نیاز احمد ۔ (چیئرمین بلدیہ بہاولنگر) ۔ جناب چیئرمین میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں پبلک ہیلتھ نے جو کام کرائے ہیں وہ میرے آنے سے قبل سابق چیئرمین کے دور میں محکمہ پبلک ہیلتھ نے کرائے نہ تو ان میں کسی کی رائے لی گئی تھی ۔ حالانکہ جائنٹ اکاونٹ ہوتا ہے دستخط ہوتے ہیں اب جو پانی [illegible] بچھوانے کی جتنی سکیم ہائے بن رہی ہیں یہ محکمہ پبلک ہیلتھ اپنی مرضی سے بنا رہا ہے ۔ حال ہی میں جناب چیئرمین صاحب گورنرز انسپکشن ٹیم بہاولنگر دورہ پر تشریف لائے میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ اس سلسلہ میں ہم سے نہیں پوچھا گیا ہے ۔ محکمہ پبلک ہیلتھ والوں نے از خود سکیمیں بنا کر بھیج دی ہیں ۔ انہوں نے پبلک ہیلتھ والوں کو بلایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اب تو سکیمیں اوپر بھیجی جا چکی ہیں بہر حال محکمہ پبلک ہیلتھ والوں نے مجھے اب کچھ نقشے وغیرہ دیئے ہیں کہ ہم ان پر نشاندہی کردیں ۔ اس میں جناب والا مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے کاغذات کے اندر نقلی پائپ لائن دکھائی ہوئی ہے اور تیسرے چوتھے ماہ پائپ لائن پھٹ جاتی ہے ۔ حالانکہ ہمارے ضلع بہاولنگر میں ریلوے کے پائپ اور واٹر پمپ لگے ہوئے ہیں ۔ وہ پائپ لائن 1896 میں بچھائی گئی تھیں جہاں پر پبلک ہیلتھ والوں کے ٹیوب ویل ہیں ۔ ان کے ساتھ ریلوے کے واٹر پمپ اور لائنیں ہیں 1895ء سے آج تک اسی میں سے پانی کی ایک بوند لیک ہوئی ہے اور نہ ہی وہ آجتک خراب ہوئے ہیں وہ ویسے کے ویسے کام کررہے ہیں اس کے علاوہ 1938ء میں دو ٹیوب ویل ریلوے والوں نے وہاں

پر لگائے وہ ٹیوب ویل آج تک کام کررہے ھیں - لیکن جو ٹیوب ویل پبلک ھیلتھ والوں نے لگائے ھیں وہ چھ ماہ یا آٹھ ماہ کے اندر پانی کم دینا شروع کردیتے ھیں - اور نتیجہ یہ ھوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تین چار سال بعد جاکر وہ فیل ھو جاتے ھیں - اور اب تقریباً 28/27 ٹیوب ویلوں میں سے دس بارہ ناکارہ ھوگئے ھیں - تو یہ جناب والا ایسا کیوں ہے ان کی سکیمیں کیوں فلاپ ھوجاتی ھیں - 1895ء کی پائپ لائن اب تک چل رھی ہے - اس میں کبھی خرابی نہیں ھوئی ہے اور ان کے 1938ء کے ٹیوب ویل اب تک

چل رہے ھیں - تو میری سمجھ میں جو وجہ آئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ وھاں پر پیتل کے سٹیز استعمال کرتے ھیں - پیتل کا سٹیز زیادہ ایک سال چلتا ہے اسی سے زیادہ نہیں چلتا ہے - حالانکہ اب پی-وی-سی کے نکل آئے ھیں وہ ان سے سستے بھی ھیں لیکن انہوں نے پتل کے ڈالے ھیں پی- وی سی کے نہیں ڈالے ھیں بہرحال یہ تو تھا واٹر سپلائی کا مسئلہ اس میں ایسا کوئی موثر سلسلہ بنایا جائے تاکہ ھمارا مسئلہ حل ھوسکے - جب ھم نے فراشور کیا تو وھاں پر گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم گئی تو اب پبلک ھیلتھ والو نے ھمیں کوئی نقشہ وغیرہ بھیج دیا ہے میری یہ گذارش تھی کہ جب جائنٹ اکاونٹ ہے تو ھمیں کیوں نہیں پوچھاجاتا دوسری عرض یہ ہے کہ ابھی جناب والا نے فرمایا تھا کہ ھر ادارہ کو ترقیاتی سکیموں کے اوپر کم از کم پچاس فی صد خرچ کرنا چھیے اب جناب والا یہ دیکھیں کہ جہاں پر 100 فی صد سے بھی اوپر ھمارے ملازمین کے حصہ پر خرچ ھو جائیں تو وھاں پر ترقیاتی کاموں کے لئے کیا بچے گا - یہی دعویٰ سے یہ بات عرض کروں گا کہ جب سے میں نے چیئرمین میونسپل کمیٹی کا چارج سمبھالا ہے ایک فی صد بھی بلدیہ کی آمدنی میں Leakage نہ ہے ھم نے اس میں خاصا Increase کیا ہے - لیکن پہلے یہ تھا کہ بلدیہ کا خرچ ادھار سے چلتا تھا - اب اس میں ھم نے حساب لگایا ہے کہ زیادہ سے زیادہ پانچ فی صد بچ جائے گا - اب جناب ڈویلپمنٹ کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا ہے - ترقیاتی منصوبوں کے لئے کچھ بھی نہ بچا - اسی سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ میں نے یہ بھی غور کر لیا ہے کہ ملازمین کی تخفیف کردی جائے لیکن ایسا حساب بھی نہ ھو سکا کہ ملازمیں ھٹانے سے کام چل جائے - خرچ کم ھو جائے لیکن ایسا نہ ھوا - اب بتائیے کہ ھم پچاس فی صد منصوبوں کیلئے کہاں سے لائیں اسلئے عرض یہ ہے کہ ھمیں کچھ نہ کچھ Donations دیں - کہ جس سے کچھ مسئلہ ھمارا حل ھو سکے - دوسرا مسئلہ یہ ہے - کہ الیکشن میں جب لوگ کونسلر حضرات کو منتخب کرتے ھیں تو -

او ان کے زیادہ تر مسائل تھانہ تک نہیں ہوتے ہیں ۔ تھانہ تک ۔ تحصیل تک ۔ چھوٹے چھوٹے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کے پاس وقت نہ ہے ۔ دوسرے وہ لوگ تھانے جاتے ہوئے گھبراتے ہیں اسلئے ان کی تمام تر امیدیں کونسلروں سے وابستہ ہوتی ہیں ۔ کہ اسی کونسلر کی وجہ سے ہمارا کوئی نہ کوئی کام نکل جائے گا ۔ اب وہاں پر کونسلر صاحب کی کوئی بات نہیں سنتا ہے دوسرے یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے مسائل جو کہ مصالحتی عدالتوں میں ہیں ۔ اسی میں تو یہ ہے کہ اگر دونوں پارٹیاں رضا مند ہوں تو ہم مصالحت کرا سکتے ہیں ۔ اور اگر ان میں سے ایک پارٹی اسی بات سے اختلاف کرے اور کہے کہ ہم نے مصالحت نہیں کرنی ہے تو نتیجہ صفر ہوتا ہے ہم اسی میں لکھ دیں گے کہ جناب مصالحت ناکام ہو گئی ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ ہمارے اختیارات ہوں کہ جس سے ہم آدمیوں کو پکڑ سکیں ۔ ایک آدمی کو ہم اطلاع نامہ بھیجتے ہیں کہ بھائی آئیں ہم آپ کے لئے مصالحت کا بندوبست کریں تو وہ الٹے سیدھے جوابات لکھ کر ہمیں بھیج دیتا ہے تو ہم لوگ اس کا کیا کر سکتے ہیں ۔ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں ۔ اسلئے ان چھوٹے چھوٹے مسائل کے لئے حل کے سلسلہ میں ہمیں کچھ اختیارات دیں اور اس سے ایک یہ فائدہ ہو گا کہ انتظامیہ کے کام میں بھی تھوڑا سا فرق پڑ جائے گا اور ہمارا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیں موثر قسم کے اختیارات ہونگے ۔ جن سے کونسلر حضرات اپنے وارڈز میں کچھ نہ کچھ کنٹرول کر سکیں گے اب آپ دیکھیں لین دین کا مسئلہ ہے لوگ ادھار لے کر کھا جاتے ہیں بھاگ جاتے ہیں یا دوسرا جو مسئلہ ہے جو میرے علاقہ میں تو بہت زیادہ ہے دوسرے علاقوں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک عورت کی شادی ہو گئی ہے ۔ دوسرے دن والدین نے لڑکی کو گھر بیٹھا دیا ہے اور وہ مرد بیچارا پریشان بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں ۔ اور ہمارے پاس آئے ہیں کہ جناب کونسلر صاحب ہمارا کچھ کریں یہ ہمارے ضلع بہاول نگر میں تو بڑا ہی مسئلہ ہے تو کوئی ایسا ہمیں اختیار ہو کہ ہم ایسے دبا سکیں کہ آپ نے لڑکی کی شادی کر دی تو اب اسکو گھر پر بٹھا رکھا ہے اگر وہ مصالحتوں کی

کوشش میں انکار کر دیتا ہے کہ ہم نے مصالحت نہیں کرنی ہے تو کونسلر اس میں کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے اور دوسری طرف سول عدالتوں میں کام کی زیادتی کی وجہ سے یہ مسائل سالہا سال تک چلتے رہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اسلئے میری گزارش یہ ہے کہ مصالحتی عدالتوں کو کچھ نہ کچھ اختیارات تو ہوں جس سے موثر طریقہ سے نوٹایا جا سکے یہ جو اختیارات ہمارے پاس ہیں اس سے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے شکریہ

جناب محمد اصغر کوریجہ (وائس چیرمین ضلع کونسل رحیم یار خان)

جناب والا میرا ایک مسئلہ recovery of the tax ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل اور بلدیہ کو اتنے اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ لاکھوں روپے خرچ کر سکتے ہیں لیکن ٹیکس کی وصولی کے سلسلہ میں طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی سے ہمیں ایک ہزار روپیہ بھی وصول کرنا ہے تو ہم ڈپٹی کمشنر صاحبان کے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کیونکہ ان کو اپنی وصولیاں کافی کرنی ہوتی ہیں تو وہ ہمارے واجبات کی وصولی کی طرف توجہ دیتے ہیں 1962ء میں یہ اختیارات بلدیہ کو اور ڈسٹرکٹ کونسل کو تھے کہ وہ خود وصول کر سکتے تھے تو اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے وہ سابقہ اختیارات بحال کئے جائیں

بہت بہت شکریہ

میاں غلام محمد مونکا—(چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر) ۔

کہ مصالحتی اختیارات میں کمی کر دی گئی ہے ۔ حالانکہ اس سے پہلے 52ء سے 1961ء تک پنچائتی سسٹم رائج تھا اور اس میں ہمیں کافی تسلی ہوتی تھی یہ سسٹم بہت اچھا تھا کیونکہ پنچائیت کو چھوٹے چھوٹے لین دین اور چھوٹے چھوٹے جرائم میں فیصلوں کا اختیار حاصل تھا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس پنچائیتی سسٹم کو رائج کر دیا جائے تو ہمیں کافی مدد مل سکتی ہے ۔ مصالحتی کونسل کے سلسلے میں جس طرح چوہدری نیاز احمد صاحب نے فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے کہ دونوں فریق پر منحصر ہے کہ وہ مصالحتی کونسل کو مانتے بھی ہے یا نہیں ۔

اس کے علاوہ اگر ایک یونین کونسل میں لین دین کا مسئلہ ہے پھر تو ٹھیک لیکن اگر دوسرا فریق کسی دوسری یونین کونسل میں ہے اس کو طلب نہیں کیا جا سکتا ۔ پنچائیت کو یہ اختیارات حاصل تھے کہ اگر دوسرا فریق کسی دوسرے صوبہ میں بھی ہے تو اس کو طلب کر سکتی تھی ۔ دس ہزار روپے تک کے لین دین کا فیصلہ پنچائیت خود کر سکتی تھی ۔

دوسرا فریق کسی دوسرے صوبہ میں بھی ہے تو اس کو طلب کر سکتی تھی ۔ دس ہزار روپے تک کے لین دین کا فیصلہ پنچائیت خود کر سکتی تھی ۔ انتظامی معاملات میں علاقہ مجسٹریٹ پنچائیت کی مدد کرتا تھا ۔ اس کے علاوہ انتظامی معاملات میں ٹھیکری پہرہ صفائی کا سلسلہ بوٹیاں وغیرہ جو فصلوں میں پیدا ہوتی ہیں ان کے متعلق بھی اختیارات حاصل ہوتے تھے ۔ اس سلسلہ میں وہ جبری صفائی بھی کرواسکتے تھے ۔ اس لئے میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ پنچائیتی سسٹم پر غور کیا جائے کیونکہ مصالحتی عدالتوں سے وہ زیادہ موثر ثابت ہوگا ۔

ملک عطا محمد (چیئرمین ضلع کونسل ، اٹک)ا- جناب والا میں آپکا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر کچھ کہنے اجازت دی جب ہمارے ضلع کا ازراہ شفقت بریگیڈیر غضنفر صاحب نے ایک تفصیلی دورہ کیا تو ہم نے اپنی حالت زار کا ذکر کیا تھا ہم نے انہیں اپنا علاقہ دکھایا اور انہوں نے ہم سے اتفاق کیا کہ واقعی ضلع اٹک ایک پسماندہ ترین ضلع ہے ۔ اس کی پسماندہ حثیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس ضمن میں چند ایک گزارش پیش کرنا چاھتا ہوں ۔

جناب والا ضلع اٹک بہت وسیع و عریض ہونے کے باوجود پسماندہ ہے اور وہاں پر آنے جانے کے راستے نہ ہونے کے برابر ہیں کچھ معزز اراکین بجلی کے میٹروں اور بلوں کا کا رونا رو رہے ہیں لیکن ہم ابھی بجلی کی ترمل کو رو رہے ہیں ۔ صدر گرامی بات یہ ہے کہ بجلی کیلئے کچھ اس طرح سے پروگرام وضع کیا گیا ہے کہ دو تین میل کے علاقہ میں بجلی دی جا سکتی ہے ۔ لیکن ہماری مشکل یہ ہے کہ ہمارے ضلع میں کوئی گاؤں ابھی چار پانچ میل کے فاصلے سے کم نہیں ہو گا ۔ اگر واپڈا والوں کا پروگرام یہی رہا تو ہمارے ضلع کو صدی کے آخر تک بھی بجلی میسر نہ ہوسکے گی ۔ میری یہ گذارش ہے کہ ہمارے ضلع کے لئے اور خاص طور پر تین تحصیلوں کیلئے جو کہ بجلی کے لحاظ سے پورے صوبے میں سب سے نیچے درجہ پر آتی ہیں واپڈا کے طریقہ کار میں رعائت دی جائے ۔ جناب والا تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل پنڈی گھیب سے نیچے اور کوئی تحصیل نہیں ہے ۔ اسلئے میری آپ سے گذارش ہے ۔ کہ بجلی پہنچانے کیلئے جو فاصلے کی پابندی ہے اس سے ہمیں مستثنیٰ قرار دیا جائے یا وہ فاصلہ کم از کم 5 میل کیا جائے اس صورت میں ہی ہمارے دیہات بجلی حاصل کر سکتے ہیں ۔ ورنہ اسوقت

واپڈا والوں کا جو فامولا ہے ابکے مطابق ھمارے ضلع کو اور اس کے دیہاتوں کو بالخصوص ان چند ایک تحصیلوں کو جن کا میں نے ذکر کیا ہے بجلی ملنے کے امکانات نہیں ھیں۔

جناب والا میری دوسری گذارش یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ ھمارا ضلع پسماندہ ترین ہے۔ اسوقت میچنگ گرانٹ کا ایک سلسلہ چل نکلا ہے جس کی میں داد دیتا ھوں یہ سلسلہ واقعی بہت اچھا ہے۔ لیکن صدر گرامی اس سلسلہ کو چلانے کیلئے بھی کچھ پیسے کی ضرورت ھوتی ہے۔ اگر مالی استطاعت نہ ھو تو میچنگ گرانٹ بھی نہیں مل سکتی۔ اس کا ھم نے جو تجزیہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ ھمارے ضلع کی ایک تحصیل کا ایک تھانہ جنہاں لوگوں کی فی کس آمدنی کافی زیادہ ہے ہمارے ضلع کی میچنگ گرانٹ کا تقریباً 3/2 حصہ وھیں ایک تھانہ میں کھپ گیا ہے۔ باقی 3/1 حصہ تین تحصیلوں اور ایک تھانہ میں کیسے کھپ سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ علاقے بہت پسماندہ ھیں۔ ان لوگوں کی مالی استطاعت اتنی نہیں ہے کہ وہ میچنگ گرانٹ کے سلسلہ میں پورے اتر سکیں۔ خواھش سب کی ھوتی ہے کوشش سب کی ھوتی ہے۔ چاھتے سب ھیں کہ ان کے ھاں سب ترقیاتی سکیمیں چل سکیں۔ لیکن پاس کچھ نہ ھونے کے باعث وہ ان سکیموں پر عمل درآمد نہیں کروا سکتے۔

جناب والا میری تیسری گزارش یہ ہے کہ ھم اس ایوان کے منتخب اراکین ھیں۔ بعض سکیمیں مجلس شوریٰ کے اراکین یا دیگر نمائندہ افراد نے گورنرڈائریکٹیو کے تحت منظور کروائی ھیں۔ اب منصوبہ وترقیات والے یہ کہتے ھیں کہ جو سکیمیں گورنر کے حکم کے تحت منظور ھوئی ھیں انہیں ضلع کونسل کے محدود وسائل سے عملی جامہ پہنانا ہیں۔ جناب والا اگر مجلس شوری والے یا کچھ اور لوگ اپنی سکیموں کو گورنر کے حکمنامہ کے تحت پورا کروائیں گے تو ہم ضلع کونسل کے منتخب اراکین کیا کریں گے۔ 100 میل کی سڑکیں تو ان کے کھاتے میں چلی جائیں گی۔ مگر ھم لوگ چار سال تک ایسے ھی چلتے جائیں گے اور ان کی سکیموں کو عملی جامہ پہناتے جائیں گے۔ جب چار سال ختم ھو جائیں گے تو یہ بیچارے چلے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں میری گزارش یہ ہے کہ گورنر کے حکم کے تحت جو بھی سکیمیں منظور ھوں۔ سڑکوں کا مسئلہ ھو بجلی کا مسئلہ ھو سکولوں کا مسئلہ ھو یا اور جو بھی مسئلہ ھو محکمہ منصوبہ بندی وترقیات والے ان کو علیحدہ اپنے کھاتے میں رکھیں اور ان کیلئے علیحدہ فنڈز مہیا کئے جائیں۔ ڈسٹرکٹ کونسل والوں کا جو اپنا اثاثہ ھوتا ہے اس کو ان کے رحم وکرم

پر چھوڑدیں تاکہ اپنے محدود وسائل سے ان کی جو اپنی سکیمیں ہوں غور ہیں ان کو وہ کسی نہ کسی طریقہ سے عملی جامہ پہنا سکیں ۔ کیونکہ عوامی نمائندے جو اپنے علاقوں سے منتخب ہوکر آتے ہیں اپنے علاقہ کے عوام کی بہت ساری امیدیں ساتھ لیکر آتے ہیں ۔ لوگ بھی ان سے کچھ توقعات وابستہ رکھتے ہیں ۔ اگر یہ سکیمیں اسطرح ان چار سالوں میں پوری نہ ہو سکیں تو ان کیلئے پھر منہ دکھانے کی گنجائش نہیں ہے ۔ اسلئے میں یہ گزارش کرتا ہوں اور سب ممبران حضرات بھی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ گورنر ڈائریکٹو کے تحت منظور شدہ سکیموں کے لئے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات والے علیحدہ فنڈز رکھیں ۔ ضلع کونسل کے جو سالانہ ترقیاتی پروگرام ہیں وہ اپنے اخراجات میں سے اپنی سکیموں کو چلائیں ۔ شکریہ ۔

چوھدری رحمت علی باگڑی (چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ) ۔ جناب والا میں یہ سمجھتاہوں کہ آج کی بحث ان امور تک محدود ہے جس پر جناب چیئرمین نے روشنی ڈالی ہے اور ہمیں راہنما اصول دیئے ہیں جس پر چل کر آئندہ لوکل کونسل کو اچھے طریقہ سے چلایا جا سکتا ہے ۔ ان میں حالیہ بلدیاتی الیکشن ۔ سابقہ چار سالہ کارکردگی اور آئندہ کیلئے ہم نے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے یعنی Projection for the future شامل ہیں یعنی پہلے نمبر پر جو مسئلہ ہے ممبران اس میں [illegible] لے رہے شاید اسلئے کہ ہم پہلے ہی اس پر کافی بحث کر چکے ہیں زیادہ تر بات چیت آئندہ منصوبوں کے بارے میں کی جارہی ہے ۔ اس ضمن میں سب سے ضروری مسئلہ یہ ہے کہ کیا لوکل کونسل کو چلانے کیلئے لوکل کونسل کی آپس میں coordination ہے ۔ جہاں تک انتظامیہ کا تعلق ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ چیئرمین کے بعد دوسرے نمبر پر جو آدمی ہوتا ہے وہ چیف آفیسر ہوتا ہے ۔ جیسا کہ چیئرمین ضلع کونسل لاہور نے فرمایا ہے کہ پہلے سیکرٹری ہوا کرتے تھے اور اب بھی اگر یہ اختیار لوکل کونسل کو دے دیا جائے کہ وہ اپنا سیکرٹری مقرر کرلیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا ۔ بہرحال لوکل کونسل سروس چل رہی ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ چیف آفیسر کی تعیناتی اور تبادلہ اس صورت میں کیا جائے جب وہاں کا چیئرمین چاہتاہو کہ اس کے چیف آفیسر کو ٹرانسفر کیا جائے ۔ دوسری صورت میں اگر کوئی چیئرمین نہیں چاہتا کہ اس کا چیف آفسر اس کے پاس رہے تو کچھ اس قسم کی صورت ہو جاتی ہے کہ لوکل گورنمنٹ والے زار دستی اس چیف آفیسر کو وہاں تعینات کرتے ہیں ۔ یہ مسئلہ اسلئے میرے نوٹس میں آیا ہے کہ ایک حالیہ بلدیاتی سیمینار میں جو لالہ موسیٰ میں منعقد ہوا تھا ہمارے ایک چیئرمین صاحب نے جن کو میں پہلے سے نہیں جانتا عاجزانہ طور پر تمام چیئرمینوں سے اپیل کی کہ

خدا کیلئے مجھے میرے چیف آفیسر سے نجات دلائی جائے اور میری امداد فرمائی جائے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصولی طور پر یہ کسی فرد واحد کا مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ چیف آفیسر اور چیئرمین کا آپس میں تعاون ہو اور تب ہی وہ کونسلیں چل سکتی ہیں ۔ اگر آپس میں اختلاف ہو تو کسی صورت میں کوئی کام نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ انہوں نے بل اکٹھے پاس کرنے ہوتے ہیں ۔ چیک جو جاری ہونے ہیں ان پر دونوں کے دستخط ہوتے ہیں ۔ جائنٹ اکاؤنٹ آپریٹ کرنا ہوتا ہے ۔ اسطرح اگر وہ آپس میں جھگڑتے رہے تو کوئی بھی کونسل چل نہیں سکے گی ۔

اس کے بعد جناب والا دوسرا مسئلہ باقی محکموں کا ضلع کونسل کے ساتھ تعاون ہے اور اس مسئلہ پر جیسا کہ پہلے بھی بات ہو چکی ہے۔ زیادہ تر اس کا تعلق واپڈا سے ہے کیونکہ دیہاتوں میں بجلی کی سہلائی کیلئے انہوں نے کچھ ۔ اصول وضع کئے ہیں ۔ ایک تو انہوں نے یہ اصول بنایا ہے کہ ان دیہاتوں کو بجلی مہیا کی جائے گی جو 11 KV لائن سے آدھے میل کے اندر ہوں ۔ اس سلسلہ میں صوبائی سطح پر جو allocation ہوتی ہے وہ ضلع لیول پر ہوتی ہے اور ضلع سے پھر تحصیل لیول پر ہوتی ہے اور ایسی تحصیلیں بھی ضرور موجود ہیں جہاں کوئی بھی گاؤں آدھ میل کے اندر نہیں آتا ۔ ایسا ضلع یا کم از کم ایسی تحصیلیں ضرور ہیں جہاں کوئی گاؤں آدھ میل کے اندر نہیں ہے تو میری گذارش ہے کہ یہ فارمولہ اس آدھ میل کے اندر فاصلہ کو بڑھا کر کم از کم ایک میل کر دیا جائے یہ بہت ضروری ہے مزید گذارش ہے کہ صرف فاصلے کو مدنظر نہ رکھا جائے بلکہ گاؤں کی آبادی کو بھی مدنظر رکھا جائے کیونکہ اگر چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جو سو سو ۔ ڈیرھ ڈیرھ سو افراد پر مشتمل ہیں ان کو اگر وہ بجلی دے بھی دیں تو وہ صرف ان کی گنتی کرسکیں گے کہ ہم نے اتنے گاؤں کو بجلی دے دی ہے لیکن اگر پانچ یا چھ ہزار آبادی کا کوئی گاؤں ہے اور وہ 11 کے ۔ وی سے ایک میل یا ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو اس کو اس فارمولے کے تحت بجلی نہیں مل سکتی میں یہ عرض کرونگا کہ اس آبادی کو بھی اس فارمولے میں شامل کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس فاصلے کی حد کو بڑھا دیا جائے اور خاص کر ان تحصیلوں میں جہاں اب کوئی گاؤں آدھ میل کے اندر نہیں رہا ہے۔

دوسرا جناب والا ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی سکیم حکومت کی طرف سے کسی ضلع میں آتی ہے تو متعلقہ محکمے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس ضلع کونسل سے رابطہ قائم کرے اور ان سے منظوری لے یا کم از کم ان کے علم میں یہ چیز لائی جائے کہ آپ کے ضلع میں یہ سکیم آئی ہے آپ اسکو کسطرح Implement کرنا چاہتے ہیں ضلع گوجرانوالا میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تحت سڑکوں کی سکیم آئی ہے اس میں جو سڑکات رکھی گئی ہیں وہ یا تو وہ سڑکیں ہیں جو ضلع کونسل پہلے ہی بنا چکی ہے یا وہ سڑکیں ہیں جن کا کوئی روٹ نہیں ہے اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے متوازی ضلع کونسل سڑکیں بنا رہی ہے اور وہ مکمل نہیں ہوئیں یہ بھی ضروری ہے اوراس معاملہ کو ڈویژنل کوآرڈینیشن کمیٹی میں بھی ہم نے ڈسکس کیا تھا اور جناب والا یہ چیز صاف عیاں ہوتی تھی کہ جو سڑکیں منظور کی گئی ہیں ان کی موقع پر تبدیلی بڑی ضروری ہے لیکن ہائی ویز والے پھر بھی بضد ہیں کہ صوبائی سطح پر ہی ان میں کوئی تبدیلی لائی جاسکتی ہے ۔

ان چند گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

جناب سراج قریشی ۔ (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور) ۔ جناب والا ۔ میں سب سے پہلے ان ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں جو آج اس اجلاس میں پہلی بار شرکت کررہے ہیں ۔

میری گزارش ہے کہ یہ جو بلدیاتی انتخابات ہوئے ہیں اس میں موجودہ حکومت نے قطعی طور پر غیر جانبدار رہ کر اس ملک میں ایک اچھی مثال قائم کی ہے کیونکہ اس سے پہلی حکومتیں اپنی مرضی کے امیدواروں کو کامیاب کرانے کیلئے انتخاب میں دھاندلیاں کرتی رہی ہیں اور اس سلسلہ میں ایک اچھی خاصی تحریک بھی چلائی گئی تھی اس ضمن میں موجودہ حکومت کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے میں اپنی طرف سے حکومت پنجاب کو اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ اس نے قطعی طور پر غیر جانبدارانہ انتخابات کروائے ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ ساٹھ فیصد بلدیاتی نمائندے نئے منتخب ہو کر آئے ہیں اور عوام میں لوگوں کی خدمت کرنے کا شعور پیدا ہوا ہے کیونکہ پہلی بار شناختی کارڈ کے ذریعے ووٹرز کو بیلٹ پیپر دیا گیا ہے میری یہ تجویز ہے کہ نتائج کو مزید بہتر بنانے کیلئے خواتین کے شناختی کارڈ پر تصویر کو چسپاں کرنے کا حکم لازمی قرار دے دیا جائے تاکہ جو تھوڑی بہت بوگس ووٹنگ کی شکایات ہیں ان کا بھی سدباب ہوسکے اس کے ساتھ ساتھ ووٹرز لسٹ میں ہر ووٹر کے سامنے اس کے شناختی کارڈ کا نمبر درج کرنے سے انتخابی دھاندلیوں کا ہمیشہ کیلئے سد

باب ہو جانے گا میری تجویز یہ ہے کہ ووٹرزلسٹ میں ہر ووٹر کے سامنے اس کے شناختی کارڈ کے نمبر کو درج کرنے کا حکم دیا جائے۔

دوسری میری تجویز یہ ہے کہ پچھلے چار سالوں میں بلدیاتی نمائندوں کو جو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں اس سے میئر حضرات اور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین حضرات خاصے مصروف ہوگئے ہیں آج کے اجلاس میں خاص تفصیل کے ساتھ میئر حضرات اور چیئرمین ضلع کونسل پر جو اعتماد کیا گیا ہے اس کی تفصیل بتائی گئی ہے کہ وہ تقریباً تمام ضلعی محکموں میں مشاورتی کمیٹیوں کے ممبران ہیں اور اکثر محکموں کی وہ نگرانی بھی کرتے ہیں منتخب عوامی نمائندوں پر یہ ذمہ داری یقیناً سود مند ہے لیکن اس سے کچھ تھوڑی سی قباحت بھی پیدا ہو گئی ہے وہ اس طرح کہ اتنے زیادہ اجلاسوں میں شریک رہنے سے میئر حضرات اور چیئرمین ضلع کونسل اپنے دفاتر میں خاطرخواہ وقت نہیں دے سکتے تو جناب والا ۔ اس بارے میں میری یہ تجویز ہے کہ آپ ڈپٹی میئر اور وائس چیئرمین حضرات کو کچھ اختیارات اسطرح تفویض کریں کہ وہ عوام کی شکایات سننے کیلئے یا پھر عوام کے مسائل حل کرنے کے سلسلے میں میئر اور چیئرمین حضرات کی غیر موجودگی میں ان کے کام چلاتے رہیں یا پھر دفاتر میں عوام سے ملاقات کیلئے ان کا کوئی خاص وقت طے کر دیں تاکہ عوام جس وقت چاہیں تو یہ دفاتر میں موجود ہوں جس طرح لاہور کے ضلع کونسل کے چیئرمین سردار خالد عمر نے فرمایا ہے کہ ضلعی کونسل کے دفاتر میں ضلعی افسران کے جتنے دفاتر ہیں ان کو یکجا کیا جائے جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ یہ تجویز بہت بہتر ہے اگر اس پر عملدرآمد ہو جائے تو عوام کو ایک ہی جگہ پر جا کر اپنے مسائل حل کرنے میں مدد مل سکے گی ۔

جناب والا ۔ ایک مسئلہ لاہور کی سڑکوں کے متعلق ہے لاہور کی سڑکیں جا بجا ٹوٹی ہوئی ہیں جناب گورنر نے بجا فرمایا ہے کہ لاہور کی سڑکوں کی مرمت پر خصوصی طور پر توجہ دی جائے اور ان کے مرمت کے سلسلے کو تیزتر کیا جائے ۔

اناؤنسر ۔ ایک ضروری اعلان سن لیجئے ۔ جناب گورنر سے ملاقات کے لئے ڈپٹی میئر اور میئر صاحبان کا وفد ایک بجے وہاں جا سکتا ہے ۔ ملاقات کے لئے ایک بجے سے ڈیڑھ بجے تک کا وقت مقرر ہے ۔

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی ۔) جناب والا ۔ میں نے ملاقات کے لئے جانا ہے اور میں دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ اس کے بعد بھی آ سکتے ہیں ۔

شیخ غلام حسین ۔ جناب والا ۔ میں بعد میں آ کر اپنی گزارشات پیش کرونگا اس وقت صرف ایک مسئلے کی طرف جناب کی توجہ مبذول کراتا ہوں ۔ اگر اجازت ہو تو ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ فرمائیے ۔

شیخ غلام حسین ۔ جناب والا ۔ میں اپنے آپ کو خود بھی مبارک دے رہا ہوں اور ان تمام دوستوں کو مبارک دے رہا ہوں جو دوبارہ منتخب ہو کر آئے ہیں یا نئے منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ میں صرف ایک مسئلے پر عرض کرونگا کہ جہاں ہم بیٹھے ہیں ان بنچوں پر چھ آدمیوں کی نشستیں رکھی گئی ہیں اور جہاں چھ حضرات بیٹھے ہوئے تھے وہ اس وقت سگریٹ کی ڈبی کی طرح پیکٹ بیٹھے ہوئے تھے جہاں سے اگر ایک سگریٹ کو نکال دیا جائے تو دوبارہ وہ سگریٹ اس حالت میں اس ڈبی میں واپس نہیں جا سکتا تو اس خوف سے ہم پانچ آدمی بیٹھے ہوئے تھے کہ شاید اگر چھٹا آدمی آ گیا تو پھر ہمارا حشر کیا ہو گا تو جناب والا ۔ ایک تو میری یہ درخواست ہے کہ اگر ان نشستوں میں بجائے چھ کے آئندہ کے لئے پانچ کر دیئے جائیں تو بہت مناسب ہو گا ۔ ان میں گنجائش بھی کافی ہے تقریباً یہاں چوبیس بینچ ہیں تو بجائے چھ کے اگر پانچ ہوں تو اس میں ذرا آسانی ہو گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ کا جو بنچ ہے اس میں تو پانچ ہی نشستیں رکھی گئی ہیں ۔

شیخ غلام حسین ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بنچ تو چھ کا ہے اتفاق سے یا خوش قسمتی سے چھٹے صاحب تشریف نہیں لائے لیکن یہ خوف ابھی تک ہمارے سر پر سوار رہا کہ اگر چھٹے صاحب آ گئے تو ساتھ والے بنچ کا سا ہمارا حشر ہو گا ۔

دوسری درخواست یہ ہے ۔ جیسا جناب نے دیکھا ہو گا کہ ملک عطا محمد صاحب کی تقریر کے دوران تین مرتبہ ان کے کاغذات نیچے گرے ہیں یہ ڈسک پانچ انچ یا ساڑھے پانچ انچ کا ہے کبھی ہماری پنسل گرتی ہے کبھی ہماری عینک گرتی ہے تمام کاغذات دوران تقریر نیچے گرتے رہتے ہیں تو اگر مناسب ہو تو اس پر بھی نظر رکھی جائے ۔

تیسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ جن گدوں پر بیٹھے ہیں ۔ یہ بہت عرصہ پہلے کے بنے ہوئے ہیں ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گزشتہ دور میں جب ممبران ادھر سے ادھر چھلانگیں لگایا کرتے تھے شائد ان کے لئے یہ سزا تجویز کی گئی تھی کہ ایک گھنٹے کے بعد وہ اونی جگہ پر بیٹھ نہ سکیں ۔ گدے اس قدر بیٹھ گئے ہیں کہ ایک گھنٹے کے بعد آپ یقین جانئے کبھی آگے اور کبھی پیچھے ہونا پڑتا ہے یہ ساری ڈھلوان بن گئی ہے ۔ میری درخواست ہے کہ اسمبلی کی جو ایجنسی یہ انتظامات کر رہی ہے وہ ان چیزوں پر بھی نظر رکھے تاکہ جتنی دیر ان پر ہم بیٹھیں اطمینان سے بیٹھا جا سکے ۔ بقایا معروضات میں واپس آ کر پیش کروں گا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نشستوں کے متعلق شیخ صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے اس کے بارے میں یہ گزارش کروں گا کہ جو معزز اراکین اپنے آپ کو تنگ محسوس کر رہے ہوں وہ پچھلی نشستوں پر تشریف رکھ سکتے ہیں ۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اراکین سے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ معزز اراکین کے لئے جو سیٹیں مختص کریں وہ دیکھ لیا کریں کہ ایک بنچ کتنے اراکین کے لئے کافی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے معزز اراکین کو آئندہ یہ شکایت نہیں ہو گی ۔ جہاں تک سیٹوں کی خستہ حالت کا تعلق ہے آپ کی یہ شکایت بھی نوٹ کر لی گئی ہے اور انشاء اللہ آئندہ کے صوبائی کونسل کے اجلاس سے قبل ان کی ضروری مرمت کروا دی جائے گی ۔

چوھدری غلام حیدر سجاد (صدر کسان بورڈ پنجاب) ۔

الحمدللہ رب العالمین ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین وزرائے کرام میرے قابل صدر احترام اراکین کونسل اور افسران حکومت پنجاب ۔

السلام و علیکم ۔ حسب روایت سب سے پہلے میں اس باوقار معزز ایوان میں آنے والے جدید و قدیم رفقائے کار کی آمد پر انہیں خوش آمدید کہتا ہوں جو نہایت جان گسل مراحل سے گزر کر اپنی منزل مراد تک پہنچے ہیں ۔

اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں محترم حضرات یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ بلدیاتی نظام کا اجرا اس حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے ۔ جیسا کہ جناب چیئرمین نے فرمایا ہے ابتدائی دور میں کچھ نہ کچھ خامیاں ہوتی ہیں ۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے یہ خامیاں دور ہوتی جاتی ہیں اور اگرچہ ۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

لیکن بحیثیت مجموعی اس تجربے کو ہم کامیاب قرار دے سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ اور محترم حضرات ۔ صوبائی بلدیاتی انتخابات کے بعد یہ صوبائی کونسل کا پہلا اجلاس ہے ۔ جس میں اس امر پر اظہار رائے کا موقع ملا ہے کہ الیکشن کیسا ہوا ہے کارکردگی کیا تھی اور آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ دوران انتخابات حکومت کی طرف سے دھاندلی کے امکانات کو ختم کرنے کے لئے بیش بہا قابل قدر کوششیں کی گئی ہیں ۔ گو اس کے باوجود بوگس ووٹ ڈالنے کا مکروہ کاروبار پورے طور پر ختم نہیں ہوا ۔ لیکن اس میں کم از کم کچھ نہ کچھ کمی ضرور واقع ہوئی ہے اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ۔ جیسا کہ جناب چیئرمین نے فرمایا ہے ۔ عورتوں کے حصے میں اس کا امکان موجود رہا ہے اور وہاں سے کچھ نہ کچھ دھاندلی بھی ہوئی ہے ۔ اس میں ایک وجہ تو شناختی کارڈوں کی تھی اور دوسری طریقہ واردات ان ہوشیار قسم کے ممبران کا تھا جنہوں نے ایک چک کی عورتوں کے پولنگ سٹیشن دوسرے چک میں بنوا لئے اور اس چک میں جو لوگ رہتے تھے انہیں اس کا بہت مفاد پہنچا ۔ اور ان لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جو دوسرے چک سے تعلق رکھتے تھے ۔ ان کی عورتیں ووٹ ڈالنے کے لئے مسافت طے کر کے اس

چک میں نہ گئی تھیں - میری یہ تجویز ہے کہ آئندہ کے لئے عورتوں کے پولنگ سٹیشن وہیں ہونے چاہئیں جہاں وہ رہتی ہوں - دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس انتخاب میں قوم نے بحیثیت مجموعی نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا - امیدواروں نے تن من اور دھن کی بازی لگا دی اور انہوں نے ہر وہ حربہ استعمال کیا جو الیکشن جیتنے کے لئے مناسب سمجھا گیا - اس انتخاب میں جو لوگ اپنی کارکردگی کی بناء پر منتخب ہوئے ہیں - وہ مبارک باد کے مستحق ہیں - لیکن عمومی طور پر اس انتخاب میں ذات برادری اور روپے پیسے نے اہم رول ادا کیا اور یہ دونوں لعنتیں ایسی ہیں جو صاف ستھرے انتخاب کے عمل کو بھی داغ دار بنا دیتی ہیں - آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ان اخراجات کا تخمینہ ان تخمینوں سے کئی گناہ زیادہ ہے جو انتخابی قواعد میں درج ہیں مقامی سطحوں پر یہ اخراجات ہزاروں روپوں تک پہنچتے ہیں - ڈسٹرکٹ کونسلوں میونسپل کارپوریشنوں اور میونسپل کمیٹیوں میں لاکھوں روپے تک پہنچے ہیں - میں ایک دو ایسی مثالیں بھی عرض کر سکتا ہوں جہاں یہ اعداد و شمار کروڑ در کروڑ تک پہنچے - یہ آخر کون لوگ ہیں - حکومت کے قواعد موجود ہیں جن کے تحت ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے تاکہ آئندہ کے لئے یہ غلط روایت جڑ نہ پکڑ جائے - دوسری مثال ذات برادری کی ہے - یہ ہمارے معاشرے کا پرانا روگ ہے اور خود غرض لوگ ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - یہ ایک ایسا ناسور ہے جس کے علاج کے لئے حکومت اور معاشرہ دونوں کو مل کر کوشش کرنی چاہئے - یہ عجیب بات ہے کہ جب بھی انتخابات کا وقت آتا ہے - ہر مسلمان کو جٹ راجپوت آرائیں اعوان ڈوگر اور گجر بنا دیا جاتا ہے - اگر بدقسمتی سے جٹ کے مقابلے میں جٹ ہو تو پھر چدھڑ اور چٹھے کا سوال پیدا کیا جاتا ہے - اگر راجپوت کے مقابلے میں راجپوت ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ منہج ہے - یہ گھوڑیواہ ہے اور اگر اس سے بھی الو سیدھا نہ ہو تو امرتسری ، جالندھری ، ہوشیارپوری ، اور لدھیانوی کا چکر چلایا جاتا ہے - غرضیکہ یہ لوگ اس شعر پر پورا پورا عمل کرتے ہیں -

وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اہل کے بجائے نااہل اور صاحب کردار لوگوں کے بجائے ناپسندیدہ افراد منتخب ہو جاتے ہیں جس کا خمیازہ ملک اور قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔ آخر اس کا علاج کیا ہے؟ علاج اس کا وہی ہے۔

(غ) علاج اس کا وہی آب نشاط انگیز ہے ساقی

کہ ہم حقیقی معنوں میں مسلمان بنیں۔ ہم ایک مسلمان کی حیثیت سے سوچیں اسلام کسی نسل، کسی رنگ اور کسی قومیت کا قائل نہیں۔ نسل کے لحاظ سے خواہ کوئی عربی ہے یا حبشی۔ رنگ کے لحاظ سے خواہ کوئی کالا ہے یا گورا۔ قومیت کے لحاظ سے خواہ کوئی ٹرکش ہے یا انڈونیشین جب وہ کلمہ پڑھ لیتا ہے تو دوسرے مسلمان کا بھائی بن جاتا ہے۔ اس سلسلے میں علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

بتان رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا

نہ ایرانی رہے باقی نہ افغانی نہ طورانی

آخر میں میں اپنے بھائیوں سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان اداروں کا سربراہ بنایا ہے اپیل کروں گا کہ وہ اپنے فرائض منصبی ادا کرتے وقت اسی معیار کو پیش نظر رکھیں کہ جو اللہ اور اللہ کے رسول نے دیا ہے۔ عزیزان من! ہم خوش قسمت انسان ہیں کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔ ہم آخر نبی کی امت ہیں۔ ہم امت وسط ہیں۔ ہم اشرف المخلوقات ہیں اور ہماری حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے اور آپ، جو ان اداروں میں بیٹھے ہیں اسلام کے تصور کی رو سے اس نیابت کے حصہ دار ہیں۔ آپ کا وہی مشن ہے جو نبیوں کا مشن ہے۔ آپ پر بھی یہی فرض عائد ہوتا ہے کہ نیکی کا ساتھ دیں اور بدی کا مقابلہ کریں۔ مظلوم کی مدد کریں اور ظالم کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ ہر معاملے میں عدل و انصاف کریں۔ بجٹ کو اس طرح سے استعمال کریں کہ امانت میں خیانت نہ ہو۔

اگر آپ معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض انجام دیں گے تو انشاءاللہ ملک و قوم کا بھلا ہو گا۔ اور آخرت میں آپ کا بھی بھلا ہو گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ۔

جناب وزیر قانون و تعلیم (چوہدری عبدالغفور) جناب والا
اسی معزز ایوان میں Conciliation Court Act مصالحتی کورٹ مجریہ 1961ء
کے بارہ میں کوئی غلط تاثر قائم ہو گیا ہے۔ اس کی وضاحت
کے لئے عرض کرنا چاہونگا ۔ یہ قانون 1961ء سے منظور شدہ ہے اب
دوبارہ ترمیم کے ساتھ لایا گیا ہے۔ اس میں مصالحتی عدالتوں
کے قانون میں دو شیڈول موجود ہیں ۔ ایک وہ ہے جس کے تحت
مصالحتی عدالتوں کے پاس Compulsory Jurisdiction موجود ہے اور
اگر کوئی ایسا مقدمہ چاہے وہ فوجداری ہو یا دیوانی کسی عدالت
میں چلا جائے تو اس عدالت کے لئے لازم ہے کہ وہ اس علاقے اس
علاقے کی جو مصالحتی عدالت ہے اس کو اس کے پاس بھیجے ۔ کیونکہ
۔ فوجداری یا دیوانی عدالت کواس مقدمہ کو سننے
کا اختیار نہیں ہے ۔ اسی طرح ان Compulsory Jurisdiction مصالحتی
عدالتوں کے پاس ہے اس میں دوسری شق یہ ہے جو optional ہے
صوابدید پر ہے اگر دونوں پارٹیاں رضامند ہوں تو ان تعزیراتی دفعات کے
تحت وہ مصالحتی عدالت سن سکتی ہے ۔ لیکن اس میں وضاحت کرنا
چاہونگا بلکہ موجودہ حکومت نے اور جناب والا نے خود ترمیم کر
کے پہلے یونین کونسل کے مصالحتی اختیارات جو دیوانی نوعیت کے
ہوتے تھے وہ صرف پانچ سو روپے تک ہوتے تھے اب ان کو پانچ
سو سے بڑھا کر ایک ہزار تک compulsory کر دیا گیا ہے ۔
یعنی ایک ہزار تک کی حد تک جو دیوانی مقدمات ہونگے وہ مصالحتی
عدالتیں سن سکیں گی ان کا منا دیوانی عدالتوں کے اختیار سماعت
میں نہیں ہے ۔ اس طرح جو شہری بلدیاتی کونسلیں ہیں ان کا
دائرہ اختیار ایک ہزار تھا اس کو بڑھا کر دس ہزار کر دیا گیا
ہے یہ بھی کمپلسری دائرہ اختیارات ہیں جو پہلے آپشنل دس ہزار تک تھا ۔
اگر دونوں پارٹیاں رضامند ہو جائیں ۔ تو پہلے مصالحتی عدالتیں دس ہزار
تک کے مقدمے سن سکتی تھیں اب انکو بڑھا کر 25 ہزار کر دیا گیا ہے
مصالحتی عدالتوں کے پاس یہ آپشنل اختیارات ہونگے کہ اگر
دونوں فریقین رضامند ہوں تو 25 ہزار تک کے دیوانی نوعیت
کے مقدمات زیر سماعت آ سکیں گے ۔ اس طرح دو شیڈول
فوجداری مقدمات کے ہیں اس لئے یہ تاثر قائم کرنا ہے کہ
جب تک دونوں فریقین رضا مند نہ ہوں مصالحتی عدالتوں کے

پاس کوئی اختیار نہیں ہے یہ درست نہیں ہے۔ اس لئے میں اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا تھا۔

جناب محمود اکبر فاروقی - (چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات) - جناب والا میرا ایک پوائنٹ تھا کہ کریمنل معاملات کو جن میں پولیس اور مصالحتی عدالتیں involve ہوتی ہیں۔ bifurcate کیا جائے۔ پولیس کے متعلق جو میرے دیکھنے میں آیا ہے اور میرا یہ مشاہدہ بھی ہے اور میری یہ سوچ بھی ہے کہ لوگوں کو پولیس کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہ اکثر چھوٹے چھوٹے مقدمات میں جن میں لوگ involve ہوتے یا ان کو involve کیا جاتا ہے۔ یہی پولیس کی آمدنی کا ذریعہ بھی ہوتے ہیں اور یہ وہی مقدمات ہوتے ہیں جو کونسلر کی مصالحتی عدالت کے اختیارات میں ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان کو بالکل عمل میں نہیں لایا جا رہا ہے اور آج تک میرے نوٹس میں یہ بات بھی کم از کم نہیں آئی ہے کہ ہمارے اپنے شہر میں یا کسی اور جگہ پر وہ اختیارات جو مصالحتی عدالتوں کو کریمنل کیسز میں حاصل ہیں اور جو معمولی چھوٹے کیسز ہیں ان کے سلسلے میں مصالحتی عدالتوں کو ریگولر عدالت نے refer کیا ہو یا پولیس نے کیا ہو یا کسی اور ذریعے سے ان پر عمل کیا ہو۔ میرا صرف یہ پوائنٹ تھا۔ کہ ان کو اس طریقہ سے لاگو کیا جائے یا ان پر عمل کرایا جائے کہ کونسلر اس معاملہ میں کچھ contribute کر سکیں۔ اور لوگوں کو جو پولیس کے متعلق چھوٹے چھوٹے مقدموں کے بارہ میں جو شکایت ہے وہ کم از کم رفع ہو سکے۔

وزیر قانون و تعلیم - جناب والا میں اس کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔ اور ایوان کی توجہ شیڈول میں Part I کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو صرف فوجداری مقدمات کے سلسلے میں ہے۔ اگر قوانین کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں Compulsory Jurisdiction کی فوجداری نوعیت کی دفعات موجود ہیں اور ان میں اگر کوئی Cognizable offence ہو تو اس میں اگر پولیس عدالت کی اجازت کے بغیر کیس رجسٹر بھی کر لے تب بھی ان مقدمات کی سماعت کا اختیار مصالحتی عدالتوں کو ہو گا۔ اس میں فوجداری عدالت مداخلت نہیں کر سکتی۔ یہ بات آپ کی بجا ہے اس کی Implementation یا enforcement درست طور پر کی جائے۔ اور پولیس کے دائرہ اختیار میں وہ عام نوعیت کے مقدمات نہ رہیں کہ چھوٹے چھوٹے

مقدمات میں پولیس مداخلت نہ کر سکے لیکن جہاں تک قانون لاگو کرنے کا تعلق ہے وہ بڑا واضح ہے اور اس کو اسے ہی شقوں میں تقسیم کیا ہے وہ Optional اور Compulsory Jurisdiction کے سلسلے میں وضاحت موجود ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اب ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے دو بجے تک ظہر کی نماز اور کھانے کا وقفہ رہے گا ۔ نماز کا اہتمام پیچھے عقبی لان میں کیا گیا ہے ۔ ڈیڑھ بجے کھانا ہو گا ۔

(کھانے کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی 14-2 پر زیر صدارت جناب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب شروع ہوئی)

میاں محمود دمبور ۔ (سینئر وائس پریذیڈنٹ آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور) ۔ جناب والا ۔ شکریہ کے متعلق پیشتر بولنے والے حضرات بہت کچھ عرض کر چکے ہیں ۔ میں بھی اس ضمن نئے اراکین کو خوش آمدید اور سلام عرض کرتا ہوں ۔ لوکل باڈیز کے انتخابات کے سلسلے میں بہت تذکرہ ہوا ہے میری ایک درخواست ہے کہ اس سلسلے میں کچھ ایسے طریقہ کار دنیا میں رائج ہیں جن کا پنجاب گورنمنٹ خصوصی نوٹس لے اور اس میں وفاقی حکومت کے موضوعات بھی آتے ہیں مثلاً شناختی کارڈ اور سینٹر involve ہو گا ۔ شناختی کارڈ کے سسٹم کو جس طریقے سے چلایا جا رہا ہے اگر اس کی computarization کی جائے تو اس سے bogus voting اور دوسرے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے ۔ اور دوسرے مسائل خود بخود ختم ہو جائیں گے computarization سے ریلوے واپڈا اور پی ۔ آئی ۔ اے اپنا اپنا نظام چلا سکتے ہیں تو شناختی کارڈوں کے بارہ میں یہ طریقہ کیوں نہیں اختیار کیا جا سکتا ۔ شناختی کارڈ پاکستانی شہری کی بنیادی شناخت ہے اس کو اگر کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے تو اس سے سوسائٹی کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے ۔ مثال کے طور پر ڈپلیکیٹ پاسپورٹ اور کئی چیزیں ایسی ہیں جن سے بہت سے مسائل پیش آ جاتے ہیں ۔ اگر شناختی کارڈ کے سسٹم کو computarize کر دیا جائے تو بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی ۔ اس میں میں نے لفظ پنجاب استعمال کیا تھا چونکہ ہمارا تعلق پنجاب اور آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین سے ہم بلوچستان ۔ سندھ سرحد اور پنجاب سے بالخصوص ہے ۔ ریکارڈ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ ملک کی 58 یا 60 فیصد پنجاب کی آبادی ہے در حقیقت میرے اندازے کے مطابق اس ملک میں پنجابی آبادی 70 فیصد سے بھی زائد ہے اور چھوٹے صوبے جس میں کسی قسم کا کوئی ground نہیں ہے ۔ میں کوئی بات کسی کے

خلاف نہیں کہنا چاہتا مگر مرکز سے مراعات لینے کے لئے یہ نمبر اس طرح بڑھا کر پیش کرتے ہیں جس سے پنجاب اس سلسلے میں پیچھے رہ جاتا ہے اور مرکز سے dual share انڈسٹری اور دیگر شعبہ جات کے لئے فنڈز نہیں ملتے ۔ اس ضمن میں اس ایوان کے سامنے میری سفارش ہو گی کہ شناختی کارڈ سسٹم coumputarize کیا جائے ۔ ہر ایریا اور ہر حلقہ طے ہو بیشتر اس کے کہ وہ پولنگ میں جائے کمپیوٹر کے ذریعے تمام ووٹر صاحبان کو اپنا اپنا نمبر معلوم ہو اور ووٹر کو اس کا کمپیوٹر نمبر دے دیا جائے ۔ اس ضمن میں جناب صدر صاحب نے اب مجھے تاریخ یاد نہیں ہے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ ہم اس ضمن میں یہ سوچ رہے ہیں کہ جو شخص ووٹ نہ دے اس کے لئے کوئی جرمانہ مقرر کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خوش آئند اور بالکل درست قدم ہے ۔ آپ دیکھیں گے کہ ترکی میں 93 فیصد ووٹنگ ہوئی ہے ۔ ہم اس وقت اعدد و شمار کی رو سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے یہاں 52 فیصد ہوئی ہے اگر اسکا صحیح اندازہ لگائیں تو 30 سے 32 فیصد سے زائد ووٹنگ نہیں ہوئی ۔ 53 فیصد اندازہ ریکارڈ پر موجود ہے جناب صدر صاحب نے جو کہا ہے کہ جو ووٹ نہ دے اسکو جرمانہ کیا جائے بالکل درست ہے ترکی میں یہ نظام اس وقت رائج ہے ۔ میں اس ہاوس کی وساطت سے ایوان بالا تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ جو ووٹ نہ دے اس کو اچھا خاصا جرمانہ کیا جانا چاہئیے ۔ ہمارے ہاں یہ ہو رہا ہے جو لوگ عوام کی خدمت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اگر ووٹر ان کے بارہ میں لاپرواہی برتتا ہے ووٹ دینے نہیں جاتا بلکہ وہ اپنی جگہ مطمئن بیٹھا رہتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بنیادی طور پر بزدل ہوتا ہے ۔ دوسرے قومی سطح پر وہ قوم کا بھی مجرم ہوتا ہے ۔ ان کو صحیح رائے دیتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے ۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے اس ادارے میں پہلے دھونس اور دھاندلی اور دولت جیسی چیزوں سے ووٹنگ میں گڑ بڑ ہوا کرتی تھی ۔ اس حکومت نے جس خوش اسلوبی سے ووٹنگ کا نظام رائج کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مستحسن قدم ہو گا کہ جو شخص ووٹ نہ ڈالے اس کو مناسب جرمانہ کیا جائے ۔ اور جو متواتر تین بار ووٹ نہ ڈالے اس کو citizen right جیسے پاسپورٹ کی سہولتیں like than other things withdraw کر لی جائیں اور وہ ایسی چیزیں حاصل نہ کر سکے جو اس کو بطور شہری ملتی ہیں میں اس ضمن میں ایوان کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر تھوڑا سا قرض میرے بزرگوار سردار خالد عمر صاحب کا ہے وہ میں اتارنا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ hire and fire کا right دے

دیا جائے یہ کوئی مغلائی دور تو نہیں ہے۔ کہ جس میں hiring and
firing کا حق مانگتے ہیں سوال یہ ہے کہ right of hire تو already ہے
تو وہ terminology جو مغرب سے آئی ہے right of hire and fire ہر
آجر کو ہر ایمپلائر کو ہے وہ right of fire مانگتے ہیں اور اس کے ساتھ
hire کی condition لگاتے ہیں میں چونکہ مزدوروں کا نمائندہ ہوں مجھے
کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ایمپلائر کو یہ حق دے دیا جائے۔
مگر اس کے ساتھ مزدور کو right of strike اسی طرح دے
دیا جائے جس طرح وہ right of hire and fire claim کر
رہے ہیں۔ right of strike اسی طرح open کر دیا جائے جس طرح جاپان
میں ہے۔ اور جس طرح باقی آزاد دنیا میں ہے تو مجھے سردار صاحب سے
کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ labour management relation دنیا کا ایک
بڑا عجیب سبجیکٹ اور بڑا tough subject ہے۔ جس کی ethics
بدل گئی ہیں جس کی تھیوریاں بدل گئی ہیں۔ جس کی اس وقت بنیادیں
ہی بدل گئی ہیں۔ جاپان اپنے اس management relation کے زور پر اپنی
productivley کو تمام صنعتی ممالک سے آگے لے گیا ہے۔ تو میں بڑے
ادب سے جناب چیئرمین کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اب پرانی management
کا دور نہیں ہے۔ پرانی مینیجمنٹ کے دور کے متعلق نہ سوچا جائے۔ نئے
effective ethics اور نئے تجربات کئے جائیں اور مزدور کو اس سطح پر
دیکھا جائے کہ وہ اتنا ہی effective اور درست پروڈکشن کا اہم جزو ہے
جس طرح زمین ہے۔ آجر ہے۔ سرمایہ ہے اور دیگر resources ہیں اسی
طرح مزدور بھی معیشت کا سب سے پہلا اور اہم جزو ہے Import
Factor ہے۔

جناب گل حمید خان — (چیئرمین ضلع کونسل میانوالی) —
جناب والا۔ میرے محترم بھائی جو اس ہاوس کے معزز رکن اور کسان بورڈ
کے پریذیڈنٹ ہیں، نے کچھ الکشنوں کے متعلق کہا ہے اس بارے میں
تھوڑی سی ذاتی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ باقی میرے دوست بھی تشریف
فرما ہیں جو الیکٹڈ ہیں، میں بھی ان میں سے ایک ہوں۔ انہوں نے اس
موضوع پر بہت کچھ کہا ہے کہ ان الیکشنوں میں پیسے استعمال ہوئے
ہیں۔ برادری استعمال ہوتی ہے لیکن میں اپنے ضلع کے متعلق اس ہاوس
کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسا کوئی واقعہ میرے ضلع میں نہیں ہوا۔
اگر کسی اور ضلع میں ہوا ہو تو وہ میرے نوٹس میں نہیں ہے۔ لہذا
ایسا الزام لگانے سے پہلے ان کو پوری تحقیقات کر لینی چاہیئے۔ اور اس
کے بعد ہاوس میں ایسی بات کرنی چاہیے۔

جناب والا - سڑکوں کے متعلق بات ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ گرانٹس ملتی ہیں - ڈسٹرکٹ کونسلیں اور میونسپل کمیٹیاں سڑکیں بناتی ہیں - ان کی maintenance کے متعلق کوئی پیسے نہیں رکھے جاتے ہیں - پہلے میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ وہ سڑکیں اتنی خراب ہوئی ہیں کہ ان کو maintain کرنا ڈسٹرکٹ کونسل کے بس کی بات نہیں ہے - ان کے لئے مہربانی کر کے سپیشل گرانٹ دی جائیں - تو اس سلسلے میں میں اپنے اختیارات کے متعلق عرض کروں کہ ٹھیکیدار ، جو ضلع کی سڑکوں کو ٹھیکہ کرتے ہیں ان کی تعمیرات کے لیے پہلے اسامیاں بورڈ سے منظور کرا کے ان کی منظوری گورنمنٹ سے لینی پڑتی ہے اور اس کارروائی پر چھ مہینے سے سال کا عرصہ لگ جاتا ہے اور وہ منظور نہیں ہوتیں - لہذا ہمیں یہ اختیار دے دیا جائے کہ چھوٹے لیول پر جو ملازمین ہم خود appiont کر سکتے ہیں اگر اس کی اسامیاں بھی بورڈ میں ہم create کرنا چاہیں تو بورڈ پاس کر دے اور اس کی منظوری کی ہمیں ضرورت نہ پڑے اور اگر ضرورت پڑے بھی تو یہ معاملہ کنٹرولنگ اتھارٹی تک ہو جائے اور پروونشل گورنمنٹ تک نہ آئے تاکہ اس میں زیادہ ٹائم نہ لگے ورنہ وہ مقصد فوت ہو جاتا ہے جس کے لئے وہ اسامی creat کی جاتی ہے اس کے علاوہ بجلی کے متعلق بات ہوئی تو میں یہ عرض کرونگا کہ میرے ضلع اور کئی دوسرے اضلاع میں بڑے بڑے گاؤں کافی فاصلے پر واقع ہیں اور واپڈا والوں کی پابندی ہے کہ آدھا میل سے زیادہ main line سے جو گاؤں ہوں وہاں بجلی نہیں لگ سکتی - لہذا میں میانوالی کے متعلق عرض کرونگا کہ اور باقی اضلاع بھی جن کی حالت ہماری وہاں فاصلے کو کم از کم تین میل تک قرار دیا جائے تاکہ وہ گاؤں elecrify ہو سکیں جو deserve کرتے ہیں اور جن کو ہم ڈسٹرکٹ کونسل سے سفارش کر کے بھیجتے ہیں

جناب والا - اس کے علاوہ تعلیمی حالت ہے اس سلسلے میں ہمارے پسماندہ اضلاع بھی ہیں لیکن میں میانوالی کے متعلق عرض کرونگا کہ ہمیں سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے کالجز قائم کرنے کے لئے پرائمری سکولز مڈل سکولز اور ہائی سکولز کی عمارات بنانے کے لئے اور سڑکات کے لئے سپیشل گرانٹ دی جائے تاکہ ہم پنجاب کے باقی علاقوں کے ساتھ چلنے کے اہل ہو جائیں - ہم اپنے فنڈز سے یہ سارا کام نہیں کر سکتے شکریہ -

سردار نواب خان (وائس چیئرمین ضلع کونسل جہلم): جناب چیئرمین آج کے بحث کا آغاز آپ نے حالیہ انتخابات پر اظہار رائے سے کیا تھا۔

که اس میں اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو اسے بھی زیر بحث لایا جائے ۔ اس پر ایک سیمینار بھی منعقد ہو چکا ہے ۔ تو اس سلسلہ میں عرض ہے که دونوں انتخابات کا اکٹھا ہونا بھی ایک خامی ہے بعض یونین کونسل اور ضلع کونسل کے انتخابات میں خاصے بیلٹ پیپر ضائع ہوئے ۔ جس وقت یہ انتظام مقامی ممبران کے امیدواران نے کر لیا تھا که الگ الگ بیلٹ پیپر کاٹتے جائیں یعنی ضلع کونسل کے الگ کاٹے جائیں اور یونین کونسل کے الگ کاٹے جائیں تو وہاں پر مسئلہ ٹھیک رہا لیکن اکثر جگہوں پر ایسا ہوا که دونوں پرچیاں اکٹھی کاٹ کر دی جاتی رہی ہیں اور وہ غلط بکس میں ڈالی جاتی رہی ہیں ۔ نمبر دو یہ که ہمارے ضلع میں بالخصوص ان ٹرینڈ عملے کی تقرری کا مسئلہ تھا ۔ ان کو پتہ نہیں تھا که پولنگ شروع کیسے کروانا ہے ۔ انہیں ٹریننگ نہیں دی گئی تھی ۔ اس میں ایک وجہ یہ تھی که جو عملہ پہلے تعین کیا گیا تھا اسے دس بارہ روز قبل withdraw کر کے نئے عملے کی تقرری کی گئی تھی جس کی وجہ سے انہیں ٹریننگ نہیں دی جا سکی یا انہیں قواعد و ضوابط سے آگاہ نہیں کیا جا سکا ۔ ایک جگہ تو ایسے بھی ہوا ہے که ایک پریذائڈنگ افسر نے یونین کونسل کے انتخاب کے سلسلے میں جو امیدوار ہار گیا تھا اس کے جیت جانے کا اعلان کر دیا اور اس کا نوٹیفیکیشن بھی ہو گیا ۔ بعد میں جیتنے والے امیدوار نے درخواست کی اور approach کی تو پھر وہ پہلے والا نوٹیفیکیشن کینسل ہوا اور دوسرا نوٹیفیکیشن جاری ہوا لہذا اس سلسلے میں آئندہ کے لیے یہ بھی نوٹ فرما لیا جائے ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ دیہات کو بجلی مہیا کرنے کا مسئلہ ہے ۔ جس کا رونا ہر طرف سے رویا جا رہا ہے که واپڈا والے از خود آئندہ سال کے لیے اس کی سروے رپورٹ تیار کرتے ہیں که یہ یہ دیہات رہتے ہیں یعنی 11 - کے وی لائن کے اندر آتے ہیں ۔ تو اس کے بعد وہ ضلع کونسل کو فہرست بھیجتے ہیں که ان دیہات میں سے آپ منتخب کریں که کن دیہات کو ترجیح دی جائے ۔ جو فائنل فہرست محکمے کی طرف سے approve ہو کر آتی ہے اس میں بھی تقریبا ایک چوتھائی دیہات رہ جاتے ہیں جنھیں ہم recommend کرتے ہیں ۔ یا جن کی سفارش کی جاتی ہے ۔ تو اس بات کا خصوصی نوٹس لیا جائے اور بندوبست کیا جائے که جن دیہات کی ڈسٹرکٹ کونسل کے ہاوس سے سفارش کی جائے ان میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے ۔ ہمارے ضلع کا مسئلہ بھی وہی ہے جو اٹک اور میانوالی کا ہے که اکثر دیہات کا درمیانی فاصلہ تین چار میل سے زائد ہے تو اس سلسلے میں وہاں

بجلی پہنچنا ذرا مشکل ہو جائے گی ۔ یہ بھی مد نظر رکھا جائے کہ ایک گاؤں جو آدھے میل کے اندر آتا ہے اس کی آبادی 500 ہے اور ایک گاؤں جس کی آبادی چار ہزار ہے وہ بھی آدھے میل کے اندر آتا ہے تو اس چیز کو بھی واپڈا والوں کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ چار ہزار والے کو بھی بجلی ضرور مہیا ہو ۔

جناب والا ۔ دوسرا مسئلہ سڑکوں کی مرمت کا ہے ۔ میرے ضلع کی سڑکات کی حالت نا گفتہ بہ ہے ۔

اس کے لئے میری درخواست یہ ہوگی جیسا کہ جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے فرمایا تھا کہ ہم ان کی مرمت کے لیے نان ڈویلپمنٹ سائیڈ سے ھائی وے والوں کو دے دیں ۔ ھماری ضلع کونسل بلکہ اس طرف سے جتنی بھی ضلع کونسلیں ھیں وہ قطعی طور پر اس پوزیشن میں نہیں ھیں کہ وہ ان کی مرمت کروا سکیں یا ان کی دیکھ بھال صحیح طور پہ کر سکیں ۔ تو ھمیں اس فنڈ سے کچھ نہ کچھ رقم ضرور allocate کریں ۔ ہم اپنے طور پر بھی یہ کام ضرور کریں گے لیکن جب تک صوبائی حکومت کی طرف سے گرانٹ نہیں ملے گی ان کی صحیح دیکھ بھال ممکن نہیں ہے میرے ضلع میں ایک دو سڑکیں ایسی ھیں جن کے متعلق میں محکمہ ھائی وے والوں کو گزارش کروں گا ۔ ان کی لمبائی اتنی زیادہ ہے کہ ضلع کونسل اس کو Maintain نہیں کر سکتی ۔ تو اس لیے اگر محکمہ ھائی وے ان کو take over کر لے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا ۔

تیسرا مسئلہ تعلیم کا تھا ۔ تعلیم ایک ایسی ضرورت ہے جس پر تمام باتوں کا انحصار ہے ھمارے مستقبل کی کامیابی کا تمام تر دار و مدار تعلیم پر ہے ۔ ھمارے سکولوں کی حالت بالخصوص وہ سکول جو کہ آج سے 30 سال پہلے کے بنے ہوئے ھیں ۔ یا جو سکول تقسیم ھند و پاک سے پہلے کے بنے ہوئے ھیں ۔ یا جو سکول تقسیم ھند و پاک سے پہلے کے چل رہے ھیں مخدوش ہے ۔ ایسے سکولوں کی عمارات آج کی عمارات سے کہیں بہتر ھیں ۔ لیکن ان کی صحیح دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے وہ بہت ھی ناگفتہ بہ حالت میں ھیں ۔ آج بھی ان کی صحیح مرمت یا Maintenance کی جائے تو وہ تقریباً دو دو، تین تین لاکھ روپے سے درست ہو سکتی ھیں۔ اگر اب ان کو نظر انداز کر دیا گیا تو پھر زیادہ نقصان ہوگا اور پرانی عمارت گر جانے سے وھاں پر نئی عمارت دینی پڑے گی ۔ کیونکہ ایسی کئی عمارات ھیں کہ اگر انہیں سال دو سال میں درست نہ کروایا گیا تو وہ بالکل ختم ہو جائے گی ۔ گزشتہ کئی سالوں سے ان پر رقم خرچ نہیں کی گئی ہے لہذا ان کے لیے خصوصی گرانٹ دی جائے ۔

ان سکولوں کی عمارت کے لئے خصوصی گرانٹ دی جائے جو کہ خاصی پرانی ہیں ۔ کیوں کہ وہ سکول کافی پرانے ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کو سہولیات میسر کر رہے ہیں ۔ ایک اور گزارش میری یہ ہے کہ جیسے سردار صاحب ، چیئرمین ضلع کونسل لاہور نے فرمایا ہے کہ ایجوکیشن والوں کا تعلق پہلے ڈسٹرکٹ کونسل سے رہا ہے اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ سے رہا ہے ۔ وہ ان کو کنٹرول کرتے رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ پرائمری تک تعلیم کا مسئلہ بالکل ختم ہوتا جا رہا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ختم ہو چکا ہے ۔ کوئی استاد پوری توجہ پرائمری سکول کی طرف نہیں دے رہا ۔ پرائمری تعلیم تمام تعلیم کی بنیاد ہے ۔ جہاں سے بچوں نے صحیح سیکھنا ہے اور اس بنیاد پر اوپر جانا ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک قانون یہ تو موجود ہے کہ استاد کو ایک سکول سے تین سال سے قبل تبدیل نہیں کیا جائے گا ۔ لیکن یہ قانون بالکل نہیں بنایا گیا کہ کتنا عرصہ ایک استاد ایک سکول میں رہ سکتا ہے ۔ آیا کارکردگی کی بنیاد پر رہ سکتا ہے یا فاصلہ کی بنیاد پر رہ سکتا ہے یا کس حیثیت میں رہ سکتا ہے ۔ ایسی کئی مثالیں ہیں کہ ایک استاد ایک پرائمری سکول میں تعینات ہے تو وہ ملازمت کے پچیس سال پورے کرنے کے بعد اسی سکول سے ریٹائر ہوتا ہے ۔ آپ خود یہ اندازہ کر لیں کہ ایک استاد جس کا گھر بھی وہیں ہے وہ ساری سروس اسی سکول میں گزارے اور اس پرائمری سکول میں اسے پوچھنے والا بھی کوئی نہ ہو ۔ اس کو چیک بھی کوئی نہ کرے تو اس نے بچوں کو پڑھانے میں کیا دلچسپی لینی ہے ۔ وہ تو سکول میں آئے گا حاضری لگا کر واپس چلا جائے گا تو میری درخواست ہے کہ کوئی ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ تین سال کی پابندی تو برقرار رہے اس کو نہ چھیڑا جائے ۔ مگر اس کو کب شفٹ کیا جائے ؟ اگر اس کا رویہ درست نہ ہو ۔ اس کا رزلٹ اچھا نہ ہو ۔ اس کے متعلق ضرور قانون بنائیں کہ وہ کتنا عرصہ ایک ہی سٹیشن پر رہے ۔ شکریہ

قاضی عبدالقدوس ۔ وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، راولپنڈی جناب والا ۔ جناب نے صبح ہمیں جو موضوع دیا تھا ۔ اس میں پہلی بات انتخابات کے بارے میں آراء ہے ۔ میرے فاضل دوست سردار صاحب نے عملہ کی ٹریننگ نہ ہونے کے بارے میں جو شکایت کی ہے ۔ میں چند مثالوں سے اس کو (Corroborate) کرتا ہوں ۔ حقیقتاً عملہ کی ٹریننگ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے بے شمار جگہوں پر ہم نے یہ دیکھا ہے کہ انتخابات کا وہ نتیجہ ہمارے سامنے نہیں آیا جو کہ ہونا چاہئے تھا ۔ مثلاً ایک جگہ پریذائیڈنگ آفیسر کو ساحقہ ضلع سے رات کو بلایا گیا اور تھیلہ دے کر اسے

پولنگ سٹیشن پر بھیج دیا گیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے لوکل کونسل کی پرچیاں ڈسٹرکٹ کی جگہ کاٹ لیں اور ڈسٹرکٹ کی پرچیاں لوکل میں کاٹ لیں اور دونوں فریقین میں Writ چل رہی ہے ۔ اس طرح یہ بھی ہوا کہ پریذائیڈنگ آفیسر نے پرچیوں پر دستخط نہیں کئے اور پھر اپنی ہی غلطی کا اعتراض اٹھا کر خود ہی کہا یہ تین پرچیاں بغیر دستخط کے ہیں اس لئے آپ ہار گئے ہیں جب کہ اتنے سخت مقابلہ میں دو دو اور ایک ایک ووٹ کا فرق نتیجہ پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ تو ٹریننگ کے لئے عرض یہ ہے عملہ کو کم از کم پندرہ دن پہلے ٹیوٹر کرنا چاہیے اور لٹریچر جو کہ ہند تھیلوں میں ان کے پاس آخر میں پہنچتا ہے وہ ان کے پاس پہلے آ جانا چاہیے کیونکہ پریذائیڈنگ آفیسر اور اسسٹنٹ کمشنرز صاحبان یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہدایات بہت تاخیر سے آتی ہیں ۔ اس لئے ہم وہ ہدایات نہیں دے سکے ہیں ۔ اس کے بعد انتخابات میں کم ووٹ یا ووٹ کاسٹ نہ ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے شناختی کارڈز اور ووٹر لسٹ میں ایک ہی آدمی کے دو مختلف نام درج ہوتے ہیں یا نام میں تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے ۔ مثلاً میرے پاس ایک مثال ہے کہ ایک جگہ عبدالخالق ولد عبدالقیوم لکھا ہوا تھا ۔ ایک ہی اس کا لڑکا ہے ۔ لیکن شناختی کارڈ میں عبدالحق لکھا ہوا تھا ۔ اسے ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ حالانکہ باپ اور دادا وغیرہ کا نام اس کا صحیح درج تھا ۔ اور اس کا کوئی دوسرا لڑکا بھی نہیں ہے ۔ اس طرح کی ایک اور مثال بھی ہے کہ محمد منیر کی جگہ منیر حسین لکھا ہوا تھا ۔ باقی کوائف اس کے درست تھے ۔ اسے بھی ووٹ ڈالنے کی اجازت نہ دی گئی تو میری گزارش یہ ہے کہ بذریعہ ترمیم پریذائیڈنگ آفیسر کو اس بات کی اجازت ہونی چاہیے کہ تھوڑی بہت اگر clerical mistake کو نظر انداز کر سکے ۔ اس طرح سے اگر ایک یا دو ووٹ بھی نہ ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ الیکشن کا طریقہ کار غیر الیکشن میں بہت بڑی رکاوٹ ہے ۔ اس کے بعد میں ایک اور امر کی طرف جناب کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ یونین کونسل اور ضلع کونسل میں کسان ممبرز کے لئے کوئی مخصوص کوٹہ نہیں ہے ۔ تو وہاں پر اکثر اوقات جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے ۔ کسان سیٹ پر آنے والے لوگ اپنے پراجیکٹ کے لئے امداد مانگتے ہیں ۔ لیکن یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ کے لئے کوئی مخصوص امداد نہیں ہے ۔ اس علاقہ کا ممبر امداد لے جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی ترمیم کی ضرورت ہے ۔ کچھ امداد کسان ممبران کو ضرور ملنی

چاہیے کہ وہ جہاں کے رہنے والے ہوں وہیں نہ ہی ہوں بلکہ اس ہونین کونسل یا پورے ضلع کے ایسے پراجیکٹ جو زرعی معاملات میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں ۔ اس پر خرچ کریں اور ان پر تجاویز دیں جناب والا جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ۔ میرے رفقاء نے اس بات کا رونا رویا ہے کہ سکول کہیں کم ہیں یا کہیں بالکل نہیں ہیں ۔ یا کہیں پر سکول ہیں تو استاد نہیں ہیں ۔ لیکن میں یہ بات کہتا ہوں کہ ہر گاؤں میں ہر تین گھروں کی آبادی پر اگر سکول کھول دیا جائے تو اس وقت بھی تعلیم میں اضافہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تعلیم کے نظام کو نہ بدلا جائے ۔ تعلیم کے سسٹم کی تبدیلی اس کی سپرٹ کو تبدیل کرے گی ۔ جو کہ ایک قوم کے تعلیم یافتہ ہونے کے لئے ضروری ہے ۔ میں دیکھتا ہوں ہم اس دور سے گزر چکے ہیں ۔ آپ بھی اس دور سے گزر چکے ہیں ۔ ہمارے ہاں تعلیم میں ڈنڈے کا استعمال لازمی جزو سمجھا جاتا تھا بلکہ یہ کورس کا ایک حصہ ہے ۔ اس کے برعکس ہم یورپ اور دوسری زندہ قوموں میں دیکھیں کہ کوئی استاد جھڑکتا نہیں ہے ۔ ڈنڈے کے استعمال کا تو تصور ہی نہیں کیا جا سکتا ۔ اور اگر کوئی استاد ڈنڈے کا استعمال کرتا ہے تو اسے نالائق سمجھا جاتا ہے ۔

اور اس کی ترقی روک دی جاتی ہے ا۔ اس لئے کہ ڈنڈے کا استعمال بچے کو retard (ذہنی مریض) کرتا ہے ۔ بے شمار بچے اس لئے آگے نہیں جا سکتے وہ ڈنڈے کے خوف سے بھاگ جاتے ہیں بہت سے بچے رٹا لگا کر پاس ضرور ہو جاتے ہیں لیکن ڈنڈے کا خوف تمام زندگی ان کے ساتھ رہتا ہے ۔ اور ان کے اندر ایک جھجھک اور ایک شرم سی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جب عملی زندگی میں جاتے ہیں تو وہ جھجھک اور شرم ان کے آڑے آتی ہے اور وہ ہر جگہ پیچھے رہتے ہیں اور آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بچوں کو guidance کی ضرورت ہے انہیں سمجھا کر اور گائیڈ کرکے ایک دوستانہ ماحول پیدا کرکے ایک قوم کی طرح انہیں آگے بڑھانے کے متعلق کچھ سوچا جائے اور صرف کاغذوں پر نہیں بلکہ عملی طور پر جب تک اس پر عمل نہیں ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم کی آنے والی نسلیں ریٹارڈ retarded ہوں گی اور ان میں initiative کبھی پیدا نہیں ہو سکے گا ۔

سیدہ ۔ ساجدہ نیر عابدی صاحبہ ۔ لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ ۔ جناب چیئرمین حالیہ منعقد 1983ء کے الیکشن کا تنقیدی جائزہ تو ہو چکا ۔ اس میں بھی ہم نے تھوڑی بہت contribution کی لیکن

پنجاب کونسل کے اجلاس میں بھی میں چاہوں گی کہ کچھ تھوڑی بہت باتیں نوٹ ہو جائیں - حالیہ منعقد - الیکشن میں جو مشکلات سامنے آئی ہیں - ان میں سب سے بڑی بات تو پرچیوں والی بات تھی جو اس سے پہلے بھی دھرائی جا چکی ہے عام دیہاتی لوگ لکھائی کے رنگوں کے فرق کو سمجھ نہ سکے اور پرچیوں کا رنگ مختلف نہ ہونے کی وجہ سے ووٹ ڈالنے والوں کیلئے اور خاص طور پر جنھوں نے ووٹ حاصل کئے ان کیلئے کافی پریشان کن مسئلہ تھا امیدواروں کے کافی ووٹ اس طرح ضائع ہو گئے -

دوسری بڑی مشکل عملے کا نا تربیت یافتہ ہونا تھی - عملہ اسقدر غیر تربیت یافتہ تھا کہ انہیں کس بات کا پتہ بھی نہیں تھا - یہی وجہ ہے کہ کسی پولنگ سٹیشن پر بھی بروقت پولنگ شروع نہ ہو سکا - جس کا خمیازہ آخری وقت تک بھگتنا پڑا اور گنتی وغیرہ میں انتہائی مشکلات پیدا ہوئیں -

تیسری بات یہ کہ پولنگ سٹیشنوں کیلئے جو جگہیں مقرر کی گئیں وہ دیہاتوں میں انتہائی غیر مناسب ماحول میں تھیں - صفائی تو درکنار بجلی نہ ہونے کی وجہ سے ووٹوں کی گنتی میں مشکلات درپیش آئیں - امیدوار تو اس سلسلہ میں بے بس تھا اور کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا - چونکہ یہ کام عملے کے سپرد تھا کہ وہ نائٹ وغیرہ کے سلسلے میں انتظامات دیکھے - یہ بھی اس الیکشن میں ایک تکلیف تھی اور اس کے علاوہ جو تکلیف سب سے بڑی نظر آئی وہ بوگس ووٹوں کی تھی خواہ امیدوار مرد تھا یا عورت اب تک یہ سننے میں آ رہا ہے کہ سب سے زیادہ بوگس ووٹ خواتین کے ڈالے گئے کیونکہ شناختی کارڈ پر ان کی تصویر نہیں تھی - اس سلسلہ میں یہ گذارش کرتی ہوں کہ پنجاب میں دو یا تین خواتین کے علاوہ جنرل سیٹ سے کوئی خاتون منتخب نہیں ہوئی - اس میں زیادہ قصور مرد کا نظر آتا ہے - انہوں نے خواتین کے بوگس ووٹ کیوں استعمال کئے - اب گھری گھری جہاں خواتین کا نام آتا ہے کہ ان کے بوگس ووٹ استعمال ہوئے تو خاص شرمندگی محسوس ہو رہی ہے - اسلئے میں چاہتی تھی کہ میں اس بات کی بھی وضاحت کروں کہ مرد حضرات خواتین کو غلط راہ پر لے جانا چھوڑ دیں -

اس کے بعد میری یہ گزارش ہے کہ جو بھی مرد ہو یا عورت اگر جنرل سیٹ سے الیکشن لڑیں اور ہار جائیں تو ان کو سپیشل سیٹ پر لئے کا اختیار نہیں چاہیے - کیونکہ عوام نے ایک دفعہ جسے نا پسندیدگی

کا اظہار کر دیا تو اس کا دوبارہ کسی اور راستے سے آنا مناسب نمائندگی کی دلیل نہیں ہے۔

اس کے علاوہ گزارش ہے کہ جو خواتین جنرل سیٹ سے کامیاب ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک مثال تو ہمارے ضلع کی ہے کہ وہ چیئرمین کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ماشاءاللہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ چیئرمین کے عہدے پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کام کاج اور اختیارات کو با آسانی نبھا رہی ہیں اور کر سکتی بھی ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں میری نوعیت کچھ مختلف ہے نہ تو میں چیئرمین اور نہ ہی میں سپیشل سیٹ سے آئی ہوں۔ جنرل سیٹ سے میں نے الیکشن لڑا ہے اور میرا خیال ہے کہ ایک دو اور خواتین بھی اس مرتبہ پنجاب سے جنرل سیٹ پر کامیاب ہوئی ہیں اس کے متعلق میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے معیار کے مطابق کام کے متعلق بتائیں کہ کس طرح سے کام کریں مردوں کی سیٹ پر بیٹھ کر کام کریں یا خواتین کی سپیشل سیٹ سے کام کریں۔ اس گزارش کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

حاجی محمد اسلم بٹ ممبر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ

جناب چیئرمین ایک بات میں آپ کی وساطت سے اس ایوان میں عرض کروں گا جس کی تکلیف نہ صرف مجھے ہے بلکہ سب چیئرمینوں اور ممبر حضرات کو بھی ہے۔ کہ کارپوریشن یا میونسپل کمیٹی دونوں کے کام کی کارکردگی نہایت ناقص ہے۔ کیونکہ اسوقت ہم ٹھیکیداروں کو جو ٹھیکہ دیتے ہیں وہ تین یا چار سو روپے فی ہزار کے لگ بھگ ریٹ دیتے ہیں۔ کا ریٹ حالانکہ مارکیٹ میں اینٹ کا ریٹ ساڑھے چھ سو روپے فی ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ظاہر ہے اس طرح کارکردگی متاثر ہوگی۔ یہاں تک کہ ٹھیکیدار ٹھیکے چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں اور وہ کام نہیں کر رہے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ریٹوں پر نظر ثانی کی جائے اور ریٹ بڑھائے جائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں اس سلسلہ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ آدمی site پر موجود بھی نہ ہو انجنیئر موجود بھی نہ ہو پھر بھی کام کی کارکردگی نہایت بہتر اور عمدہ طور پر ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک گلی ہے۔ ہم نے اس کا اسٹیمیٹ لگایا ہے۔ اس کے بعد اس کو ٹھیکے پر دے دیا۔ میں یہ چاہتا ہوں اس گلی کا جو ٹھیکہ ہوا ہے اس کی specification کے مطابق۔ اردو میں ایک تختی آویزاں کر دی جائے کہ اس گلی میں اتنی اینٹیں ہونگی اتنی

مٹی ہوگی ۔ اتنا سیمنٹ ہوگا ۔ اس تناسب سے یہ کام مکمل ہوگا ۔ اردو میں جب تختی آویزاں کر دی جائے تو اس کی ایک نقل میئر یا چیئرمین کے پاس ہو ۔ ایک نقل ٹھیکیدار کے پاس ہو اور ایک نقل انجینئر کے پاس ہو ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس بات پر عمل کیا جائے تو کام کا معیار بہتر ہو جائے گا اور اس کے لئے کسی نگرانی کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوگی ظاہر ہے کسی گلی میں اگر اس قسم کی تختی آویزاں کر دی جائے تو عوام اس کی کارکردگی کو نہایت ہی بہتر کروائیں گے بلکہ ہر چیز دیکھیں گے کہ کتنی اینٹیں لگ رہی ہیں کتنی ریت لگ رہی ہے اور کتنا سیمنٹ لگ رہا ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میری اس تجویز کو زیر غور لایا جائے ۔ شکریہ ۔

چوھدری دلاور خان وائس چیئرمین ضلع کونسل جھنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب والا ہر ضلع میں ورلڈ بنک کی مدد سے سڑکوں کی تعمیر کا پانچ سالہ منصوبہ چل رہا ہے ہمارے ضلع جھنگ میں بیشتر سڑکیں جو 1982-83ء میں تعمیر ہوئی تھیں ابھی تک ان کی رقم release نہیں ہوئی ۔ جبکہ سال 1983-84ء کے صرف 6 ماہ باقی رہ گئے ہیں ۔

جناب والا میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ کہ 1982-83ء اور 1983-84ء میں جن سڑکوں کی تعمیر ہونی ہے اس کی رقم جلد از جلد release کرائی جائے ۔

میری دوسری گزارش ہے کہ چند ماہ ہوئے دیہاتوں میں بجلی پہنچانے کا ایک مژدہ سنایا گیا کہ ایشیائی بنک کی مدد سے ان دیہاتوں کو بھی بجلی پہنچائی جائے گی جو KV-11 لائن سے دور فاصلے پر واقع ہیں ۔ اس عرصہ میں اکثر دیہاتوں کا سروے بھی کیا گیا اور اس کی نشاندھی بھی کی گئی لیکن ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ۔ عالیجاہ میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ اس سکیم کو جلد از جلد چلایا جائے ۔

میاں شجاع الرحمن (میئر لاھور میونسپل کارپوریشن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب سے پہلے تو انتخاب کے متعلق جو باتیں ہوئیں اور میرے دوستوں نے بھی بیشمار تجاویز پیش کیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض کرونگا کہ ووٹ ڈالنے میں سب سے بڑی تکلیف سب لوگوں کو

پیش آئی ہوگی کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور میں بہت زیادہ یہ تکلیف پیش آئی ووٹرز لسٹیں تو 1965ء کی بنی ہوئی ہیں اور ان میں تقریباً 20 فیصد لوگ اپنے اپنے حلقے چھوڑ کر جا چکے ہیں اور تقریباً پندرہ فیصد لوگ فوت ہو چکے ہیں اور بیس فیصد لوگ ایسے ہیں جن کے شناختی کارڈ نہیں بنے ہوئے ہیں تو اس بارے میں سب سے پہلے تو یہ ہونا چاہیئے کہ آئیندہ الیکشن آنے سے پہلے یا تو نئی لسٹیں بنائی جائیں یا ان لسٹوں کو وارڈوں کے حساب سے دوبارہ چیک کروایا جائے جو لوگ وہ جگہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں ان کا نام کاٹ دیا جائے اور جو فوت ہو چکے ہیں ان کا نام بھی کاٹ دیا جائے جن کے پاس شناختی کارڈز ہیں ان کے شناختی کارڈز کے نمبر ان لسٹوں میں درج ہو جائیں اور جن کے پاس شناختی کارڈز نہیں ہیں اس بارے میں لوکل گورنمنٹ کے محکمہ کو کچھ ایسا بندوبست کرنا چاہیئے کہ ہر یونین کمیٹی میں یا یونین کونسل میں لوگوں کے الیکشن سے پہلے شناختی کارڈز بنوائے اور یہ طریقہ کار جاری رہنا چاہیئے اور وہ عملہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت ہونا چاہیئے تاکہ وہ کام ان کی مرضی کے مطابق کر سکیں کیونکہ عام طور پر یہ شکایت بھی ملتی رہی کہ وہ لوگ کام اپنی مرضی سے کرتے تھے اپنی مرضی سے شناختی کارڈز بناتے تھے بلکہ شکایت کی جاتی تھی ان پر عملدرآمد نہیں کرتے تھے تو آئیندہ الیکشن آنے سے پہلے اگر ان لسٹوں کو ٹھیک کر لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس انتخاب میں پورے پنجاب میں جو مسئلہ پیش آیا ہے وہ آئیندہ نہیں آئے گا۔

اس کے بعد بلدیاتی بنک کا ذکر کیا گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا نیک شگون ہوگا کہ بلدیاتی بنک جلد از جلد بنایا جائے اور اس میں تمام بلدیاتی ادارے تمام کارپوریشنیں، میونسپل کمیٹیاں، ڈسٹرکٹ کونسلیں سب کے سب اس میں اپنا اپنا روپیہ جمع کروائیں اور اس میں حصہ دار بنیں اور بلا سود قرضے ان لوگوں کو دیئے جائیں جن کو اپنے اپنے علاقوں میں اپنے ترقیاتی کاموں کے لیے ان روپوں کی ضرورت ہو اور وہ جو روپیہ وہاں پر سب لوگ جمع کروائیں گے وہ ایسے ادارے بھی جمع کروا سکتے ہیں جن کے پاس کچھ رقم ایسی ہو جو انہوں نے فالتو رکھی ہوتی ہے اگر وہ رقم وہاں جمع ہو جائے تو اس سے بیشمار ہماری کونسلیں جن کے پاس روپوں کی کمی ہے ان کو اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے اور اس میں حکومت بھی اپنا روپیہ جمع کروائے اس سے پنجاب کے لوگوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

اس کے بعد بجلی کا بھی ذکر کیا گیا ہے تو بجلی کے متعلق میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے بجلی کا بل واپڈا سارے پنجاب میں سارے پاکستان دیتا ہے ان سے اور ہم سے کمرشل ریٹ وصول کرتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک ایسے ادارے سے جو کوئی منافع نہیں کماتا بلکہ ہم تو چھوٹے چھوٹے ٹیکس لگا کر جو روپیہ جمع کرتے ہیں اور اس روپے سے ہم لوگوں کو سٹریٹ لائٹ مہیا کرتے ہیں کمرشل ریٹ وصول کرنا درست نہیں ۔ سب سے پہلے تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ واپڈا والے سٹریٹ لائٹ فری مہیا کریں کیونکہ وہ اس پر منافع کماتے ہیں اور جس جگہ سے ہم سٹریٹ لائٹ جلا کر ہم ان کو بل دیتے ہیں وہاں کے لوگوں سے وہ پہلے بھی بل وصول کر رہے ہیں اوران لوگوں کا حق ہے جو ان کو payment کر رہے ہیں کہ ان لوگوں کو واپڈا والے فری بجلی دیں بلکہ الٹا یہ ہے کہ ہم سے کمرشل ریٹ وصول کیا جاتا ہے جبکہ ہم ایک رفاہی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلدیاتی اداروں کے اوپر یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ ان سے کمرشل ریٹ وصول کیا جاتا ہے اس کے بعد لاہور میں طریقہ کار ہے کہ آرڈنیری بلب واپڈا والے خود لگاتے ہیں اور مرکری لیمپ اور ٹیوبوں کے لئے وہ ہم سے پیسے وصول کرتے ہیں ہم نے ایک معاہدے کے تحت ان کو 28 لاکھ روپیہ دیا اور انہوں نے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم تین مہینے کے اندر اندر لاہور کے تمام بلب روشن کر دیں گے تین مہینے تو کیا ڈیڑھ سال کا عرصہ گز چکا ہے اور اب انہوں نے کہا کہ جی پیسوں کی کمی ہو گئی ہے ہمیں اور روپیہ دیا جائے اور اس کے بعد دس لاکھ پھر دیا گیا آٹھ لاکھ اب میں نے پھر دیا ہے مگر وہ جو انہوں نے وعدہ کیا تھا ابھی تک وعدہ کے مطابق ہمیں بتیاں جلا کر نہیں دے سکے تو جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ واپڈا کے ساتھ ایک تو ایسا ایگریمنٹ لوکل گورنمنٹ کے ذریعے ہونا چاہیئے جس سے ہمارے تمام اداروں کا ایک نرخ ہو اور ہمیں Special ریٹ دیا جائے جس کے تحت ہم سے بجلی کا بل کم از کم وصول کیا جائے دوسرے جب ہم ان کو ادائیگی کر دیتے ہیں ان کا فرض ہے کہ ہماری بتیاں جلائیں اور انہوں نے جو عملہ ہمیں دیا ہوا ہے اوروہ ہماری کوئی بات نہیں سنتے انہوں نے سٹریٹ لائٹ کو ٹھیک کرنے کے لئے بہت بڑا عملہ ضرور رکھا ہوتا ہے لیکن وہ کام وہی کرتا ہے جو واپڈا والے ان کو کہتے ہیں یا تو وہ عملہ اسی طرح ہمارے ماتحت آجانا چاہیئے جس طرح لوکل گورنمنٹ کے افسران ہمارے ماتحت ہوتے ہیں اور ہم ان سے کام لیتے ہیں تو یہ دو ، تین چیزیں بہت ضروری ہیں اگر ان پر

عمل کیا جائے تو تب ہی میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں جو بجلی کی تکالیف ہیں ان کو دور کرنے کیلئے یہ قدم بہت مثبت ہے ۔

اس کے بعد سڑکوں کے متعلق ذکر آیا تو اس سلسلے میں ، میں یہ عرض کرونگا کہ سب سے پہلا مسئلہ جو مجھے پچھلے 4 سالوں میں پیش آتا رہا ہے وہ تھا تارکول کا مہیا کرنا اس میں بلدیاتی ادارے خود بخود تارکول مہیا نہیں کرسکتے اور یہ چھوٹے اداروں کیلئے سے زیادہ مشکل لیکن دیکھئے اگر لاھور میونسپل کارپوریشن کو تارکول کا کوٹہ نہیں دیا جاتا اور ان کو تارکول نہیں ملتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب قائم مقام چیئر مین ۔ دیکھئے ۔ یہ بہتر ہوگا کہ آپ انہیں کل جنرل بحث کے دوران اٹھائیے ۔

میاں شجاع الرحمن ۔ سڑکوں کا ذکر ہو رہا تھا اس لئے میں یہ بیان کر رہا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ انہیں جنرل بحث کے دوران کہیئے ۔ اس پر کافی بحث ہوگی اور کل چیئرمین ، پی اینڈ ڈی بھی بجلی کی فراہمی کے سلسلے میں وضاحت فرما رہے ہیں میرے خیال میں کل تک ان خیالات کے اظہار کو کل تک اٹھا رکھئے ۔

میاں شجاع الرحمان ۔ تو پھر انشاء اللہ کل کریں گے ۔

اناونسر خواتین و حضرات ۔ ایک ضروری اعلان سن لیجئے ۔ صبح اعلان کیا گیا تھا کہ گورنر صاحب وفود سے ملاقات کریں گے اس میں تھوڑی سی ترمیم ہو گئی ہے ۔ گورنر صاحب سرگودھا ڈویژن راولپنڈی ڈویژن ، گوجرانوالہ ڈویژن فیصل آباد ڈویژن اور لاھور ڈویژن کے وفود سے کل ملاقات کریں گے اور اس کا وقت کل ھی بتا دیا جائے گا ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف ۔ میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ ۔ جناب چیئرمین ۔ سڑکوں کی جب صوبائی سطح پر کوئی منصوبہ بندی کرتے ہیں یا کوئی منصوبہ بناتے ھیں تو یہ لمبائی اندازے کے مطابق لکھی جاتی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ ہمارا قریبا قریباً کوئی بھی منصوبہ خاص طور پر ضلع گوجرانوالہ میں مکمل نہیں ہوا ایک منصوبہ حکومت شروع کرتی ہے اور دو تہائی اس کا مکمل ہوتا ہے اور تیسرا حصہ رہ جاتا ہے تو وہ کوئی دوسرا منصوبہ شروع کر لیتے ھیں دوسرا منصوبہ بھی ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا تو تیسرا شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ جناب والا ۔ آج سے سات سال پہلے ایک

منصوبہ گوجرانوالہ میں دو سڑکیں بنانے کا شروع ہوا اس میں ایک سڑک مادھوکی سے گکھڑ جی۔ ٹی۔ روڈ پر جاتی تھی اور آپ نے دیکھا ہوگا وہ چھ میل سڑک مکمل ہو گئی تین میل جناب والا ابھی رہتی ہے تو اس کو چھ سال سے کسی نے ہاتھ ہی نہیں لگایا حالانکہ اس سڑک کا فائدہ تب ہی ہے جب وہ تین میل اور بنے اور اپنے منصوبے تک پہنچے۔ اس طرح دوسرا منصوبہ گوجرانوالہ میں ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت شروع ہوا اس میں یہ ہے کہ پچاس میل سڑکیں ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت ہم نے بنانی ہیں اس میں بھی ہم نے چھ سڑکیں بنانی تھیں چار بن گئیں دو سڑکیں جناب والا۔ آدھی آدھی مکمل ہو کر وہیں پڑی ہیں اور جتنا سرمایہ حکومت کا اور عوام کا وہاں لگا ہے وہ تقریباً سارے کا سارا ضائع ہو رہا ہے پچھلی دفعہ بھی میں نے گزارش کی تھی اور وہ جو ایمن آباد کی سڑک ہے تو اس میں تین میل تک پتھر پڑا ہوا ہے اس پتھر کو اکٹھا کرنے اور اس پر bitumen ڈالنے کےلئے ہمارے پاس فنڈز ہی نہیں ہیں نہ ہی ہم ضلع کونسل سے لگا سکتے ہیں نہ رورل ڈویلپمنٹ سے ہمیں کوئی فنڈ دیا جا رہا ہے اس طرح قوم کا پیسہ ضائع ہو رہا ہے۔ اس طرح اب جو سکیم شروع ہے وہ ہے فارم ٹو مارکیٹ روڈ۔ اس کی طرف میں جناب والا کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب ہم نے یہ سڑک تجویز کی تھی تو ہم نے اس کی لمبائی اندازاً لکھی تھی لمبائی تیرہ میل تھی اور اس کو ہم نے اندازاً گیارہ میل لکھ دیا تو اس طرح اگر اس کی ساری کی ساری لمبائی کو جمع کیا جائے تو وہ 135 میل سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے میری گزارش ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ سڑک ساری کی ساری ادھوری رہ جائے جو آخری سڑک ہو اس کو چھوڑ دیا جائے اور جو سڑکیں شروع ہو جائیں ان کو ان کے ٹارگٹ تک پہنچا دیا جائے راستہ میں کام ادھورا نہ چھوڑا جائے اور جو بقایا ہوں ان کو شروع کیا جائے ایسا نہ ہو کہ ساری کی ساری ادھوری پڑی رہیں جیسا کہ ہمارے گوجرانوالہ کی سکیمیں ہیں اور وہ ادھوری پڑی ہوئی ہیں تو میری گزارش ہے کہ جو ہم کام شروع کریں اگر وہ مکمل ہو جائے تو پھر آگے شروع ہونا چاہئے۔

تیسرے جناب والا۔ گزارش ہے اور جس کے بارے میں اور دوستوں نے بتایا ہے مگر وہ اس کے بارے میں تشریح نہیں کر سکے گورنر صاحب کا یہ حکم ہے کہ جو محکمہ سڑک بنائے گا وہی اس کی مرمت کرے گا۔ ہائی ویز والے ہائی ویز کی سڑکیں مرمت کرتے ہیں ضلع کونسل والے ضلع کونسل کی سڑکیں مرمت کرتے ہیں اور جو سڑکیں رورل ڈویلپمنٹ کے تحت بنی ہیں ان کو کوئی مرمت کرنے والا نہیں ہے اور وہ ٹوٹ رہی ہیں یا

تو ضلع کونسل کو اس کی اجازت دیں کہ وہ تعمیر کریں یا رورل ڈویلپمنٹ کے تحت جو سڑکیں ہیں ان کے پاس ADP میں ان کی مرمت کیلئے فنڈز ہونا چاہیئے۔

جناب والا۔ تیسری بات بہت زیادہ اہم ہے۔ کئی دفعہ یہ بات ہوئی ہے۔ لیکن ہماری نوکر شاہی چکر دے کر کسی نہ کسی طریقے سے اس بات کو ٹال دیتی ہے۔ یہ بات پراجیکٹس کمیٹی کے متعلق ہے۔ ہم اگر اس صوبے میں ترقیاتی کام میں اور زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ زیادہ سے زیادہ آگے آئیں اور زیادہ سے زیادہ کام ہو تو پراجیکٹس کمیٹی کے اس طرح اختیارات ہونے چاہییں۔ جس طرح منگ گرانٹ میں پراجیکٹس کمیٹی کے ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک تو محکمے کے جو پندرہ فی صد کمیشن رشوت کے ذریعے جاتے ہیں۔ اس میں بچت ہو گی۔ وہ لیبر میں استعمال کریں گے، مین پاور ملے گی۔ جو کام ایک لاکھ روپے میں مکمل ہوتا ہے، اس سے وہ کام پچاس ہزار روپے میں مکمل ہو جائے گا جنہیں ہم پراجیکٹس کمیٹیوں کے ذریعے کروائیں گے۔ اس وقت کا ایک لاکھ روپیہ دو اڑھائی لاکھ روپے بن جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا عظیم کام ہو گا۔ اختیارات اسی طرح ہونے چاہئیں جس طرح ہم میچنگ گرانٹ میں دیتے ہیں۔ محکمے کو کم ملوث کیا جائے۔ محکمانہ کام نہ ہو بلکہ پراجیکٹس کمیٹیاں ہونی چاہییں۔ ممبر ہوں یونین کونسل کے چیئرمین ہوں تاکہ انہیں اپنے علاقے کے لیے جو فنڈ دیا جائے وہ اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر سکیں۔ شکریہ۔

میاں منظور احمد وٹو (چیئرمین، ضلع کونسل، اوکاڑہ)

جناب چیئرمین، میں آپ کی وساطت سے جناب گورنر پنجاب کی خدمت میں ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ وہ صوبائی کونسل کے اجلاس کو زیادہ سے زیادہ فعال اور بامقصد بنانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے وہ کافی وقت دیتے ہیں اور بڑی محنت کرتے ہیں اس لئے میں اس اجلاس کو گورنر صاحب کی منشاء کے مطابق بنانے کے لئے یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف وفود کے انٹرویوز اجلاس کے وقت یہ نہیں ہونے چاہییں۔ کیونکہ اس طرح توجہ بٹ جاتی ہے اور آفیشل حضرات کو بھی ایوان سے اٹھ کر گورنر صاحب کی خدمت میں جانا پڑتا ہے۔ میئر صاحبان، چیئرمین صاحبان وائس چیئرمین صاحبان، ضلع کونسل اور میونسپلٹیز اور دیگر حضرات کی بھی توجہ بٹی رہتی ہے کہ اس وقت ہمیں وفد کی شکل میں جناب گورنر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا ہے۔ اس میں زیادہ ہمیں پیدا کرنے اور اس کو زیادہ بامقصد بنانے کے لئے میں توقع کرتا ہوں کہ

آپ میری یہ گزارش جناب گورنر کی خدمت میں پہنچائیں گے ۔ اور اس کے لئے بھی کہ چونکہ ابھی اس اجلاس کے دو دن باقی ہیں ۔ ہماری کل باری ہے ۔ ملتان ڈویژن کی اور میں سمجھتا ہوں کہ لاہور ڈویژن کی بھی کل باری ہے ۔ میں اپنی طرف سے یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم وفد کی شکل میں جناب گورنر کی خدمت میں کل حاضر ہوں ۔ ہم چوتھے روز بھی حاضر ہو سکتے ہیں ۔ یہ لوگ اجلاس کے التوا کو زیادہ محسوس نہیں کریں گے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری یہ استدعا جناب گورنر تک پہنچائیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ نے از راہ کرم اپنی تقریر میں لوکل کونسلوں کے حالیہ انتخابات اور اس سے پہلے کے چہار سالہ زمانے کی کارکردگی کا جائزہ نہایت خوبصورت انداز میں اس ایوان میں پیش کیا ہے اور اس کے بعد آپ نے دعوت دی ہے کہ ہم اس پر اظہار خیال کریں ۔ میں انتخابی عمل کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں ۔ تکرار میں نہیں جاؤں گا ۔ لیکن میں جو بات ضروری سمجھتا ہوں وہ میں آپ تک اور آپ کی وساطت سے متعلقہ حکام تک ضرور پہنچانا چاہتا ہوں ۔ انتخابات سے پہلے جس وقت حلقہ بندی کا کام شروع ہوا تو الیکشن اتھارٹی کو یہ حکم ہوا ہے کہ حلقہ بندی ملٹی وارڈ بنیاد پر ہونی ہے ۔ چنانچہ ریٹرننگ آفیسر اور پریذائیڈنگ آفیسر حضرات نے اس بنیاد پر حلقہ بندی کرنی شروع کی ۔ جب وہ مکمل ہو گئی ۔ نقشے بن گئے تو اس کے بعد یہ احکامات دیئے گئے کہ سنگل وارڈ بنیادوں پر حلقہ بندی کرنی ہے ۔ یہ ایک اچھی اصلاح تھی ۔ اس میں کوئی غلطی نہ تھی ۔ لیکن اس میں ہوا یہ کہ جلدی کرنے میں بعض مقامات پر ایسا ہوگیا کہ چونکہ ووٹرز کی لسٹیں تو تیار ہوگئی تھیں اور سنگل وارڈ کرنے پر ووٹرز کو دوبارہ ان وارڈز میں تقسیم کرنا پڑا تو وہ تقسیم بعض مقامات پر بڑی غلط ہوگئی ۔ مثلاً مجھے معلوم ہے کہ بعض جگہ ، دیہاتوں میں ایک وارڈ دو سو ووٹرز کا ہے تو ایک وارڈ پندرہ سو ووٹرز کا ہے ۔ تو میں جناب چیرمین ، آپ کی وساطت سے الیکشن اتھارٹی کی خدمت میں یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بے ضابطگی یا ناانصافی مقامی طور پر ہوگئی ہے کسی بد نیتی کی وجہ سے نہیں ، ایک ضابطے کو پورا کرنے کے لیے یہ کیا گیا ہے ۔ تو اس میں اب بھی اصلاح کی جا سکتی ہے اور لوگوں کی مقامی طور پر دل جوئی اور ان کی حق رسی کی جا سکتی ہے ۔ میں اوکاڑہ ضلع میں آپ کو مثال بتا سکتا ہوں کہ ایک گاؤں 3 ۔ ایس ہی میں ایسا ہوا ہے کہ ووٹر اور امیدوار رہتے ایک وارڈ میں ہیں اور چونکہ وہ چار وارڈ کا گاؤں ہے تو امید وار کے کچھ ووٹرز کے ووٹ

دوسرے وارڈ میں بنا دیئے گئے ہیں ۔ جہاں وہ رہتے ہیں ، وہ اپنا حق رائے دھی وہاں ایکسرسائز (excercise) کرنے سے محروم ہوگئے اور جہاں وہ اپنی candidature لے کر چلنا چاہتے تھے ، جہاں وہ الیکشن لڑنا چاہتے تھے ، وہاں نہ لڑ سکے ۔ اس لیے اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو اس وقت بھی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے اور ان لوگوں کی حق رسی ہونی چاہئیے ۔

جناب والا ، میں لوکل کونسلوں کے اختیارات کے سلسلے میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ مرکز کونسلیں کافی عرصے سے توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں اور اس میں ایک ابہام بھی ہے کہ ان کو کیا اختیارات دیئے جائیں اور کیا دیئے جا سکتے ہیں ۔ یہ ضلع کونسل اور لوکل سطح کی کونسلوں میں ایک قسم کا رابطے کا کام کرتی ہیں اور اس پر حکومت پنجاب کروڑوں روپے خرچ کر چکی ہے ۔ جناب والا ، آپ بھی چاہتے ہیں اور جناب گورنر بھی چاہتے ہیں کہ مرکز کونسلوں کو زیادہ سے زیادہ فعال بنایا جائے ۔ تو میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت پنجاب کی طرف سے پراجیکٹ ڈائرکٹر ، یعنی ضلع کونسل کے چیرمین کی معرفت مرکز کونسلوں اور یونین کونسلوں میں سمال سکیموں کے جو چیک بھیجے جاتے ہیں ، وہ آپ براہ راست مرکز کونسل کے چیرمین کو بھیجیے ۔ یہ میں بحیثیت پراجیکٹ ڈائرکٹر اور چیرمین ضلع کونسل گزارش کر رہا ہوں ۔ چیرمین ضلع کونسل نے تو سمال سکیموں کے چیک ایسے ہی ڈاک خانے کی صورت میں آگے بھیج دیئے ہیں ۔ تو وہ براہ راست مرکز کونسلوں کے چیرمینوں کو بھیجیے ۔ اگر آپ ان کو اہمیت دینا چاہتے ہیں ، جیسا کہ حکومت کی منشاء ہے تو ان کو بھیجیے ۔ وہ یونین کونسلوں کو بھیجیں اور پھر یونین کونسلوں میں سمال سکیموں کا جو کام ہونا ہے ، چیرمین مرکز کونسل اس کی نگرانی کرے ۔ چیرمین مرکز کونسل پراجیکٹ مینجر سے موثر انداز میں ان منصوبہ جات کی نگرانی کرائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مرکز کونسلیں ، جو ایک نمائندہ ادارہ ہیں ، کسی حد تک فعال ہو جائیں گی ۔

اور اسکے علاوہ

سید محمود اکبر شاہ رضوی (چیرمین ضلع کونسل بہاولپور) : یہ دو عملی ہو جائیگی ۔

میاں منظور احمد وٹو : مجھے اجازت دیں میں اپنی بات مکمل کروں اسکے بعد آپکو بولنے کا اختیار ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو عملی

نہیں ہو گی - کیونکہ پراجیکٹ ڈائریکٹر چیئرمین ضلع کونسل بھی ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ اپنی تجویز کو ختم کیجئے -

میاں منظور احمد وٹو ۔ اسکے علاوہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مصالحتی عدالتوں کے اختیارات گورنمنٹ نے یونین کونسلوں کو دئیے ہیں - اور مرکز کونسلوں کو زیادہ فعال بنانے کولئے اپیلانٹ اتھارٹی کے - مصالحتی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں مرکز کونسلوں کو دی جا سکتی ہیں - جناب چیئرمین میں آپکی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں - کہ ضلع میں حکومت کی طرف سے on going schemes کے پراجیکٹ اور کچھہ دوسری سکیمیں ہیں - جو اے - ڈی - ایل جی کی معرفت ضلع میں جاتی ہیں - اور اس میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے - کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر کو علم نہیں ہوتا - اور ضلع میں سکیمیں ہوتی ہیں - اے - ڈی - ایل جی کی جب مرضی ہوتی ہے - وہ پراجیکٹ ڈائریکٹر کے علم میں لاتے ہیں - کہ حکومت کی طرف سے یہ سکیمیں آ گئی ہیں - اور اگر اے - ڈی - ایل جی صاحب مناسب نہ سمجھیں تو یہ سکیمیں چھہ چھہ ماہ اے - ڈی - ایل جی کے دفتر میں پڑی رہتی ہیں - اور جب پراجیکٹ ڈائریکٹر ضلع کونسل کے نوٹس میں یہ نہیں ہوتا تو وہ اس پر عملدرآمد کیسے کرا سکیں گے - میں اس سلسلے میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سکیمیں جو حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف اضلاع کو جاتی ہیں - اور وہ براہ راست پراجیکٹ ڈائریکٹر کو بھیجی جانی چاہئیں - جناب چیئرمین میں یہ توقع کرتا ہوں کہ آپ چیئرمین صوبائی کونسل کی حیثیت سے اس وقت ہماری گذارشات پر اپنی سپیشل ہدایات اس طرح استعمال کر سکیں گے جس طرح گورنر پنجاب صوبائی کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے special directive کے تحت اور گورنر defectivic کے تحت جہاں وہ چاہیں سکیمیں دے سکتے ہیں کہ جہاں اس وقت مختلف اضلاع میں ضلع کونسلوں کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے - میں اپنے ضلع اوکاڑہ کی دو موجودہ سڑکوں کے متعلق عرض کروں گا کہ ان کو سڑکیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے تمام کی تمام سڑکات ٹوٹی ہوئی ہیں ان کی base بیشمار جگہوں سے اکھڑ چکی ہے - میں نے آتے ہوئے یہ محسوس کیا کہ اگر ہمارا اپنا گھر گر رہا ہو تو ہمیں سب سے پہلے اپنے گھر کو بچانا چاہیے ضلع

کونسلوں کی جتنی سڑکات ہیں وہ ان کی اپنی ملکیت ہے ۔ اور ضلع کونسل کی liabilities میں یہ شامل ہے کہ ضلع کونسل اس طرف توجہ دے میں نے اس کا ایسٹیمیٹ بنوایا ہے جو 40 لاکھ بنتا ہے ۔ لیکن ہمارے پاس 35 لاکھ کے فنڈ پڑے ہوئے ہیں ۔ اسلئے ضلع کونسل سڑکوں کی مرمت کرنے کے قابل نہیں ہے ۔ اس طرح منصوبہ جات ہیں مثال کے طور پر ممبر صاحبان کے گھروں کے لیے سڑکیں اور انکے حلقوں کے لئے سڑکیں اور دیگر تعمیر و ترقی کا کام کرنے کے ہم ہرگز قابل نہیں ہیں ۔ یہ اسلئے گذارش کر رہا ہوں کہ ابھی ابھی کیا چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ نے کہا کہ ڈویلپمنٹ کے کاموں سے الگ سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈز دے سکتے ہیں ۔ از راہ کرم اس بات پر خصوصی توجہ فرمائیں اور ضلع کونسلوں کی سڑکوں کی جو نا گفتہ بہ حالت ہے ان کے لئے خصوصی فنڈز حکومت پنجاب انکو دے ۔ جناب والا میں آپکی اجازت سے جناب آئی جی پنجاب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں جو پہلے بھی بات ہو چکی ہے اس کو دھرانا چاہتا ہوں پھر اور دوبارہ اسکو اپنے انداز سے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ہماری پولیس مختلف درخواستوں کی پیروی میں بے حد مصروف ہو جاتی ہے اور جو زیادہ اہمیت کے حامل مقدمات ہوتے ہیں انکی پیروی سے قاصر رہ جاتی ہے ۔ اس کا نقصان دونوں طرف ہوتا ہے زیادہ اہمیت کے حامل مقدمات کی طرف سے پولیس اہلکاران کی توجہ ہٹ جاتی ہے ۔ جناب آئی جی صاحب نوٹ فرمائیں کہ ناقابل دست اندازی جرائم جو انکی درخواستیں پولیس اہلکاران لے کر گاؤں گاؤں پھرتے ہیں اور انکی Disposal کرتے ہیں ۔ ایک تو ان اہلکاران کا وقت ضائع ہوتا ہے اور دوسری طرف زیادہ اہمیت کے حامل مقدمات کی طرف وہ توجہ نہیں دے سکتے ہمارے دوستوں کو مقامی طور پر پولیس سے شکوہ ہے اور آپ نے سنا بھی ہو گا ۔ اس قسم کے شکوے پیدا ہوتے ہیں ۔ کہ معمولی درخواستیں لے کر پولیس اہلکاران گاؤں گاؤں پھرتے ہیں جو ناقابل دست اندازی پولیس ہوتی ہیں ۔ ان درخواستوں کو پ entertian نہ کریں آپ ایک ایسا حکمنامہ جاری کر دیں کہ ہر پولیس ایس ۔ ایچ او یا انسپکٹر یا ڈی ایس پی یا ایس پی ایسی درخواستوں کو متعلقہ مصالحتی عدالتوں کو بھیج دیں ۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ان درخواستوں کی ڈیسپوزل زیادہ آسانی سے اور زیادہ بہتر انداز میں ہو گی اور آپکے اہلکاران کا وقت بھی ضائع نہیں ہو گا ۔ جناب چیئرمین اب جو بات میں کہنا چاہتا ہوں اگر نہ کہوں تو ایسا ہو گا جیسے اسے ناقدری عالم کا صلہ کہتے ہیں مر گئے تو زمانے نے بہت یاد کیا جناب چیئرمین حکومت پنجاب کی جانب سے ضلع کونسلوں۔ میونسپل کمیٹیوں۔ یونین کونسلوں کو اختیارات دئیے گئے

ہیں یہ والمی ایسا ہے جو میں کہونگا کہ درحقیقت ان اختیارات کو دیکر حکومت پنجاب نے ان اداروں میں نئی روح اور نئی جان ڈال دی ہے اور ان اداروں کو اپنے پاوں پر کھڑا ہونے کے قابل بنا دیا ہے اس کے ساتھ ساتھ جناب گورنر یہ سکیم farm to Market road کی ہے اسکے بارہ میں خصوصی طور پر کہونگا کہ میچنگ گرانٹس کی جو سکیمیں ہیں وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہترین سکیمیں ہیں۔ اس سے زرعی معشیت میں اور دیہی علاقوں میں انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ خوبصورت انقلاب اور بہترین سڑکوں کا انقلاب اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ میچنگ گرانٹس سے اجاگر ہو رہا ہے۔ اسلئے میں یہ گذارش کرونگا کہ زیادہ سے زیادہ گرانٹ رکھی جائے۔ وکل گورنمنٹ کی اصل روح یہی ہے کہ یہ ادارے اپنے پاوں پر آپ کھڑے ہو جائیں اور مقامی حکومت کو اپنی مدد آپ کے تحت چلا سکیں اور اس طریقے سے ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ ہم اپنے اوپر بھروسہ کر سکیں۔ اور اپنی طرف سے کچھ con'ribution کریں۔ اور حکومت کی طرف سے جو گرانٹ ملتی ہے اسکا زیادہ سے زیادہ مصرف ہو۔ جناب چیئرمین میں اپنی بات یہاں ختم کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اضلاع میں پسماندگی اور سڑکوں کی ابتری طبی سہولتوں کا نقدان ہے ضلع اوکاڑہ یعنی دریائے ستلج اور دریائے راوی کا ایریا جو riveren beds ہے وہ انتہائی نا گفتبہ حالت میں ہے آپکو وہاں میل ہا میل سڑک نظر نہیں آئیگی۔ کوئی ہسپتال نظر نہیں آئیگا۔ کوئی تعلیمی سہولت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ضلع اوکاڑہ کا اہم قصبہ حجرہ پولیس سٹیشن ہے۔ مرکز کونسل کا دفتر اور مارکیٹ ہے منڈی ہیرا سنگھ دریائے ستلج کے کنارے پر ہے اور یہ بارڈر کا ایریا ہے یہاں پولیس سٹیشن ہے مارکیٹ ہے یہاں ہائی سکول ہے لیکن انکے لئے کوئی سڑک نہیں ہے۔ ہمارے گورنر پنجاب تو چاہتے ہیں کہ فارمز کو مارکیٹ کے ساتھ ملا دیا جائے وہاں یہ حال ہے کہ مارکیٹ کے لئے کوئی سڑک نہیں ہے۔ وہاں ایک بھی سڑک منڈی ہیرا سنگھ کو جانے کے لئے نہیں ہے اور نہ حجرہ وہاں سے ۱۶ میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن منڈی ہیرا سنگھ کو ملانے کے لئے کوئی سڑک نہیں ہے میں اپنی بات یہاں ختم کرنا چاہتا ہوں کہ ترجیحات کا ہمیں تعین کرنا ہو گا۔ اور فنڈز میں یہ دیکھنا ہو گا کہ یہ علاقے یہ یہ اضلاع توجہ کے زیادہ مستحق ہیں تا کہ ان کو دوسرے اضلاع کے برابر لایا جائے دوسرے علاقوں کے برابر لایا جائے۔

جناب صالح محمد نیازی۔ صدر آل پاکستان ٹریڈ یونینز کنفیڈریشن و صدر پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن)۔ جناب والا۔

میں سب سے پہلے جو بلدیاتی نمائندے منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں - اس کے بعد عرض کرتا ہوں کہ جو لیبر سیٹ بلدیاتی اداروں میں ہوتی ہے وہ سیٹ حقیقت میں مزدوروں کو نہیں ملتی اس میں ہوتا یہ ہے کہ ایک آدھ ووٹ سے ہار جیت کا مسئلہ پیش ہوتا ہے اور ہر پارٹی کوشش کرتی ہے کہ اس کا آدمی کامیاب ہو - میں نے ملتان ، فیصل آباد ، راولپنڈی ، گجرات اور پنجاب کے دیگر شہروں میں سب جگہ دیکھا ہے کہ ایک بھی نمائندہ لیبر کا شہر سے کامیاب ہو کر نہیں آیا - اس کے لئے میں عرض کرونگا کہ اس دفعہ جو ہو گیا سو ہو گیا لیکن آئندہ کے لئے قانون میں ترمیم کرنی چاہئیے کہ جہاں شہروں کے اندر سی - بی - اے کی ٹریڈ یونینز ہیں وہاں سی - بی - اے کے ٹریڈ یونین کے نمائندے کو حق دیا جائے کہ وہ لیبر سیٹ پر کھڑا ہو اور جہاں سی - بی - اے کی ٹریڈ یونین نہیں ہیں جیسے دیہات ہیں وہاں اگر کسانوں نے ویلفیئر کمیٹی بنائی ہوئی ہے یا وہ سوشل ورک کے نام پر کوئی کام کر رہے ہیں تو وہ سیٹ ان کو دی جائے کیونکہ وہ تربیت یافتہ ہونگے اور اپنے عوام کی خدمت کے لئے کام بھی کریں گے - اب لیبر سیٹ چاہے دیہاتوں میں گئی ہے چاہے شہروں میں گئی ہے اس کا نمائندہ برائے نام ہے اور ایک چپراسی بن کر بیٹھا ہوا ہے - اس کی قدر اس وقت تھی جب اس نے چیئرمین صاحبان کے انتخاب میں اپنا ووٹ استعمال کیا -

چوہدری انور علی چیمہ (وائس چیرمین ضلع کونسل سرگودھا) - جناب والا - ہم لوگوں نے منتخب ہی ایسے آدمیوں کو کیا ہوا ہے جو جائز اور صحیح لیبر کی تعریف میں آتے ہیں - آج نیازی صاحب اس ایوان میں ہماری یہ توہین کر رہے ہیں لہذا میں جناب چئیرمین سے گذارش کرونگا کہ نیازی صاحب اپنے الفاظ واپس لیں -

جناب صالح محمد نیازی - جناب والا - میں نے اس میں کوئی غلط بات تو نہیں کی - ہم تو کہتے ہیں کہ کوئی لیبر کا آدمی نہیں آیا ہوا قانون میں یہ آیا ہوا ہے کہ دستکار ہر آدمی کہتا ہے کہ میں دستکار ہوں اور وہ دستکار سمجھا جاتا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین (نیازی صاحب - آپ تشریف رکھیں

جناب صالح محمد نیازی جناب والا - میری بات تو سنیے - اس میں کیا حرج ہے - میں بات کر رہا ہوں اور تجویز دے رہا ہوں کہ قانون میں —

جناب قائم مقام چیرمین - نیازی صاحب آپ نے یہ پوائنٹ مکمل کر لیا ہے -

جناب صالح محمد نیازی ۔ جی ہاں ۔ جناب والا ۔ ایک میرا دوسرا پوائنٹ تعلیم کے متعلق ہے ۔ تعلیم کے معاملے میں دو چیزیں ایسی آڑے آئی ہیں کہ جس سے ہمارے ملک کا تعلیمی معیار بہت ہی زیادہ گر گیا ہے ۔ ایک تو ہم یہ رونا رو رہے ہیں کہ ہمارے لئے عمارات نہیں ہیں ۔ یہ بات تو ٹھیک ہے ۔ اور دوسری طرف دیکھا جائے تو استاد صاحبان کی اس نوے فیصد تعداد ٹیوشن مانگتی ہے ۔ سکولوں میں یہ پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن جس بچے سے ٹیوشن لی جاتی ہے اسے تو وہ گھر میں پڑھا دیتے ہیں اور وہ بچہ پاس بھی ہو جاتا ہے ۔ جو غریب آدمی ہے جس کے پاس پیسہ نہیں ہے وہ ٹیوشن نہیں دے سکتا ۔ سکولوں میں اب پڑھائی نہیں ہے ماسٹر صاحبان اپنی مرضی سے آتے ہیں اور طلباء بھی اپنی مرضی سے آتے ہیں جب آتے ہیں تو ٹولیاں بن کر آتے ہیں ۔ بسیں ان کے لئے فری ہیں ۔ جہاں سڑک پر کھڑے ہوتے تو ڈرائیور کو کہا کہ یہاں کو کھڑا کرو ۔ کس نے کہا یہاں کو کھڑا کرو ہم سوار ہوتے ہیں ۔ اس طریقے سے ٹولیاں بن بن کر کوئی پنڈی پھر رہا ہے کوئی ملتان پھر رہا ہے کوئی کراچی پھر رہا ہے ہمارے ملک کا تعلیمی معیار ایک تو طلباء کی آزادی بے مقصد ادھر ادھر گھومنا اور یہ ٹیوشن کا سلسلہ جو ہے اس کی وجہ سے میرے نزدیک یہ کافی گرا ہوا ہے ۔ اس کے لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ استاد صاحبان کا کوئی معیار مقرر کیا جائے ۔ اگر وہ اچھا کام کرتے ہیں تو انہیں کوئی انعام دیا جائے تاکہ وہ جو ٹیوشن کی لعنت پیدا کرتے ہیں وہ efficiency ٹیوشن کی بجائے اب سکول ٹائم کے اندر ہی طلباء کو پابند کرکے پڑھائیں اور سب فائدہ اٹھا سکیں ۔

چوہدری محمد انور علی چیمہ ۔ جناب والا ۔ نیازی صاحب جو تقریر کر رہے ہیں وہ اپنے موضوع سے ہٹ کر کر رہے ہیں ۔ وہ اپنا موضوع چھوڑ رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ وہ بزرگ آدمی ہیں ۔ ان کو تقریر ختم کرنے دیں وہ اپنی تقریر ختم کر رہے ہیں ۔

جناب صالح محمد نیازی ۔ جناب والا ۔ میں تعلیم کی بات کر رہا تھا آپ سڑکوں کی طرف آئیں ۔ ابھی کل پرسوں اخبار میں آیا تھا کہ سڑک ٹوٹی ہوئی تھی ۔ بس کا ٹائر راڈ کھل گیا اور 26 آدمی مر گئے ۔ اس طرح سے کافی سڑکیں خراب ہیں جن کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور کافی قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں یہ سڑکیں درست ہو سکتی ہیں اگر نہیں

بھی ہو سکتی ہیں ۔ دونوں چیزیں ہیں ۔ درست اس طرح ہو سکتی ہیں کہ عملہ اور سپروائزری سٹاف دیانتدار ہو ۔ پھر تو یہ جلدی درست ہونگی اگر عملہ کمشن بھی لے اور اس کے علاوہ کافی مراعات بھی حاصل کرے اور وہ دو دو مہینے چار چار مہینے ایک پلی بن رہی ہے یا ایک سڑک کا ٹکڑا جو ٹوٹا ہوا ہے بن رہا ہے اور ان کے کھانے پینے کا دھندا پورا ہو رہا ہے تو اس طریقہ سے وہ سڑکیں کس طرح مکمل ہونگی ۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ پیسہ ملتا ہے مرمت کے لئے ۔ اور اس مرمت پر چھ چھ مہینے لگ جاتے ہیں اور وہ چار فٹ کا ایریا بھی مرمت نہیں ہوتا ۔ کبھی بجری آ گئی ہے ۔ کبھی مٹی آ گئی ہے ۔ کبھی کوئی مزدور لگا ہوا ہے اور اس طریقے سے تھوڑی تھوڑی مرمت ہو رہی ہے ۔ تو کم از کم ہم لوگوں کو ترقی کا معیار برقرار رکھنے کے لئے ایمانداری کا معیار بھی مقرر کرنا پڑے گا ۔ اس میں میں سمجھونگا کہ سارا آوے کا آوا ہی خراب ہے ۔ کوئی محکمہ ایسا نہیں ہے جہاں رشوت کی لعنت نہ ہو اور جہاں حکومت دیانت کی بات کرتی ہے وہاں اس رشوت کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے بھی مناسب قوانین وضع کرنے ضروری ہیں کیونکہ بعض ایسے قوانین ہیں کہ جب تک حکومت اجازت نہ دے رشوت خور پر مقدمہ ہی نہیں چل سکتا لہذا ایسا قانون بنائیے کہ جو رشوت خور ہے خواہ وہ افسر ہے خواہ وہ اورکر ہے ۔ خواہ وہ ہمارے بلدیاتی اداروں کا ہے خواہ وہ سول کا ہے ہے گولی ماریے تاکہ رشوت کی لعنت ختم ہو ۔ لوگ مسلمان بن کر دیانتداری کے ساتھ ملک کی ترقی کے لئے کام کر سکیں

جناب قائم مقام چیئرمین نیازی صاحب ۔ شکریہ ۔

جناب صالح محمد نیازی ۔ جناب والا ۔ اب میں واپڈا کی بات کرتا ہوں ۔ جناب واپڈا اتنے پیسے کہا رہا ہے کہ آدھا بجٹ تو یہ خود کھا جاتا ہے ۔ آپ حساب لگا لیں ۔ میں یہ اسمبلی میں بیان دے رہا ہوں اور اس کے لئے میں ثبوت دونگا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین یہ حساب لگا رہے ہیں ۔

جناب صالح محمد نیازی ۔ جناب والا ۔ یہ آدھا بجٹ واپڈا کھا جاتا ہے ۔ اس طرح تو یہ چوالیس کی بجائے ساٹھ سالوں میں دیہات کو بجلی مہیا کی جائے گی ۔ اس کو دیانتدار بنائیے تو 20 سال میں یہ سارے ملک کو بجلی پہنچ سکتی ہے ۔

اختتامی کلمات منجانب وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک اللہ یار خان)

شکریہ ۔ خواتین و حضرات میں آپ کا بے حد شکر گذار ہوں کہ آپ نے
اس موضوع پر اور اس سے ہٹ کر بہت اچھے نکات اٹھائے ہیں ۔ موضوع
سے ہٹ کر بعض بہت اچھی تجاویز اس ایوان میں پیش کی گئی ہیں ۔
مجھے امید ہے کہ ان تجاویز پر یقیناً سنجیدگی سے غور کیا جائے گا ۔
سڑکوں کی مرمت کے سلسلے میں بہت زیادہ اور کافی تعداد میں ارکان نے
اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ اور یہ کہا ہے کہ بلدیات کے جو فنڈز
ہیں وہ اس قابل نہیں کہ وہ ان تمام سڑکوں کی مرمت کر سکیں اس کے
لئے جس وقت تک حکومت کی طرف سے خصوصی گرانٹ نہ دی جائے اس
وقت تک یہ ممکن نہ ہو گا کہ بلدیات کی سڑکوں کی مرمت کر سکیں ۔ اس ضمن
میں جیسا کہ میں نے اپنے اختتامی کلمات میں گذارش کی تھی کہ جن
بلدیات کی سڑکیں ہیں یا جن کے ذمے ان سڑکوں کی تعمیر کی گئی ہے یا
یہ انہیں کی ذمہ داری ہے ۔ ایسے غفلت کہیے یا غلطی کہہ لیجئے
میں نے اس کی نشاندھی کرنے کی کوشش کی ۔ ہم نے جہاں اس امر کی
طرف بہت زیادہ توجہ دی ہے کہ زیادہ سے زیادہ سڑکیں تعمیر ہوں ۔ وہاں
اس کے ساتھ اس تناسب سے ہم نے ان سڑکوں کی مرمت کے لئے مناسب
مقدار میں رقوم فراہم نہیں کیں ۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا اور
مثال کے طور پر آپ کے سامنے گذشتہ چار سالوں کے جو اعداد و شمار ہیں
جو کہ ترقیاتی کاموں کے ضمن میں اٹھائے گئے اور اس میں زیادہ تر یعنی
پچاس فیصد سے زیادہ جو رقوم ہیں آپ کے ترقیاتی کاموں کی وہ سڑکوں کی
تعمیر پر خرچ ہوئی ہیں ۔ مثلاً تمام شہری بلدیاتی جو ترقیاتی بجٹ کی
رقوم ہیں وہ ایک ارب 65 کروڑ روپے ہیں ۔ ان میں صرف
سڑکوں کی تعمیر پر 93 کروڑ روپے خرچ ہوئے ۔ اس طرح سے گزشتہ چار
سالوں میں اگر سال 83 ۔ 1982ء کا جائزہ لیں تو کل رقم جو کہ ترقیاتی مد
میں مختص کی گئی ہے ۔ وہ 55 کروڑ روپے ہے اور اس میں سے 32 کروڑ روپے
صرف سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص کئے گئے ۔ اس طرح سے جو
دیہاتی ضلع اور یونین کونسلیں ہیں ۔ ان کا جو سال رواں کا ترقیاتی
بجٹ ہے اس میں 26 کروڑ اور 88 لاکھ روپے میں سے 21 کروڑ اور
24 لاکھ روپے صرف سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص کئے گئے ہیں ۔
تو میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم اپنے دوسرے شعبہ ہائے زندگی

کو بھی نظرانداز نہ کریں ۔ بلکہ ہم ان کو بھی اپنے پیش نظر رکھیں اور ہم کوشش کریں کہ اس تناسب سے دوسرے شعبے جو کہ بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں ۔ ان کو بھی مناسب مقدار میں رقوم فراہم کریں اور جہاں تک سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا تعلق ہے ہم جہاں سڑکوں کی تعمیر کے لئے مخصوص رقمیں مختص کرتے ہیں ۔ وہاں ان کی مرمت کے لئے بھی ہمیں رقوم مختص کرنی چاہئے ۔ اور اس کے لئے ہمیں ابھی سے اس کا انتظام کرنا ہوگا ۔ ورنہ شاید یہ ممکن نہ ہوگا ۔ جہاں تک گورنمنٹ کی خصوصی گرانٹ کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور کوشش کرے گی جہاں یہ ضروری سمجھا گیا کہ یہ خصوصی گرانٹ دی جانی چاہئے وہاں دی جائیں گی ۔ لیکن ان سڑکوں کی مرمت کے لئے جو ہمیں رقوم درکار ہوں گی ۔ اس کے لئے قطعی طور پر اگر ہم حکومت پر انحصار کریں تو شاید یہ ممکن نہ ہوگا ۔ اور نہ ہی حکومت آپ کو تمام سڑکوں کی مرمت کے لئے رقوم فراہم کر سکے گی ۔ مصالحتی عدالتوں کے سلسلہ میں کچھ تجاویز پیش کی گئی ہیں ۔ یہ کہا گیا ہے کہ ان مصالحتی عدالتوں کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور بعض دفعات کے تحت جو مقدمات پولیس اسٹیشن پر درج کئے جاتے ہیں وہ پولیس اسٹیشن کی بجائے مصالحتی عدالتوں کی طرف رجوع کریں اور پولیس اسٹیشن کو ان نوعیت کے مقدمات درج کرنے سے باز رکھا جائے ۔ اس ضمن میں جناب وزیر قانون نے قانون کی مختلف دقتوں کی وضاحت کر دی ہے اور بعض ایسی دفعات ہیں جو کہ آپشنل ہیں اور بعض ایسی دفعات ہیں جو کہ لازمی قرار دی گئی ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان دفعات کے تحت جو مقدمات مصالحتی عدالتوں کے سامنے پیش ہوئے ہیں وہ ہر صورت میں مصالحتی عدالتوں ہی کے سامنے پیش ہوں گے خواہ ان کا اندراج پولیس اسٹیشن میں ہو یا کسی اور عدالت میں ہو ۔ ان مقدمات کو ہر صورت میں مصالحتی عدالتوں کے سامنے پیش ہونا ہے اور انہوں نے ہی اس کا فیصلہ کرنا ہے ۔ بہر حال اس طریقہ کار کے بارے میں جو شکوک و شبہات سامنے آئے ہیں ۔ اس ضمن میں بھی وزیر قانون کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس پر مزید غور فرماویں گے اور ان تجاویز کی روشنی میں اگر ہم ان کو بہتر بنا سکتے ہیں تو ان کو بہتر بنانے کی کوشش کریں ۔ پنچایت کے قانون کے ساتھ بھی اس قانون کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے میرے ایک معزز بھائی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پنچایت کے قانون کے تحت زیادہ اختیارات

دیئے گئے تھے ۔ ان اختیارات کے تحت مقامی دیہی آبادی کے تنازعے کو زیادہ اچھے اور موثر طریقہ سے حل کیا جاتا رہا ہے اس ضمن میں میں جناب وزیر قانون کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ اس قانون کا بھی مطالعہ کروائیں اور دیکھیں کہ یہ کہاں تک درست ہے کہ رائج الوقت قانون کے تحت ہم ان تنازعات کو زیادہ اچھی طرح اور زیادہ موثر طریقہ سے کہاں تک حل کر سکتے ہیں ۔ اور اس کی روشنی میں اگر ممکن ہو سکے تو ہم اپنے اس مصالحتی عدالتوں کے قوانین میں بھی مناسب ترامیم کر سکتے ہیں ۔ بجلی کی فراہمی کے سلسلہ میں بھی کافی شکایات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اور ایک دو فاضل اراکین نے فاصلو کی پابندی کے بارے میں بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ بعض اضلاع میں جہاں دیہات کے درمیان فاصلے زیادہ ہیں ۔ ان کو اس پابندی سے مستثنیٰ کیا جائے ۔ فی الحقیقت جہاں تک ان علاقوں کا تعلق ہے جہاں پر فاصلہ تین میل سے زیادہ ہیں تو وہ اسی ترتیب سے ان دیہاتوں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور وہاں پر یہ شرط نہیں رکھی جاتی کہ ہر صورت میں ان تمام دیہات کے درمیان اگر فاصلے تین میل سے زیادہ ہیں تو وہاں کوئی بجلی فراہم نہیں کی جائے گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے ۔ اس ضمن میں جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کل اپنے موضوع پر تقریر کرتے وقت اس کی وضاحت فرما دیں گے ۔ جناب گورنر کی ہدایت کے مطابق ہر ضلع اور تحصیلوں کے لئے علیحدہ کوٹہ مقرر کیا گیا ہے اور اس بنا پر آپ نے اپنی ترجیحات کا تعین کرنا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ضلع کے بعض علاقوں میں اس وقت بجلی زیادہ دیہات میں فراہم نہیں کی گئی ہے تو پھر رواں موجودہ سال یا آئندہ سالوں کے لئے آپ نے انہیں ترجیحات کی بنا پر ان علاقوں کو جو کہ پسماندہ ہیں یا جہاں پر یہ سہولیات فراہم نہیں کی گئی ہیں ان دیہات کو بجلی فراہم کرنے کے لئے آپ ان کو اپنی ترجیحات میں ان دیہات کا انتخاب کریں گے اور ان کی سفارش کریں گے ۔

ایک اور شکایت جو کی گئی ہے اس سے قبل بھی ہمیں اس قسم کی کافی شکایات موصول ہوئی ہیں وہ یہ ہے کہ ضلع کونسل کی طرف سے بجلی پہنچانے کے لیے جن دیہات کا انتخاب کیا جاتا ہے بعد میں واپڈا حکام کی طرف سے اس ترتیب کو تبدیل کر دیا جاتا ہے اور وہ دیہات جو ضلع کونسل کی طرف سے شامل کیے جاتے ہیں ان کو نکال دیا جاتا ہے ۔ اس

سلسلہ میں اس سے قبل بھی واپڈا حکام سے رابطہ قائم کیا گیا ۔ انہوں نے یہ کہا کہ جو شرائط مقرر کی گئی ہیں یا فاصلوں کی جو قید مقرر کی گئی ہے اس کے پیش نظر بعض اوقات انہیں یہ تبدیلی کرنا پڑتی ہے ۔ جن دیہاتوں کی سفارش ضلع کونسل کی طرف سے کی جاتی ہے اگر ان دیہاتوں کا فاصلہ تین میل یا پونے تین میل تک ہے تو پھر اس کے بعد دیکھا یہ گیا ہے کہ وہ فاصلے فی الحقیقت تین میل نہیں بلکہ بعض اوقات وہ فاصلے ساڑھے تین میل چار میل یا پانچ میل تک ہوتے ہیں ۔ لہذا اس شرط کے تحت وہاں پر بجلی فراہم نہیں کی جا سکتی ۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا امر ہے جس پر ہم قابو پا سکتے ہیں اور اس کے لیے میری ایک تجویز یہ ہے کہ جس وقت ضلع کونسلیں اپنے دیہات کا انتخاب کریں اس وقت انتخاب کرنے سے پہلے یا لسٹ کو آخری شکل دینے سے پہلے ایکسین ۔ ای ۔ این ۔ واپڈا جو وہاں پر تعینات ہیں اگر ان کو بلا لیں اور ان کے مشورے سے یہ فہرست مرتب ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بعد میں اس قسم کی شکایت کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا ۔ لیکن اس ضمن بھی اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے تو اس کا اظہار بہر حال آپ کل عام بحث میں کریں کیونکہ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس پر چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات کل اظہار خیال بھی کریں گے اور تمام اراکین اس پر مزید اگر کچھ کہنا چاہیں تو کل پھر اس پر اظہار خیال فرمائیں ۔

میچنگ گرانٹ سکیم کے بارے میں بعض اراکین نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جو پسماندہ علاقے ہیں ان کو یہ سہولت دی جائے کہ انہیں نصف سے کم یا اپنے حصہ کی رقم سے بالکل ہی مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصولی طور پر یہ جو تجویز ہے وہ اس سکیم کی نفی کرتی ہے ۔ اس سکیم کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ ہم مقامی آبادی کو ان تمام مقامی دیہی منصوبوں میں شامل کریں اور وہ منصوبے جو عام حالات میں آپ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیے جا سکتے اور آپ فوری طور پر کسی ایک منصوبے پر عمل درآمد کرنا چاہیں تو پھر آپ کو اپنی مدد آپ کے تحت اس سکیم کے اخراجات کا 50 فیصد حصہ ادا کرنا ہوگا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سکیم کی غرض و غایت یہی ہے اور اسی کے پیش نظر ہم نے گذشتہ دو سالوں میں جو نتائج حاصل کیے ہیں وہ انتہائی حوصلہ افزا ہیں اور حکومت کی طرف سے 12 کروڑ روپے کی جو رقم مختص کی گئی ہے وہ تمام رقم خرچ ہوگئی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اتنی ہی رقم دیہات کے لوگوں نے

عوام نے اپنی طرف سے فراہم کی ہے اور دیہاتوں میں ان منصوبوں پر عمل درآمد ہوا ہے ۔ مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ ہمارے بعض اضلاع انتہائی پسماندہ اور بے حد غریب ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کافی کوشش کرنا ہوگی اور لوگوں کو آمادہ کرنا ہوگا اور انہیں اس ضمن میں یہ بتانا ہوگا کہ یہ ایک انتہائی ضروری منصوبہ ہے اور ان منصوبوں میں جب تک آپ کا اشتراک عمل نہیں ہوگا اس وقت تک ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا سکتا ۔ اس لئے یہ تمام اراکین بلدیہ اور جتنے ہمارے دیہاتوں کے اراکین ہیں یونین کونسل کے اراکین ہیں ۔ مرکز کونسل کے اراکین ہیں ضلع کونسل کے جو اراکین ہیں یہ ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اس طرف مائل کریں اور انہیں بتائیں کہ اس سکیم کی افادیت اور اہمیت کیا ہے ۔

ایک معزز رکن نے ضلع کونسل کے چیئرمین کے اختیارات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ جہاں انہیں ایک خاص گریڈ تک کے افسران کے تبادلے کے اختیارات حاصل ہیں وہاں لوکل کونسل سروس کے جو ملازمین ہیں ان کے تبادلے کے یا ان کی تقرری کے اختیارات انہیں حاصل نہیں ہیں ۔ اس ضمن میں ہم گذشتہ سال بھی اس موضوع پر کافی بحث کر چکے ہیں اور سابق صوبائی کونسل کے اراکین جو اس وقت بھی موجود ہیں ۔ انہیں یاد ہوگا کہ مئی جون کے کونسل کے اجلاس کے فوری بعد ہم نے ایک چالیس رکنی کمیٹی بنائی تھی جس نے مختلف امور پر بحث کی تبادلہ خیال کیا ان میں سے ایک امر یہ بھی تھا اور اس پر کافی غور و خوض کے بعد یہ طے کیا گیا کہ جہاں تک لوکل کونسل سروس کے ملازمین کا تعلق ہے وہاں ضلع کونسل کے جو چیئرمین حضرات ہیں ان کے تقرر و تبادلے کا اختیار انہیں حاصل نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ انہوں نے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں تبدیل ہونا ہوتا ہے اور چونکہ ضلع کونسل میں ایک ہی چیف آفیسر ہوتا ہے یا اس سروس کے افراد ایک یا دو ہوتے ہیں اور انہیں مختلف اضلاع میں تبدیل کرنا ہوتا ہے ۔ تو ظاہر ہے کہ ایک ضلع کے چیئرمین از خود کسی اور ضلع میں کسی اور بلدیہ میں تبدیل کرنے کے مجاز نہیں ہو سکتے ۔ اس کیلئے کوئی جواز نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کام کے لئے کوئی بڑا ادارہ ہی ہونا چاہئے جو کسی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں ان ملازمین کا تبادلہ کر سکے ۔

اس کے علاوہ جہاں تک ان کی کارکردگی کا تعلق ہے ۔ میں نے اپنے افتتاحی کلمات میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ اس ضمن میں آپ کو اختیارات حاصل ہیں ۔ آپ ان کی کارروائی کے بارے میں اپنی رپورٹیں مرتب کر سکتے ہیں ۔ ان کی کارروائی اور ان کے کام کے بارے میں جائزہ رپورٹیں آپ بھیج سکتے ہیں اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ لوکل کونسل سروس کے بعض ملازمین میں سے کوئی قطعی طور پر نا اہل ہے یا اس کے خلاف کوئی ایسی شکایات ہیں تو اس ضمن میں آپ حکومت کو لکھ سکتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کی آراء اور تجاویز پر یقیناً عمل درآمد ہوگا ۔ اس کو کافی اہمیت دی جاتی ہے اور دی جائے گی ۔

میرے ایک معزز رکن نے بالخصوص ایک خاص ضلع کے چیف آفیسر کے تبادلے کے بارے میں ذکر فرمایا ہے ۔ اس ضمن میں بھی میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بعض اوقات ہمیں یہ دقت پیش آتی ہے ۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم ضلع کونسل کے چیئرمین اور اراکین کی منشاء کے مطابق ملازمین کی تقرریاں کریں اور ہم یہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ان کو یہ تمام سہولیات باہم پہنچائیں اور ان کے احساسات کا ان کی تجاویز کا احترام کیا جائے ۔ لیکن بعض اوقات اس قسم کی مشکل سامنے آ جاتی ہے کہ رواں سال کے وسط میں اگر آپ کسی ملازم سے ناراض ہو جائیں اور اس کے لئے کوئی خاص وجہ بھی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس ملازم کا سال کے وسط میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ کیا جائے ۔ عام حالات میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ حتی الامکان سرکاری ملازمین کے تبادلے اپریل میں جب کہ تعلیمی سال ختم ہوتا ہے کئے جائیں ۔ بعض ناگزیر حالات میں سال کے دوران میں بھی اس قسم کے تبادلے کئے جاتے ہیں ۔ لیکن کوشش یہ کی جاتی ہے کہ سال کے اختتام میں یعنی مارچ اپریل میں یا مئی جون میں ان کے تبادلے کئے جائیں تاکہ جن ملازمین کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں نقصان نہ ہو ۔ تکلیف نہ ہو بعض اوقات کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے لئے اور بھی بہت سی مشکلات سامنے آ جاتی ہیں سب سے بڑی مشکل مکان کا حصول ہے اس لئے بعض اوقات یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ہم آپ کی تجاویز پر کلی طور پر عمل کر سکیں ۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کی تجاویز اور آپ کی آراء کا بہت احترام کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

ایک تجویز پراجیکٹ کمیٹی کے بارے میں پیش کی گئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے جو سکیمیں دی جاتی ہیں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ حضرات بعض اوقات انہیں اپنے دفتر میں رکھ دیتے ہیں اور چیئرمین ضلع کونسل کو ان کا علم نہیں ہوتا - میں یہ سن کر حیران ہوا ہوں - فی الحقیقت اے - ڈی - ایل - جی نے چیئرمین ضلع کونسل کے ساتھ مل کر ان سکیموں پر عمل درآمد کروانا ہوتا ہے - اور جہاں تک میرا علم ہے یہ تمام وہ سکیمیں ہوتی ہیں جو کہ یونین کونسل کی طرف سے اور ضلع کونسل کی طرف سے سفارش کے بعد حکومت کو بھیجی جاتی ہیں - حکومت از خود ان سکیموں کو ان علاقوں میں یا ان اضلاع میں نافذ نہیں کرتی بلکہ یہ تمام وہ منصوبے ہیں جن کی یونین کونسلوں کی طرف سے مرکز کونسلوں یا ضلع کونسل کی طرف سے سفارشات کی جاتی ہیں اور حکومت پھر وہ منصوبے رورل ڈویلپمنٹ کی وساطت سے ان فنڈز میں سے ان منصوبوں پر عمل درآمد کیا جاتا ہے - آپ کو یہ بھی علم ہے کہ اس وقت تک یونین کونسلیں جو کہ دیہاتوں پر مشتمل ہیں - ان اداروں میں گذشتہ چار سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی اور انہیں فنڈز کی بناء پر ان تمام دیہی سکیموں پر عمل درآمد کیا گیا ہے اور یہ تمام سکیمیں جن پر دیہات کی طرف سے کام کیا گیا ہے مرکز کونسل کی سفارشات اور ضلع کونسل کی سفارشات پر ان منصوبوں کو منظور کیا گیا ہے - اس کے باوجود بھی کسی خاص مقام پر کسی خاص جگہ پر اگر کوئی چیئرمین صاحب یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہاں پر بعض ایسے منصوبے ہیں جو کہ ان کے علم میں نہیں ہیں یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ نے ان کے علم میں لانے کی کوشش نہیں کی ہے تو اس کی وہ نشاندھی کر سکتے ہیں اور اس کے بارے میں چھان بین بھی کی جا سکتی ہے - گورنر ڈائریکٹیو کے بارہ میں ایک ، دو معزز ارکان نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ عام طور پر جو منصوبے ضلعی کونسل کی طرف سے منظور کئے جاتے ہیں اور سال رواں میں ان کے لیے کچھ خاص رقم مختص کی جاتی ہے تو گورنر ڈائریکٹیو کے تحت جو منصوبے علیحدہ پاس ہوتے ہیں ان منصوبوں کو بھی ان ہی میں شامل کیا جاتا ہے - جہانتک میرا علم ہے ان منصوبوں کے لیے جو سپیشل ڈائریکٹو کے تحت آتے ہیں ان کے لیے علیحدہ فنڈز مختص کئے جاتے ہیں گورنر صاحب کی طرف سے جن منصوبوں کے لئے احکامات صادر ہوتے ہیں ان کے لئے علیحدہ فنڈز مختص کئے جاتے ہیں آپکے روزمرہ یا سالانہ اے - ڈی - پی - سے

ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ان منصوبوں یا ان احکامات سے ہٹ کر یہ رقوم مختص کی جاتی ہیں اور جن منصوبوں پر سالانہ منصوبہ بندی کے تحت عملدرآمد ہوتا ہے اگر ان ڈائریکٹیوز کو ان میں شامل کیا گیا ہے تو آپ اس کی نشاندھی کر سکتے ہیں اس ضمن جناب چیرمین ، پی اینڈ ڈی خود وضاحت کے ساتھ اپنے خطاب میں اظہار خیال فرمائیں گے اور اگر کسی معزز رکن کو اس ضمن میں کوئی شکائت ہو یا مزید وضاحت طلب کرنی ہو تو وہ طلب کر سکتے ہیں ۔

ایک انتہائی اہم بات جو میں معزز ارکان کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں اور جن کے بارے میں یہاں شاید یہ نقطہ نہیں اٹھایا گیا گذشتہ چار سال کے عرصہ میں جہاں ہمیں اس بات پر انتہائی خوشی ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے بلدیات نے انتہائی محنت اور انتہائی خلوص سے اپنے ترقیاتی کاموں میں حصہ لیا ہے اور ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی ہے وہاں ہمیں بعض جگہوں سے اس قسم کی شکایات موصول ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں شواھد بھی ہمارے پاس موجود اور میرے ذاتی علم میں بھی ہیں کہ بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں بیشتر ایسے حلقے اور علاقے ترقیاتی کاموں سے محروم رہ گئے جو علاقے منتخب شدہ چیئرمین صاحب کے مخالف فریق سے تعلق رکھتے تھے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے بیشتر بھائی جو یہاں تشریف رکھتے ہیں اور معزز ارکان کے نوٹس میں بھی یہ بات یقیناً ہوگی کہ بیشتر ایسے علاقے جو کسی مخالف فریق سے تعلق رکھتے ہوں ان کو ان کے جائز حقوق سے یا ترقیاتی کاموں سے محروم کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے بلدیات کے نظام کی روائج کے منافی ہے کیونکہ ہمیں ان ارکان اور ضلعی کونسل کے چیئرمین حضرات کا انتہائی احترام ملحوظ خاطر ہے ہم چاہتے ہیں کہ وہ جہاں ان مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے کاموں کا جائزہ لیتے ہیں اور ان مختلف کمیٹیوں کی حیثیت سے راھنمائی کی حیثیت سے ان تمام کاموں کی نگرانی کرتے ہیں میں ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس شہر کے یا اس بلدیہ کے تمام علاقوں کے ترقیاتی کاموں میں دلچسپی لیں نگرانی کریں ان علاقوں کے جو ارکان ہیں انہوں نے خواہ ان کے خلاف ووٹ دیئے ہیں یا نہیں دیئے ہیں ان کے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے مجھے امید ہے کہ آئندہ اور جو موجودہ دور ہے ہم اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ ان تمام ایسے علاقوں میں جو کہ گذشتہ سالوں میں ترقیاتی کاموں سے محروم رہے ہیں ہم ترجیحی بنیادوں پر ان کو

سامنے رکھیں اور ان کے ترقیاتی کاموں کے لیے منصوبے بنائیں گے تا کہ وہ علاقے جو گذشتہ سالوں میں ان کاموں سے محروم رہ گئے ہیں وہاں ترقیاتی کام ہوتے رہیں اور ان علاقوں کے لوگوں کی دلجوئی کی جا سکے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں تمام حضرات کا بیحد شکرگزار ہوں کہ آپ نے اس بحث میں انتہائی دلچسپی سے حصہ لیا ۔

(تین بج کر ستاون منٹ پر اجلاس کی کارروائی کل تک کے لیے ملتوی کی گئی ۔)

اناؤنسر — دو ایسے ضروری اعلانات سن لیجیے ۔ جو کہ سبجیکٹ کمیٹیوں کے اجلاس کے متعلق اور جو وفود گورنر صاحب سے ملاقات کریں گے ان کے بارے میں ہیں ۔

پہلا اعلان یہ ہے جیسا کہ تھوڑی دیر پہلے اعلان کیا گیا تھا اس کے مطابق آج گورنر صاحب سے ملاقات نہیں کر سکیں گے جو وفود آج ملاقات کریں گے ان کی تفصیل یہ ہے چار بجے سیٹر ڈپٹی سیٹر صاحبان کا وفد گورنر صاحب سے ملے گا ۔ ساڑھے چار بجے ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے کونسلرز کا وفد ملے گا اور پانچ بجے بہاولپور ڈویژن اور ساڑھے پانچ بجے ملتان ڈویژن کا ۔

اس کے بعد سبجیکٹ کمیٹیوں کے لیے جن کمروں میں اجلاس ہوں گے وہ میں عرض کر دوں پہلے اعلان کیا جا چکا ہے اور یہ آپ کے پاس بھی ہوگا اس میں لائبریری اور 22 نمبر تک کے کمرے نیچے ہیں اور باقی اوپر ہیں آپ وہاں تشریف لے چلیں ۔

سبجیکٹ کمیٹیوں کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹیں

سبجیکٹ کمیٹی برائے محنت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	فیصلوں پر عملدرآمد کی تفصیل
(1)	اراکان سبجیکٹ کمیٹی کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ لیبر قوانین پر صحیح اور مناسب عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں متعلقہ خامیوں کی نشاندھی کر سکے اور ان کی ایسی شکایات کا جواب ہفتہ یا دس دن کے اندر دیا جانا چاہیئے ۔	چونکہ سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران پہلے ہی محکمہ کی توجہ اس طرف دلا سکتے ہیں لہذا کسی نئے اختیار کے تفویض کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ البتہ محکمہ کو چاہیئے کہ وہ ایسی نشاندھی پر متعلقہ رکن کو ہفتہ عشرہ کے اندر جواب دے ۔	حسب فیصلہ تجویز پر عملدرآمد کیا جائیگا ۔
(2)	الف) ساہیوال ، مظفر گڑھ وہاڑی اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں ہاوسنگ سکیموں کے تحت پلاٹوں کی الاٹمنٹ میں انڈسٹریل ورکرز کا کوٹہ مختص نہیں کیا گیا ہے یہ کوٹہ مختص کیا جائے ۔	(الف) ورکرز کیلئے مختص کیا گیا کوٹہ مارشل لاء انسٹرکشن نمبر 23 کے مطابق ہے جوکہ دریں حالات مناسب ہے ۔ یہ کوٹہ حسب ذیل ہے تعداد پلاٹ ورکرز کیلئے مختص پلاٹ ساہیوال (دو سکیمیں) 1503 — 77 مظفر گڑھ 813 — 41 بوریوالا (ضلع وہاڑی) 557 — 28 ڈی جی خان 868 — 43	فیصلہ پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے ۔

(ج) اسے بڑھا کر 5 فیصد کی بجائے کم از کم 10 فیصد مقرر کیا جانا چاہیئے ۔	(ب) محکمہ ھاوسنگ و فزیکل پلاننگ کے مطابق مختلف پیشہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے کیلئے مناسب غور و خوص کے بعد مارشل لاء انسٹرکشن نمبر 23 کے تحت کوٹہ جات مقرر کئے گئے ھیں ھمیں کسی اور پیشے کے تناسب کو کم کرکے لیبر کے کوٹہ میں اضافہ مناسب نہیں ہوگا ۔	(ب) فی الحال مقرر کردہ کوٹہ جات میں رد و بدل ضروری معلوم نہیں ہوتا ۔
(3) چونکہ لیہ شوگر ملز کی کارکردگی گذشتہ سالوں میں بہتر رہی ہے لہذا اس ملز کو نجی شعبہ میں واپس نہ کیا جائے اور اگر یہ فیصلہ ناگزیر ہو تو ورکرز کی موجودہ مراعات اور حاصل شدہ حقوق کا تحفظ کیا جائے۔	سیکرٹری تھل انڈسٹریز کارپوریشن کی فراہم کردہ اطلاع جوکہ چیئرمین تھل انڈسٹریز کارپوریشن (چیف سیکرٹری) کی منظوری سے جاری کی گئی ہے کے مطابق لیہ شوگر مل کو بند نہیں کیا جا رہا ۔ تاہم اس کی نجی شعبہ کو فروخت کیلئے ٹینڈر طلب کر لئے گئے ھیں جن پر ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ۔ اگر مل کو نجی شعبہ میں فروخت کیا گیا تو اس صورت میں مزدوروں کے تمام قانونی حقوق کا پورا تحفظ کیا جائے ۔	تھل انڈسٹریز کارپوریشن کی وضاحت کے بعد ورکرز کی تشویش رفع ہو جانی چاہیئے ۔

(4) ورکرز پارٹیسپیشن فنڈ سکیم کے تحت کمپنیاں 5 فیصد رقوم وفاقی حکومت کی تحویل میں دیتی ھیں اس کا کچھ حصہ ورکرز ویلفئیر فنڈ میں جمع ھوتا ہے لہذا ان کمپنیوں کے ملازمین کو بھی ورکرز ویلفئیر فنڈ سے تعمیر شدہ مکانات کی الاٹمنٹ کا مستحق سمجھا جائے ۔	ورکرز ویلفئیر فنڈ کا نظم و نسق وفاقی حکومت کی هدایات کے تحت چلایا جاتا ہے ۔ وفاقی حکومت کی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات سے اتفاق کرتے ہوئے تمام صوبائی حکومتوں کو هدایات جاری کر دی ھیں کہ ان تمام کمپنیوں کے مزدوروں کو جو ورکرز پارٹیسپیشن فنڈ میں رقوم جمع کراتی ھیں ورکرز ویلفئیر فنڈ کے تحت بنائے ہوئے پلاٹ مکانات کی الاٹمنٹ کا حقدار سمجھا جائے ۔	وفاقی حکومت نے سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے مناسب هدایات جاری کر دی ھیں ۔
(5) ای ۔ او ۔ بی ۔ آئی سکیم ، سوشل سیکورٹی سکیم اور ورکرز چلڈرن ایجوکیشن سکیم کو کیونکہ ضم کرکے ایک مربوط ادارہ قائم کیا جائے ان تینوں سکیموں کا دائرہ کار ایک جیسی نوعیت کا ہے ۔	وفاقی حکومت نے اس ضمن میں ایک کمیٹی قائم کی ہے جو اس تجویز پر غور و خوض کریگی کہ لیبر قوانین کے تحت عائد کردہ محصولات کو کیوں نہ ایک هی ادارہ وصول کرے ۔ کمیٹی کی سفارشات کے بعد وفاقی حکومت اس بارے میں فیصلہ کریگی ۔	اس ضمن میں وفاقی حکومت کے فیصلے کا انتظار کرنا ہوگا ۔ یاد دھانی کرا دی گئی ہے ۔
(6) ایسی اهم صنعتیں جہاں مزدوروں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے ان کیلئے کم از کم اجرت کا تعین بلا تاخیر کیا جانا چاهیئے ۔	محکمہ محنت کو چاهیئے کہ وہ کم از کم اجرت کے تعین کے عمل کو بغیر تساهل کے جاری رکھے ۔	فیصلہ پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے ۔

(7) مزدوروں کے قانون معاوضہ کے تحت مختلف اضلاع میں جن محکمہ محنت کے افسران کو معاوضہ کمشنر مقرر کیا جاتا ہے ۔ انکی تقرری کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایسے افسران کی تعلیمی قابلیت عموما بی ۔ اے یا مساوی ڈگری سے کم نہ ہو ۔	محکمہ محنت آئندہ ان افسران کی تعیناتی کے وقت ۔ حتی الامکان اس بات کا خیال رکھے کہ وہ گریجونٹ ہوں ۔	محکمہ اس فیصلہ پر عملدرآمد کرے گا ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے خوراک کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ صنعت و معدنی ترقی کی طرف سے کی گئی کارروائی کی صورت حال مورخہ 6-10-83 تک
ابتدا میں آٹے کی مل محکمہ صنعت و معدنی ترقی کے اجازت نامے کے بغیر لگائی جا سکتی تھی - بعد میں اس سہولت کو واپس لے لیا گیا اور پیشگی اجازت نامے کی شرط لگا دی گئی - چونکہ مذکورہ شرط کی مناسب تشہیر نہ کی گئی - لہذا بہت سے لوگوں نے پیشگی اجازت نامے حاصل کئے بغیر آٹے کی ملوں کا لگانا جاری رکھا - اس طریقہ سے 100 سے زیادہ ملیں لاکھوں روپوں کی لاگت سے معرض وجود میں آئیں - ایسی ملوں کا ضیاع اس وقت سود مند - لہذا تجویز کیا گیا کہ ایسی ملوں کو مناسب جرمانہ عائد کر کے اجازت نامے جاری کر دئیے جائیں -	معاملہ محکمہ صنعت و معدنی ترقی سے متعلق ہے - لہذا وہ محکمہ ہائے خوراک و قانون کی مدد سے مناسب کارروائی کرے -	محکمہ صنعت نے ان تمام ملوں کو West pakistan (Control on Establishment and Enlargement Act, 1963. کے تحت نوٹس جاری کئے جن کے متعلق اطلاع ملی کہ پیشگی منظوری کے بغیر کام کر رہی ہیں - ناظم محکمہ صنعت نے ان لوگوں کو سماعت کیا - اس کے بعد جنہوں نے ناظم محکمہ صنعت کے فیصلہ کے خلاف اپیل - جناب معتمد محکمہ صنعت نے ان کی سماعت کی - جو فلور ملوں والے اجازت نامہ کے بارے میں کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے - اب ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جا رہی ہے - اس سلسلے میں ایک خصوصی مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے - اور یہ کیس اس کی عدالت میں پیش کئے جا رہے ہیں -

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس منعقد 23 مئی 1983 کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلہ	اس بارے میں محکمانہ کارروائی کی تازہ ترین صورت حال
1	2	3	4
1	سبجیکٹ کمیٹی برائے محکمہ خوراک کے ممبران کو تھیلہ آٹا کی فیئر پرائس شاپس کی پڑتال کے اختیارات دیئے جائیں۔	سفارش منظور ہوئی	ضروری احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔
2	پنجاب میں چینی کے راشن کا سکیل صوبہ سندھ کے برابر کر دیا جاوے۔	چونکہ یکم اگست 1983ء سے چینی کی راشن بندی ختم کر دی گئی ہے۔ اس لئے اس ضمن میں مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔	
3	ڈپو ہولڈر کے اخراجات میں کمی کرنے کے لئے ڈپو ہولڈر کو اگر وہ چاہے تو راشن چینی کا ماہوار کوٹہ یکمشت اٹھانے کی اجازت دی جاوے۔	چونکہ یکم اگست 1983ء سے چینی کی راشن بندی ختم کر دی گئی ہے۔ اس لئے اس ضمن میں مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔	
4	محکمہ صنعت و معدنی ترقیات کی اجازت کے بغیر تعمیر کردہ آٹا ملوں کو مسمار کرنا مناسب نہ ہے۔ ایسی ملوں کو جرمانہ کرکے ریگولر کر دیا جاوے۔	چونکہ یہ مسئلہ محکمہ صنعت سے متعلقہ ہے۔ لہذا اس پر کارروائی وہی محکمہ کرے گا۔	محکمہ صنعت و معدنی ترقیات کو تحریک کر دی گئی تھی۔ اور محکمہ صنعت نے اطلاع دی ہے کہ وہ محکمانہ کارروائی کی رپورٹ معتمد صوبائی کونسل کو ارسال کر رہے ہیں۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و تجارت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مزکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کی صورت حال مورخہ ستمبر 1983 تک
1-	میاں تجمل حسین نے فرمایا کہ وفاقی حکومت سے درخواست کی جائے کہ کم ازکم دو تجارتی بنکوں کے صدر دفاتر لاہور یا اسلام آباد منتقل کر دیئے جائیں۔	تجویز سے اتفاق کیا گیا۔	متذکرہ تجویز وفاقی حکومت کو پہلے ہی بھجوائی گئی تھی تجارتی بنکوں کے صدر دفاتر کراچی سے اسلام آباد اور اگر ممکن ہو تو لاہور تبدیل کردیئے جائیں۔ یہ تجویز وفاقی کابینہ کے اجلاس مورخہ 14-11-81 منعقدہ لاہور میں بھی رکھی گئی تھی۔ تاہم اسے ایک بار پھر وفاقی حکومت کو بھجوا دیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت کو یادداشت بھجوادی گئی ہے۔
2-	میاں تجمل حسین نے تجویز فرمایا کہ اگر مندرجہ بالا ممکن نہ ہو تو بنکوں کے مقامی بورڈوں کو مکمل اختیارات تفویض کئے جائیں تاکہ وہ قرضاجات اور متعلقہ معاملات کو نمٹا سکیں۔ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے نہ بھی تجویز کیا گیا کہ چونکہ باوجود یاداشتوں کے وفاقی حکومت نے ابھی تک کوئی فیصلہ	ایضا	

	نہیں کیا- لہذا جناب وزیر صنعت پنجاب وفاقی وزیر خزانہ سے جلد فیصلے کیلئے معاملے کو اٹھائیں -	
3 -	میاں تجمل حسین نے پر زور تجویز کی کہ شاہدرہ کا علاقہ مستقل نمائش کے اجرا کیلئے مناسب نہیں کیونکہ ماضی میں اس جگہ پر لگائی گئی نمائشیں کامیاب نہ تھیں - ان کا خیال تھا کہ نمائش کیلئے اور بالخصوص مستقل نمائش کیلئے یہ جگہ موزوں نہیں - چنانچہ فیصلہ کیا کہ میاں تجمل حسین ایک مفصل یادداشت محکمہ صنعت کو ضروری کارروائی کے لئے بھجوائیں گے -	میاں تجمل حسین سے اس بارہ میں یاد داشت موصول ہوگئی تھی - اس کی روشنی میں کچھ اور مقامات کا سروے کیا گیا ہے - اور سب سے موزوں جگہ کے بارے میں کیس گورنر صاحب کی منظوری کیلئے بھیجا جا رہا ہے -
4 -	مسٹر عبدالقیوم بھٹی نے بتایا کہ محکمہ صنعت نے صنعتی پالیسی کا مسودہ (Draft Industrial policy) تیار کیا ہے - تجویز کیا گیا کہ اسے جلد از جلد مکمل کیا جائے -	تجویز سے اتفاق کیا گیا - صنعتی پالیسی کا مسودہ جناب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ چیف اکاؤنٹنٹ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ، تمام کمشنرز صاحبان کو ان کے اظہار رائے کیلئے بھجوا دیا گیا ہے - ان کی آرا موصول ہونے پر یہ جناب گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا -

5 ۔ میاں تجمل حسین نے تجویز کیا ہے کہ ایوان صنعت و تجارت لاہور صنعت کے بارے میں ایک مذاکرے کا اہتمام کرے اور محکمہ صنعت اس سلسلے میں ضروری سہولتیں فراہم کرے ۔	ایضاً	متذکرہ تجویز ایوان صنعت و تجارت کے زیر غور ہے ۔ مذاکرے کی افادیت کے مثبت نتائج کی صورت میں اس کے اہتمام کا بندوبست کر دیا جائے گا ۔
6 ۔ میاں تجمل حسین نے تجویز کیا کہ چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے دوران صوبے میں مزید نئے صنعتی علاقے قائم کئے جائیں ۔	ایضاً	چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے دوران نئے صنعتی علاقے قائم کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔
7 ۔ مسٹر عبدالقیوم بھٹی نے تجویز کیا کہ لاہور میں کے قیام کی کوششیں کی جانی چاہئیں ۔	ایضاً	یہ معاملہ پہلے ہی وفاقی حکومت کے زیر غور ہے اور اس پر پیش رفت جاری ہے ۔ کاہنا فیروز پور روڈ کے قریب مناسب جگہ کا انتخاب حصول کی کوشش جاری ہے ۔

سبجکیٹ کمیٹی برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	فیصلہ سپیشل کمیٹی	محکمانہ حتمی فیصلے
1۔ کمیٹی نے ہنگامی صورت حالات میں اخراجات کی پیشگی منظوری کی بجائے اگلے اجلاس میں منظوری حاصل کرنے کی سفارش کی۔ اس سلسلے میں لوکل کنٹریکٹ رولز 1981 کی شق نمبر 7 میں ترمیم کرنے کی شفارش کی۔	اگر چہ تجویز سے بہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کسی قسم کے ہنگامی حالات میں کن اخراجات کے لئے اختیار حاصل کرنے کی تجویز ہے۔ تاہم قانون کے تحت چیئرمین کو 25000 روپے تک خرچ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اگر ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ کونسل کی رضا مندی حاصل کرنا ضروری ہے۔ تو کونسل کا ہنگامی اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔ مالی اختیارات لوکل کونسل کو ہونے چاہیے نہ کہ ایک آدمی کو چیئرمین کو ایسے اختیارات تفویض کرنا۔ جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔	محکمہ نے جنگ کی صورت یا کسی علاقہ کے گورنمنٹ کی جانب سے مصیبت زدہ قرار دیئے جانے کی صورت میں سفارش سے اتفاق کیا۔
2۔ کمیٹی نے شفارش کی کہ پہلی عدم اعتماد کی تحریک اگر پہلے چھ ماہ بعد اور	ترمیم ہو چکی ہے مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔	مجوزہ ترمیم پنجاب آرڈیننس چار 1981 کے تحت ہو چکی ہے۔ لہذا مزید کارروائی یا ترمیم کی ضرورت نہ ہے۔

اس کے بعد تیس روز کے اندر پیش نہ ہو تو یہ تصور کیا جانا چاہیے ۔ کہ وہ تحریک پیش اور نامنظور ہو گئی ۔ جیسا کہ دوسری اور تیسری تحریکوں میں یہ قیاس کیا جاتا ہے ۔		
3 ۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ حکومت موجودہ قانون میں ترمیم کرے اور ہر لوکل کونسل کے وائس چیئرمین کے اختیار کو مختص کرے ۔	محکمہ کی رائے کی روشنی میں تجویز سے اتفاق نہیں ہے اور موجودہ قانون میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ۔	شق نمبر 10 لوکل کونسل رولز 1980 کے تحت چیئرمین ہاوس کی منظوری کے بعد وائس چیئرمین کو اپنے اختیارات میں سے جس حد تک چاہے اختیارات دے سکتا ہے ۔
4 ۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ لوکل کونسلوں کے چیئرمین کو Entertainment charge سوا روپے فی کس کی بجائے تین روپے ہونا چاہیئے ۔	مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے ۔	یہ اخراجات پہلے ہی فی کس اڑھائی روپے ہو چکے ہیں ۔ مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے ۔
5 ۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ پراجیکٹ منیجروں کی	محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔	موجودہ طریق کار تحت چیئرمین ضلع کونسل یعنی پراجیکٹ ڈائریکٹر پہلے ہی

سالانہ خفیہ رپورٹ لکھنے کے سلسلے میں پراجیکٹ ڈائریکٹر یعنی چیئرمین کونسل کو Countersign کرنے کے اختیارات دیئے جانے چاہئیں -

اپنے تاثرات ریکارڈ کرانے کے لئے موثر ہیں - کیونکہ اس طریق کار کے مطابق چیئرمین ضلع کونسل پراجیکٹ ڈائریکٹر اگر چاہے تو اپنے تاثرات تحریری طور پر ڈپٹی کمشنر ضلع جو پہلے Counter signing افسر ہیں کو جنوری کے پہلے مہینہ میں دے سکتے ہیں اور ڈپٹی کمشنر اس تحریری رپورٹ کی روشنی پراجیکٹ منیجر کی سالانہ رپورٹ میں اندراج کریں گے اور اگر پراجیکٹ ڈائریکٹر اور ڈپٹی کمشنر میں اختلاف رائے پایا جائے تو وہ رپورٹ کمشنر صاحب کی وساطت سے بھیجی جائے گی اور اگر کمشنر صاحب چاہیں تو پراجیکٹ منیجر کی رپورٹ میں اپنے تاثرات کا اندراج کر سکتے ہیں مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر محکمہ کی رائے میں موجودہ طریق کار جاری رہنا چاہئیے -

(6) لوکل کونسل کا ورکنگ بیلنس پچھلے سابقہ سال کے اصل خرچ کا بارھواں حصہ ہونا چاہئیے -

محکمہ مالیات کی رائے سے اتفاق ہے - ہر لوکل کونسل کا ورکنگ بیلنس محکمہ مالیات مقرر کرتا ہے - یہ اختیارات مرکزی حکومت کی طرف صوبائی حکومت بروئے کار لاتے وقت قومی اقتصادی

پالیسی کومد نظر رکھتی ہے
یہ معاملہ محکمہ مقامی حکومت نے محکمہ مالیات کو اس سفارش کے ساتھ بھیجا تھا ۔ کہ تجویز کو منظور کر لیا جائے ۔ مگر محکمہ مالیات نے مخالفت میں رائے دیتے ہوئے تحریر کیا ہے ۔ کہ ورکنگ بیلینس مقرر کرنے کے لیے صرف متعلقہ لوکل کونسل کا کنٹجینٹ کا خرچہ مد نظر رکھا جانا چاہیے ۔ مگر محکمہ ہذا ہی متفرقات کے اخراجات میں عملہ کی تنخواہوں کا خرچ شامل کر کے ورکنگ بیلینس مقرر کرتا ہے ۔

(7) تعلیم اور صفائی سے متعلقہ سٹاف کی بھرتی کے سلسلے میں لوکل کونسلوں کو آسامیاں تخلیق کرنے کا اختیار ہونا چاہیے بشرطیکہ وہ غیر ترقیاتی اخراجات کی 50 فیصد مقررہ حد سے تجاوز نہ کرے

کمیٹی کی سفارش مورخہ 83 - 7 - 16 سے اتفاق ہے ۔

کارپوریشن اور ضلع کونسل ہائے میں نئی اسامیاں کی منظوری حکومت دیتی ہے ۔ میونسپل کمیٹی اور ٹاون کمیٹی ہائے کے متعلقہ اختیارات علی الترتیب کمشنر صاحبان اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو حکومت نے تفویض کر رکھے ہیں یہ معاملہ مورخہ 83 - 7 - 16 کو ایک

		اعلی سطح کے اجلاس میں جسکی صدارت وزیر بلدیات پنجاب نے کی میں زیر بحث آیا طویل بحث و تمحیص کے بعد یہ سفارش کی گی کہ اس معاملہ میں لوکل کونسل کی جانب سے معاملہ کی وصولی کے ایک ماہ کے اندر اگر متعلقہ مجاز آفسیر کی جانب سے فیصلہ یا اطلاع موصول نہ ہو تو لوکل کونسل کی تجویز از خود منظور تصور ہوگی ۔
(8) کمیٹی میں تجویز پیش کی گئی کہ مارکیٹ کمیٹی کی آمدنی سے ضلع کونسل کو حصہ دیا جائے جس پر سفارش کی گئی کہ 50 فیصد آمدنی ضلع کونسل کو دی جائے ۔	محکمہ زراعت سے اتفاق ہے ۔ چونکہ مارکیٹ کمیٹی کی آمدنی محدود ہوتی ہے اسلئے ضلع کونسل کو اس آمدنی سے 50 فیصد دیا جائے ۔ اتفاق نہ ہے ۔	محکمہ لوکل گورنمنٹ سفارش سے اتفاق کرتا ہے ۔ محکمہ زراعت نے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ کمیٹی خود کار اور خود مختار مالی ادارہ ہے اور وہ اپنی ضروریات کے لئے گورنمنٹ سے کوئی امداد حاصل نہیں کرتا ۔ مارکیٹ کمیٹی جو فنڈ حیثیت مارکیٹ کمیٹی فیس کے اکٹھا کرتی ہے ۔ وہ کسانوں کی بہبود اور بہتری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے اطلاعات ، ثقافت و سیاحت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	محکمہ کی طرف سے حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورتحال
1	لیتھرال، پنجاڑ اور نڑ (ضلع راولپنڈی) کو مقامات سیاحت کے طور پر ترقی دی جائے۔	اس سفارش پر کام شروع ہو چکا ہے۔	چھٹے پانچسالہ ترقیاتی منصوبہ میں یہ سکیم تیس لاکھ روپے کے مجوزہ تخمینہ کے ساتھ شامل کر لی گئی ہے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر و چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی کو پی سی - ۱ فارم پر منصوبہ مرتب کرنے کیلئے تحریک کی گئی ہے۔
2	(الف) مظفرگڑھ کے نزدیک شیر شاہ پل کے مقام پر ایک پارک ٹورسٹ ہٹ تعمیر کئے جائیں۔	ترجیحی مقامات پر ٹورسٹ ہٹ کی تعمیر کے بعد یہ سکیم تیار کی جائے گی۔	محکمہ نے فورٹ منرو کلر کہار مری اور شیر شاہ کے مقامات پر ٹورسٹ ہٹ کی تعمیر کیلئے منصوبہ بنا کر پروونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کے سامنے پیش کیا تھا۔ پروونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے ہدایت کی کہ فی الحال فورٹ منرو اور کلر کہار کو ترجیح دی جائے۔ چنانچہ محکمہ نے ان دو مقامات پر ٹورسٹ ہٹ بنانے کی سکیم منظور کر لی ہے اور اس سکیم کیلئے موجودہ مالی سال میں رقم بھی حاصل کر لی ہے مری اور شیر شاہ کیلئے اس قسم کی سکیم بعد میں تیار کی جائے گی۔

(ب)	قومی شاہراہ پر اٹک سے رحیم یار خان تک ہر پچاس میل کے فاصلہ پر اور خصوصاً ان مقامات پر جہاں جنگلات ہیں سیاحوں کے قیام کیلئے جگہیں تعمیر کی جائیں ۔ محکمہ جنگلات کو تاکید کی جائے کہ اس سلسلہ میں منصوبہ بندی پر اعملدرآمد کرے ۔ یہ سکیم اس اعتبار سے اہم ہے کہ بین الاقوامی شاہراہ اور غیر ملکی سیاحوں کی گذر گاہ اور انہیں سہولیات مہیا کرنے سے متعلق ہے ۔	اس سفارش پر کام شروع ہو چکا ہے ۔	چھٹے پانچسالہ ترقیاتی منصوبہ میں ۱۸۰ لاکھ روپے کے مجوزہ تخمینہ کے ساتھ یہ سکیم شامل کر دی گئی ہے ۔ صوبائی چھٹے پانچسالہ منصوبہ میں یہ ممکن نہیں ہو گا کہ اس سکیم پر پوری طرح سے عملدر آمد کیا جا سکے ۔ لہذا وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے وہ اسے اپنے چھٹے پانچسالہ منصوبہ میں شامل کر لیں ۔
3	ضلع مظفر گڑھ کے صدر مقام پر ڈسٹرکٹ آرٹس کونسل قائم کی جائے ۔	فی الحال مظفر گڑھ میں آرٹس کونسل کا قیام محکمہ ترجیحات میں شامل نہیں ہے ۔	محکمہ ابھی ڈویژنل صدر مقامات پر آرٹس کونسلیں قائم کرنے کے اقدامات کر رہا ہے ۔ ضلعی صدر مقامات ہنوز محکمہ کی ترجیحات میں شامل نہیں ہیں ۔ اپنی باری پر اس سفارش کو زیر غور لا کر عمل درآمد کیا جائے ۔

4	(الف) لیا پرالہ کو تفریحی مقام کے طور پر ترقی دی جائے۔ محکمہ آبپاشی و توانائی کو اس سلسلہ میں تحریک کی جائے کہ تفریحی مقام کی تعمیر کے بعد اس جگہ کو سیاحوں کے لئے کھلا رکھا جائے اور اگر ضروری ہو تو اس مقام کے بعض ممنوعہ حصوں کو سیاحت کیلئے منصوبہ علاقہ قرار دیا جائے	جگہ تعین ہونے کے بعد اس سفارش پر عمل کرنے کے لئے سکیم بنائی جائے گی۔	محکمہ آبپاشی کو تحریک کی گئی ہے کہ مناسب جگہ تعین کر کے سیاحوں کیلئے اسے ترقی دی جائے۔
	(ب) ہرن مینار اور ملحقہ علاقہ کو مقام سیاحت کے طور پر ترقی دی جائے۔	رقم ملنے کے ساتھ ہی سکیم پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔	ہرن مینار کو سیاحت کے نقطہ نظر سے ترقی دینے کیلئے ۶۳ لاکھ روپے کی ایک سکیم منظور کی جا چکی ہے اور سال رواں میں اس سکیم کیلئے رقم مختص کرنے کیلئے محکمہ مالیات اور منصوبہ بندی و ترقیات سے درخواست کی جا چکی ہے۔
5	نظامت سیاحت کو گاڑیاں فراہم کی جائیں۔	کارروائی مکمل ہو چکی ہے۔	نظامت سیاحت کو دو کاریں مہیا کی جا چکی ہیں۔
6	ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے بجائے	اگلے سال کے بجٹ میں ان آسامیوں کی تخلیق کے	محکمہ مالیات کے ساتھ یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا جسکے نتیجہ میں ملتان ، راولپنڈی اور فیصل

	ڈپٹی ڈائریکٹرز کی آسامیاں تخلیق کی جائیں اور محکمہ مالیات میں یہ معاملہ موثر طور پر اٹھایا جائے ۔	لئے تحریک کی جائے گی ۔	آباد ڈویژن ہیڈکوارٹرز میں ڈپٹی ڈائریکٹرز (اطلاعات) کی آسامیاں تخلیق ہو کر افسران کی تعیناتی عمل میں لائی جا چکی ہے ۔ بقیہ ڈویژنل ہیڈکوارٹرز یعنی بہاولپور ' ڈیرہ غازی خان ' گوجرانوالہ اور سرگودھا میں ڈپٹی ڈائریکٹرز (اطلاعات) کی آسامیوں کی بجٹ 85-1984ء میں تخلیق کیلئے وہ محکمہ مالیات سے درخواست کی جائیگی ۔
7	محکمہ اطلاعات پروٹوکول افسران کے حق میں خصوصی تنخواہ کی منظوری کیلئے اقدامات کرے ۔	صوبائی و وفاقی حکومتیں پروٹوکول افسران کو کوئی خصوصی تنخواہ نہیں دیتیں اسلیئے محکمہ ھذا سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات قبول کرنے سے قاصر ہے ۔	اس معاملہ کے حقائق جاننے کیلئے باقی صوبائی حکومتوں اور وفاقی حکومت سے دریافت کیا گیا اور معلوم ہوا کہ پروٹوکول ڈیوٹی پر مامور افسران کو کوئی خصوصی تنخواہ نہیں ادا کی جاتی ۔ اس جائزہ کے بعد مزید کارروائی کی گنجائش نہیں ہے ۔
8	سبجیکٹ کمیٹی ، جناب گورنر پنجاب سے ملاقات کرے گی اور یہ بھی اظہار کرے گی کہ محکمہ اطلاعات ثقافت و سیاحت کو مطلوبہ فنڈز فراہم نہیں کئے جا رہے	مندرجہ حقائق کی روشنی میں سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر ایک حد تک عمل درآمد ہو چکا ہے ۔ مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے	محکمہ نے اس سلسلہ میں توجہ دی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں رواں مالی سال میں سیاحت کی ترقی کیلیے 19 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ جبکہ آرٹس کونسلز کی ترقی کیلئے 28015 لاکھ روپے مزید مختص کئے گئے ہیں ۔

ہیں اور یہ عرضداشت پیش کرے گی کہ جناب گورنر محکمہ مالیات ترقیات و منصوبہ بندی کو ہدایات کریں کہ محکمہ مذکورہ کو مطلوبہ فنڈز فراہم کریں ۔

وفاقی حکومت کے ادارہ پی ٹی ڈی سی کیلئے بھی قومی سطح پر 31 لاکھ روپے برائے فروغ سیاحت فراہم کئے گئے ہیں ۔ اس طرح محکمہ ہذا کو اس بارہ میں کوئی شکایت نہیں ہے ۔ محکمہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سبجیکٹ کمیٹی کو اس سلسلہ میں جناب گورنر سے ملاقات کی اب ضرورت نہیں ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے اوقاف کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

کالم نمبر (1)	کالم نمبر 2	کالم نمبر (3)
سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
(1) سیکریٹری حکومت پنجاب و چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب نے بجٹ اوقاف آرگنائزیشن برائے 1983-84 سبجیکٹ کمیٹی کو غور کیلئے پیش کیا ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے تمام بجٹ کا جائزہ لیتے ہوئے سفارش کی کہ جناب گورنر پنجاب اوقاف آرگنائزیشن کے بجٹ کی منظوری فرمادیں		بجٹ جناب گورنر پنجاب کی خدمت میں بذریعہ سمری برائے حتمی منظوری پیش کیا گیا تھا جو انہوں نے منظور فرما دیا ہے ۔
(2) میاں شجاع الرحمان، کنوینر سبجیکٹ کمیٹی نے سفارش کی کہ دربار حضرت داتا صاحب میں حفاظت پاپوش کے	فیصلہ ہوا کہ موجودہ انتظام بحال رہے ۔	محکمہ نے اس تجویز کا جائزہ لیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تجویز کا ردعمل صوبہ بھر میں تمام مزارات و مساجد پر ہو گا،

موجودہ نظام کو تبدیل کرکے حفاظت پاپوش کا کام محکمہ اوقاف بلا اجرت خود انجام دے ۔ حفاظت پاپوش کیلئے ملازم رکھے جائیں اور مرکزی دروازوں پر اس تحریر کے بورڈ آویزاں کر دیئے جائیں جوتے رکھنے کی کوئی اجرت نہیں ۔ تاہم اگر کوئی دینا چاہے تو حسب توفیق کمیٹی بکس میں ڈال دے ۔ اس مقصد کیلئے کیش بکس تمام دروازوں پر رکھے جائیں ۔ اس سفارش پر تفصیلی بحث ہوئی اور یہ فیصلہ ہوا کہ حفاظت پاپوش کے بارے صوبہ بھر میں محکمہ اوقاف کے موجودہ نظام کا جائزہ لیا جائے اور اس وقت ہونے والی کل آمدن بذریعہ ٹھیکہ جات اور مذکرہ بالا تجویز پر عمل کرنے سے ہونے والی خرچ کے تخمینہ جات تیار کئے جائیں اور ساتھ ہی عوام کے ردعمل کا جائزہ لیا جائے ۔

اس وقت اس مد سے محکمہ کو صوبائی سطح پر کل آمدنی 16 لاکھ 72 ہزار ایک سو روپے سالانہ ہو رہی ہے ۔ اس تجویز پر عملدرآمد کی صورت میں محکمہ نہ صرف اس آمدنی سے محروم ہو جائیگا بلکہ اس کے علاوہ حفاظت پاپوش کیلئے عملہ بھرتی کرنے پر کم از کم دس لاکھ روپے کے مزید اخراجات برداشت کرنے ہونگے ، جملہ ناظمین اوقات سے آمدنی اخراجات اور عوامی ردعمل کو مد نظر رکھتے ہوئے آراء طلب کی گئی تھیں ، ماسوائے دو ناظمین کے باقی سب کی طرف سے رپورٹیں موصول ہو گئی ہیں ۔ رپورٹیں مکمل آنے پر تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حتمی موحکمانہ تبصرہ پیش کیا جائیگا ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	تجاویز سبجیکٹ کمیٹی	سفارشات سپشل کمیٹی	عملدرآمد رپورٹ
(1)	راجہ شوکت حسین وائس چیرمین ضلع کونسل گجرات نے تجویز پیش کی کہ سرائے عالمگیر تا جلال پور سوبتیاں سڑک جو کھیت تا منڈی سڑکوں کے پروگرام کے تحت زیر تعمیر ہے اسکی خط بندی گڑھ جیب کے نزدیک دائیں طرف موڑ کر کوٹلہ کو گوٹیلا سے ملا دیا جائے بسطرح سڑک کا رخ موڑنے سے دو میل لمبائی کم ہو جائے گی علاوہ ازیں پلوں میں بھی بچت ہو گی ۔	خط بندی کی تبدیلی کونسل کی منظوری کے بغیر بہت سے رکاوٹیں پیدا کر سکتی ہے جو کہ حکومت کی پالیسی کے منافی ہے اس سفارش پر اس وقت تک غور نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اس ضمن میں ضلع کونسل قرارداد منظور نہ کرے ۔	سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ کے دوران یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ جب تک ضلع کونسل اس ضمن میں قرارداد منظور نہیں کرتی خط بندی کی تبدیلی ممکن نہیں مگر ابھی تک ضلع کونسل کی طرف سے کوئی قرارداد اس ضمن میں موصول نہیں ہوئی ہے ۔
(2)	چوھدری اختر علی چیرمین ضلع کونسل سیالکوٹ نے خواھش ظاھر کی کہ مرالہ تا کلووال سڑک جو کھیت تا منڈی سڑکوں کے پروگرام کے تحت بن رھی ہے اسکو کلووال ریسٹ ھاوس تک بڑھا دیا جائے ۔	اس سفارش کو حکومت پہلے ہی منظور کر چکی ہے اس پر مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ۔	مرالہ تا کلووال سڑک ریسٹ ھاوس تک بڑھا دی گئی ہے ۔ اس سڑک کی لمبائی 9 میل ہے 6.25 میل اب تک مکمل ہو چکے ہیں بقایا کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا ۔

3- چوہدری اختر علی چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ نے مزید تجویز پیش کی کہ سیالکوٹ ایمن آباد کو 3 میل اور بڑھا کر جی ٹی روڈ سے ملا دیا جائے۔	محکمانہ وضاحت کی بنا پر تجویز کی منظوری کی سفارش نہیں کی جاتی۔	سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ کے دوران یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ ضلع گوجرانوالہ کا کھیت تا منڈی سڑکوں کا پروگرام (سو) میل کے ہدف سے پہلے ہی تجاویز کر چکا ہے اور اس میں مزید اضافہ سے منصوبے پر برا اثر پڑیگا لہذا تجویز پیش کی گئی تھی کہ ضلع کونسل اپنے منظور شدہ میلوں سے تین میل نکال کر اس سڑک میں شامل کر دے اور اس ضمن میں ایک قرار داد پاس کر دے تاکہ تجویز پر غور کیا جا سکے مگر تاحال کوئی قرار داد اس سلسلے میں محکمہ کو موصول نہیں ہوئی ہے۔
4- چوہدری اختر علی نے کہا کہ شکر گڑھ اخلاص پور سڑک کو اعلیٰ ترجیح دی جائے اور اس کو 1983-84 مالی سال میں شروع کر دیا جائے۔	منصوبہ منظور ہو چکا ہے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس سڑک کے لئے دس لاکھ روپے منظور کئے جائیں تاکہ کام اس مالی سال میں شروع کر دیا جائے۔	حکومت نے اس سڑک کے لئے اس مالی سال میں 9.5 لاکھ روپے منظور کر دیئے ہیں اور کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔
5- اے ایچ مغل نے خواہش ظاہر کی	رصیف (Cause way) کا منصوبہ	بیجا کے نزدیک رصیف بنانے کی تجویز

کہ جبا کے نزدیک رصیف (Cause way) کا خاکہ جلد مکمل کیا جائے اور جبا گڑھ ڈھوک بڈھال سڑک کا کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچایا جائے اور مندرہ چکوال سڑک کی کشادگی کا کام بھی تیز کیا جائے ۔

فنی بنا پر نہیں بنایا جا رہا ہے مندرہ چکوال سڑک کا تین میل کا بقایا حصہ اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا ۔

ابھی نامکمل ہے ۔

۱۔ ایک تجرباتی رصیف بناہ نالہ جو پنڈ دادن خاں جہلم سڑک پر واقع ہے بنایا جا رہا ہے اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو اسی طرح کا رصیف جبا نالہ پر تعمیر کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

2۔ جبا گڑھ ڈھوک بڈھال سڑک کی لمبائی گیارہ میل ہے پانچ میل جون 1983 تک مکمل ہو چکے ہیں اور اسی سال تقریباً چار میل اور مکمل ہو جائیں گے بقایا کام مالی سال 84-85 تک مکمل ہو جائے گا ۔

3 ۔ مندرجہ چکوال سڑک کو چوڑا کرنے اور اس کی اصلاح کرنے کا کام مناسب طریقہ سے چل رہا ہے تین میل بقایا رہ گئے ہیں جو اس مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے ۔

6 - شیخ امر الٰہی چیئرمین میونسپل کمیٹی نے خواہش ظاہر کی کہ ڈھنڈی چک میرا شریف ضلع اٹک گورنر پنجاب نے اپنے حالیہ دورہ تلہ گنگ میں منظوری دی تھی اس سڑک کو جلد از جلد بنایا جائے ۔	محکمہ مواصلات و تعمیرات نے اس تجویز پر غور کیا ہے اور ایک خلاصہ کی صورت میں گورنر پنجاب کی خدمت میں 24 جولائی 1983ء کو احکامات جاری کرنے کے لئے بھیجا ہے ۔	خلاصہ ایک دفعہ پھر 13 ستمبر 1983ء کو گورنر پنجاب کی خدمت میں حکم جاری کرنے کے لئے بھیجا ہے اور ابھی تک وصول نہیں ہوا ہے ۔
7 - شیخ امر الٰہی چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک نے تجویز پیش کی کہ اٹک فتح جنگ سڑک کو چوڑا کیا جائے ۔	سپیشل کمیٹی نے محکمہ کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا ہے ۔	کسی سڑک کو چوڑا کرنے کے لئے اس پر کم از کم 800 مشینی گاڑیوں کی آمد و رفت ضروری ہے اس سڑک پر روزانہ 364 گاڑیاں گزرتی ہیں لہذا فی الحال اس کو چوڑا کرنے کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا جا سکتا ۔
8 - شیخ امر الٰہی نے تجویز پیش کی کہ 1983-84ء کا سالانہ ترقیاتی پروگرام اور کھیت تا منڈی سڑکوں کا پروگرام تمام ضلع کونسلوں کو تقسیم کیا جائے انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ محکمہ ہائی وے سڑکوں کو بہتر طور پر تعمیر کرنا چاہئے ۔	محکمہ کی وضاحت کی بنا پر مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے ۔	سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کتاب محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ہر ضلع کونسل کو ارسال کر دیتے ہیں ۔ ضلع کا کھیت تا منڈی سڑکوں کا پروگرام ضلع کونسل کی سفارش پر مرتب کیا جاتا ہے ۔ یہ عمل محترم ارکان کے

علم میں ہے ۔ محکمہ ھائی وے نے بہتر طریق پر سڑکیں بنانے کے لئے مناسب اقدام اٹھائے ہیں اگر ضلع کونسل کے کسی رکن کے علم میں کسی سڑک پر ناقص کام ہونے کی اطلاع آئی ہے تو وہ محکمہ کے نوٹس میں لائی جائے ۔ اس کی بہتری کے لئے فوراً اقدام اٹھایا جائے گا ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے زراعت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	زرعی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلہ	مذکورہ سفارش پر محکمہ کی عمل درآمد کی تفصیل
1	2	3	4
۱۔	زرعی سبجیکٹ کمیٹی نے سفارش کی کہ مراکز کی سطح پر زرعی ضروریات مثلاً کھاد ، بیج ، کرم کش ادویات ، قرضہ جات ، ڈیزل اور دیگر سہولیات بہم پہنچائی جائیں اور ان کے ڈپو قائم کئے جائیں تاکہ کاشتکاروں کو ان کے حصول میں کوئی دشواری پیش نہ آئے ۔ زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن اور پنجاب سیڈ کارپوریشن کوشش کریں کہ مرکز پر کھاد اور بیج کا ڈپو موجود ہو ۔ اسی طرح کرم کش ادویات کے ڈیلروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ بھی اپنے ڈپو مرکز کی سطح پر قائم کریں ۔ زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن اور پنجاب سیڈ کارپوریشن اس سلسلے میں جامع منصوبہ تیار کر کے اپنے اپنے بورڈوں سے اس کی باقاعدہ منظوری لیں تاکہ اس سفارش	محکمہ کی سفارش سے اتفاق ہے	محکمہ زراعت پنجاب کاشتکاروں کی اہم زرعی ضروریات مثلاً بیج ، کھاد اور کرم کش ادویات کی فراہمی سے پوری طرح آگاہ ہے اور مسلسل کوشش کرتا رہا ہے کہ یہ زرعی ضروریات کاشتکاروں کو بروقت آسانی سے ان کے گھروں اور فارموں کے قریب ہی مہیا ہو جائیں ۔ اس امر کی پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن اور کوآپریٹو بنکوں کے ڈپوؤں اور پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈیلروں کے ذریعہ کاشتکاروں کو عمدہ اور معیاری بیج فراہم کیا جائے ۔ کھاد کی تقسیم کا انتظام اس وقت نجی شعبہ میں ہے ۔ جس نے صوبہ کے مختلف

پر عمل درآمد ہو سکے ۔		مراکز میں اپنے سیلز ڈپو قائم کر رکھے ہیں ۔ جن مراکز پر نجی شعبہ کے سیل ڈپو موجود نہیں ہیں ۔ زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہاں اپنے سیلز ڈپو قائم کرے ۔ تاکہ کاشتکاروں کو کھاد کی مختلف اقسام کی خرید کے سلسلے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے ۔ اسی طرح کرم کش ادویات کی تقسیم کا کام بھی نجی شعبہ سرانجام دے رہا ہے ۔ تاہم محکمہ زراعت اس شعبہ کے تعاون سے یہ کوشش کر رہا ہے کہ مراکز میں کرم کش ادویات ضرورت کے مطابق کاشتکاروں کو آسانی سے مہیا ہو سکیں ۔
2- یہ بھی سفارش کی گئی کہ مختلف اضلاع میں کاشتکاروں کو کرایہ پر آلات کشا ورزی مہیا کئے جائیں ۔ ان میں چیزل پلاؤ روٹاویٹر ، ڈیسک هیرو ، سیڈ ڈرل وغیرہ شامل ہوں اور یہ فصلات کی مناسبت سے مہیا کئے جائیں ۔ ان علاقوں کی فصلات اور زمینی خاصیت کے مطابق یہ آلات کشاورزی مراکز کی سطح پر رکھ جائیں ۔ پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن اس پروگرام کو	محکمہ کی سفارش سے اتفاق ہے ۔	اس ضمن میں زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن کو ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ مذکورہ آلات کی بجائے ریپر ، تھریشر اور دوسرے مشینیں کاشتکاروں کو مہیا کرے ۔ کیونکہ ان سے کاشتکاروں کو زیادہ فائدہ ہوگا ۔

عملی جامہ پہنچانے کے لئے سکیم تیار کرے اور بورڈ سے منظوری لے -

3- ممبران زرعی سبجیکٹ کمیٹی نے پر زور سفارش کی کہ نجی اداروں کے تیار کردہ زرعی آلات کی کوالٹی و معیار کو جانچنے چیک کرنے کے لئے اور ان کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئیرنگ کو خصوصی ھدایات و اختیارات دئیے جائیں -

محکمہ کی شفارش سے اتفاق ہے -

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جب تک ایک معیاری کسوٹی Standard Specifications تیار نہ کر لی جائے - زرعی آلات کی کوالٹی پرکھی نہیں جاتی جا سکتی - گرین (Grain) تھریشر کے لیے ایک معیاری کسوٹی پاکستان سٹینڈرڈ انسٹی ٹیوٹ pakistan Standard institute میں تشکیل دی جا رہی ہے اور یہ کام آخری مراحل میں ہے - اسی طرح دیگر زرعی مشینری کو جانچنے کے لیے معیاری کسوٹی ابھی (PSI) کو تیار کرنی ہے - جہاں تک زرعی آلات کی قیمتوں پر کنٹرول کا تعلق ہے یہ معاملہ حکومت پنجاب رولز آف بزنس 1974ء کے زیر تحت محکمہ صنعت و معدنی ترقی کے زیر تحت آتا ہے - زرعی آلات کی قیمتوں اور کوالٹی جانچ پڑتال کے اختیارات شعبہ زرعی انجینرنگ محکمہ زراعت کو تفویض کرنے کے لیے مناسب اقدامات کئے جا رہے ھیں -

4	زرعی سبجیکٹ کمیٹی نے سفارش کی کہ محکمہ زراعت اپنے بلڈوزر کاشتکاروں کو جس طرح زرعی مقاصد کے لئے زرعت اپنے بلڈوزر کرائے پر کاشتکاروں کو فراہم کرتا ہے اس شرح پر انہی کیتھوں میں چھوٹے چھوٹے راستے بنانے کے لئے بلڈوزر کرائے پر دیے جائیں اور کرائے کی شرح وہی وصول کی جائے جو زرعی مقاصد کے لئے بلڈوزر کرائے پر دینے پر وصول کی جاتی ہے -	محکمہ کی سفارش سے محکمہ اتفاق ہے	محکمہ زراعت اپنے بلڈوزر کاشتکاروں کو پہلے ھی بہت کم شرح کرایہ پر علاقہ کے ترقیاتی کاموں مثلاً زمین کی ھمواری کچے راستوں کی تیاری و دیگر مقاصد کے لئے فراھم کرتا ہے اور ان مقاصد کے لئے کرائے کی وھی شرح وصول کی جاتی ہے جو زرعی مقاصد کے لئے کی جاتی ہے۔
5	یہ بھی سفارش کی گئی کہ بعض علاقوں میں پانی کو روکنے یا بند بنانے کی غرض سے بلڈوزر استعمال کیئے جاتے ھیں ۔ محکمہ زراعت کا شعبہ انجینئرنگ اپنے بلڈوزر کرائے پر ان مقاصد کے لیے بھی اس شرح سے کاشتکاروں کو فراھم کرنے بعد زرعی مقاصد کے لیے مقرر ہے -	محکمہ کی شفارش سے اتفاق ہے	محکمہ زراعت اپنے بلڈوزر زمین کی ھمواری کچے راستوں کی تیاری اور چھوٹے چھوٹے بند بنانے کے لئے کاشتکاروں کو اس شرح نرخ پر فراھم کرتا ہے جوکہ زرعی مقاصد کے لئے مقرر ہے۔
6	یہ بھی سفارش کی گئی کہ مارکیٹ کمیٹی کا ایڈمنسٹریٹر محکمہ زراعت کے افسران میں سے مقرر کیا جانا چاھیے ۔ اس امر	محکمہ کی سفارش سے اتفاق ہے ۔	صوبہ بھی میں زیادہ تر مارکیٹ کمیٹیوں میں منتخب شدہ چیئرمین کام کر رہے ھیں - جن مارکیٹ کمیٹیوں میں چیئرمین نہیں ھیں -

کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ جن مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر اسسٹنٹ کمشنر صاحبان یا تحصیلدار صاحبان مقرر کئے گئے ہیں اپنی دیگر مصروفیات کی بنا پر مارکیٹ کمیٹیوں کے کاموں کو پورا وقت نہیں دے سکتے اور نتیجتاً مارکیٹ کمیٹیوں کا کام متاثر ہو رہا ہے۔		وہاں پر محکمہ زراعت کے افسران بطور ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں۔
7 - زرعی سبجیکٹ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ موجودہ سب سڈی سکیم برائے تنصیبات ٹیوب ویل میں چھوٹے کاشتکاروں کے لئے کچھ حصہ خصوصی طور پر مختص کیا جائے۔	محکمہ کی سفارش سے اتفاق ہے۔	سب سڈی سکیم کے تحت پچھلے تین سالوں میں (81 - 1980ء تا 83 - 1982) 3025 ٹیوب ویل لگائے گئے ان میں سے 1329 ٹیوب ویل بڑے کاشتکاروں کو الاٹ کئے گئے جبکہ بقیہ 1696 ٹیوب ویل چھوٹے کاشتکاروں کی زمینوں پر لگائے گئے۔ سال 84 - 1983ء میں کل 550 ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام ہے۔ جس میں سے صرف 118 ٹیوب ویل بڑے زمینداروں کو ملیں گے۔ اور بقیہ 432 ٹیوب ویل یعنی کل تعداد کا 86.4 فیصد چھوٹے کاشتکاروں کے حصے میں آئے گا۔ اس طرح زرعی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش کے مطابق پہلے ہی عمل ہو رہا ہے

سبجیکٹ کمیٹی برائے صحت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات اور حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمے کی جانب کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1	2	3	4
1	سفارش کی گئی ہے کہ ہسپتالوں میں ادویات کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے کیونکہ یہ بجٹ نسبتاً کم ہے ۔	1981-1982ء میں یہ رقم 25 روپے سے بڑھا کر 40 روپے کر دی گئی جو کہ 62.5% اضافہ ہے ۔ مزید اضافہ کے لیے مسئلہ زیر غور ہے ۔	اس وقت تدریسی ہسپتالوں میں ادویات اور دوسرے ، روزمرہ کے متفرق اخراجات کے لیے 40 روپیہ یومیہ کے حساب سے رقوم مہیا کی جاتی ہیں یہ رقم ناکافی ثابت ہوتی ہے ۔ محکمہ صحت نے یہ رقم 40 روپے سے بڑھا کر 65 روپے فی یوم برائے جنرل وارڈ اور 120 روپے فی یوم فی بستر برائے سپیشل وارڈ مقرر کرنے کی سفارش کی گئی ہے جو کہ صوبائی محکمہ خزانہ کے زیر غور ہے ۔ مزید براں محکمہ خزانہ نے 1981-82ء سے اصل خرچ ہونے والی رقومات اور دوسری متعلقہ تفصیلات طلب کی تھیں جو ان کو مہیا کر دی گئی ہیں ۔

2 - دیہی مراکز صحت و بنیادی مراکز صحت کے گرد چار دیواری دیہی منصوبہ بندی پروگرام کے تحت بنائی جائے ۔	چار دیواری نہیں بنائی جاتی لہذا مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ۔	دیہی مراکز صحت ، بنیادی مراکز صحت کے گرد چار دیواری تعمیر نہیں کی جاتی دیہی مراکز صحت کے گرد چار دیواری تعمیر کرنے کی اجازت محکمہ بلاننگ اور ڈویلپمنٹ ہی دے سکتا ہے ۔ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب کو ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت کے گرد باڑ لگوائے تاکہ انہیں تجاوزات سے ، بچ[illegible]ا سکے ۔
3 - سفارش کی گئی ہے کہ صوبہ کی ہر میونسپل کمیٹی اور ٹاون کمیٹی کے سربراہ کو ہدایت کرنی چاہیے کہ پینے کے پانی کو کلورین سے صاف کرکے صارفین کو مہیا کیا جائے ۔ یا دوسرے طریقوں سے عوام کو صاف پانی مہیا کیا جائے ۔	شہری علاقوں میں جہاں صاف پانی سکیموں کے تحت فراہم کیا جاتا ہے وہاں کلورین سے صاف کرکے پانی فراہم کیا جاتا ہے تاہم محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی اس ضمن میں دوبارہ ھدایات جاری کرے ۔	محکمہ صحت کو اس تجویز سے اتفاق ہے اور اس کے لیے پر زور سفارش کرتا ہے اس ضمن میں محکمہ صحت نے محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کو سفارش کی ہے کہ تمام میونسپل کارپوریشنیں میونسپل کمیٹی و ٹاون کمیٹی کے علاقوں میں پینے کے پانی کو کلورین یا دوسرے طریقوں سے صاف کرکے صارفین کو مہیا جائے ۔ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس ضمن میں ہدایات جاری

4 ـ سفارش کی گئی ہے کہ محکمہ صحت پنجاب میں شیکشن آفیسر (طب) ایک سینئر حکیم کو لگایا جائے ۔	طبی ڈائریکٹوریٹ کی سکیم محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی (پی ای اینڈ ڈی) میں زیر غور ہے ۔ اس کے فیصلہ کے بعد اس تجویز کے مطابق عملہ لگایا جا سکتا ہے ۔ فی الحال امر تجویز پر عمل نہیں کیا جا سکتا ۔	ہم نے ماضی میں تجربہ کے طور پر ایک سینئر حکیم کو سیکشن آفیسر (طب) تعینات کیا جس نے 81 - 8 - 16 سے 82 - 9 - 1 تک بحیثیت ایس او (طب) کام کیا لیکن یہ تجربہ کامیاب نہ ہوا ، لہذا محکمہ اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا ۔ اب محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی نے ایک سکیم برائے نیوکلیئس طب سیل منظور کی ہے جس میں ایک ڈپٹی ڈائریکٹر ایک سپرنٹنڈنٹ ایک سینئر کلرک اور ایک نائب قاصد تعینات کرنے کی منظوری دی گئی ہے ۔ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب نے یہ سکیم محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی کو بھجوانے [illegible] تیار کر لی ہے ۔
5 ـ سفارش کی گئی ہے کہ سبجیکٹ کمیٹی کے تمام ممبران کو صوبہ کے کسی بھی سرکاری ہسپتال کے عملے کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لئے یا معائنہ کرنے ۔	احکامات جاری ہو چکے ہیں ، محکمہ صحت ان پر عمل درآمد کے لئے دوبارہ احکامات جاری کرے ۔	سبجیکٹ کمیٹی کے تمام ارکان صوبہ کے مختلف ڈسٹرکٹ و تدریس ہسپتالوں کی ویلفیر کمیٹیوں کے ایکس آفیشو ممبر ہیں اور وہ اپنے حلقہ کے سرکاری ، ہسپتالوں میں کارکردگی کا جائزہ یا معائنہ مریضوں کو مہیا کی جانے والی خوراک

کے لئے یا دواؤں کی چوری کا سدباب کرنے کیلئے ہنگامی حالات کے تحت معائنہ کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے ۔ مریضوں کو مہیا کی جانے والی خوراک اور ادویات کی جانچ پڑتال کرنے کی بھی اجازت ہونی چاہیئے ۔		اور ادویات کی جانچ پڑتال ایم ایس/چیئرمین ویلفیئر کمیٹی کے ہمراہ کرنے کے مجاز ہیں ۔ اس سلسلے میں احکامات جاری کئے جا چکے ہیں ۔ سپیشل کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق دوبارہ احکامات جاری کئے جا چکے ہیں ۔
6۔ سفارش کی گئی ہے کہ ایک مستند حکیم صوبائی کنٹرول بورڈ کا ممبر ہونا چاہیئے ۔	قانون کے تحت اس کی گنجائش نہیں ہے نہ ہی اس مقصد کے لئے کوئی لیبارٹری بنائی گئی ہے ۔ لہذا موجودہ صورت حال میں محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔	محکمہ صحت کے ڈرگ انسپکٹر صرف ایلوپیتھک ادویات کی پڑتال کرتے ہیں وہ دیسی ادویات کی پڑتال صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان میں ایلوپیتھک عنصر تو شامل نہیں اگر طب کی ادویات کے عنصر کی پڑتال کی جاتی تو حکما کا نمائندہ کوالٹی کنٹرول بورڈ (کیو ۔ سی ۔ بی) میں بطور ممبر رکھنا جائز ہوتا ۔ اس لیے محکمہ اس کی سفارش نہیں کرتا ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے آبپاشی و برقی قوت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	محکمہ کی طرف سے عملدرآمد رپورٹ
1	چک نمبر 291/رب تحصیل و ضلع شیخوپورہ کے رقبہ جات کو زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت آبپاشی کیلئے پانی $2\frac{1}{2}$ ماہ کے عرصہ کیلئے فراہم کیا جاتا ہے سکارپ 1 کے تحت متعلقہ رقبہ میں نصب شدہ ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی آبپاشی کے قابل نہیں زیر زمین ناقص پانی کی بناء پر رقبہ جات کو سیراب کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت فراہمی آب کی مقررہ میعاد کم ہونے کی بناء پر فصلات کی پختگی کے لئے دریائی پانی دستیاب ہونے کی	محکمہ نے تفصیلی رپورٹ دی ہے جس سے اتفاق ہے زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت 11 جون سے 30 ستمبر تک دی جانے سپلائی دریاوں میں وافر پانی میسر ہونے پر 15 اکتوبر بلکہ 31 اکتوبر تک بھی بڑھا دی جاتی ہے	زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت آبپاشی کیلئے پانی دریاوں میں وافر دستیاب ہونے کی صورت میں عرصہ اڑھائی ماہ کیلئے گیارہ جون تا 30 ستمبر منظور کیا جاتا ہے 30 ستمبر کے بعد دریاوں میں پانی بہت کم دستیاب ہوتا ہے اور اس طرح طے شدہ فراھمی آب سے متاثر ہونے کے خدشہ [illegible] پیش نظر قواعد کے مطابق یہ سپلائی نہیں بڑھائی جاسکتی تاہم دریاوں میں وافر پانی میسر ہونے پر زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت فراہم کی جانے والی سپلائی 30 ستمبر کے بعد 15 اکتوبر بلکہ 31 اکتوبر تک ھی بڑھا دی جاتی ہے

	صورت میں 2½ ماہ کے عرصے کو بڑھانے کی سفارش کی گئی		
2	انہار/راجباہوں کی ریماڈلنگ پر خصوصاً چاول کی کاشت والے اضلاع گوجرانوالہ سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں توجہ دی جائے تاکہ دریاوں میں وافر پانی کے موسم میں آبپاشی کیلئے زیادہ پانی دیا جا سکے	محکمہ کی طرف سے تفصیلی رپورٹ دی گئی ہے جس سے اتفاق ہے	دریائے چناب میں مرالہ ہیڈ ورکس پر دستیاب فراہمی آب کو مد نظر رکھتے ہوئے اپر چناب انہار سرکل کے راجباہوں کو مقررہ استعداد کے مطابق چلایا جاتا ہے مقرر سپلائی کے علاوہ 148 کیوسک زائد پانی زیر سکیم ریکلیمیشن سپلائی برائے اضلاع گوجرانولہ سیالکوٹ اور شیخوپورہ منظور کی گئی ہے چونکہ دستیاب شدہ سپلائی مکمل طور پر پہلے ہی استعمال ہو رہی ہے اس لئے انہار اور راجباہائے کی ریماڈلنگ کی اس مرحلہ پر ضرورت نہیں ۔
3	برسات کے موسم میں ٹنل واہ قدرتی نالہ وسیع علاقہ کی تباہی کا باعث بنتا ہے اسکی باقاعدہ کھدائی ehemnelization اور صفائی کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ تاکہ نقصانات سے بچایا جا سکے ۔	مسئلہ کا جائزہ لیا گیا ہے تکنیکی وجوہات کی بنا پر تجویزقابل عمل نہیں ہے	ٹنل واہ ایک قدرتی نالہ ہے جو جموں سے نکلتا ہے اور اس کی باقاعدہ کھدائی نہیں کی جاسکتی بند ہائے تعمیر کر کے اسے نالے کی شکل دینا بھی قابل عمل نہیں کیونکہ اس سے سیلابی پانی کی سطح اونچی ہو جائیگی اور زیریں علاقوں میں نالہ زیادہ تباہی کا باعث بنے گا ۔ جن رقبہ جات میں قدرتی

4 - کورھریاں راجباہ جو بی.آر.بی .ڈی لنک کینال سے نکلتا ہے اسے ششماھی سے سالانہ میں تبدیل کیا جائے ۔

معاملہ کا جائزہ لیا گیا وضاحتی رپورٹ دی گئی ہے جس سے اتفاق ہے۔

ناقے کا پانی پھیل جاتا ہے ۔ سیلابی آبپاشی سے ان کو مفاد پہنچتا ہے اور اس طرح یہ مناسب خیال نہیں کیا جاتا کہ پانی کی روانی میں رکاوٹ کی جائے۔

کوھریاں راجباہ کا رقبہ بی-آر-بی-ڈی لنک کے بائیں طرف واقع ہے جس کی آبپاشی قیام پاکستان کے بعد ھندوستان سے آنے والے راجباہ کے انقطاع کے باعث بند ہوگئی ۔ مذکورہ رقبہ کو بعد میں 1974-75 کے دوران بذریعہ کوھریاں راجباہ بی-آر-بی-ڈی سے ششماھی (ربیع) سپلائی دی گئی راوی سائفن کی مقررہ ڈسچارج کی پابندی کے باعث جہاں سے زائد سپلائی ممکن نہیں ہے رقبہ کو خریف سپلائی مہیا نہیں کی گئی ۔ تاہم لاھور برانچ سسٹم پر رقبہ جات زیر آبادی آ جانے کی بناء پر پانی کی بچت ممکن ھو سکی ہے ۔ اس طرح اس سپلائی کو عارضی طور پر دوران خریف کوھریاں راجباہ کے سات ہزار ایکڑ رقبہ کو ھیڈ سے قدرتی بہاو سے پانی دیا جا رہا ہے ۔ رقبہ میں آبپاشی کیلئے سرکاری ٹیوب ویل بھی ھیں ۔

5 -	گوجرانوالہ ضلع کے مواضعات گرمولہ بھٹگواں کڑیال اور چاچو کے مناسب نکاس آب نہ ہونے کی وجہ سے سیم سے متاثر ہوچکے ہیں مدار ڈرین سے جو منگو کی ڈرین کی ایک ذیلی سیم نالی ہے - علاقہ سے نکاس آب کا مقصد پورا نہیں ہورہا - مدار ڈرین کی ایک میل توسیع بجانب شمال سفارش کی گئی -	سفارش سے اتفاق ہے - اور محکمہ اس بارے میں ضروری کارروائی کر رہا ہے -	مدار ڈرین کی توسیع کا کام ایک نئی سکیم کے تحت کیا جائیگا - ضروری سروے کے بعد سکیم مرتب کی گئی ہے - 2e79 لاکھ روپے تخمینہ لاگت کی سکیم کی منظوری بھی ہوچکی ہے - محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے مطلوبہ رقوم فراہم ہونے پر رواں مالی سال (1983-84) کے دوران سکیم پر عملدر دآمد شروع کرد یا جائیگا :
6 -	ڈالہ واھگہ ڈرین (ضلع شیخوپورہ) جو نالہ ڈیک میں گرتی ہے زیر تعمیر ہے - متاثرہ رقبہ کو نکاس آب کی بہتر سہولت بہم پہنچانے کے لئیے ڈرین کی دو میل تک توسیع کی سفارش کی گئی -	سفارش سے اتفاق ہے اور محکمہ اس کے بارے میں ضروری کاروائی کررھا ہے -	ڈالہ واھگہ ڈرین کی توسیع کا کام ایک نئی سیکم کے تحت کیا جائیگا - سروے مکمل کرکے مطلوبہ سکیم کی تشکیل آخری مرحلہ میں ہے - سکیم کی منظوری اور محکمہ منصوبہ بندی وترقیات سے فنڈز مہیا ہونےپر رواں مالی سال(1983-84) کے دوران سکیم پر عملدر آمد شروع کردیا جائےگا -
7 -	مواضعات کرتو بھوندری اور دیگر مواضعات کے نکاس آب کی سہولت کے لئے کرتو ڈرین	سفارش سے اتفاق ہے اور محکمہ اس کے بارے میں ضروری کارروائی کر رھاہے -	کرتو ڈرین موقعہ پر تعمیر ہو چکی ہے - دو ذیلی سیم نالیوں کی تعمیر کا کام ایک نئی سکیم کے تحت کیا جائے گا - سروے مکمل

(ضلع شیخوپورہ) تعمیر کی گئی ۔ مواضعت بھونڈری اور کرتو کے نزدیک واقع جوہڑی پانی کے نکاس کے لئے کرتو ڈرین کی دو ذیلی سیم نالیاں تعمیر کرنے کی سفارش کی گئی ۔	کر کے مطلوبہ سکیم کی تشکیل آخری مراحل میں ہے ۔ سکیم کی منظوری اور محکمہ منصوبہ بندی وترقیات سے فنڈز مہیا ہونے پر رواں مالی سال (1983-84) کے دوران سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلہ	محکمہ کی جانب سے کی گئی کاروائی کی موجودہ صورت حال
مسٹر عبیدالرحمن محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پانی اور سیور کے پائپ بچھانے کے لئے سڑک کھودتے ہیں لیکن سڑک کی مرمت نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے عوام اور ٹریفک کو دشواری ہوتی ہے۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور)	سڑکوں کی مرمت کی ذمہ داری لوکل میونسپل کمیٹی کی ہے جس کو محکمہ مجوزہ شیڈول ریٹ کے مطابق مرمت کی تخمینہ رقم پیشگی ادا کر دیتا ہے۔ افسران محکمہ کو مزید ہدایات اس ضمن میں جاری کر دی گئی ہیں۔	فیصلہ کے مطابق محکمہ کاروائی مکمل کر چکا ہے۔
2۔ مسٹر عبیدالرحمن بہاولپور شہر میں نئی آبادیوں مثلاً فوجی بستی گلزار بستی، بنرہ، ماتیاں والی وغیرہ کے لئے سیوریج سکیم تیار کی جائے۔	میونسپل کارپوریشن بہاولپور کو چاہیے کہ محکمہ منصوبہ بندی کی پالیسی کے مطابق اپنا حصہ بروقت پیشگی جمع کرادے تاکہ سکیم کو مالی سال 1984-85 میں شامل کر لیا جائے۔	فیصلہ کے مطابق محکمہ کاروائی مکمل کر چکا ہے۔
3۔ (1) کم آمدنی ہاؤسنگ سکیم بہاولپور کے متعلق رٹ پٹیشن فرضی مالکان کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر ہوئی ہے سماعت کے لیے منظور کی گئی۔ اوراب اس رقبہ	محکمہ نے عدالت عالیہ سے رٹ خارج کرانے اور حکم امتناعی بحق مالکان زمین منسوخ کرانے کے لئے ضروری کاروائی کی ہوئی ہے عدالتی فیصلہ کا انتظار ہے۔	فیصلہ کے مطابق محکمہ کاروائی مکمل کر چکا ہے۔

کے متعلق عدالت سے معلوم کرنے کے بعد زر خارج کرنے کا فیصلہ فوراً حاصل کیا جائے اور موقع پر قبضہ کرکے کارروائی کی جائے تاکہ سکیم کی تکمیل میں تاخیر نہ ہو ۔		
(ا) ہاؤسنگ سکیم نمبر 2 کے زمین مالکان کے ساتھ بات چیت کرکے اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اس زمین کو جہاں پر انہوں نے تعمیرات وغیرہ مکمل کی ہوئیں ہیں ۔ اور سکیم کے ایک جانب واقع ہیں انہیں سکیم سے خارج کرکے سکیم پر جلد از جلد عمل درآمد کیا جا سکے اور مقدمہ بازی سے بچایا جا سکے ۔	محکمہ حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے تحت مالکان کو جملہ مراعات دینے کے لئے تیار ہے یہ بات مالکان زمین کو متعدد بار بتلائی جاچکی ہے ۔	فیصلہ کے مطابق محکمہ کارروائی مکمل کر چکا ہے ۔

4 ۔ **بیگم عارفہ طوسی** (ممبر لاہور میونسپل کارپوریشن)

پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کے بعد ان پلاٹوں کو جو پارکوں ، سکولوں ، کالجوں ہسپتالوں ، سڑکوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں کو رہائشی پلاٹوں میں منافع کمانے کے لیے تبدیل کر دیا جاتا ہے ۔ اس پر سختی سے کنٹرول کیا جائے ۔	پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم بنانے والوں پر سکیم کی منصوبہ بندی کے مطابق تکمیل کرنے کی غرض سے 20 فیصدی رہائشی پلاٹ بطور ضمانت بحق محکمہ مجاز گروی رکھنے کی پابندی عائد کر دی گئی ہے ۔ سکیم کی تکمیل پر گروی شدہ پلاٹ بحال کر دئیے جاتے ہیں اور سکیم مقامی میونسپل کمیٹی کی تحویل	فیصلہ کے مطابق محکمہ کارروائی مکمل کر چکا ہے ۔

میں چلی جاتی ہے اور سکیم بنانے والے کا
عمل دخل ختم ہو جاتا ہے ۔

۔ میاں عبدالخالق (میئر میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان)

حکومت کی واضح ہدایات ہیں کہ ان کچی آبادیوں کی زمین جو صوبائی حکومت کی ملکیت ہے ۔ متعلقہ ترقیاتی اداروں یا مقامی کونسلوں کو بک ایڈجسٹمنٹ کر کے منتقل کر دی جائیں تاکہ اس علاقے کے مکینوں کو حقوق ملکیت دی جا سکیں ۔ لیکن کچھ آبادیوں کے لاکھوں مکین اب تک حقوق ملکیت ملنے کے منتظر ہیں کیونکہ ان احکامات پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ۔	یہ معاملہ بورڈ آف ریونیو اور محکمہ لوکل گورنمنٹ کے متعلق ہے ۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ ایسی کچی آبادیوں کی تفاصیل جو سرکاری زمین پر واقع ہیں بورڈ آف ریونیو کو مہیا کرے گا ۔ اور بورڈ آف ریونیو زمین مذکورہ کی منتقلی کے احکامات افسران متعلقہ کو جاری کر دیں گے ۔ جو بعد وصولی قیمت اراضی بحساب مبلغ 20,000 روپیہ فی ایکڑ زمین کو ترقیاتی ادارے یا لوکل باڈی کو منتقل کر دینگے ۔	فیصلہ کے مطابق محکمہ کاروائی مکمل کر چکا ہے ۔
(6) ہاؤسنگ سکیم رحیم یار خان کا کچھ ایسا رقبہ جو شہر آباد پڑا ہوا ہے اور سکیم کے ایک طرف واقع ہے ۔ میونسپل کمیٹی کو دے دیا جائے تاکہ میونسپل کمیٹی کو اپنے رہائشی مقاصد کے لیئے استعمال کر سکے اور غیر قانونی قبضوں اور تجاوزات کو ختم کیا جا سکے ۔	محکمہ ھذا کو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ مناسب احکامات جاری کئے جا رہے ہیں ۔	متعلقہ احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں محکمہ کی کاروائی مکمل ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے تعلیم کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت
ایک جامع پروگرام بنایا جائے تاکہ جہاں جہاں محکمہ تعلیم کے دفاتر اور دیگر ادارے کرائے کی عمارات میں چل رہے ہیں یا اپنی عمارت میں چل رہے ہیں اور وہ بوسیدہ ہو چکی ہیں ۔ انہیں اپنی نئی عمارات مہیا کی جائیں ۔	سفارش سے اتفاق ہے	محکمہ تعلیم کے دفاتر اور دیگر اداروں کی تعمیر اور مرمت کے لیے چوتھے پنجسالہ منصوبہ میں مناسب فنڈز مختص کر دیے گئے ہیں ۔ مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان کی عمارت بنادی جائیں گی ۔
دیہی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو شہری علاقوں میں کام کرنے والے اساتذہ کے برابر الاونسز دیئے جائیں۔	سفارش سے اتفاق ہے	یکم جولائی 1983ء سے حکومت پاکستان نے نئے سکیل نافذ کئے ہیں ۔ جن میں اساتذہ کی تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور بیشتر الاؤنسز کو تنخواہ میں ضم کرنے سے اب شہری اور دیہاتی اساتذہ کے الاونسز میں مجموعی فرق بہت کم رہ گیا ہے ۔ مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے تعلیم صوبائی کونسل پنجاب

اجلاس منعقدہ 19 دسمبر 1982 کی سفارشات پر حتمی فیصلوں پر عمل درآمد کی رپوٹ ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت
سائنس اساتذہ کی کمی کے پیش نظر ایسی جگہوں پر جہاں ٹرینڈ اساتذہ دستیاب نہ ہوں ان ٹرینڈ سائنس اساتذہ لگائے جائیں ۔	سفارش سے اتفاق نہیں	محکمہ تعلیم کی تحریک پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا ۔ البتہ اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ انفرادی طور پر کچھ اشخاص کے سلسلہ میں ایسی رعایت دی جا سکتی ہے ۔ مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ۔
ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کی تشکیل اس طرح ہو کہ ضلع کونسل کا چیرمین یا اس کا نمائندہ اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بھی اس کے Ex-officio ممبر ہوں اور ڈویژنل سپورٹس کمیٹی میں صوبائی کونسل کے ممبر بالحاظ عہدہ اس کے ممبر ہوں	سفارش سے اتفاق ہے	محکمہ نے ضلع کونسل کے چیرمین اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفسر کو ضلعی سپورٹس کمیٹی کا اور متعلقہ پنجاب کونسل کے ممبر کو ڈویژنل سپورٹس کمیٹی کا Ex-officio ممبر نامزد کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے ۔ مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے جنگلات شکار و ماہی پروری کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1	2	3	4
	اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ ماضی کی طرح محکمہ جنگلات قانون جنگلات کی دفعہ 38 کے تحت مالکان اراضی کی استدعا پر نجی اراضی اب بھی شجرکاری اور تحفظ اراضیات کے لئے اپنی تحویل میں لے اور مالکان کو محکمہ کی طرف سے مفت پودے مہیا کرنے اور جتنا عرصہ یہ اراضی محکمہ کی تحویل میں رہے اس دوران ہونے والی آمدنی سے ایک مناسب حصہ مالکان کو دینے کا اہتمام کرے	اس سلسلے میں محکمہ قانون کے مشورے سے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ۔	فارسٹ ایکٹ 1927 کی دفعہ 38 کے تحت کوئی بھی مالک اراضی نجی طور پر محکمہ جنگلات سے معاہدہ نہیں کرسکتا مذکورہ قانون کے تحت یہ اختیارات صرف کلکٹر کو ہیں کہ وہ اپنی اراضی برائے شجر کاری و تحفظ محکمہ جنگلات کی تحویل میں دینے کے خواہش مند زمینداروں کی درخواست پر ان کی سفارشات کرے درخواست کی منظوری کے بعد مذکورہ قانون کی دفعہ 38 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ایک اعلان جاری کیا جاتا ہے جس میں ان تمام قانونی تقاضوں کا ذکر موجود ہوتا ہے جو متعلقہ

		اراضی پر نافذالعمل ہونے میں فارسٹ ایکٹ 1927 کی دفعہ 38 ماضی کی طرح آج بھی نافذالعمل ہے اور خواہش مند زمینداروں کی درخواست پر متعلقہ کلکٹر کی سفارش پر محکمہ جنگلات اب بھی نجی زمین اپنی تحویل میں لیتا ہے ۔
2 فارم فارسٹری کے منصوبہ پر جلد عمل درآمد کیا جائے جس میں زیادہ زور لوگوں کو اس بات پر مائل کرنے پر دیا جائے کہ چاہے بڑی یا چھوٹی وہ اپنی اراضی میں یکجا شجرکاری (ذخیرہ کی شکل میں) کریں جس کے لئے لوگوں کو مناسب محرکات مہیا کئے جائیں جو اس شکل میں ہو سکتے ہیں ۔ 1- مستقبل میں زرعی اصلاحات سے ایسی اراضی کا استثنا 2- پودوں اور قلموں کی رعایتی شرح پر فراہمی	اس سلسلے میں محکمانہ کارروائی مکمل ہے ۔	حکومت نے فارسٹری کے تحت تجرباتی طور پر ایک پائلٹ پراجیکٹ اضلاع بہاولپور، ملتان، بھکر، میانوالی و سرگودھا اور جہلم میں شروع کیا ہے ۔ ان تجربات سے حاصل شدہ نتائج کی روشنی میں پورے صوبہ پر محیط منصوبہ پر عمل درآمد کیا جائے گا ۔ جہاں تک مجوزہ ترغیبی محرکات کا تعلق ہے تو مستقبل میں زرعی اصلاحات سے مجوزہ اراضی (جس پر ذخیرہ جات کی صورت میں شجرکاری کی گئی ہو) کے استثنے کے بارے

		میں اس وقت کوئی حتمی فیصلہ کرنا قبل از وقت ہوگا البتہ آئندہ جب بھی زرعی صلاحات نافذ ہوں گی حالات کےمطابق سیاسی سطح پر اس ضمن میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے جہاں تک پودوں اور قلموں کی رعائتی شرح پر فراہمی کا تعلق ہے محکمہ پہلے ہی برائے نام قیمت پر پودے اور قلمیں فراہم کر رہا ہے۔
3۔ صرف ان لوگوں کو گیم وارڈن وغیرہ تعینات کیا جائے جو مادی وسائل کے مالک ہوں اور جن کے پاس نقل و حمل کے ذاتی ذرائع اور افراد قوت موجود ہو تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کر سکیں اور جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے اپنے ذاتی وسائل سے بھی خرچ کرنے کے لئے تیار ہوں۔	اس سلسلے میں محکمانہ کارروائی مکمل ہے۔	گورنمنٹ کمشنر صاحبان اور محکمہ جنگلی حیات کے متعلق افسران کی سفارشات کے پیش نظر معتمد محکمہ جنگلات شکار و ماہی پروری اور وزیر جنگلات کی سطح پر مناسب چھان بین کے بعد اعزازی گیم وارڈن مقرر کئے جاتے ہیں جہاںتک ممکن ہوتا ہے اعزازی گیم وارڈن تعینات کرتے وقت متعلقہ افراد کے مادی وسائل کردار اور شہرت کو ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے لہذا موجودہ

			طریق کار میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ۔
4	یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ نجی اراضی کو گیم ریزرو اور گیم سنکچوری قرار دینے اور ان اراضی کے مالکان کو گیم وارڈن تعینات کرنے کیلئے امکانات کا جائزہ لیا جائے تاکہ وہ قانون کے بل بوتے پر اپنی گیم ریزرو اور گیم سینکچوری کی حفاظت کر سکیں	محکمانہ کارروائی مکمل ہے	یہ تجویز پنجاب وائلڈ لائف بورڈ مینیجمنٹ بورڈ کے سامنے پیش کی گئی تھی جس پر جناب گورنر پنجاب نے بحیثیت چیرمین بورڈ مذکور اس سلسلے میں شرائط طے کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی ہے ۔ جس کا ایک اجلاس ہو چکا ہے ۔ سب کمیٹی کی طے شدہ شرائط کی روشنی میں مناسب کارروائی کی جائے گی ۔
5	**شرح بجلی ٹیوب ویل برائے ماہی پروری** نجی شعبہ میں ماہی پروری کے فروغ کے سلسلے میں حکومت مختلف اقدامات کر رہی ہے جس میں کئی اہم سہولیات جیسے زرعی شرح پر بلڈوزر کی فراہمی ارزاں شرح پر نہری پانی قرضہ جات مفت فنی و مشاورتی خدمات اور رعائتی شرح پر بچہ مچھلی کی فراہمی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں بارانی علاقہ جات اور ایسے نہری علاقے جہاں ماہی پروری	اس سلسلے میں وفاقی حکومت کی توجہ مجوزہ سکیم کے فوائد کی طرف مبذول کرائی جائے اور استدعا کی جائے کہ ماہی پروری کیلئے ٹیوب ویلوں پر بجلی کی شرح زرعی نرخوں کے مطابق لاگو	حکومت پنجاب کی درخواست پر یہ معاملہ 1981 سے وفاقی حکومت کے زیر غور ہے حکومت پنجاب کی یاددھانی پر وفاقی وزارت پانی و بجلی نے مورخہ 14 ستمبر 1983 کو مطلع کیا ہے کہ سٹینڈنگ پاور ریٹ ایڈوائزری بورڈ اس سلسلے میں مناسب سفارشات حکومت کو پیش کرنے کے لئے غور و خوض کر رہا ہے لہذا

کے لئے مطلوبہ مقدار میں پانی دستیاب نہیں ہے ٹیوب ویل سے پانی کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے لیکن ایسے ٹیوب ویلوں کیلئے بجلی کا صنعتی نرخ لاگو ہوتا ہے مچھلی فارموں کیلئے مالکان کو بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں جو ماہی پروری کی ترقی و ترویج میں حوصلہ شکنی کا باعث ہیں لہذا سفارش کی جاتی ہے کہ ماہی پروری کیلئے ٹیوب‌ویلوں پر بجلی کی شرح زرعی نرخوں کے مطابق لاگو کی جائے تاکہ نجی شعبہ ماہی پروری کے سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکے۔

[illegible] کی جائے۔

مذکورہ [illegible] سفارشات کی روشنی میں اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا

نجی شعبہ میں ماہی پروری کے لئے موجودہ قرضے کی فراہمی سود پر مبنی ہے جبکہ اسی طرح کے دیگر شعبہ جات میں نجی شعبہ کی مناسب حوصلہ افزائی کے لئے بلا سود قرضے دئیے جاتے ہیں۔ ماہی پروری اس نجی شعبہ میں ابتدائی مراحل سے گذر رہی ہے اور سودی قرضے کی وجہ سے لوگ اس طرف مناسب طور پر

چونکہ ماہی پروری بھی بنیادی طور پر زرعی شعبہ ہے لہذا وفاقی امداد باہمی بنک کو انہیں اصولوں کے تحت ماہی پروری کے لئے قرضہ جات مہیا کرنے چاہئیں جو چھوٹے کاشتکاروں پر لاگو ہوتے ہیں۔ محکمہ امداد باہمی اس سلسلے میں وفاقی امداد۔ باہمی بنک سے معاملات طے کرے۔

اس سلسلے میں وفاقی امداد باہمی بنک سے معاملات طے کرنے کے لئے محکمہ امدادباہمی کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

رجوع نہیں کر رہے ھیں لہذا یہ امر نہایت ضروری ہے کہ نجی شعبہ میں ماھی پروری کے فروغ کے لئے بلا سود قرضہ فراھم کیا جائے تاکہ لوگ اس طرف بھرپور رغبت کریں ۔

7 ۔ صاحبہ صدر نے فرمایا کہ ضلع کونسلوں میں شجرکاری کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جا رھی حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ضلع کونسل کی سڑکوں پر درخت لگانے کی نسبت کاٹے زیادہ جا رہے ھیں لہذا انہوں نے اس خواھش کا اظہار کیا کہ محکمہ جنگلات ایسے قوانین مرتب کرے جن کے تحت وہ ضلع کونسل کی سڑکات یا وہ رقبے جو شجرکاری کے قابل ہوں ضلع کونسل کی استدعا پر شجرکاری کیلئے اپنی تحویل میں لے سکے ۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ وہ ضلع کونسل مظفر گڑھ کا ایک صد ایکڑ سے زاید رقبہ محکمہ جنگلات کو شجرکاری کیلئے دینے کو تیار ھیں ۔ جناب معتمد صاحب حکومت پنجاب محکمہ جنگلات و تحفظ وحوش و طیور وماھی پروری نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ جناب صدر کی تجویز کے مطابق محکمہ جنگلات ضلع کونسل کے اخراجات پر رقبہ مذکورہ پر شجرکاری کیلئے تیار ہے ۔ جناب معتمد صاحب نے مزید

(8،7) ان سفارشات پر مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے ۔

(1) ضلع کونسل /لوکل کونسل کی سڑکوں کے کنارے شجرکاری متعلقہ کونسل کی ذمہداری ہوگی جس کیلئے وہ اپنے بجٹ میں خصوصی رقم مختص کرے گی ۔

(2) کھیت سے منڈی تک سڑکوں کے کنارے شجرکاری مقامی کاشتکار سڑکوں سے متصل کھیتوں کے کنارے خود کریں ۔ یہ درخت ان کی ملکیت ہوں گے البتہ انکی پرورش محکمہ جنگلات کی ھدایت کے مطابق کی جائے گی ۔ فارم فارسٹری زیادہ درخت اگاو پروگرام کے تحت فنی معلومات اور پودہ جات محکمہ جنگلات مہیا کرے گا ۔

(3) ڈائریکٹر جنرل محکمہ مقامی حکومت

اس سلسلہ میں محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی ایک جامع منصوبہ تیار کر رھا ہے جو محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی حتمی منظوری کے بعد نافذالعمل ہوگا۔ جہاں تک محکمہ جنگلات کی طرف سے فنی معلومات اور پودوں قلموں وغیرہ کی فراھمی کا تعلق ہے محکمہ پہلے ھی پوری مستعدی سے یہ خدمت انجام دے رھا ہے ۔ اور اس معاملہ

فرمایا کہ اس کا دوسرا حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضلع کونسلیں محکمہ جنگلات سے شجرکاری کیلئے عملہ کی خدمات مستعار لیں کیونکہ ان کے پاس اس شعبہ میں کام کرنے کیلئے کوئی ملازم نہیں -

و دیہی ترقی ضلع کونسل لوکل کونسل کی سڑکوں کے کنارے شجرکاری کیلئے منصوبہ تیار کر کے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو برائے مزید کارروائی پیش کریں گے -

میں بھی مکمل امداد دے گا -

8 - یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ کھیتوں سے منڈی تک بننے والی سڑکوں پر شجر کاری کی مد میں اٹھنے والے اخراجات ان سڑکوں کی تعمیر کے اخراجات میں شامل کئے جائیں اور ان پر شجرکاری کا اہتمام ضلع کونسلیں خود کریں یا محکمہ جنگلات سے کرائیں -

سبجیکٹ کمیٹی برائے امورپرورش حیوانات کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	محکمانہ کاروائی
1 پنجاب کے شفاخانہ حیوانات میں جانوروں کے علاج معالجے کے لئے ادویات بہت کم مقدار میں مہیا کی جاتی ہیں جس سے جانوروں کے مالکان کو بہت دقت پیش آتی ہے۔ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ادویات مناسب مقدار میں مہیا کرنے کا بندوبست کیا جائے۔	عمل ہو رہا ہے	صوبہ پنجاب میں حیوانات کے علاج معالجے کیلئے حکومت کی طرف سے 33 لاکھ روپے کی رقم مختص ہوتی ہے اس کے علاوہ ضلع کونسلوں کی طرف 58.19 لاکھ روپے دوائیوں کی خریداری پر خرچ کئے جاتے ہیں امسال 1983-84 سے حکومت کی طرف سے ایک کروڑ روپے کی اضافی رقم بھی منظور ہوچکی ہے جسکے حصول کے لئے محکمہ امور خزانہ کو ایک تفصیلی وضاحت مورخہ ۱۵ ستمبر کو بھیجی گئی ہے جسکی منظوری سے دوائیوں کی فراہمی بہتر ہو جائے گی —
2۔ امور پرورش حیوانات پر ہونے والے تحقیقاتی کام کے نتائج زمینداروں تک بروقت نہیں پہنچ پاتے جسکی وجہ سے زمیندار ان کے فوائد سے مستفید نہیں ہو سکتے۔	عمل درآمد ہو رہا ہے	پرورش حیوانات سے متعلق ہونے والے تجربات اور ضروری ھدایات بذریعہ ریڈیو کتابچے پفلٹ کے نتائج لیکچر (گفتگو) اور ذاتی رابطے سے زمینداروں تک پہنچا دئیے جاتے ہیں جنکی تفصیل برائے سال 1982-83 حسب ذیل ہے۔

محکمہ پرورش حیوانات اس طرف زیادہ توجہ دے تاکہ عام زمیندار امور حیوانات پر ہونے والی تحقیق سے فائدہ اٹھا سکیں۔

بذریعہ ریڈیو گفتگو	—	50
بذریعہ لیکچر	—	205
بذریعہ ذاتی رابطے	—	881
بذریعہ خطو کتابت	—	646
تربیتی کورس برائے کسان	—	27
تعداد کسان تربیت زدہ	—	1181
تعداد کتابچے پمفلٹ	—	14445
خرنا ہے جو تقسیم کئے۔		
پرورش حیوانات پر	—	
فلم شو	—	100

اس ضمن میں زیادہ سے زیادہ توسیعی خدمات کے لئے ذیلی دفاتر کو مزید ہدایات جاری کر دی ہیں۔

3 جانوروں میں بیماریوں کی تشخیص کیلئے جو لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں ان کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے اور معائنے کے عمل درآمد ہورہا ہے

یہ درست ہے کہ تشخیص لیبارٹریاں کی کارکردگی معیاری نہیں ہے کیونکہ ان کی موجودہ تعداد ضرورت کے پیش نظر کم ہے اس وقت صرف دس لیبارٹریاں ضلعی سطح

نتائج مالکان کو جلد مہیا کئے جائیں تاکہ بروقت علاج ہو سکے -		پر قائم ہیں - چھٹے پنج سالہ منصوبہ میں 15 مزید تشخیصی ادارے قائم کئے جائیں گے نتائج کی جلد فراہمی کے بارے میں ڈیلی دفاتر کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں -
4 جانوروں سے متعلقہ اعداد وشمار اکٹھا کرنے کے لئے محکمہ لائیوسٹاک میں ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا جائے تاکہ جانوروں سے متعلق صحیح اعدادوشمار اکٹھے کئے جائیں اور بہتر منصو بہ بندی ہوسکے -	علیحدہ شعبہ کی ضرورت نہیں ہے	محکمہ کو تجویز سے اتفاق ہے کیونکہ بہتر منصوبہ بندی کے لئے صحیح اعداد وشمار کا جمع کرنا ضروری ہے اس کیلئے محکمہ نے ایک علیحدہ پلاننگ اینڈ ایوالوئیشن کے قیام کی جامع سکیم پیش کی تھی جو 1982-83 میں جزوی طور پر منظور ہوئی اور ایک علیحدہ ڈائریکٹوریٹ قائم ہوا اس ڈائریکٹوریٹ کے قیام سے بہتر منصوبہ بندی میں مدد ملے گی -
5 انجمن انسداد بے رحمی کی کارکردگی کو فعال بنایا جائے اور از سر نو منظم کیا جائے تاکہ جانوروں پر ہونے والی بے رحمی کا پوری طرح سدباب ہو سکے -	محکمہ لائیو سٹاک محکمہ امور داخلہ خزانہ اور لوکل گورنمنٹ سے باہمی رابطہ سے مناسب کارروائی کرے -	اس سلسلہ میں انجمن کی طرف سے چند ایک تجاویز موصول ہوئیں جنکا تفصیلی جائیزہ اعزازی سیکرٹری انجمن انسداد بے رحمی اور محکمہ امور داخلہ لوکل گورنمنٹ خزانہ اور محکمہ ہذا کے نمائندوں پر مشتمل ایک میٹنگ میں مورخہ 3-10-83 کو ہوا جسکی روشنی میں

6 چولستان میں بھیڑپال سوسائٹیوں کو جاری ہوئے و قرضہ جات کی وصولی کی جائے تاکہ دیگر سوسائٹیاں بھی اس سہولت سے مستفید ہو سکیں ایسی مزید سوسائٹیوں ضلع کے دیگر حصوں میں بھی قائم کی جائیں -

محکمہ امداد باہمی سے رابطہ قائم کیا جائے -

اعزازی سیکرٹری انجمن انسداد بے رحمی سے موجودہ 13 اضلاع کے علاوہ پنجاب کے دوسرے اضلاعی شہروں میں انجمن کی شاخیں کھولنے کے لئے ایک تجویز بنانے کی ا درخواست بحوالہ 6-35.SO (T)/i.&DD/83 بتاریخ 19-10-83 کو کی گئی ہے -

اس تجویز کا تعلق محکمہ امداد باہمی سے ہے لہذایہ سفارش متعلقہ محکمہ کو بھیجی گئی محکمہ امداد باہمی نے محکمانہ کارروائی کی ایک رپورٹ ارسال کی اور محکمہ هذا سے درخواست کی کہ صوبائی کونسل کو اس کے بارے میں مطلع کر دیا جائے - رپورٹ درج ذیل ہے -

گورنمنٹ کی جانب سے 8 لاکھ روپے بطوری امدادی فنڈ برائے تین سال بحساب 2.90 لاکھ فی سال از 75-76 تا 77-78 موصول ہوئے تھے - سال 1978-79 میں پہلے سال 1975-76 میں جاری شدہ قرضہ وصول کرکے نیا قرضہ جاری کیا گیا - ان چاری سالوں میں جاری شدہ قرضہ کی تفصیلی و وصولی حسب ذیل ہے -

محکمہ امداد باہمی

تعداد انجمن ہائے جن کو قرضہ جاری ہوا - 4

تعداد ممبران جنکو قرضہ جاری ہو - 132

رقم قرضہ 11.60 لاکھ

تعداد ممبران جن سے قرضہ وصول ہوا - 66

رقم جو وصول ہوئی - 923،743 (روپے)

بقایا رقم قابل وصول 236،257 (روپے)

بقایا رقم کی وصولی کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے سال 1978-79 کے بعد قرضہ مزید جاری نہیں ہو سکا کیونکہ کوا پریٹوو وول یونین لمیٹڈ بہاول پور کے حسابات کی انکوائری مارشل اور انسپکشن ٹیم نے شروع کی تھی اور یونین کو ہدایت کی تھی کہ تا حکم ثانی مزید قرضہ جات اس فنڈ سے جاری نہ کئے جائیں -

چونکہ پہلے سے رجسٹری شدہ وول سوسائٹیز کا دائرہ کاروبار تمام چولستان پر محیط ہے اس لئے مزید انجمن ہائے کا اجرا ممکن نہیں ان انجمن ہائے میں ہی قرضہ بھیڑبال لینے

		کے خواہش مند اشخاص شامل ہو کر سہولت قرضہ سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں ۔
7 ۔ سرکاری اراضیات جو پرورش حیوانات کیلئے زیر الاٹ ہیں سال مویشیوں کی پرورش کا تجربہ رکھنے والے افراد کو ترجیحی بنیادوں پر الاٹ کی جائیں پرورش حیوانات چونکہ ایک دیر پا عمل ہے لہذا الاٹمنٹ کی مدت کم از کم تیس سال ہونی چاہئے	مناسب کارروائی ہو رہی ہے	سرکاری اراضیات پرورش حیوانات کے تحت دی جانے کی ایک سکیم زیر غور ہے اور اس کی مدت پہلے ہی تیس سال رکھی گئی ہے اور سفارش کی گئی ہے کہ زمین ترجیحی بنیادوں پر سال مویشی کی پرورش کا تجربہ رکھنے والے افراد کو دی جائے ۔
8 ۔ بورڈ آف ریونیو نے جو فہرست اراضیات مہیا کی ہے وہ زیادہ تر بنجر اور غیر آباد رقبہ پر مشتمل ہے جبکہ قابل کاشت رقبہ جات چند اضلاع میں موجود ہیں جن کی نشاندھی بعض درخواست گذاروں نے کی ہے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ایسی زمینوں کو نشاندھی کرنے والے افراد کو الاٹ کیا جائے ۔	مناسب کارروائی ہو رہی ہے	بورڈ آف ریونیو نے جن رقبہ جات کی نشاندھی کی ہے اس کی پڑتال کیلئے کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں اس میں محکمہ پرورش حیوانات اور محکمہ مال کے نمائندے شامل ہیں جو موقع پر ان زمینوں کی پڑتال کریں گے درخواست گذاروں نے قابل کاشت رقبہ جات کی نشاندھی کی ہے ان کی پڑتال بھی ان ہی کمیٹیوں کے سپرد ہے کمیٹیوں کی رپورٹ کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے سماجی بہبود وزکواۃ کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال ۔
	1	2	3
1	اس امر کی نشاندھی کی گئی ہے کہ محکمہ معاشرتی بہبود و زکواۃ کی طرف سے راولپنڈی ڈویژن میں ڈویژن ضلع اور تحصیل کی سطح پر جو رابطہ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں ان کی افادیت کا از سر نو جائزہ لیا جائے ۔	محکمہ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش کے مطابق رابطہ کمیٹیوں کی افادیت کا جائزہ لے ۔	محکمہ معاشرتی بہبود کی ڈویژنل انتظامیہ کے توسط سے رابطہ کمیٹیوں کی تشکیل اور افادیت کا از سر نو جائزہ لیا گیا ہے اور محکمے کا خیال ہے کہ یہ کمیٹیوں سماجی بہبود کی انجمنوں کے مابین رابطے کے سلسلے میں مفید کردار ادا کررہی ہیں اور ان کا جاری رہنا مفاد عامہ میں ہے
2	سفارش کی گئی ہے کہ مریضوں کی فلاح وبہبود کی انجمنوں کا دائرہ کار صرف سرکاری ہسپتالوں تک ھی محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس پروگرام کی افادیت کے پیش نظر پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھی مریضوں کی فلاحی تنظیمیں قائم کی جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ غریب لوگ اس سے استفادہ کرسکیں اور زکواۃ کی رقم کا مثبت مصرف ہو سکے ۔	محکمہ کمیٹی کی سفارش پر قواعد کے مطابق عمل کرے ۔	محکمہ زکواۃ مریضوں کی فلاح وبہبود کے لئے پہلے ھی ایک خطیر رقم مختلف پرائیویٹ ہسپتالوں کی انتظامیہ کو بطور گرانٹ دے رہا ہے محکمہ معاشرتی بہبود وزکواۃ پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھی مریضوں کی فلاحی تنظیموں کے قیام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور جہاں بھی ایسی تنظیمیں وجود میں آتی ہیں وہاں قواعد کے مطابق زکواۃ فنڈ سے امداد دی جاتی ہے

سبجیکٹ کمیٹی برائے مال کی سفارشات پر عمل درامد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	فیصلہ سپیشل کمیٹی	محکمانہ حتمی فیصلہ
	1	2	3
۱	مسئلہ نمبر ۱ "Repeal of Section 5 of West Pakistan Relief of Indebtedness Ordinance 1960. چوھدری محمد اکبر کاھلوں نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا ۔ کہ اس قانون میں درج شدہ غرض دار کی تعریف میں دیہات کے متوسط زمیندار ـــــ مزارعانـــ ذرعی کاریگر یا ایسے لوگ جن کا کل اثاثہ 5000روپے سے زائد نہ ہو ۔ آتے ہیں آرڈیننس مذکور کی دفعہ 5 کے حذف ہو جانے سے انکی مشکلات بڑھ جانے کا خدشہ ہے ۔ کیوں کہ بڑے بڑے زمینداران کمزور مالکان ـــــ مزارعان اور مالی طور پر پسماندہ لوگوں کو تھوڑی تھوڑی رقوم قرض دے کر زیادہ رقوم کی تحریریں لکھوا لیں گے اور پھر ان تحریروں کی بنیاد پر عدالتوں سے ڈگریاں حاصل کر کے ان پر قید کئے جانے کا عدالتی خوف مسلط کر دیں گے ۔ اور انکو اس خوف سے تابع کر کے ان سے مفت بیگار لیتے رہیں گے ۔ دفعہ 5 آرڈیننس مذکور ایسے اشخاص کو قید کے خوف سے بچاتی ہے	یہ سفارشات صوبائی کابینہ کے اجلاس منعقدہ 17 جولائی 1983ء اور 22 اکتوبر 1983ء میں زیر غور نہیں آسکیں ۔ آئندہ اجلاس میں پیش ہوں گی ۔	یہ سفارشات برائے منظوری صوبائی کابینہ کے زیر غور ہیں ۔

لہذا یہ دفعہ بدستور قائم رہنی چاہئے ۔

باقی ممبران نے اس مذکورہ بالا خدشہ سے اتفاق نہیں کیا ۔ انکی رائے ہے ۔ کہ ایسے قرضہ جات کی تعداد اب بہت کم رہ گئی ہے ۔ اور اب جب کہ مرکزی حکومت نے ضابطہ دیوانی کی دفعہ 55 میں ترمیم بذریعہ Civil Procedure Code Amendment Ordinance 1980 کر دی ہے ۔ جس ترمیم کے مطابق عدالت دیوانی متعلقہ ڈگری زر نقد کی عدم ادائیگی کی صورت میں مدیون ڈگری کو ایک سال کی سزائے قید محض دینے کے مجاز ہے ۔ آرڈیننس مذکور کی دفعہ 5 مذکورہ بالا ترمیم دفعہ 55 ضابطہ دیوانی سے مطابقت نہیں رکھتی اور اسکو قائم رکھنے کا اب کوئی جواز باقی نہیں ہے ۔ ممبران نے مزید اظہار خیال فرمایا ۔ کہ هندو مہاجن تقسیم ملک کے بعد تارک الوطن ہو گئے تھے اب دیہات میں ایک ہی Community کے لوگ محدود پیمانہ پر ایک دوسرے کو مویشیاں کی خرید یا شادی بیاہ کے لئے قرضہ جات دے دیتے ہیں ۔ جو زیادہ تر انسانی همدردی کی بنیاد پر بغیر سود کے ہوتے ہیں ۔ بدیں وجہ ایسے حالات میں دیئے گئے قرضہ جات کا تحفظ ضروری ہے ۔ ورنہ سالہا سال کی عدالتی کارروائی کے بعد صادر ہونے والی زر نقد کی ڈگریاں کبھی وصول نہ ہو سکیں گی ۔

ان حالات کی روشنی میں یہ فیصلہ ہوا کہ Relief of Indebted ness Ordinance 1960 کی دفعہ 5 کو ختم کرنے سفارش کرتے ہوئے معاملہ زیر بحث صوبائی کابینہ میں بھیجا جاوے -

مسئلہ نمبر ۲

ایجنڈا کی واحد شق پر فیصلہ کے بعد عام بحث کے دوران لوکل ریٹ کی تشخیص اور وصولی پر بھی مباحثہ ہوا - پنجاب گورنمنٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی نے لوکل ریٹ کا نفاذ بروئے نوٹیفکیشن نمبری SO (L) 2 - 8/79 مورخہ 20-2-1980 کیا تھا - جس کے قواعد Punjab Local Rate (assessment and Collection) Rules 1980) کا نفاذ بھی ہو چکا ہے - قواعد کے مطابق سالم کھیوٹ کی کل اراضی کی بنیاد پر نہیں - بلکہ کھیوٹ مشترکہ کے ہر ایک حصہ دار پر الگ الگ اس کے حصہ کی بنیاد پر لوکل ریٹ کی تشخیص و وصولی ہونی ہے - زمیندارہ یونین ضلع اٹک کی طرف سے صاحب وزیر پنجاب کو ایک قرار داد بھیجی گئی کہ ایک مرلہ سے لیکر ایک ایکڑ تک اراضی میں جتنے حصہ دار مشترکہ کھیوٹ میں ہوں ان سے دو روپے فی ایکڑ یا 50 پیسے فی غیر آبپاشی ایکڑ الگ الگ فی حصہ دار کی بجائے	فی الحال اس معاملہ کو بدستور رہنے دیا جائے -	مطابق حکم مورخہ 10 اکتوبر 1983ء منجانب وزیر مال صاحب اس معاملہ کو فی الحال بدستور رہنے دیا گیا ہے -

کھوٹ کے کل رقبہ پر لوکل ریٹ تشخیص کیا جاوے تاکہ چھوٹے مالکان متاثر نہ ہوں یا پھر اسے معاف کر دیا جاوے۔ اس تجویز پر لوکل گورنمنٹ سے رائے دریافت کی گئی ۔ کہ آیا لوکل ریٹ کو ختم کیا جانا مناسب ہو گا ۔ جس پر محکمہ نے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے ۔ اس تجویز کی مخالفت کی جس پر صاحب گورنر پنجاب نے فرمایا کہ ضلع کونسلیں دیہی ترقی کے لئے کافی رقوم خرچ کرتی ہیں۔) اس لئے زمینداران کو اس معمولی ریٹ کی ادائیگی میں اعتراض نہیں کرنا چاہیے ۔ اور اس ٹیکس کی ادائیگی سے دیہی عوام میں ضلع کونسل کے منصوبوں میں شرکت کا احساس رہتا ہے ۔ اس طرح یہ تجویز ختم ہوئی ۔ لوکل ریٹ کی وصولی پر بحث کرتے ہوئے زیادہ تر سرکاری عہدہ داران نے وہ مشکلات بیان کیں جو نابالغ وغیرہ حاضر مالکان سے وصولی میں درپیش ہیں ۔ خاص طور پر جب کہ ایک ایکڑ میں اگر 7 مالکان ہیں ۔ تو

ان سے 2 روپے فی مالک وصول کیا جا رہا ہے ۔ صاحب صدر نے اس تجویز پر دوبارہ غور کرنے کا حکم دیا جو بورڈ آف ریونیو کرے گا ۔

3 مسئلہ نمبر 3

آخر میں سید محمد نسیم رکن مجلس مال پنجاب وریلیف کمشنر پنجاب نے اظہار فرمایا کہ آفت زدہ علاقہ جات میں گورنمنٹ مالیہ حذف کر دیتی ہے ۔ محکمہ انہار آبیانہ کی چھوٹ دے دیتے ہیں ۔ لیکن لوکل معاف نہیں کیا جاتا ۔ متاثرہ مالکان کا مطالبہ ہوتا ہے کہ جملہ سرکاری واجبات معاف کئے جاوئیں ۔ چونکہ لوکل ریٹ کا نفاذ محکمہ لوکل گورنمنٹ سوشل ویلفیر و دیہی ترقی حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبری 20-2-1980 SO (L) 2-8/79 کے ذریعہ ہوا تھا ۔ لہذا طے ہوا کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب کو تحریک کی جاوئے ۔ کہ وہ ایسے حالات میں لوکل ریٹ کی چھوٹ دینے کے بارے میں غور کریں ۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقیات حکومت پنجاب نے سبجیکٹ کمیٹی کی اس سفارش سے اتفاق کر لیا ہے ۔ اور اطلاع دی ہے ۔ کہ اس کے مطابق قانون میں ضروری ترمیم کی جارہی ہے ۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ نے رپورٹ بھیجی ہے ۔ آفت زدہ علاقہ جات میں مالیہ اور آبیانہ کی معافی کی صورت میں لوکل ریٹ بھی وصول نہیں کیا جائے گا ۔ اور کہ اس بارے قانون میں ضروری ترمیم انکے زیر غور ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے نظم و نسق کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	مذکورہ سفارشات پرحتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1	ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اسلحہ کے لائسنس جاری کرتے وقت صوبائی اورضلعی کونسلروں کی سفارشات پر مناسب غور نہیں کرتے ۔	ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اسلحہ کے لائسنس جاری کرتے وقت صوبائی ضلعی اور لوکل کونسلروں کی سفارشات کو مد نظر رکھا جائے ۔	عملدرآمد ہو چکا ہے ۔
2	اصلاح معاشرہ کی کمیٹی برائے انسداد رشوت ستانی میں سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ کے صرف تین ارکان کو نامزد کیا گیا ہے سبجیکٹ کمیٹی کے تمام ارکان کو اس میں شریک کیا جانا چاہیئے ۔	کمیٹی برائے انسداد رشوت ستانی و ناجائز حصول جائداد کو جو کام سونپا گیا تھا وہ اسے ختم کر چکی ہے لہذا اس مرحلہ پر سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ کے باقی ماندہ ممبران کی نامزدگی بے فائدہ ہو گی ۔	کارروائی مکمل ہو چکی ہے
3	اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہ صوبائی اور ضلعی کونسلروں کو ان کے علاقے میں ہونے والے جرائم کی تفتیش کے عمل میں شریک کیا	ہرایک شہری کو جسے کسی جرم کے ہونے یا کسی مبینہ جرم سے متعلق کوئی اطلاع ہو آگے آئے اور تفتیش میں پولیس کی مدد کرنے	کارروائی مکمل ہو چکی ہے

جا رہا ہے ۔ تفتیشی افسران کے لئے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ پولیس روزنامچہ میں اس ضمن میں ایک سرٹیفکیٹ درج کریں کہ متعلقہ کونسلر کو تفتیش میں شریک کیا گیا ہے ۔

کی آزادی ہے ۔ بلکہ یہ اس کا قانونی اور اخلاقی فرض ہے ۔ جہانتک اس تجویز کا تعلق ہے کہ صوبائی اور ضلعی کونسلروں کو ان کے علاقے میں ہونے والے جرائم کی تفتیش میں لازماً شریک کیا جائے اور اس ضمن میں پولیس روزنامچہ میں ایک سرٹیفکیٹ درج کیا جائے ۔ اسکے قابل عمل ہونے کا جائزہ لینے کے لئے محکمہ پولیس نے ضلع گوجرانوالہ میں تجرباتی مطالعہ کیا ہے جس کے دوران یہ پایا گیا کہ 1982 میں ضلع کے 18 تھانوں میں تقریباً 7000 مقدمات درج کئے گئے ۔ ضلع میں 33 ضلعی اور 4 صوبائی کونسلر ہیں جنھیں ہر جرم کی تفتیش میں شریک کرنا قابل عمل ہوگا ۔ کیونکہ کونسلروں کا ہر وقت اس مقصد کے لئے دستیاب ہونا ممکن نہیں اسطرح تفتیش کا عمل مکمل ہونے میں تاخیر ہوگی ۔ مزید برآں روزنامچہ میں کونسلروں کی تفتیش میں شرکت کا خصوصی اندراج

		ان کے لئے اکثر عدالتوں میں بطور گواہ طبی کا موجب ہوگا ۔ اس طرح ایک کونسلر کو سال میں اوسطا ،، 200 مقدمات میں بطور گواہ پیش ہونا ہوگا ۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جرائم کی تفتیش میں کونسلروں کی شرکت کو حکماً ،، لازمی قرار نہ دیا جائے ۔ بہر حال یہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ متعلقہ کونسلروں کی رہنمائی اور مدد ہمیشہ حاصل کی جائے اور تفتیش کے دوران ان کی طرف سے فراہم کردہ معلومات اور ان کے نقطہ نظر کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے ۔	
4	انسپکٹر جنرل پولیس کو سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ کا ممبر مقرر کیا جائے۔	قواعد کے مطابق صرف صوبائی کونسل پنجاب کے ممبران ہی کسی سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران بنائے جا سکتے ہیں بہر حال سبجیکٹ کمیٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو اپنے اجلاس میں شرکت کے لئے ہر وقت طلب کر سکتی ہے ۔	عملدرآمد ہو چکا ہے
5	ڈکیتی اور شاہراہوں پر سرقہ بالجبر کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے ان جرائم کی روک تھام کے لئے کئے جانے والے اقدامات کے علاوہ ان علاقوں اور سڑکوں کی نشاندہی کے لئے جہاں	سال 1982 اور 1983 کی پہلی ششماہیوں کے دوران عملدرآمد ہو چکا ہے صوبہ میں ڈکیتی اور سرقہ بالجبر کی تعداد کے موازنہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 1983 میں 1982 کے اسی عرصہ کے دوران ڈکیتی کے 12 مقدمات کے مقابلہ میں 5 مقدمات رپورٹ کی گئی اس طرح	عملدرآمد ہو چکا ہے

پر جرائم زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں ایک جائزہ لیا جائے اور ان علاقوں میں پولیس کی گشت کے موثر انتظامات کئے جائیں ۔

1982 کے مقابلہ میں 1983 میں 7 مقدمات کی کمی واقع ہوئی ۔ سرقہ بالجبر کے متعلق 1982 کے 33 مقدمات کے مقابلہ میں 1983 میں 38 مقدمات کی رپورٹ کی گئی اس طرح 5 مقدمات کا اضافہ ہوا ۔ ان اعداد و شمار میں شاہراہوں پر سرقہ بالجبر کی وارداتوں میں 1982 کی پہلی ششماہی کے دوران ضلع قصور کے صرف ایک مقدمہ کے مقابلہ میں 1983 کے 5 مقدمات شامل ہیں جو اوکاڑہ فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں رپورٹ کئے گئے صوبہ کے تمام سپرنٹنڈنٹ ہائے پولیس کو ان علاقوں میں جہاں ڈکیتی اور شاہراہوں پر سرقہ بالجبر کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے ۔ موثر اور مستقل گشت کے انتظامات کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔

• چند اضلاع میں اسلحہ کے لائسنسوں کے درخواست دہندگان سے اپنی حفاظت کی ضرورت کے ثبوت کے طورپر ایف آئی آر کی نقول فراہم کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ اسلحہ کے لائسنسوں کے حصول کے لئے ایف آئی آر کی نقول پیش کرنے کی شرط نہیں ہونی چاہئے ۔

تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ کے لائسنس کے درخواست دہندگان سے عام حالات میں ایف آئی آر کی نقول طلب نہ کی جائیں ۔

عملدرآمد ہو چکا ہے

7.	سینٹرل جیل ساهیوال میں پیچیدہ امراض میں مبتلا قیدیوں کو ساهیوال میں سپیشلسٹ سے مشورہ کرنے کے لئے جیل سے ھسپتال تک سفر کے لئے پولیس گارڈ میسر نہ آنے کی وجہ سے طویل انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ایسے معاملات میں پولیس گارڈ فوری طور پر مہیا کی جانی چاہیئے ۔	سپرنٹنڈنٹ سینٹرل جیل ساهیوال کو ھدایت کردی گئی ہے کہ کسی بھی ھنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پولیس گارد کے بلا تاخیر حصول کو یقینی بنانے کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس ساهیوال سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں اور ایسے معاملات میں ذاتی طور پر توجہ دیں۔	عمل در امد ہو چکا ہے ۔
8.	لاهور میں چلنے والی ویگنیں ٹریفک کے لئے سنگین خطرہ کا باعث ھیں ۔ اکثر یہ گاڑیاں دروازوں اور بتیوں کے بغیر ھوتی ھیں ۔ ان گاڑیوں اور ان کے ڈرائیوروں کے خلاف فوری اقدامات کی ضرورت ہے ۔	حال ہی میں لاهور میں ایک خاص مہم چلائی گئی تھی جس کا مقصد عام طور پر ٹریفک کی خلاف ورزیوں کی روک تھام اور خاص طور پر لاهور میں چلنے والی ویگنوں کے ڈرائیونگ کے معیار اور ان کی حالت کو بہتر بنانا تھا ۔ اس مہم کے دوران ھر قسم کی 1891 گاڑیوں کے چالان کئے گئے ۔562 گاڑیاں قبضہ میں لی گئیں اور قانون کی مختلف خلاف ورزیوں پر سزا کے طور پر مبلغ 123603 روپے جرمانے وصول کیا گیا جس کے نتیجہ میں اب صورت حال	عمل در آمد ہو چکا ہے ۔

		میں بہتری پائی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ٹریفک پولیس کو بتیوں اور دروازوں کے بغیر گاڑیوں کے خلاف باقاعدگی سے اقدامات اختیار کرنے اور ان پر سختی سے عملدرآمد کرانے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔	
9	بہت سے فوجداری مقدمات میں پولیس مشکوک افراد کو ان کی گرفتاری کے اندراج کے بغیر حراست میں رکھتی ہے اور تھانوں میں ان کے ساتھ غیرانسانی سلوک روا رکھا جاتا ہے ۔ یہ عمل ختم ہونا چاہیے ۔	صوبے کے تمام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور سپرانٹنڈنٹ کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور ان پر سختی سے عمل کرنے کو کہاں گیا ہے۔ کرائم کنٹرول کمیٹیوں کو تھانوں کے معائنہ کے اختیارات دیئے گئے ہیں تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ کوئی شخص تھانے میں غیر قانونی یاغیر ضروری حراست میں نہ ہو ۔	عملدرآمد ہو چکا ہے ۔
10	جنرل بس سٹینڈ اوکاڑہ میں لاکھوں روپے بطور غنڈہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ ان سرگرمیوں پر قابو پایا جانا چاھئے۔	ڈی ایس پی ھیڈ کوارٹر کے تحت پولیس کا ایک خاص دستہ بس سٹینڈ اوکاڑہ میں اس غنڈہ گردی اور استحصال کے خاتمے کے لئے تعینات کیا گیا تھا ۔ بس سٹینڈ کے معاملات کی سخت نگرانی اور میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کے تعاون سے کیئے گئے اقدامات کے نتیجہ میں بس سٹینڈ پر ہونے والی بے قاعدگیوں کا مکمل خاتمہ ہو چکا ہے ۔ ضلعی انتظامیہ کے ان اقدامات کو اپنے اوکاڑہ کے دورہ کے دوران ڈپٹی مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کمشنر لاھورڈویژن نے بھی سراھا تھا ۔	عملدرآمد ہو چکا ہے

سبجیکٹ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کی سفارشات و عمل پدرآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات	حکم	عملدرآمد کی موجودہ صورت حال
1	بین الاضلاعی بسوں کے روٹوں کا از سر نو سروے جلد از جلد مکمل کرنے اور گورنر صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہر روٹ پر پرمٹوں کی تعداد مقرر کرنے کے لئے صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی رپورٹ پیش کرے۔	صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس پر جلد عمل کرے۔	صوبے میں کل تقریباً 1787 بین الاضلاعی روٹ ھیں ۔ جن کے ازسرنو سروے میں کافی وقت درکار ہے اب جبکہ نئے منتخب نمائندے آ چکے ھیں ان کی شمولیت کے کےبعد یہ سروے مکمل ھونے کی امید ہے۔
2	ڈپٹی سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے لاھور شہر میں شہری روٹوں پر چلنے والی ایسی منی بسوں کی تعداد بتائی جوکہ عرصہ ایک سال سے تین سال تک اپنے روٹ پرمٹ تجدید نہیں کرا سکے فیصلہ کیا گیا کہ ان خالی آسامیوں کے خلاف ایک ھفتہ کے اندر اندر چوبیس سیٹوں والی چھوٹی بسوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے جائیں اور اس سے قبل پرمٹ ھولڈر کو نوٹس دیکر موقع دیا جائے کہ وہ روٹ پرمٹ کی تجدید کرائے اور عدم تعمیل کی صورت میں اس کا روٹ پرمٹ منسوخ سمجھا جائے	کمشنر لاھور چیئرمین آر ۔ ٹی ۔ اے جلد تحصیل مہیا کرے اور اپنی سفارشات بھیجے	کوائف موصولہ ازاں آر ٹی اے لاھور کے مطابق تقریبا 300 منی بسوں کے روٹ پرمٹ گذشتہ ایک سال سے تین سال تک تجدید نہ ھوئے تھے ان میں سے تقریبا 174 حسب قواعد تجدید ھو چکے ھیں بقایا 126 کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ھیں ۔ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کے سلسلہ میں آر ۔ ٹی ۔ اے کے آئندہ اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا ۔

صوبائی کونسل پنجاب کا پہلا اجلاس

(اتوار یکم جنوری 1984ء 26 ربیع الاول 1404ھ)

صوبائی کونسل پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں 9 بجے صبح زیر صدارت وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی منعقد ہوا جناب قائم مقام چیئرمین ملک اللہ یار خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

اناؤنسر —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین و حضرات۔ السلام و علیکم

آج صوبائی کونسل پنجاب کے پہلے اجلاس کا دوسرا روز ہے جناب قائم مقام چیئرمین ملک اللہ یار خان کرسی صدارت پر رونق افروز ہیں۔ اجلاس کی باضابطہ کارروائی کا آغاز خدائے قدوس کے بابرکت کلام سے ہوتا ہے۔ جناب قاری علی حسین صدیقی تلاوت قرآن پاک فرمائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایها الذین امنوا کونوا قوامین للہ شهداء بالقسط ز ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی ز واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ○

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر و اولئک هم المفلحون ○

والذین استجابوا لربهم واقاموا الصلوة ص وامرهم شوری بینهم ص ومما رزقنهم ینفقون ○ والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون ○

واوفوا بالعهد ج ان العهد کان مسئولا ○

س مائدہ آیت ۸، س آل عمران آیت ۱۰۴، س شوریٰ آیت ۳۸، ۳۹، س بنی اسرائیل آیت ۳۴

اے ایمان والو اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوا کرو اور کسی قوم کی عداوت اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو تم انصاف ہی کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔ اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر ظلم و تعدی ہو تو مناسب طریقے سے بدلہ لیتے ہیں۔ اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی۔

صدق اللہ العظیم

اؤنانسر ۔ اب ایک گھنٹے کے لئے سوالات کا وقفہ ہے فاضل ارکان نے کل پچاس سوالات پوچھے تھے ان میں سے پچیس سوالات ایسے ہیں جو سابقہ اراکین کونسل کی طرف سے کئے گئے تھے ان کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں قواعد و ضوابط کے مطابق ان سوالات پر ضمنی سوالات نہیں کئے جا سکتے جب تک کہ فاضل اراکین خود اس ایوان میں موجود نہ ہوں باقی پچیس سوالات ہیں ۔

وقفہ سوالات

جناب قائم مقام چیئرمین (ملک اللہ یار خان) ۔ سوال نمبر 359 ۔

نئی آسامیوں کے اجرا اور تقرر کے اختیارا

359 ۔ شیخ غلام حسین ۔ (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی)

کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے بلدیات کو اپنا فرائض بخوبی احسن طریقے سے سرانجام دینے کے لئے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی شق نمبر (1) 43 کے تحت نئی آسامیوں کی فراہمی اور تقرر کے اختیارات بلدیات کو تفویض کئے ہوئے ہیں ۔ مگر حکومت متذکرہ آرڈیننس سے منحرف ہو کر نئی آسامیوں کے اجراء کے اختیارات اپنے پاس رکھے ہوئے ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے لوکل کونسلوں کے غیر ترقیاتی اخراجات پر آمدن کا صرف پچاس فیصد تک خرچ کرنے کی پابندی عائد کر رکھی ہے ۔

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بلدیہ راولپنڈی نے اپنے معیار صفائی کو بہتر بنانے کے لئے تین سینٹری انسپکٹرز تیرہ سینٹری سپروائزر اور تین سو خاکروبوں کی مستقل آسامیوں کی فراہمی کے لئے حکومت سے استدعا کی تھی ۔ مزید برآں شعبہ حسابات کے لئے بھی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ اکاونٹنٹ کی آسامیاں فراہم کرنے کے لئے درخواست کی تھی جسے تاحال نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آرڈیننس کے تحت نئی آسامیوں کی فراہمی اور تقرر کے اختیارات بلدیات کو تفویض کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک اللہ یار خان)

(الف) جی نہیں ۔ در حقیقت پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کی شق نمبر (ا) 43 کے تحت لوکل کونسلوں کو اپنے فرائض مستعدی سے نمٹانے کے لیے مطلوبہ ملازمین کی تقرری کے اختیارات حاصل ہیں جبکہ نئی آسامیوں کے اجراء کے اختیارات پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کی شق نمبر (سی) 46 کے تحت حکومت کو حاصل ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ پابندی اس لئے عائد کی گئی ہے تا کہ لوکل کونسلوں کے ترقیاتی منصوبے متاثر نہ ہوں اور شہری سہولتوں کی فراہمی میں اضافہ کیا جا سکے ۔

(ج) حکومت نے ان تمام اسامیوں کے اجراء کے احکامات جاری کر دیئے ہیں ۔

(د) حکومت نے 1981ء سے میونسپل کمیٹی اور ٹاون کمیٹیوں میں آسامیوں کے اجراء کے اختیارات کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو سونپے ہوئے ہیں ۔ حکومت نے حال ہی میں بلدیات کے تعلیم اور صفائی کے شعبوں سے متعلق ایسی تجاویز کو جلد نمٹانے کے لئے یہ پالیسی وضع کی ہے کہ مجاز اتھارٹی اگر تجویز کے وصول ہونے کے ایک ماہ کے اندر ایسے معاملات میں فیصلہ صادر نہ کرے تو یہ باور کر لیا جائے کہ ان آسامیوں کی منظوری ہو چکی ہے ۔ بشرطیکہ متعلقہ کونسل کا مجموعی غیر ترقیاتی خرچ کل بجٹ کے 50 فیصد سے زائد نہ ہو ۔ دیگر شعبوں میں بھی آسامیوں کے اجراء کے احکامات ضروری جانچ پڑتال کے بعد غیر ضروری توقف کے جاری کر دیئے جاتے ہیں ۔

بلدیات کے منظور شدہ بنکوں میں چلت سرمایہ

360 ۔ شیخ غلام حسین :۔(مئیر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی)

کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ 1969ء میں حکومت نے ایک حکم نامہ نمبری 69 ۔ 4 (ایف ڈی) ڈی پی مجریہ 11 نومبر 1969ء کے ذریعے میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کو اپنے اخراجات کے لئے منظور شدہ بنکوں میں کرنٹ اکاونٹ کی حد 5.90 لاکھ روپے مقرر کی تھی جبکہ اس وقت کارپوریشن مذکورہ کا بجٹ ایک کروڑ دس لاکھ اکیس ہزار روپے تھا اور اب موجودہ بجٹ (1982-83ء) 915 لاکھ ہے ۔ اور آئندہ بجٹ (84 - 1983ء) میں بھی اضافے کے امکانات ہیں ۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بلدیہ مذکورہ کو اس وقت اپنے عملہ کو ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو قریباً 22 لاکھ روپے بطور تنخواہ و اخراجات پر اندازاً 5 7—8 لاکھ روپے اور اور دیگر اخراجات کے لئے مبلغ 10 لاکھ روپے درکار ہوتے ہیں ۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اگر بنک کو ہر ماہ کی آخری تاریخ کو چالت سرمایہ مہیا نہ کیا جائے تو عملہ کے کسی فرد کو تنخواہیں نہیں دی جا سکتیں کیونکہ نیشنل سیونگ سنٹر اور سرکاری خزانہ سے رقوم حاصل کرنے کے لئے کم از کم ایک ہفتہ کی مدت درکار ہوتی ہے ۔

(د) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بلدیہ مذکورہ کافی عرصے سے چلت حساب کا سرمایہ بڑھانے کے لئے حکومت سے تگ و دو کر رہی ہے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بلدیہ مذکورہ کی اس جائز تکالیف کے ازالہ کے لئے چلت حساب کے سرمایہ کی حد 40 لاکھ روپے تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک اللہ یار خان)

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) چلت سرمایہ محکمہ خزانہ مقرر کرتا ہے۔ جس سے رجوع کیا گیا تھا۔ جنہوں نے اس سرمایہ کی حد 6 لاکھ روپے سے بڑھا کر 26 لاکھ روپے کر دی ہے۔ میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔

مخدوش دیوار کی مسماری

372 - شیخ محمد لطیف (سینئر وائس پریذیڈنٹ انجمن حمایت اسلام) کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی میرے سوال نمبر 246 کے جواب کے حوالے سے جو ایوان میں مورخہ 23 مئی 1983ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ دیوار کا کچھ حصہ خود بخود گر چکا ہے جب کہ کچھ حصہ ابھی تک مخدوش حالت میں موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا لاہور میونسپل کارپوریشن دیوار کے مذکورہ حصے کو گرانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - (ملک اللہ یار خان) دیوار مذکورہ کا خطرناک جو مخدوش حصہ تھا وہ خود بخود گر چکا ہے مخدوش دیوار کا باقی حصہ جو کہ مالکان کے مرمت نہ کروانے کی وجہ سے خطرناک صورت اختیار کر چکا تھا ، میونسپل مجسٹریٹ میونسپل انجینئر اور زونل سیکرٹری زون چہارم کی نگرانی میں مورخہ 15.9.1983 کو گرایا جا چکا ہے۔

شیخ محمد لطیف - - جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ سوال نمبر 372 کا جواب اس مرتبہ پھر درست نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین کونسے سوال کا جواب -

شیخ محمد لطیف - - جناب سوال نمبر 372 -

یہ دو کوٹھیوں کے درمیان ایک دیوار ہے ایک حصے پر کمرہ بھی ہے اس کمرے کا ایک حصہ اس دیوار کا حصہ ہے پہلے جواب یہ آیا تھا کہ مخدوش حصہ گر گیا ہے اور اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پھر جناب والا - میں نے کہا کہ یہ جواب غلط ہے دوبارہ یہ جواب آ گیا ہے کہ مخدوش حصہ مجسٹریٹ صاحب ، سیکرٹری صاحب اور انجینئر صاحب کی موجودگی میں مسمار کر دیا گیا ہے یہ جواب بھی غلط ہے۔ میں عرض کروں کہ اس کے بعد شمشاد علی خان نے پوائنٹ آوٹ کیا کہ یہ تو غلط

ہے اور آپ لوگوں نے تو اسے گرایا نہیں - جو کمرے کا حصہ ہے وہ تو وہاں موجود ہے اس پر پھر 28 تاریخ کو ایک نوٹس جاری ہوا کہ بقایا کمرے کی دیوار کی حالت قابل مرمت ہے، مرمت کروائی جائے حادثے کی صورت میں ذمہ داری مالکان اور قابضین پر ہو گی اس میں وہ پھر تسلیم کرتے ہیں کہ وہ جو دیوار اور کمرے کا حصہ ہے It is still there.

جناب قائم مقام چیئرمین - جو اطلاع فراہم کی گئی ہے اس کے مطابق مخدوش حصہ کو 5-9-83ء کو گرایا جا چکا ہے اگر آپ کو اس جواب سے اتفاق نہیں ہے تو کیا آپ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ جو حصہ گرایا جا چکا ہے یہ فی الحقیقت گرایا نہیں گیا -

شیخ محمد لطیف - نامزد رکن - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ یہ دو کوٹھیوں کے درمیان partition ایک دیوار کی ہے ایک کوٹھی شمشاد علی خان کی ملکیت ہے اور دوسری کوٹھی ڈاکٹر پرویز کی ہے پہلے تو انہوں نے کہا کہ دیوار کا ایک حصہ گرا دیا گیا ہے دوبارہ جواب آیا کہ نہیں کچھ حصہ مجسٹریٹ کی موجودگی میں گرا دیا گیا ہے اور پھر نوٹس جاری کرتے ہیں میری allegation ہے کہ دیوار کا ایک حصہ کمرے کا ایک حصہ ہے جو ڈاکٹر پرویز کی طرف ہے جس کی بابت شمشاد علی خان نے مجبوری ظاہر کی کہ ہم نہیں گرا سکتے تو جناب والا - میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اسے گرا دیں میں خرچہ دے دونگا - میں تو گرا نہیں سکتا - آپ گرا دیں - میں خرچہ دے دوں گا - جو نوٹس اب پانچ دن ہوئے ہیں جاری کیا گیا ہے - اس میں پھر تسلیم کیا گیا ہے کہ جو بقایا حصہ ہے ——

وزیر مقامی و حکومت دیہی ترقی - یہ نوٹس کس نے جاری کیا ہے -

شیخ محمد لطیف - کارپوریشن نے - میں نے پوائنٹ آوٹ کیا ہے نہ کہ آپ کے مجسٹریٹ صاحب آئے اور وہ حصہ گرا گئے ہیں -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی یہ نوٹس کس کے نام جاری کیا گیا ہے

شیخ محمد لطیف - یہ شمشاد علی کے نام جاری کیا گیا ہے - اور غالباً دوسرے فریق کو بھی دیا گیا ہو گا -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی یہ نوٹس کیا ہے۔

شیخ محمد لطیف ۔ نوٹس میں عرض کرتا ہوں ۔

"Your house No. 36, Queens Road, is in a ruinous state to fall dangerous to inhabitants of the building. As the building is in a dangerous condition and unfit for human habitation you are hereby prohibited the occupation of the building mentioned above, till it has been suitably repaired to the satisfaction of the Lahore Municipal Corporation. If you fail to comply with the requirements of the notice, the Municipal Corporation may take necessary steps itself, and the cost incurred thereon by the Lahore Municipal Corporation shall be deemed to be a tax levied on your under the Punjab Local Government Act."

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی—کیا یہ اسی دیوار کا حصہ ہے جس کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے ۔

شیخ محمد لطیف—جی ہاں وہی دیوار ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ دیوار لمبی ہے ۔ اس کا ایک حصہ ایک کمرے کی دیوار ہے جو ڈاکٹر پرویز کی طرف ہے ۔ اب لاہور میونسپل کارپوریشن یہ تسلیم کرتی ہے کہ ابھی خطرناک حصہ وہاں موجود ہے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی—یہ نوٹس کس تاریخ کا دیا ہوا ہے ۔

شیخ محمد لطیف—یہ نوٹس 28-12-83 کو جاری ہوا ہے ۔ لیکن اس ایوان کو جو انہوں نے جواب بھیجا اس میں کہا گیا ہے کہ دیوار کا مخدوش حصہ مجسٹریٹ کی موجودگی میں گرا دیا ہے ۔ اس کے بعد شمشاد علی نے پوائنٹ آوٹ کیا کہ وہ تو ابھی وہیں کھڑا ہے تو پھر انہوں نے نوٹس جاری کر دیا ۔ اس نوٹس میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ دیوار کا خطرناک حصہ ابھی باقی ہے ۔ میں تو اسے گرانے سے معذور ہوں ، کیونکہ ساتھ والی کوٹھی کے کمرے کی وہ دیوار ہے ۔ میں نے تو اپنی معذوری شروع ہی میں ان پر ظاہر کر دی تھی ۔ میں نے بتا دیا تھا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا ۔ آپ گرا دیں ، میں خرچہ ادا کر دوں گا ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی—شکریہ ۔ شیخ صاحب ، اس کو ہم دیکھیں گے اور اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ جواب درست نہیں تو اس شخص کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی ۔

شیخ محمد لطیف—یہ دیکھ لیں ، نوٹس آپ کے سامنے ہے جس میں وہ تسلیم کرتے ہیں ۔ میری درخواست یہ ہے کہ کارپوریشن کو ہدایت کی جائے کہ وہ اس کو گرا دیں ۔ یہ مکینوں کے لیے ایک مستقل خطرے کا باعث ہے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی—نوٹس دیا جا چکا ہے ۔ اگلا سوال پیش کیا جائے ۔

ضلع خوشاب کے لیے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کمپلیکس کی تعمیر

322 ۔ حاجی محمد شریف خان بلوچ (چیئرمین میونسپل کمیٹی خوشاب) — کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ خوشاب اور جوہر آباد کے وسط میں تقریباً 1000 ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات کی تحویل میں ہے ۔ جس سے گذشتہ 35 سال سے محکمہ کو کچھ آمدنی نہیں ہوئی ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متذکرہ رقبہ صرف انگریزی کیکروں پر مشتمل ہے جو سوروں اور دیگر جنگلی جانوروں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور متذکرہ بالا دونوں شہروں کے لیے مالی اور جانی خطرات کا موجب ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت (الف) بالا میں مندرج رقبے پر یونائیٹڈ کاٹن ملز کے نزدیک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کمپلکس تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (ملک اللہ یار خان)

(الف) یہ ٹھیک ہے کہ خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان تقریباً ایک ہزار ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات کی تحویل میں ہے یہ رقبہ 1950ء میں سابقہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے حاصل کیا اس وقت یہ بنجر تھا ۔ اتھارٹی مذکور کے شعبہ جنگلات نے اس رقبہ پر محنت کر کے نرسریاں لگائیں تاکہ تقریباً 60000 ایکڑ رقبہ پر جنگلات لگائے جا سکیں ۔ آج کل محکمہ جنگلات اس رقبہ پر تجارتی بنیادوں پر جنگل اگانے کی کوشش کر رہا ہے ۔ مزید برآں خوشاب ایک نیا ضلع ہے اور اس کے صدر مقام پر اسے واحد تفریحی پارک کی حیثیت

حاصل ہے ۔ لہذا یہ جنگل نہ صرف قیمتی عمارتی لکڑی اور ایندھن مہیا کرے گا ۔ بلکہ خوشاب اور جوہر آباد کی شہری آبادی اور دیگر قریبی علاقوں کے مکینوں کے لئے تفریحی سہولیات بھی فراہم کرے گا ۔

(ب) مذکورہ رقبہ محکمہ جنگلات نے سابقہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے بحساب 700 روپے فی ایکڑ بکم اپریل 1958ء کو خریدا تھا ۔ تھل کے علاقے میں جنگلات اگانے کے لیے اس جنگل سے لاکھوں کی تعداد میں قلمیں اور پودے مہیا کیے گئے ۔ جن سے کروڑوں روپے مالیت کے جنگلات اگائے جا چکے ہیں ۔ 1958ء کے بعد اس رقبہ سے محکمہ جنگلات کو 5.34 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے ۔ یہ آمدنی سابقہ ٹی ۔ ڈی ۔ اے اس وقت رقبہ سے حاصل کردہ آمدنی کے علاوہ ہے ۔ اس وقت اس رقبے کا انتظام ایک ترقیاتی سکیم Internsive management of Selected Irrigated plantations کے تحت کیا جا رہا ہے ۔ اس ترقیاتی سکیم کے تحت ہر سال 200 ایکڑ پر ولائتی کیکر کے درختوں کو جڑ سے نکال کر ان کی جگہ سفیدہ اور کیکر کے درخت لگائے جا رہے ہیں ۔ یہ سکیم 1984-85 میں مکمل ہو جائے گی ۔ الغرض حالات رقبہ مذکور سے جنگل اکھاڑ کر اسے کسی اور مقصد کے لیے استعمال کرنے کا کوئی جواز موجود نہیں ۔

(ج) ضلع خوشاب کا صدر مقام بنانے کے متعلق موزوں جگہ کی تلاش کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

نوٹ ۔ جزوہائے (الف) اور (ب) کا جواب محکمہ جنگلات کی مہیا کردہ معلومات کی روشنی میں دیا گیا ہے ۔

حاجی محمد شریف خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ گذشتہ اجلاس میں آپ نے فرمایا تھا کہ ہم ضلع کونسل سے ریزولیوشن پاس کروا کے بھیجیں کہ خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز بنائے جائیں یا نہ بنائے جائیں ۔ ضلع کونسل خوشاب نے یہ ریزولیوشن 28-6-83 کو پاس کر کے بھیج دیا ہے میرے خیال میں ایک ہزار ایکڑ رقبے سے تقریباً پچیس سال میں پانچ لاکھ روپے کی آمدنی کوئی معنی نہیں رکھتی اور دو شہروں کے درمیان جنگل کا کوئی جواز نہیں ۔ میری گزارش ہے کہ آپ اسی کونسل سے کوئی ٹیم تشکیل دیں جو جا کر موقع ملاحظہ کر لے ۔ آپ کے جواب سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جنگل میں ولایتی کیکر موجود ہے ۔ اس کے

بیچھے تقریباً پندرہ سو ایکڑ کا لائیو سٹاک کا رقبہ موجود ہے ۔ اگر آپ خوشاب اور جوہر آباد روڈ پر جو رقبہ ہے ۔ اس کے فرنٹ سے تین سو ایکڑ رقبہ لے لیں تو یہ ضلع خوشاب کی خوش قسمتی ہوگی کہ وہاں نیا کمپلیکس تعمیر ہو جائے ۔

وزیر مال ۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جب بھی کوئی منصوبہ تیار کیا جاتا ہے اور کسی (خاص) خاصیت کی وجہ سے کسی خاص رقبہ کو کسی خاص مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو وہ منصوبہ تکمیل ہونے تک انہی کی تحویل میں رہتا ہے ۔ اس ضمن میں جب محکمہ متعلقہ سے رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہر سال دو سو ایکڑ رقبے کو صاف کروا رہے ہیں اور اس رقبے میں plantation کر رہے ہیں ۔ یہ ایک سلسلہ وار پروگرام ہے جو کہ ایک سال میں ختم نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ چند سالوں میں اس منصوبہ کو تقسیم کیا گیا ہے تاکہ جس مقصد یا منصوبے کے لئے یہ رقبہ مختص کیا گیا ہے وہ مکمل ہو جائے۔ اگر اس کے باوجود آپ کا اصرار ہے تو ہم محکمہ متعلقہ سے دوبارہ رابطہ قائم کریں گے کہ اس رقبہ میں سے اگر وہ کچھ رقبہ چھوڑ سکتے ہیں تو ہیڈ کوارٹرز کے لئے چھوڑ دیں ۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کسی منصوبے کی افادیت یا اہمیت کے بارے میں محکمہ متعلقہ ہی ماہرانہ رائے دے سکتا ہے ۔ ہم صرف درخواست کر سکتے ہیں کہ اگر وہ اس رقبے میں سے کچھ فالتو رقبہ ہمیں دے سکتے ہیں تو دے دیں ۔ لیکن ان کے خیال یا رائے کا ہمیں یقیناً احترام کرنا پڑتا ہے ۔ آپ کی خواہش کے مطابق ہم اس ضمن میں دوبارہ گزارش کریں گے کہ اس رقبے میں سے کچھ رقبہ ، اگر فالتو ہے اور وہ چھوڑنا چاہیں تو اس کو ہیڈ کوارٹر کے لئے چھوڑ دیں ۔

حاجی محمد شریف ۔ جناب کے نوٹس میں یہ لانا ضروری ہے کہ وہاں صرف سفیدہ کاشت کیا جا رہا ہے جو اتنا قیمتی درخت نہیں ۔ اس کے ساتھ ہی یونائیٹڈ کاٹن مل ہے اور ساتھ ہی خوشاب کی نئی سیٹلائٹ ٹاؤن سکیم بن رہی ہے ۔

اس کے سامنے فریبج والوں نے اپنی کالونی اور دفاتر بنائے ہیں دونوں شہروں کے عوام کی گذارش ہے کہ اگر آپ ان کو درمیان میں تعمیر کریں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

وزیر مال ۔ آپ نے اپنی دلی خواہشات کا اظہار کر دیا ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اور کریں گے جہاں تک ممکن ہو سکا ہم کوشش کریں گے ۔ کہ اس مقصد کیلئے رقبہ حاصل ہو جائے ۔

سوال نمبر 384

غلط گرداوری اور اخفائے ریکارڈ کے سدباب کیلئے نظام

384 - چوہدری ہارون رشید تھہیم (چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب) کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ہر ضلع میں سرکاری واجبات بقایا ہیں اگر ایسا ہے تو ان کی مکمل تفصیل تحصیل وار کیا ہے - نیز ان کی وصولی کے لئے چھوٹے لوگوں کی بجائے بڑے لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جاتی تاکہ اس سے اچھے نتائج برآمد ہوں -

(ب) ہر ضلع میں تحصیل وار پٹواریوں کے پاس کتنے انتقالات اراضی بقایا پڑے ہیں اور ان کے متعلق افسران متعلقہ نے کیا کارروائی کی ہے ۔

(ج) غلط گرداوری اور اخفائے ریکارڈ کے سد باب کے لئے محکمہ پڑتال کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں متعین کلکٹر صاحبان کے پاس کتنی اپیلیں زیر التوا پڑی ہوئی ہیں ؟

وزیر مال (ملک اللہ یار خان)

(الف) مطلوبہ جواب منسلکہ گوشوارہ I میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) مطلوبہ جواب منسلکہ گوشوارہ II میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ج) غلط گرداوری اور اخفائے ریکارڈ کے سدباب کی غرض سے کاغذات کی پڑتال کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں ۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں ضلع کے صدر مقام پر ایک کلکٹر ضلع (ڈپٹی کمشنر) اور ضلع کی تین سب ڈویژنوں صدر گوجرانوالہ، وزیر آباد اور حافظ آباد میں ایک ایک کلکٹر (اسسٹنٹ کمشنر) فرائض سر انجام دیتے ہیں ہر چہار کلکٹر صاحبان کی عدالتوں میں زیر فیصلہ بقایا مقدمات کی تعداد حسب ذیل ہے

نمبر شمار	عدالت	بقایا مقدمات کی تعداد	کیفیت
1	ڈپٹی کمشنر ضلع کلکٹر	86	
2	اسسٹنٹ کمشنر کلکٹر صدر مقام سب ڈویژن گوجرانوالہ	193	
3	اسسٹنٹ کمشنر کلکٹر وزیر آباد	135	
4	اسسٹنٹ کمشنر کلکٹر حافظ آباد	70	
	میزان کل	484	چار صد چوراسی

گوشوارہ
سرکاری واجبات

نمبر شمار	ضلع کا نام	تحصیل کا نام	بقایا جات
1	(لاہور)	(لاہور سٹی)	35,51,265 روپے
		(لاہور کینٹ)	99,03,448 روپے
		(ضلع لاہور کا میزان)	1,34,54,713 روپے
2	(شیخوپورہ)	(شیخوپورہ)	3,16 20,996 روپے
		(فیروز والا)	2,86,36,212 روپے
		(ننکانہ صاحب	2,52,74,972 روپے
		(ضلع شیخوپورہ کا میزان)	9,55,32,180 روپے
3	(قصور)	(قصور)	48,26,167 روپے
		(چونیاں)	23,34,068 روپے
		(ضلع قصور کا میزان)	71,60,235 روپے

4	3	2	1
روپے			
16,64,589	دیپال پور	(اوکاڑہ)	4
9,25,339	(گوگیرہ)		
15,80,727	(رینالہ خورد)		
41,70,665	(ضلع اوکاڑہ کا میزان)		
45,47,551	(گوجرانوالہ)	(گوجرانوالہ)	5
49,798	(وزیر آباد)		
78,66,418	(حافظ آباد)		
1,24,63,767	(ضلع گوجرانوالہ کا میزان)		
6,98,178	(گجرات)	(گجرات)	6
34,000	(کھاریاں)		
14,06,939	(پھالیہ)		
21,39,117	(ضلع گجرات کا میزان)		
5,36,889	(سیالکوٹ)	(سیالکوٹ)	7
3,04,624	(ڈسکہ)		
4,77,485	(پسرور)		
11,33,000	(شکر گڑھ)		
14,43,870	(نارووال)		
38,95,868	(ضلع سیالکوٹ کا میزان)		

1	2	3	4
8	(راولپنڈی)	(راولپنڈی)	60,407
		(گوجر خان)	—
		(کہوٹہ)	—
		(مری)	—
		ضلع راولپنڈی کا میزان	60,407
9	(اٹک)	(اٹک)	2,908
		(فتح جنگ)	3,175
		(پنڈی گھیب)	—
		(تلہ گنگ)	—
		(ضلع اٹک کا میزان)	6,083
10	(جہلم)	(جہلم)	—
		(ضلع جہلم کا میزان)	—
11	(فیصل آباد)	(فیصل آباد)	99,62,461
		(جڑانوالہ)	1,18,44,389
		(سمندری)	67,20,864
		(ضلع فیصل آباد کا میزان)	2,85,27,714
12	(ٹوبہ ٹیک سنگھ)	(ٹوبہ ٹیک سنگھ)	12,06,185
		(گوجرہ)	22,04,626
		(کمالیہ)	23,91,785
		(ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا میزان)	58,00,596

1		2	3	4
				روپے
13	(جھنگ)	(جھنگ)		26,39,653
		(چنیوٹ)		39,04,030
		(شور کوٹ)		28,26,484
		(ضلع جھنگ کا میزان)		95,70,167
14	(سرگودھا)	(سرگودھا)		87,31,560
		(بھلوال)		1,32,81,315
		(شاہ پور)		46,24,657
		(ضلع سرگودھا کا میزان)		2,66,37,552
15	(میانوالی)	(میانوالی)		21,87,166
		(عیسیٰ خیل)		4,345
		(ضلع میانوالی کا میزان)		21,91,511
16	(بھکر)	(بھکر)		39,78,026
		(کلور کوٹ)		28,40,654
		(منکیرہ)		10,08,639
		(ضلع بھکر کا میزان)		78,27,319
17	(خوشاب)	(خوشاب)		18,51,704
		(نور پور)		1,98,115
		ضلع خوشاب کا میزان		20,49,819

1	2	3	4
18	(ملتان)	(ملتان)	3,55,325
		(شجاع آباد)	1,23,052
		(کبیر والا)	3,08,616
		(خانیوال)	6,76,445
		(لودھراں)	78,577
		(ضلع ملتان کا میزان)	15,42,015
19	(وہاڑی)	(وہاڑی)	1,08,797
		(بورے والا)	1,10,102
		(میلسی)	16,79,039
		(ضلع وہاڑی کا میزان)	18,97,938
20	(ساھیوال)	(ساھیوال)	1,45,805
		(چیچاوطنی)	1,14,462
		(پاکپتن)	67,362
		(ضلع ساھیوال کا میزان)	3,27,629
21	(بہاولپور)	(بہاولپور)	1,13,29,295
		(احمد پور شرقیہ)	1,02,84,957
		(حاصل پور)	72,05,887
		(ضلع بہاولپور کا میزان)	2,88,20,139

1	2	3	4
			روپے
22	(بہاول نگر)	(بہاول نگر)	14,52,009
		(منچن آباد)	18,67,035
		(ہارون آباد)	37,458
		(فورٹ عباس)	56,510
		(چشتیاں)	1,95,314
		(ضلع بہاول نگر کا میزان)	36,08,326
23	(رحیم یار خان)	(رحیم یار خان)	39,29,567
		(صادق آباد)	23,95,744
		خانپور)	6,25,030
		(لیاقت پور)	[illegible],707
		(ضلع رحیم یار خان کا میزان)	1,23,36,048
24	(ڈیرہ غازی خان)	(ڈیرہ غازی خان)	4,018,009
		(تونسہ)	—
		(ضلع ڈیرہ غازی خان کا میزان)	40,18,009
25	(راجن پور)	(روجھان)	15,70,242
		(جام پور)	15,86,563
		(راجن پور)	22,08,240
		(ضلع راجن پور کا میزان)	53,65,045
26	(لیہ)	(لیہ)	1,09,855
		(کہروڑ)	3,95,524
		(چوبارہ)	8,415
		(ضلع لیہ کا میزان)	5,13,794

1	2	3	4
			روپے
27	(مظفر گڑھ)	(مظفر گڑھ)	38,15,914
		(کوٹ ادو)	19,01,646
		(علی پور)	67,73,699
		(ضلع مظفر گڑھ کا میزان)	1,24,91,259
		(میزان کل)	12,94,09,915

(نوٹ) جہاں تک بڑے لوگوں کا تعلق ہے ۔ اس سلسلہ میں مجلس مال کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقامی افسران کو ہدایات جاری ہو رہی ہیں۔

اس ضمن میں ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کی جانب سے ڈی اوسلیٹر نمبری 1415/83/4414 - بی - اے(آر - اے - جی) مورخہ 22 اکتوبر 1983ء تمام مقامی افسران کو ہدایت کر دی گئی ہے ۔ کہ وہ مال رواں کے دوران تمام سرکاری بقایا جات وصول کرکے اطلاعات بورڈ آف ریونیو کو فراہم کریں انھیں صاف الفاظ میں متنبہ کر دیا گیا ہے ۔ کہ انکی کارکردگی بقایا جات کی وصولی کی بنیاد پر ہی شمار کی جائے گی ۔ جو کہ چیف سیکریٹری صاحب کے علم میں لائی جائے گی ۔

گوشوارہ نمبر 11

کوائف بقایا انتقالات تحصیل وار در پنجاب

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	تحصیل	تعداد
1	2	3	4	5
(1)	لاہور	لاہور	لاہور شہر	873
			لاہور کینٹ	1399
			علاقہ زیر استمال	750
			میزان کل	3022
		شیخوپورہ	شیخوپورہ	1721
			فیروز والہ	882
			ننکانہ صاحب	451
			میزان کل	3054
		قصور	قصور	504
			چونیاں	621
			میزان کل	1125
		اوکاڑہ	اوکاڑہ	76
			دیپالپور	69
			میزان کل	145
(2)	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	3120
			حافظ آباد	922
			وزیر آباد	442
			میزان کل	4484

5	4	3	2	1
457	گجرات	گجرات		
218	کھاریاں			
295	پھالیہ			
970	میزان کل			
1345	پسرور	سیالکوٹ		
167	شکر گڑھ			
344	ڈسکہ			
897	نارووال			
972	سیالکوٹ			
3725	میزان کل			
352	راولپنڈی	راولپنڈی	راولپنڈی	(3)
75	گوجر خان			
41	کہوٹہ			
58	مری			
526	میزان کل			
50	جہلم	جہلم		
106	چکوال			
14	پنڈ دادن خان			
170	میزان کل			

1	2	3	4	5
		اٹک	اٹک	197
			فتح جنگ	88
			پنڈی گھیب	96
			تلہ گنگ	73
			میزان کل	454
(4)	سرگودھا	سرگودھا	سرگودھا	156
			بھلوال	124
			شاہ پور	89
			علاقہ زیر اشتمال	32
			میزان کل	401
		خوشاب	خوشاب	121
			نور پور	28
			علاقہ زیر اشتمال	14
			میزان کل	163
		میانوالی	میانوالی	83
			عیسیٰ خیل	67
			میزان کل	150
		بھکر	بھکر	35
			کلور کوٹ	12
			منکیرہ	15
			میزان کل	62

1	2	3	4	5
(5)	فیصل آباد	فیصل آباد	سمندری	46
			فیصل آباد	72
			جڑانوالہ	42
			میزان کل	160
		ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	116
			گوجرہ	47
			کمالیہ	12
			میزان کل	175
		جھنگ	جھنگ	280
			چنیوٹ	97
			شورکوٹ	122
		علاقہ زیر استعمال	جھنگ	6
			چنیوٹ	22
			شور کوٹ	14
			میزان کل	541
(6)	ملتان	ملتان	کبیر والا	93
			ملتان	311
			خانیوال	150
			شجاع آباد	257
			لودھراں	216
			میزان کل	1027

1	2	3	4	5
		ساھیوال	ساھیوال	28
			چیچہ وطنی	48
			پاکپتن شریف	31
			میزان کل	107
		وھاڑی	وھاڑی	26
			بورےوالہ	15
			میلسی	88
			میزان کل	129
(7)	بہاول پور	بہاول پور	علاقہ زیر اہتمام	15
			بہاول پور	181
			احمد پور شرقیہ	145
			حاصل پور	113
			میزان کل	454
		بہاولنگر	بہاولنگر	120
			منچن آباد	95
			چشتیاں	14
			ہارون آباد	30
			فورٹ عباس	9
			آفسر اہتمال بہاولنگر	25
			منچن آباد	..
			میزان کل	303

1	2	3	4	5
		رحیم یار خان	صادق آباد	137
			رحیم یارخان	237
			خان پور	231
			لیاقت پور	363
			میزان کل	968
(8)	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	672
			تونسہ	132
			میزان کل	804
		مظفر گڑھ	کوٹ ادو	338
			مظفر گڑھ	674
			علی پور	92
			میزان کل	1104
		راجن پور	جام پور	340
			راجن پور	62
			روجہان	59
			میزان کل	461
		لیہ	کہروڑ لعل	71
			چوبارہ	30
			لیہ	320
			علاقہ زیر اشتمال لیہ	42
			میزان کل	463

(نوٹ) مقامی افسران نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ بالا داخل خارج انتقالات بوجہ مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے فیصلہ طلب ہیں -

(1) دیوانی عدالت ہائے کے جاری کردہ حکم امتناعی -

(2) فریقین متعلقہ کی طرف سے عدم ادائیگی فیس انتقال تمام متعلقہ ریونیو افسران کو ہدایات کر دی گئی ہیں کہ وہ بقایا انتقالات کا فیصلہ جلد از جلد کریں -

(i) اس نقطہ نظر سے کہ اندراجات گرداوری محض پٹواریوں کی صوابدید پر نہ چھوڑی جائیں - بورڈ آف ریونیو کی جانب سے فقرہ و۔و دستورالعمل کاغذات زمین پنجاب میں بذریعہ پرچہ تصحیح نمبری 4 مورخہ 2-8-80 ترمیم کر کے ایک نیا رجسٹر تغیرات قبضہ کاشت و لگان وضع کیا گیا ہے - تاکہ گرداوری میں تغیرات والے ہر اندراج کی تصدیق منجانب قانونگو اور ریونیو افسر ہو -

(ii) گرداوری سے متعلقہ قواعد و ہدایات مندرجہ ذیل مختلف کتب کے حوالہ جات کو یکجا کر کے ضلعی افسران اور عملہ تحصیل کی رہنمائی کے لیے ڈائریکٹر کاغذات زمین پنجاب نے جامع ہدایات بذریعہ مراسلہ نمبر 60 مورخہ 25-10-82 جاری کی ہیں - (منسلکہ الف)۔

(iii) دستورالعمل کاغذات زمین پنجاب کے فقرہ نمبر 3-4 کی رو سے ایک پٹواری کے حلقہ میں مزروعہ رقبہ اوسطاً 3300 ایکڑ ہونا چاہیے - تقسیم ملک کے بعد زرعی شعبہ میں ترقی کے نتیجہ میں کاشت رقبہ کافی بڑھ چکا ہے علاوہ ازیں متروکہ اراضیات کے مہاجر دعویداروں کو الاٹمنٹ اور اسلامی شرعی قانون وراثت کے نفاذ سے حقیت میں کافی رد و بدل کے باعث تعداد کھیوٹ ہائے - تعداد کھتونی ہائے اور تعداد نمبران خسرہ میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے اس طرح موجودہ اوسط کل رقبہ مزروعہ فی پٹواری تقریباً 4331 ایکڑ بنتا ہے - حکومت نے صوبہ میں 1839 پٹواریوں کی مزید اسامیاں بڑھانے سے اصولی طور پر اتفاق کرتے ہوئے اس سلسلہ میں مالی سال رواں سے 600 پٹواریوں کی نئی آسامیوں کی منظوری دی ہے -

(iv) علاوہ ازیں ہدایات جاری کی گئی ہیں - کہ گرداوری کی سو فیصد پڑتال منجانب گرداور کی جائے - اور افسران بالا بھی پڑتال کی تصدیق کریں -

یہ وجوہات بالا اصلاح احوال کے لئے مندرجہ بالا اقدامات سود مند ثابت ہوئے ہیں -

لڑ نمبر 41102 بسم اللہ الرحمن الرحیم گوشوارہ ''الف''

نمبر 7527—7395 ریڈر

نظامت کاغذات زمین پنجاب

(شعبہ دستاویزات اراضی)

لاہور بتاریخ 25 اکتوبر 1982ء

سرکلر نمبر 60

منجانب ۔ میاں وحید الدین راٹھور

ڈائریکٹر کاغذات زمین ، پنجاب

بخدمت (1) جملہ صاحبان ڈپٹی کمشنر در پنجاب

(2) صاحبان مہتمم بندوبست اٹک اور تھل لیہ

(3) جملہ صاحبان ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (استمال اراضیات) در پنجاب ۔

موضوع ۔ ہدایات متعلق گرداوری۔

محضرنامہ ۔

یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی گئی ہے کہ بعض جگہ پٹواریاں اور نگران عملہ مال کی جانب سے کام گرداوری ، پڑتال گرداوری ، حسب منشا اور مقررہ معیار کے مطابق نہیں ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی پائی گئی ہے کہ کچھ مذکورہ عملہ کتب حوالہ جات دستیاب نہ ہونے کے سبب نہ تو اس موضوع پر تا تاریخ قواعد و ہدایات سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے اور نہ گرداوری کی اہمیت و افادیت سے پوری طرح آگاہ ہے ۔

لہذا معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر ضروری خیال کیا گیا ہے کہ گرداوری سے متعلق خاص خاص باتیں مندرجہ حصہ پنجم قواعد مالیہ اراضی 1968ء باب نہم دستور العمل کاغذات زمین پنجاب اور باب IX دستورالعمل انتظام اراضیات پنجاب دھرائی جائیں ۔

اغراض و مقاصد

ابتدا میں گرداوری کی بنیادی اغراض یہ تھیں ۔

(الف) فصلات سے متعلق صحیح اعداد و شمار اکٹھے کرنا جو مالیہ کی تشخیص اور وصولی میں ممد ثابت ہوں ، نیز ۔

(ب) کاغذات حقیقت کی تا تاریخ تکمیل کے لیے حقوق ملکیت قبضہ کاشت و لگان وغیرہ اور کھیتوں کی حدود میں تبدیلیوں (بغرض درستیاں در شجرہ کشتوار) سے متعلق معلومات حاصل کرنا ۔

مگر موجودہ دور میں پاکستان جیسے ایک آزاد زرعی ملک کے بیشتر شعبہ جات میں منصوبہ بندی کا انحصار ان اعداد و شمار پر ہے جو محکمہ مال کا عملہ فصل بہ فصل گرداوری کے ذریعے فراہم کرتا ہے اور اس طرح تقسیم ملک سے پہلے کی اغراض محولہ بالا کے مقابلہ میں، اب گرداوری کی اہمیت و افادیت بہت زیادہ ہے۔

تعریف

معائنہ فصل کو گرداوری کہا جاتا ہے اور دفعہ 41 (3) قواعد مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 1967ء کے تحت اندریں بارہ مرتب ہونے والی جس دستاویز میں اندراجات معائنہ فصل قائم کیے جاتے ہیں وہ رجسٹر گرداوری کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔

تقریباً بیس سال قبل قواعد مالیہ اراضی میں ترمیم کے ذریعہ مذکورہ دستاویز کا پرانا نام خسرہ گرداوری تبدیل کرکے نیا نام رجسٹر گرداوری رکھا گیا تھا مگر یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی کئی ریونیو افسران اہلکاران تا حال مذکورہ دستاویز کا پرانا نام خسرہ گرداوری یا غلط نام رجسٹر خسرہ گرداوری استعمال کر رہے ہیں۔

۴۔ مسل معیادی کی تیاری کے دوران اس میں بیشتر اندراجات رجسٹر گرداوری سے ہی نقل کیے جاتے ہیں اور اس طرح کاغذات حقیقت کی صحت کا دارومدار رجسٹر گرداوری میں اندراجات کی صحت پر ہے۔

تاریخ ہائے گرداوری

۵۔ گرداوری سال میں دو دفعہ — یعنی ایک دفعہ دوران فصل خریف اور دوسری دفعہ فصل ربیع میں — ان تاریخوں پر کی جاتی ہے جو ہر ضلع کے خصوصی حالات کے مطابق صاحبان کمشنر نے تحت قاعدہ (۱) ۲ قواعد متعلقہ لوکلینی مقرر کی ہیں اور اگر کسی وجہ سے فصل کی پختگی میں غیر معمولی دیر ہو جائے تو کلکٹر ضلع ایسے عرصہ کے لئے جو پندرہ دن سے زائد نہ ہو گرداوری ملتوی کر سکتا ہے۔

6۔ دیر سے کاشت کا پختہ ہونے والی کچھ اجناس ایسی بھی ہیں جن کا صحیح طور پر معائنہ دوران فصل ربیع نہ ہو سکتا ہے مثلاً خربوزہ اور تمباکو وغیرہ ایسی اجناس کا معائنہ گرداوری فصل ربیع کے تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ بعد مقررہ تاریخوں پر بطور گرداوری زائد ربیع کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں اضلاع مظفر گڑھ، لیہ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں ماہ [illegible] کے دوران چنے اجناس کی گرداوری [illegible]

خریف — جیسے بعض جگہ گرداوری اوائل ربیع بھی کیا جاتا ہے — کی جاتی ہے فرائض پٹواریاں عملہ نگران

فرائض پٹواریاں و عملہ نگران

7 ۔ کام گرداوری کے بارہ میں پٹواری گرداور قانونگو اور تحصیل سب ڈویژن کی سطح پر نگران ریونیو آفسران کے چیدہ چیدہ فرائض درج ذیل ہے

(الف) فرائض پٹواریان

(1) کام گرداوری موقعہ سے قبل (i) تکمیل کاغذات (یعنی عملدرآمد منظور شدہ انتقالات در رجسٹر گرداوری اور شجرہ پارچہ وغیرہ) نیز (ii) تیاری فرد رفتار گرداوری جس میں پہلے وہ محالات رکھے جائیں جو زیر تصدیق چار سالہ ہوں ۔

2 بوبیہ گرداوری موقعہ اور اسی روز —

1 تکمیل صفحہ وار میزان جنسوار اور کارگزاری کا اندراج در روزنامچہ کارگزاری

2 اندراج در روزنامچہ واقعاتی متعلق حالات سہ حدہ جات اور دیگر نشانات مساحت

3 اندراج در روزنامچہ واقعاتی متعلق (i) تغیرات قبضہ کاشت و لگان (مفصل اندراجات) (ii) مشکوکیات جو رجسٹر گرداوری میں ہوئی ہوں (iii) رپورٹ ہائے دوبارہ حصول حقوق اور واقعات فوتیدگی حقیت داران

4 غیر متنازعہ معاملات سے متعلق اندراجات در رجسٹر تغیرات قبضہ کاشت اور لگان

5 متنازعہ معاملات سے متعلق اندراج انتقالات تنازعہ کاشت یا تنازعہ لگان وغیرہ جیسی کہ صورت ہو

(3) محالات زیر جمع لحیر مستقل تشخیص بذمہ محکمہ مال سے متعلق تیاری فرد خرابہ

(4) موضع وار جنسوار کی تیاری اور ترسیل بنام قانونگو ۔

(5) قانونگو اور ریونیو افسر کی جانب سے رجسٹر تغیرات قبضہ کاشت و لگان میں اندراجات کی تصدیق کے بعد نیز انتقالات تنازعہ کاشت یا تنازعہ لگان وغیرہ میں احکام ریونیو افسر کے مطابق انکو رجسٹر گرداوری میں عملدرآمد کرنا نیز اجرا پرچہ گرداوری متعلق تیم تغیرات حصول بالا ...

(6) نہری علاقوں میں مقابلہ گرداوری ہمراہ نہری پٹواری (تحت ہدایت دوبارہ تشخیص مالیہ متعلقہ ضلع) ۔

(ب) فرائض گرداور اور قانونگویان

(7) کام گرداوری شروع ہونے سے پیشتر فرد رفتار گرداوری مرتب کر کے اس کی نقول دفتر تحصیل اور متعلقہ دفاتر یونین کونسل ہائے کو ارسال کرنا ۔

(۸) گرداوری قانونگو جملہ اندراجات گرداوری کی صحت کا ذمہ دار ہے ۔ اسے لازم ہے کہ ایام گرداوری میں پورا وقت اس کام پر صرف کرے، اپنے حلقہ کے ہر محال کی گرداوری کی پڑتال کرے اور اس امر کا جائزہ لے کہ اس کے ماتحت پٹواریان ، فرائض محولہ بالا صحیح طور پر انجام دے رہے ہیں ۔

(9) تغیرات والے جملہ نمبران خسرہ کے اندراجات ہر موقع متعلقہ میں بحاضری حقیت داران اور مزارعان وغیرہ پڑھکر اور سمجھا کر رجسٹر تغیرات کے خانہ نمبر 9 میں تصدیقی رپورٹ تحریر کرنا نیز اس امر کا اطمینان کرنا کہ ۔

ا ۔ کوئی غیر متنازعہ ترمیم رجسٹر تغیرات میں درج ہونے سے نہ رہ جائے ۔

2 ۔ متنازعہ معاملات میں انتقالات تنازعہ کاشت لگان درج ہوں ۔

(10) معائنہ حالت سہ حدہ جات اور دیگر نشانہائے پیمائش ۔

(11) ہر محال زیر جمع غیر مستقل تشخیص بذمہ محکمہ مال میں فرد خرابہ کے اندراجات کی موقعہ پر سو فیصد پڑتال ایسے ترتیب شدہ پروگرام کے مطابق کرنا کہ یہ کام ہر فصل پر گرداوری ختم ہونے کے اندر پندرہ یوم بہر صورت مکمل ہو ۔

(12) مقابلہ اندراجات در روزنامچہ واقعاتی دربارہ تغیرات قبضہ کاشت و لگان مشکوکیات اور ان کی تصدیق ۔

(13) میزان صفحہ وار در رجسٹر گرداوری کی پڑتال اور مقابلہ جنسوار ہمراہ تہریج نیز جنسوار کی اندر معیاد مقررہ ترسیل بدفتر تحصیل کا اطمینان ۔

(ج) فرائض تحصیل ریونیو افسران

(تحصیلدار نائب تحصیلدار افسر اشتمال اراضیات)

(14) پروگرام دورہ اس طرح بنانا کہ ہر فصل کی گرداوری میں ان کے حلقہ کا کوئی حصہ بلا پڑتال نہ رہے۔

(15) دوران گرداوری پڑتال کر کے اس امر کا اطمینان کرنا کہ پٹواریان اور قانونگویان اندر میعاد مقررہ اور مروجہ ہدایت کے مطابق کام گرداوری انجام دے رہے ہیں ۔

(16) معاملات زیر تجاوزی چار سالہ اسامی میعادی کے کام گرداوری کی خصوصی طور پر پڑتال کرنا ۔

(17) فرد خرابہ معاملات زیر جمع غیر مستقل تشخیص بذمہ محکمہ مال کے اندراجات کی موقع پر پچاس فیصدی پڑتال اندر میعاد مقررہ یعنی ہر فصل کی گرداوری ختم ہونے کے اند (پندرہ یوم) کرنا

(18) ہر موضع کے اندراجات در رجسٹر تغیرات قبضہ کاشت و اکاف کی تصدیق کرنا ۔

(19) فرائض قانونگو کے خطوط پر پڑتال کے علاوہ موضع وار جنسوار کی صحت نیز اندر میعاد مقررہ داخلہ بدفتر تحصیل کا اطمینان کرنا ۔

تحصیلدار کو اس امر کا بھی اطمینان کرنا چاہیے کہ جنسوار (بشمولہ موضعوار جنسوار برائے محکمہ شماریات حکومت پنجاب) دفتر تحصیل سے دفاتر بالا کو صحیح اور بروقت ارسال ہوں ۔

(20) متوقع جھاڑ پیداوار فصل اور اس میں کمی بیشی کے اسباب پر کڑی نظر رکھنا ۔

(د) فرائض اسسٹنٹ کمشنران

21۔ اسسٹنٹ کمشنران کو چاہیئے کہ ایام گرداوری میں کام گرداوری کی پڑتال پر پوری توجہ دیں اور معائنے کرکے اس امر کی تصدیق کریں کہ پٹواریان قانونگویان اور ان کے ماتحت ریونیو افسران اندر میعاد مقررہ اور مروجہ ہدایات کے مطابق کام گرداوری انجام دے رہے ہیں ۔

انہیں اپنی سب ڈویژن میں کام گرداوری کی پڑتال کے دوران کے بامخصوص معالات زیر تیاری چار سالہ اسلہ میعادی اور وہ نمبران خسرہ بھی پڑتال کرنے چاہیں جو ان کے ماتحت ریونیو افسران نے پڑتال کئے ہوں تا کہ اس امر کا پورا اطمینان ہو کہ آیا تحصیلدار اور نائب تحصیلدار نے واقعی موقع پر جا کر کام گرداوری کی پڑتال کی ہے ۔

(22) جہاں تک ممکن ہو فرد خرابہ جات معالات زیر جمع غیر مستقل تشخیص بزمہ محکمہ مال کی پڑتال کرنا ۔

(23) تحصیل کی سطح پر جنسوار کی صحیح طور پر تیاری اور اندر میعاد مقررہ دفاتر بالا کو ترسیل کا اطمینان کرنا اس سلسلہ میں تصریح کلیات جنسوار مرتبہ دفتر قانونگو کی بھی پڑتال کرنی چاہیے ۔

8 ۔ التماس ہے کہ مذکورہ ہدایات پر سختی سے عملدرآمد کے لئے ماتحت عملہ کو ضروری ہدایات کی جائے

دستخط

میاں وحید الدین راٹھور
ڈائریکٹر اغذات زمین پنجاب

نمبر 7528-57 ریڈر مورخہ 25-10-82

نقول ہذا برائے اطلاع بخدمت

(1) جملہ صاحبان کمشنر ایڈیشنل کمشنر (ریونیو) ایڈیشنل کمشنر (اشتمال اراضیات) در پنجاب۔

(2) صاحب سیکرٹری (ریونیو) بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور

(3) پرائیویٹ سیکرٹریان جملہ صاحبان ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب

دستخط

میاں وحید الدین راٹھور
ڈائریکٹر اغذات زمین پنجاب

نمبر 7658-80 ریڈر مورخہ 25-10-82

نقول ہذا برائے پیشگی اطلاع و مزید کارروائی بخدمت

(1) جملہ صاحبان اسسٹنٹ کمشنر در پنجاب۔

(2) جملہ تحصیلداران/افسران اشتمال در پنجاب ۔

(3) صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریونیو اکیڈیمی لالہ موسیٰ۔

(4) ہیڈ ماسٹر پٹوار سکول چوک اعظم ، ضلع لیہ ۔

(5) ہیڈ ماسٹر پٹوار سکول کوٹ ۔

دستخط

میاں وحید الدین راٹھور

ڈائریکٹر کاغذات زمین پنجاب

چوہدری ہارون الرشید تھہیم۔۔سوال کا جواب مبہم ہے میرا سوال پڑھ کر دیکھ لیں اور جواب بھی پڑھ لیں دونوں کا آپس میں ربط نہیں ہے ۔

وزیر مال۔اس کی چار شقیں ہیں آپ کو کس شق کے بارے میں اعتراض ہے ۔

چوہدری ہارون الرشید تھہیم۔پہلی شق سے شروع کریں۔

وزیر مال جواب جز (ج) پر تفصیل سے دیا ہوا ہے ۔

چوہدری ہارون الرشید تھہیم۔میرا سوال تھا کہ اس وقت پنجاب میں لوگوں کی طرف بقایا واجبات کی رقم زیادہ ہے ۔ آپ نے شق (الف) کا میزان تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے بتایا ہے ۔ میں نے اس کی وصولی کے لئے سوال کیا تھا کہ اس کی وصولی کے لئے احسن اور سخت اقدام کیوں نہیں کئے گئے جب کہ سب سے زیادہ وصولی غرباء سے کی جاتی ہے اور امراء کو اس سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے اگر امراء سے بھی واجبات کی وصولی کی جائے تو اس کی ایک مثال بن جائے گی جب کہ غرباء خود بخود بقایا واجبات کی رقم ادا کرتے ہیں ۔

وزیر مال۔تھہیم صاحب ایسی بات نہیں ہے جہاں تک وصولی کا تعلق ہے وہ چھوٹے بڑے سب سے کی جاتی ہے اس ضمن میں خصوصی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔ اور بعض اضلاع کے لئے سپیشل نائب تحصیلدار بھی مقرر کئے گئے ہیں اور ان کو اس غرض کے لئے ٹرانسپورٹ بھی مہیا کی گئی ہے تاکہ وصولی جلد از جلد ہو سکے اس کے علاوہ جن اضلاع کی طرف زیادہ بقایاجات ہیں وہاں کے لوگوں نے ہائی کورٹ سے stay order لیا ہوا ہے ان میں سے کئی کروڑ کی رقوم ان اشخاص کی طرف

جنب والا ہے جنہوں نے ہائی کورٹ سے stay order لیا ہوا ہے جب تک وہ حکم vacate نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان سے واجبات کی وصولی نہیں ہو سکتی ۔ لیکن ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے اور جن لوگوں کے ذمہ جو واجبات ہیں اور انہوں نے stay order نہیں لیا ہو ان کے خلاف باضابطہ یا دیگر کارروائی کی جا رہی ہے ۔

چوہدری ہارون الرشید تبسم—جناب والا در اصل میرے سوال کا مطلب یہ تھا کہ 13 کروڑ روپے کی وصولی کے لئے کوئی کوشش حرکت میں آ جائے اور یہ وصولی ہو جائے یہی ہمارے مفاد میں ہے ۔

وزیر مال—بہت بہت شکریہ ہم اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں ۔ کہ جلد از جلد وصولی ہو جائے ۔

چوہدری ہارون الرشید تبسم—جناب اس کے بعد دوسری شق پر آ جاتے یہ انتقالات کے متعلق ہے ۔ خاص طور پر بقایا انتقالات بڑی مدت تک التواء میں پڑے رہتے ہیں اس سے کاشتکاروں اور زمینداروں کو سخت نقصان پہنچتا ہے کیونکہ جب تک انتقال کا عمل مکمل نہ ہو جائے گرداوری اس کے مطابق نہیں ہو سکتی اگر میں ایک زمین خریدوں یا کسی کو ہبہ کروں اور وہ پانچ سال تک انتقال نہ ہو تو اس کے ماتحت گرداوری نہیں ہو سکتی ۔ جس سے یہ جھگڑے پڑ جاتے ہیں ۔ لہذا یہ کوشش کرنی چاہئے کہ بقایا جو انتقالات التواء میں پڑے ہوئے ہیں ان کو جلد از جلد نمٹایا جائے ۔

وزیر مال—اس ضمن میں ہم اکثر ہدایات بھیجتے رہتے ہیں اور مقامی کلکٹر صاحبان کو خاص طور پر ہدایات کی جاتی ہیں کہ وہ جلد از جلد ان کو نمٹائیں جن اضلاع میں انتقالات کی تعداد زیادہ ہے ۔ ان کے مقدمات زیادہ تر سول عدالتوں میں چل رہے ہیں ۔ ورنہ آپ دیکھیں گے جہاں اس قسم کے مقدمات نہیں ہیں وہاں انتقالات کی تعداد بہت کم ہے صرف چند اضلاع ہیں جہاں انتقالات کی تعداد زیادہ ہے ۔ ان میں بیشتر وہ انتقالات ہیں جو سول عدالتوں میں متنازعہ فیہ ہیں ۔

چوہدری ہارون الرشید تبسم—جناب والا محکمہ سے اس کا جواب آپ کے پاس صحیح نہیں آیا میرا خیال میں سو میں سے دو کیس ایسے ہوں گے جن کا عدالت میں جھگڑا ہوگا ۔ بقیہ چار پانچ سال سے جو انتقالات التواء میں پڑے ہوئے ہیں وہ بالکل درست ہیں اور ان میں کوئی تنازعہ نہیں ہے ۔

وزیر مال—یہ بڑا مشکل کام ہے اگر آپ کسی ایک یا دو انتقالات کے بارہ میں نشاندھی کر سکیں کہ وہ متنازعہ فیہ نہیں ہیں اور سول عدالت میں کوئی مقدمہ نہیں چل رہا تو اس ضمن میں کارروائی کی جائے گی۔

چوھدری ھارون الرشید تھہیم—میری گزارش ہے کہ گوجرانوالہ کے متعلق آپ نے 4½ ہزار بقایاجات دکھائے ہیں ان کی وصولیابی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

وزیر مال—مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ چار یا پانچ سال سے انتقالات التواء میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی بغیر کسی وجہ تصدیق نہیں ہوئی ہے ان میں 4 یا 5 مہینے کی تاخیر تو ہو سکتی ہے سال تک بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ 4 یا 5 سال سے انتقالات جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں اور بغیر کسی وجہ کے تصدیق نہیں ہو رہے اس لئے میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ آپ کو اپنی تحصیل یا کسی اور جگہ کسی انتقال کے بارہ میں اگر کوئی شکایت ہے تو آپ اس کی نشاندھی فرما دیں ہم اس ضمن میں کارروائی کریں گے۔

چوھدری ھارون الرشید تھہیم۔ آپ انکے متعلق آرڈر جاری فرما دیں کہ کس کس تاریخ سے یہ انتقالات التواء میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی تاریخیں بھی تمام آپکے پاس آ جائیں کہ کتنے بقایا انتقالات پڑے ہوئے ہیں ان کی وجوہات کیا کیا ہیں اور ان کا میزان کتنا ہے۔ جسطرح کروڑوں روپے کے میزان کی بات ہے اسیطرح انکو بھی اگر جمع کیا جائے تو ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جائیگی۔

وزیر مال۔ جیسا میں نے کہا ہے کہ انکو ھدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اور یہ ھدایات ہم اکثر جاری کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے ریونیو بورڈ کے اکثر افسران ہر دو تین ماہ کے بعد مختلف اضلاع کے دورے اور انکی انسپکشن کرتے ہیں اور انکی رپورٹیں مرتب کر کے ارسال کرتے ہیں۔

چوھدری ھارون الرشید تھہیم۔ انکے انسداد کے لئے اب کیا کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اسکے متعلق مزید وضاحت کی جائے؟

وزیر مال۔ اسکا جواب آپ نے پڑھ لیا ہے۔

چوھدری ھارون الرشید تھہیم۔ جی ہاں پڑھ لیا ہے۔

وزیر مال۔ کیا اس جواب سے آپکی تسلی نہیں ہوئی ہے؟

چوہدری ہارون الرشید تھہیم ۔ اس جواب سے میری تسلی نہیں ہوئی اس لئے میں کھڑا ہوں ۔

وزیر مال ۔ اس میں وضاحت کی گئی ہے فروری 1980ء میں ایک خاص ہدایت جاری کی گئی تھی جسکے تحت ایک نیا رجسٹر تغیرات رکھا گیا جس میں ابقیہ کاشت اور لگان کے لئے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے تاکہ جو بھی تغیرات ہوں گرداوری کے رجسٹر میں درج ہوں اور یہ صرف پٹواری تک نہ ہو بلکہ اسکی باقاعدہ چھان بین کی جائے ۔ اور جو اس حلقہ کے آفیسرز ہیں یعنی تحصیلدار / نائب تحصیلدار وہ باقاعدہ اس رجسٹر تغیرات کی تصدیق کرتے رہیں ۔ تاکہ اس بات کا امکان نہ رہے کہ پٹواری یا گرداور نے از خود غلط اندراجات کئے ہیں ۔

چوہدری ہارون الرشید تھہیم ۔ جناب والا ۔ آپ نے تو محکمہ مال کے معروف ماہر ہیں اور یہ محکمہ بھی آپکی زیر سرکردگی ہے لہٰذا اس کے متعلق ایک گزارش ہے کہ جب پٹواری گرداوری کرتا ہے تو اس کے بعد قانون گو یعنی گرداور کا حق ہے کہ وہ سو فیصدی اس کی پڑتال کرے ۔ اور اس گرداور (قانون گو) کی پڑتال تحصیلدار کرے ۔ اور تحصیلدار کی پڑتال کلکٹر کرے ۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو افسر بھی پڑتال کے لئے جاتا ہے وہ پٹواری کی ہی گرداوری کردہ پڑتال کو مدنظر رکھتا ہے ۔ اور اس کو دیکھتا ہے ۔ اس لئے گزارش یہ ہے کہ پٹواری کی پڑتال قانون گو کرے اور اس کے بعد تحصیلدار اس قانون گو کی پڑتال کرے اور تحصیلدار کی پڑتال کلکٹر کرے تاکہ ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری محسوس کرے ۔ لیکن ایسا نہیں ہو رہا ۔

وزیر مال ۔ تھہیم صاحب گزارش یہ ہے کہ جو ہدایات دی گئی ہیں ان کے مطابق گرداور صاحبان سو فیصد پڑتال کرتے ہیں اور انہیں کرنی چاہیئے ۔ اس کے بعد جو حلقہ افسر نائب تحصیلدار صاحبان تحصیلدار کو 25 فیصد یا پچاس فیصد تک پڑتال کرنی پڑتی ہے ۔ بعد ازاں کلکٹر صاحب کو پڑتال کرنی پڑتی ہے ۔ یہاں ایک ضروری بات میں آپ کے گوش گزار کرنی چاہتا ہوں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب پٹواری گرداوری کرنے کے لئے جاتا ہے تو بہت کم کاشتکار یا زمیندار موقع پر موجود ہوتے ہیں یہ ذمہ داری صرف پٹواری کی ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کی بھی ہے جو زمین کاشت کرتا ہے یا جو اس زمین کا مالک ہے ۔ اگر وہ وہاں موجود رہے اور اپنی موجودگی میں گرداوری کے اندراجات

کروائیں تو یہ ان کے لئے بھی اور افسران کے لئے بھی آسانی رہتی ہے ۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کبھی پٹواری گرداوری کے لئے جاتا ہے تو بہت کم کاشتکار یا زمیندار موقع پر موجود ہوتے ہیں ۔ حالانکہ انہیں علم ہوتا ہے کہ ان ایام میں پٹواری نے گرداوری کرنی ہے اور پھر یہ ان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اگر ان کی خواہش کے مطابق گرداوری نہیں ہوئی یا اگر ان کی غیر موجودگی میں گرداوری ہوئی ہو تو وہ متعلقہ افسران کو اس بارے میں شکایت کریں اور انہیں یہ بتائیں کہ ان کے حلقہ میں یا ان کے گاؤں میں یا ان کے کھیوٹ میں صحیح طور پر گرداوری نہیں کی گئی ۔ اس قسم کی شکایت بہت کم موصول ہوتی ہیں فی الحقیقت خود کاشتکار اور زمیندار اس میں دلچسپی نہیں لیتے جس کی وجہ سے پٹواریوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ اندراجات گھر بیٹھے کرتے رہیں بعض اوقات وہ اندراجات غلط کرتے ہیں ۔ اس کے لئے مالکان پر اور کاشتکاران پر بھی ذمہ داری اسی قدر عائد ہوتی ہے ۔

چوہدری ہارون الرشید تھہیم ۔ جناب والا ۔ آپ نے بجا فرمایا ہے بشرطیکہ گرداوری اور پڑتال موقع پر جا کر کی جائے ۔ اور اطلاع دی جائے لیکن ایسا بہت کم ہو رہا ہے وہ موقع پر جا کر گرداوری نہیں کرتے پٹواری ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور کسی ایک چوکیدار سے دو آدمیوں کو بلواتے اور وہاں پر بیٹھ کر گھنٹہ دو گھنٹہ لگا کر گرداوری کر دیتے ہیں ۔

لہذا آپ اس بارے میں سخت ہدایت جاری کریں کہ پٹواری موقع پر جا کر گرداوری کریں اور پڑتال کرنے والے افسران بھی موقع پر جا کر پڑتال کریں ۔ اس سے پیشتر اس گاؤں میں اطلاع دی جائے اور منادی کی جائے کہ افسران پڑتال کے لئے اور گرداوری کے لئے فلاں وقت فلاں تاریخ موقع پر آ رہے ہیں ۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا ۔

وزیر مال—تھہیم صاحب ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم آپ کے ارشاد کے مطابق دوبارہ سہ بارہ بلکہ چار بار بھی ان کو تاکید کرنے کے لئے تیار ہیں اور ایک بار پھر ہم ہدایات پھر ان کو بھیج دیں گے لیکن میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہوگا جب تک مقامی کاشتکار یا زمیندار گرداوری میں دلچسپی نہیں لیں گے ۔ یا پھر اگر کسی موقع پر پٹواری یا گرداور نے گرداوری نہیں کی تو اس کے بارے میں وہ متعلقہ ریونیو افسران یا اپنے حسب موقع ڈپٹی کمشنر صاحب کو اطلاع دیں اور ان کی شکایت کریں کہ ہمارے اس ...

میں ہمارے اس علاقے میں پٹواری گرداوری کے لئے نہیں آیا اور اس لئے گھر میں بیٹھ کر ہی گرداوری کر دی ہے لیکن جب تک مقامی آبادی یا مقامی کاشتکار حضرات خود گرداوری میں دلچسپی نہیں لیں گے توجہ نہیں دیں گے ان پٹواری صاحبان یا اس حلقہ پٹواری کے بارے میں متعلقہ سب ڈویژن کے کلکٹر صاحب کو اطلاع نہیں دیں گے اس وقت تک یہ بیماری دور نہیں ہوگی ۔

چوہدری ہارون الرشید تبسم—بہرحال جناب والا ۔ میں نے یہ سارے سوالات اس لئے دئیے تھے کہ یہ نیچے ساری چیزیں تحریک اور حرکت میں آ جائیں کیونکہ آپ نے رپورٹیں مانگی ہیں ۔

وزیر مال—ہم آپ کے بے حد شکرگزار ہیں لیکن ان تمام رپورٹوں کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی شکایات سے اس مسئلہ کا ازالہ نہیں ہوگا ۔ باوجود اس تحریک کے باوجود ان تمام رپورٹوں کے باوجود ہماری طرف سے ان ہدایات کے بھیجے جانے کے جب تک مقامی آبادی کے کاشتکار اور زمیندار خود دلچسپی نہیں لیں گے اگر اس حلقے کے پٹواری صاحبان موقع پر گرداوری نہیں کرتے اور ان کے بارے میں مقامی زمیندار یا کاشتکار متعلقہ کلکٹر کو شکایت نہیں کرتے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ انہیں حلقوں میں ان کے بلدیات کے منتخب نمائندے ہیں ان کی وساطت سے وہ اپنی تکالیف متعلقہ حکام تک پہنچا سکتے ہیں ۔ اگر وہ خود نہیں مل سکتے تو اپنے نمائندوں کے ذریعے ان کی وساطت سے اپنی اپنی تکالیف کا ازالہ کیا جا سکتا ہے جو ان تکالیف کو اپنے علاقے کے حکام تک پہنچا سکتے ہیں ۔

چوہدری ہارون الرشید تبسم—جناب والا ۔ اس کے بعد اگلی شق کا جواب دیا گیا ہے ۔ کہ کلکٹر صاحبان کے پاس جتنی اپیلیں ہیں ان میں سے بتایا کتنی ہیں اور کتنی اپیلوں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور ان اپیلوں کا جلدی فیصلہ کیوں نہیں کیا جاتا ۔ یہ سوال میں نے اس لیے کیا تھا کہ کاشتکار حضرات پوچھتے ہیں کہ مجسٹریٹ صاحبان کے پاس کتنے مقدمات ہیں ۔ کتنے حل ہوئے ہیں اور کتنے بقایا ہیں ۔ تو میں نے ذرا اس کو بھی حرکت میں لانے کے لئے یہ سوال دیا تھا کہ کلکٹر صاحبان کے پاس اپیلیں کافی عرصہ پڑی رہتی ہیں اور ان اپیلوں کا جلد از جلد فیصلہ ہونا چاہیے تاکہ نیچے ریکارڈ میں بھی عملدرآمد ہو جائے ۔

وزیر مال—جی ہاں ۔ تو اس ضمن میں بھی آپ کے سوال کے ذریعے جو آپ کا مقصد تھا وہ اس حد تک حل ہو گیا ہے کہ یہ تحریک کر دی گئی اور ان کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ آپ اپنی تمام اپیلیں جلد از جلد نپٹائیں ۔ تمام متعلقہ کلکٹر صاحبان کو یہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ ان اپیلوں کو نپٹانے کی کوشش کریں ۔

چوہدری ہارون الرشید ڈھمیم—جناب والا ۔ میں نے آپ کو بھی اور کیا اور سننے والوں کو بھی ۔ لہذا میں شکریہ ادا کرتا ہوں

وزیر مال—جی نہیں ۔ بہت بہت شکریہ ۔ آپنے تو بہت مفید سوالات کئے ہیں ۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں ۔

جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور ۔ جناب والا ۔ اسی بارے میں ضمنی سوال ہے کہ آپ کے جواب میں ضلع جہلم کے متعلق کوئی بقایاجات کا اندراج نہیں ہے ۔ تو اس کی وضاحت کیا ہے ۔ کیا ضلع جہلم میں کوئی بقایا جات نہیں ہیں ۔ اور دوسری میری عرض یہ ہے کہ پورے پنجاب کے تمام اضلاع میں ؟

وزیر مال - یہ کوئی ضمنی سوال تو نہ ہوا ۔

جناب سراج قریشی ۔ جناب والا ۔ یہ اسی سوال کے متعلق ہے اور جہلم کی بات ہے ۔

وزیر مال ۔ نہیں نہیں ۔ جہلم کے بارے میں جواب آچکا ہے کہ وہاں کوئی بقایا نہیں ہے ۔

جناب سراج قریشی ۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ تیرہ کروڑ میں سے ساڑھے آٹھ کروڑ روپیہ صرف ضلع شیخوپورہ کا ہے ۔ پورے پنجاب کا تیرہ کروڑ بقایا اور صرف ضلع شیخوپورہ کا ساڑھے آٹھ کروڑ ہے ۔

وزیر مال - جی ہاں ۔

جناب سراج قریشی ۔ جناب والا ۔ کیا یہ شیخوپورہ کے افسران مال کی کوتاہی کا نتیجہ نہیں ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی—ضلع شیخوپورہ کے بارے میں میں نے آپ کو عرض کیا ہے کہ بہت سے ایسے واجبات ہیں ۔ میں نے اس سلسلہ میں وضاحت بھی کی ہے کہ زیادہ تر رقوم ان اداروں کے ذمہ ہیں جنہوں نے ہائی کورٹ سے stay order (حکم امتناعی) لئے ہوئے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہم نے وہاں پر سپیشل نائب تحصیل دار مقرر کئے

ہیں ۔ ان کے لئے ٹرانسپورٹ اور عملہ بھی علیحدہ علیحدہ مقرر کیا ہوا ہے اس ضمن میں ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ یہ بقایاجات وصول ہوں ۔

جناب سراج قریشی جناب چیئرمین ضلع شیخوپورہ کے اهلکار پوری ذمہ داری سے کام نہیں کر رہے ہیں ۔ اس کی مثال یہ ہے کہ انہوں نے پورا ایک شہر منڈی ڈھابہ سنگھ صرف 60 ہزار میں فروخت کر دیا تھا ۔ اور ابھی تک وہ ملزمان قانون کی گرفت میں نہیں آئے ۔ ان کو سزا نہیں ہوئی ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے محکمہ مال کے سٹاف پر کڑی نگرانی رکھی جائے تا کہ ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کے جو بقایاجات ہیں ان کی وصولیابی ہو سکے ۔

صوبہ میں نئی صنعتوں کا قیام

398 ۔ حاجی مقصود احمد بٹ : (صدر انجمن تاجران (رجسٹرڈ) لاہور) کیا وزیر صنعت و ترقی معدنیات ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت صوبہ میں نئی صنعتوں کا قیام عمل میں لا رہی ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت موجودہ صنعتوں کو بجلی ، سوئی گیس حسب ضرورت مہیا نہیں کر رہی جب کہ ان کی شرح قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت ملکی و غیر ملکی صنعتکاروں کو ملک میں صنعتیں لگانے کی ترغیب دے رہی ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئی صنعتوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کے لئے وافر مقدار میں مشینری ، بجلی اور قدرتی گیس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز اس سلسلے میں کیا کیا تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں ؟

وزیر صنعت و ترقی معدنیات (ملک اللہ یار خان)

(الف) جی ہاں ۔

(ب) گیس اور بجلی کے بحران کی وجہ سے کچھ عرصہ کیلئے ان سہولتوں کی فراہمی میں کمی واقع ہوئی تھی لیکن اب صورت حال تسلی بخش ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) صنعتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت نے فراخدلانہ پالیسی تشکیل دی ہے جس کے تحت خواہش مند افراد 6 (چھ) کروڑ روپے تک کی سرمایہ کاری جس میں 3 کروڑ روپے کا زرمبادلہ بصورت مشینری وغیرہ شامل ہے بغیر کسی اجازت نامے کے کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ منصوبہ Restricted List میں شامل نہ ہو۔ منصوبہ مکمل ہونے پر دیگر سہولتوں مثلاً بجلی گیس ٹیلیفون وغیرہ کے حصول میں ہر ممکن مدد دی جاتی ہے اس مقصد کیلئے پنجاب سہولیاتی بورڈ باقاعدگی سے کام کر رہا ہے۔ صنعتوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کیلئے حکومت نے راجن پور اور ڈیرہ غازی خاں کے اضلاع اور میانوالی اور خوشاب کے منظور شدہ صنعتی علاقوں میں جون 1988ء تک لگائی جانے والی صنعتوں کو 5 سال کیلئے انکم ٹیکس کی چھوٹ اور درآمدی مشینری پر کسٹم ڈیوٹی کی مکمل چھوٹ دے رکھی ہے۔ اسکے علاوہ منظور شدہ علاقوں اور پسماندہ تحصیلوں میں کسٹم ڈیوٹی پر 50 فیصد چھوٹ دے رکھی ہے۔ علاوہ ازیں بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کو اپنے سرمایہ سے مشینری درآمد کرنے پر مزید 25 فیصدی کسٹم ڈیوٹی کی رعایت حاصل ہے۔

حاجی مقصود احمد بٹ:- سپلیمنٹری سر۔ جناب والا۔ میرے اس سوال کا جواب "جی ہاں،" وہ تو میں یہ سوال کرنا چاہوں گا درست نہیں ہے۔ جزو الف کا جواب دیا گیا ہے۔ کہ نئی قائم شدہ صنعتوں میں بجلی، گیس ٹیلیفون کی سہولتیں کتنے عرصہ تک مہیا کی جاسکیں گی۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات: اس کے لئے کوئی خاص عرصہ مقرر نہیں ہے۔ لیکن اس ضمن میں ہم نے ایک بورڈ قائم کیا ہوا ہے جو چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر قیادت کام کرتا ہے ان کے باقاعدہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں اور اس بورڈ میں متعلقہ تمام صنعتوں کے نمائندوں کو بھی شریک کیا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ وہ تمام سہولیات صنعت کاروں کو فراہم کی جائیں جن کے بارے میں درخواستیں دی گئی ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ بجلی، گیس یا ٹیلیفون کی سہولیات فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق ہیں۔ اس لئے ہم فیڈرل گورنمنٹ سے رابطہ قائم رکھتے ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ وہ سہولتیں جن کی صنعت کاروں کو ضرورت ہو جلد سے جلد ان کو مہیا کی جائیں۔

حاجی مقصود احمد بٹ — جناب جواب میں کہا گیا ہے کہ گیس اور بجلی کے بحران کی وجہ سے مختصر عرصے کیلئے مذکورہ سہولتوں کی فراہمی میں کمی واقع ہوئی تھی لیکن اب صورت حال تسلی بخش ہے اس ضمن میں عرض کرنا ہے کہ کوہ نور ٹیکسٹائل ملز، حبیب اینڈ کمپنی، یوسف کمرشل، ڈائمنڈ انڈسٹریز وغیرہ تمام صنعتی یونٹوں کو مکمل ہوئے ایک تا دو سال کا عرصہ ہوا ہے لیکن ان کو ابھی تک سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی جبکہ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ صورت حال تسلی بخش ہے۔ واضح رہے کہ ان صنعتی یونٹوں پر نجی سرمایہ کاری کے حساب سے کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور یہ صنعتی یونٹس سوئی گیس کے بغیر پروڈکشن (production) نہیں دے سکتے اور قومی سرمایہ زیاں ہو رہا ہے لیکن آپ نے جواب میں بتایا ہے کہ صورت حال بالکل تسلی بخش ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی — میں عرض کروں گا کہ یہ صورت حال ایک یا دو صنعتوں کے بارے میں نہیں ہے۔ جیسے آپ نے عام سوال کیا ہے تو عام صورت میں یہ جواب دیا گیا ہے لیکن آپ نے کسی مخصوص صنعتی یونٹ کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ ورنہ اس بارے میں آپ کو جواب دیا جاتا۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے کہ بعض ایسے صنعتی یونٹ ہیں جو کہ تکمیل پا چکے ہیں۔ مگر ان کو گیس فراہم نہیں کی جا سکی اور ہماری کوشش کے باوجود ان کو گیس فراہم نہیں کی جا سکی ہے۔ کیونکہ آپ کو علم ہے کہ گیس کے ذخائر اس وقت بہت کم ہیں اور اس وقت گیس کی کمی کی وجہ سے دسمبر 83 کے آخری ہفتے میں عام صارفین کیلئے بھی کمی کی جا رہی ہے کیونکہ گیس کی کھپت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور اس لئے ان تمام صنعتی یونٹوں کو جو کہ نئے لگائے جا رہے ہیں ان کو گیس فراہم نہیں کی جا سکتی۔ اس کیلئے انہیں متبادل انتظام کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں ہم نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ متعلقہ حکام سے رابطہ قائم کیا ہے اور ان سے گزارش کی ہے کہ وہ گیس فراہم کریں۔ لیکن اس مجبوری کے پیش نظر یہ شاید ممکن نہ ہو۔ [illegible] صنعتی یونٹ ہیں جو کہ متبادل انتظام کر رہے ہیں۔ سوئی گیس کی بجائے وہ آئل استعمال کر رہے ہیں یا وہ کوئلہ وغیرہ استعمال کریں گے۔ اس لئے ہمیں اس مجبوری کے پیش نظر کوئی متبادل طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔

حاجی مقصود احمد بٹ — جناب والا آپ نے میری بات کا جواب [illegible] سے اتفاق کیا ہے۔ اس موقع پر ایک تجویز کی بات مجھے یاد آئی

ہے۔ جس نے کسی حاجت مند کا ہاتھ دیکھ کر انکشاف کیا اور کہا کہ تم بہت جلد خوشگوار زندگی بسر کرنے لگو گے۔ تو حاجت مند نے سوال کیا کہ کیا میرے حالات ٹھیک ہو جائینگے؟ نجومی نے جواب دیا نہیں تم آہستہ آہستہ تکلیف اٹھانے کے عادی ہو جاؤ گے اور حالات سے سمجھوتہ کر لو گے۔ آپ کی یقین دہانی بھی اس سے ملتی جلتی بات ہے۔

جناب وزیر صنعت و ترقی معدنیات — جی ہاں حقائق آپ کے سامنے ہیں۔ ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا آپ اس سوال کو جتنا طول دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔ یہاں پر جو صنعتیں اس وقت کام کر رہی ہیں ان کیلئے گیس ضروریات جہاں تک ممکن ہے۔ پوری کی جا رہی ہیں۔ لیکن آپ نے نئی صنعتوں کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔ اب آپ نے ضمنی سوال کے ذریعے اس کی وضاحت چاہی ہے تو پھر اس کے جواب میں، میں نے کہا کہ یہ حقیقت ہے اور آپ کو اس بارے میں علم ہے کہ گیس کی کمی کی وجہ سے بہت سے نئے صنعتی یونٹوں کو گیس فراہم نہیں کی جا رہی ہے اور یہ شاید ممکن نہ ہو۔

حاجی مقصود احمد بٹ — جناب والا۔ اب مستقبل میں صورت حال مختلف ہو گئی ہے جبکہ گیس کی لوڈ شیڈنگ شروع کی جا چکی ہے اور ہفتہ میں ایک کی بجائے تین چھٹیوں کا بوجھ صارفین پر ڈالا جا رہا ہے جس سے شدید خطرہ ہے کہ تمام صنعتی یونٹس، بیمار صنعتی یونٹس کہلانے لگیں گے۔ میں سوال کے جواب میں نہ تو گیس اور نہ ہی بجلی کی شرح میں اضافہ کے نکتہ پر غور کیا گیا ہے اور نہ مجھے جواب سے نوازا گیا ہے۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات — گیس اور بجلی دونوں کے بارے میں حکومت پاکستان کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور اقدامات کئے جا رہے ہیں کہ گیس بھی زیادہ دستیاب ہو اور بجلی بھی زیادہ سے زیادہ فراہم کی جا سکے۔ بجلی کے بارے میں بعض ایسے منصوبے بھی اس وقت زیر غور ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ مختلف جگہوں پر چھوٹے جنیٹر قائم کئے جائیں اور دریاؤں اور نہروں پر تھوڑی تھوڑی مقدار میں بھی ہم بجلی پیدا کریں تاکہ بجلی کی کمی پوری ہوسکے۔

حاجی مقصود احمد بٹ — نہیں جناب بات یہ ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے اس کا جواب درست نہیں ہوتا۔ اسی طرح سوال کے جز (ج) میں دریافت کیا گیا ہے کہ "کیا حکومت، ملکی اور غیر ملکی صنعت کاروں کو ملک میں صنعتیں لگانے کی ترغیب دے رہی ہے؟"

مجھے اس سلسلے میں یہ ضمناً دریافت کرنا ہے کہ کیا حکومت کئی صنعتوں میں دلچسپی لینے والی پارٹیوں کو سا گاہ کرتی ہے کہ وہ گیس ، بجلی اور کسی حد تک پانی بھی اپنی اپنی صنعتی ضروریات کے مطابق امپورٹ import کریں کیونکہ یہاں ہر سال میں ایک سہ ماہی ایسی ضرور آتی ہے جس سے توانائی میں لوڈ شیڈنگ پیدا ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک جواب کا تعلق ہے جز "ج" میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات۔ بتائیے نا ۔ کیسے برعکس ہے ؟

حاجی مقصود احمد بٹ — جناب والا ۔ سوال یہ ہے کہ

آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت ملکی و غیر ملکی صنعتکاروں کو ملک میں صنعتیں لگانے کی ترغیب دے رہی ہے ۔

اور آپ نے جواب دیا ہے ۔ جی ہاں، لیکن جب آپ نہ سوئی گیس فراہم کرتے ہیں اور نہ ہی بجلی فراہم کرتے ہیں تو آپ صرف اتنا ہی کہہ دیں کہ یہ import امپورٹ کر لیا کریں ۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات — جی نہیں ۔ دیکھئے نا ، عرض یہ ہے جو سوال آپ نے کیا ہے ۔ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے ۔

حاجی مقصود احمد بٹ — آپ کو محکمے والے غلط جواب بھیج دیتے ہیں اور حقیقت آپ پر ظاہر نہیں کرتے ۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات — عرض یہ ہے کہ آپ نے سوال کیا ہے کہ —

آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت ملکی و غیر ملکی صنعتکاروں کو ملک میں صنعتیں لگانے کی ترغیب دے رہی ہے

اور میں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں ۔ حکومت ملکی و غیر ملکی صنعتکاروں کو ملک میں صنعتیں لگانے کی ترغیب دے رہی ہے ۔

حاجی مقصود احمد بٹ — لیکن دو دو سال تک آپ ان صنعتوں کو کنکشن ہی نہیں دیتے ۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات — دیکھئے ترغیب دینا اور بات ہے اور بجلی کا کنکشن دینا اور بات ۔

حاجی مقصود احمد بٹ — آپ نے کہا کہ صنعتیں لگا لیں ۔ انہوں نے صنعتیں لگا دیں ۔ لیکن اس طرح سے تو یہ صنعتیں بے کار پڑی رہیں گی اور سرمایہ کا زیاں ہوتا چلا جائے گا ۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات — دیکھیں نا اب تو ایک متبادل انتظام ہو رہا ہے۔ جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے کہ جہاں ہم بجلی مہیا نہیں کرتے وہاں پر ہمیں متبادل انتظام کرنا ہوگا۔

حاجی مقصود احمد بٹ — جناب والا۔ جہاں پر بجلی اور گیس موجود ہے وہاں پر بھی فراہم نہیں کی جاتی۔

وزیر صنعت و ترقی معدنیات — نہیں جہاں پر بجلی اور گیس ہے وہاں پر ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو یہ سہولت فراہم کی جائے۔

حاجی مقصود احمد بٹ — اگلے سوال کا جزو (د) ہے۔ اس سلسلہ میں میں عرض کروں کہ حقیقتاً صورت حال یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تین کروڑ روپے کی مشینری درآمد کرکے صنعت لگاتا ہے جبکہ مشینری کو درآمدی پالیسی میں ترقی لسٹ میں رکھا گیا ہے نہ تو اس کو ان سہولیات کی عدم موجودگی کے باعث کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ میں اس امر کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا۔ کہ اگر ایک سو صنعتکار تین ارب روپے کی مشینری درآمد کرتے ہیں۔ اور بجلی۔ گیس۔ پانی اور ٹیلیفون کی سہولیات کے لئے ترستے رہیں تو اس فراخدلانہ صنعتی پالیسی کیا معنی رکھتی ہے اس طرح اس صنعتی پالیسی کی ناکامی یقینی ہو جائے گی۔ مثال کے طور پر لاہور میں ایک گلوکوز ڈرپ بنانے کی فیکٹری لگ رہی ہے۔ سنا ہے۔ ان لوگوں نے پہلے گیس سے چلنے والے جنریٹر منگوایا لیکن گیس کے مایوس کن حالات کے پیش نظر انہوں نے بعد ازاں ڈیزل کا جنریٹر منگوا لیا تاکہ وہ اپنی صنعت کو چلا سکیں۔ اس تمام صورت حال کے پیش نظر مجھے ایک پرانا شعر یاد آتا ہے جو یوں ہے —

فاتحہ میں فیکٹریوں کے جال بچھائے جائیں گے
اور مزدوروں کے جیبوں پر انبار لگائے جائیں گے۔

تو حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ میں نے سوال کیا تھا۔ اس کے بالکل برعکس جواب دیا گیا ہے۔ کہ نہ تو صنعتوں کو گیس کی سہولیات دیتے ہیں اور نہ ہی بجلی فراہم کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین — دیکھیں آپ کسی خاص پوائنٹ کی بات کریں۔

حاجی مقصود احمد بٹ — جناب والا میں نے تو ان یونٹوں کے نام بھی آپ کو بتائے ہیں۔ شیخوپورہ میں یونٹ موجود ہیں۔ گوجرانوالہ میں

کوٹ لکھپت میں بھی ایسے یونٹ ہیں جو دو سال سے گیس اور بجلی فراہم نہ ہونے کی وجہ سے بیکار پڑے ہوئے ہیں

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں اگر کچھ صنعتوں کو گیس دستیاب نہیں ہو رہی تو اس کی وجوہات میں نے آپ کو بتا دی ہیں یہ بات نہیں ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کوشش نہیں ہو رہی۔

حاجی مقصود احمد بٹ۔ جناب والا میں نے تو آپ کو صنعتوں کے نام تک بتا دیئے ہیں

جناب قائم مقام چیئرمین۔ درست ہے۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے کوشش نہیں ہو رہی یا کوشش نہیں کی گئی اگر ایک چیز کا دستیاب ہونا اس قدر مشکل ہے تو صوبائی حکومت اس سلسلہ میں کیا کر سکتی ہے اگر ایک چیز وافر مقدار میں دستیاب ہی نہ ہو یا وہ فراہم نہ کی جا سکتی ہو تو حکومت اس صنعتی یونٹ کو کیسے فراہم کر سکتی ہے۔ اس لئے میں نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ کچھ صنعتی یونٹوں کو متبادل طریقہ کار اپنانا ہو گا اور جہاں جہاں گیس دستیاب نہیں ہو گی انہیں متبادل طریقہ سے اپنی صنعتوں کو چلانا ہو گا۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف (میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ) جناب والا بار بار repetition سے نہ صرف ان کا اپنا وقت ضائع ہو رہا ہے بلکہ پورے ایوان کا وقت بھی ضائع ہو رہا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب چیئرمین صاحب verdict دے دیں تو اس کو فائنل سمجھنا چاہیے۔

حاجی مقصود احمد۔ جناب میں ان کی بات مان لیتا ہوں۔

جناب صالح محمد نیازی (صدر آل پاکستان ٹریڈ یونین کنفیڈریشن و صدر پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ فیڈریشن) جناب والا بیرونی ملک سے صنعت کار آ رہے ہیں اور ہم انہیں یہ ترغیب دیتے ہیں کہ آپ اس ملک میں کارخانے لگائیں۔ کارخانے تو وہ ہمارے ملک میں لگائیں گے لیکن جب ان کو سامان نہیں ملے گا وہ چلے جائیں گے۔ پھر ہم لوگوں نے ان کارخانوں کو چلانا ہے۔ ان کو اگر گیس کی جلد سپلائی ہو گی تو وہ پھر باہر نہیں جائیں گے حکومت کی ترغیب کا بھی اصل مقصد یہی ہے کہ کارخانے لگنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ سوئی گیس صوبائی مسئلہ نہیں ہے۔ سوئی گیس والے تو پیسے مانگتے ہیں پیسے دے دو تو کنکشن مل

جاتا ہے پیسے نہ دو تو کنکشن نہیں ملتا سوئی گیس کا محکمہ ہو یا کوئی اور محکمہ سب اسطرح چلتا ہے -

سردار خالد عمر—(چیئرمین ضلع کونسل لاہور) جناب والا کسی سوال کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کو حکومت کے نوٹس میں لایا جائے اور اس کے بعد جس رکن کا سوال ہوتا ہے وہ ایک یا دو ضمنی سوال پوچھتا ہے لیکن اس میں بحث مباحثہ نہیں ہوتا میرا خیال ہے کہ اس طرح ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے - آئندہ فاضل اراکین اس بات کا خیال رکھیں

جناب قائم مقام چیئرمین—اگلا سوال

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ—(سوال نمبر 382 - [جواب پڑھا گیا]-

محکمہ امور داخلہ -

سنٹرل جیل میانوالی میں نئی بیرکوں کی تعمیر

382 - ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ - (خاتون کونسلر ضلع کونسل میانوالی) کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ میانوالی سنٹرل جیل میں عام قیدیوں کی بیرکوں اور خاص طور پر عمر قید پانے والے قیدیوں کے سیلوں کی حالت بہت خراب ہے -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ جیل کے قیدیوں کے لئے 50 پنکھے اور 2 ائیر کولرز کی اشد ضرورت ہے

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت قیدیوں کی بہبود کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے نیز نئی بیرکوں کی تعمیر کروانے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے ؟

معتمد امور داخلہ (سید تحسین احمد صاحب)

(الف) حکومت سنٹرل جیل میانوالی میں قیدیوں کے سیلوں کی حالت بہتر بنانے میں کوشاں ہے اس سلسلے میں دو عدد بیرکوں کی تعمیر جن کی تخمینی لاگت 25.23 لاکھ ہے پر کام ہو رہا ہے - گزشتہ سال کے دوران 5 لاکھ روپے کی رقم مذکورہ سکیم کے لئے مختص کی گئی تھی اور

بقایا رقم 25.23 لاکھ رواں مالی سال کے دوران مہیا کی گئی ہے ۔ مذکورہ سکیم جون 1984 میں مکمل ہو جائے گی

(ب) جیل ہسپتالوں میں حسب ضرورت ائر کولر لگانے کی اجازت دی جا چکی ہے ۔ حکومت نے حسب ضرورت 38 پنکھوں کے حصول کے لئے مبلغ 27,800 روپے کی منظوری بھی دے دی ہے ۔

(ج) 32 عدد کال کوٹھریوں (زیر سزائے موت قیدیوں کی کوٹھریوں) جن کی تخمینی لاگت 12.98 لاکھ ہے ' کی تعمیر کے لئے گزشتہ مالی سال کے دوران 4.92 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور بقایا رقم 8.00 لاکھ روپے رواں مالی سال یعنی 84-1983ء کے دوران مہیا کی گئی ہے مذکورہ سکیم جون 1984ء کو مکمل ہو جائے گی ۔ علاوہ ازیں حکومت نے ایک نئی سنٹرل جیل راولپنڈی میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس سلسلے میں چھ سو کنال اراضی اڈیالہ روڈ پر حاصل کی جا چکی ہے مجوزہ جیل جس میں تقریباً سولہ سو قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہو گی راولپنڈی ڈویژن کی ضرورت پوری کریگی اس منصوبہ پر تقریباً 8 کروڑ روپے لاگت آئے گی پچھلے مالی سال میں اس منصوبے کے لئے ایک کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا رواں مالی سال میں اس کی تکمیل کے لئے 1.50 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اس کے علاوہ مجوزہ منصوبے کے لئے مرکزی حکومت سے بھی دو کروڑ روپیہ رواں مالی سال میں ملنے کی توقع ہے مزید براں سال رواں میں جیل خانہ جات کی مرمت بالخصوص جیل ہسپتالوں باورچی خانوں اور غسل خانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ—جناب والا مجھے اس جواب سے اتفاق ہے ' لیکن ہماری جیل میں فلش سسٹم نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین—آپ پہلے جواب تو سن لیں ۔

معتمد امور داخلہ—جناب والا جہاں تک فلش سسٹم کا تعلق ہے وہ سوال میں نہیں پوچھا گیا تھا لیکن معزز ایوان کی اطلاع کیلئے میں عرض کروں گا کہ صوبہ پنجاب کی ۲۷ جیلوں میں سے 20 جیلیں 70 تا 100 سال

پرانی ہیں اور اس وقت تقریباً 19 جیلیں ایسی ہیں جن میں فلش سسٹم موجود نہیں ہے اب تک صرف چار یا پانچ جیلوں میں فلش سسٹم مہیا کیا گیا ہے اس سال ہم نے بتدریج جیلوں کا منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت حکومت تمام جیلوں میں فلش سسٹم شروع کرنے کا پروگرام جاری کر رہی ہے۔ اس سال تین جیلوں میں فلش سسٹم، باورچی خانے کی بہتری، ہسپتال کی بہتری اور اس قسم کے دوسرے پروگرام شروع کئے جا رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے اس مقصد کیلئے تقریباً 50 لاکھ روپیہ مختص کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ کوشش بھی کی جائے گی کہ ایک کروڑ روپے کے نئے منصوبے بھی اسی سال میں شروع کئے جائیں۔

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ—جناب والا میانوالی کی جیل میں پانی کی فراہمی بہت کم ہے اسلئے وہاں پر پانی کی مزید ایک ٹینکی بنائی جائے۔ تاکہ جیل میں پانی کی کمی پوری ہو سکے کیونکہ اب وہاں پر سٹاف بھی بڑھ گیا ہے اور قیدی بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین—نوٹ کر لیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ—دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر واٹر کولر مہیا کئے جائیں۔ کیونکہ ماہ رمضان میں خاص طور پر قیدیوں کو وہاں بہت تکلیف ہوتی ہے۔

حاجی گل حمید خان—(چیئرمین ضلع کونسل میانوالی) جناب والا سوال کے جواب میں معتمد داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ پہلے جو بیرکیں بنی ہوئی ہیں ان کی حالت بہت خراب ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اب دو نئی بیرکیں حکومت تعمیر کر رہی ہے۔ لیکن اس بات کی وضاحت نہیں ہوئی کہ انہی دو بیرکوں کو گرا کر نئی تعمیر کر رہے ہیں یا ان کی درستگی کر رہے ہیں اگر واضح جواب نہیں دینا ہوتا تو یہ لکھ دیا کریں کہ ہم جواب نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین—تشریف رکھئے۔

معتمد امور داخلہ—جناب والا بیرکوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ نئی بیرکیں بن رہی ہیں۔ اصل میں ہم نے دو قسم کے منصوبوں کا آغاز کیا ہے۔ ایک نئی بلڈنگوں کی تعمیر جو کہ ساتھ ساتھ جاری ہے دوسرا اس کے ساتھ ہی پرانی بلڈنگوں کی مرمت اور یہ کام تقریباً ہر ضلع کی جیل کے اندر وقوع پذیر ہو رہا ہے۔

حاجی گل حمید خان۔۔میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔جواب تو آپ کو مل گیا ہے ۔

حاجی گل حمید خان۔۔جناب والا میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ پرانی بیرکوں کی مرمت کروا رہے ہیں یا نئی تعمیر کر رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔ انہوں نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا ہے کہ پرانی عمارات کی مرمت کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئی عمارات بھی تعمیر ہو رہی ہیں ۔

حاجی گل حمید خان۔۔ سوال کے جواب میں تو پھر حال یہ نہیں لکھا گیا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔اگلا سوال 385 ہے

ضلع گوجرانوالہ میں زیر التوا فوجداری مقدمات

385۔۔چوھدری ہارون الرشید تبسم (چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب) کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ آئے دن اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ ضلع گوجرانوالہ میں جرائم پر کنٹرول پا لیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو مندرجہ ذیل کی وضاحت فرمائی جائے :

(1) 1983ء کی رواں ششماہی میں کتنے خطرناک اشتہاری مجرمان گرفتار کئے گئے جو قتل ' قتل عمد ' ڈکیتی رہزنی اور چوری کی وارداتوں میں مطلوب تھے ۔

(2) ضلع گوجرانوالہ میں کتنا ناجائز اسلحہ برامد ہوا اور اس میں دوسرے اضلاع کے سرکاری اسلحہ خانوں سے لوٹا ہوا اسلحہ کتنا تھا ۔

(3) 1983ء کی پہلی ششماہی میں کتنی مالیت کی چوریوں ' رہزنی اور مال مویشیوں کی برآمدگی ہوئی ۔

(ب) انسداد جرائم کے سلسلے میں ضلع اور تحصیل کرائم کنٹرول کمیٹیوں کا عملی طور پر ضلع گوجرانوالہ میں کیا اثر پڑا ہے ۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں با اثر شخصیات یعنی جسٹس آف پیس حصول امن اور انسداد جرائم میں کس حد تک ممد و معاون ثابت ہوئے آیا یہ کہاں تک درست ہے کہ متذکرہ

شخصیات میں سے بعض آئندہ متوقع انتخابات میں حصول ووٹ کے لئے اور بعض کالعدم سیاسی پارٹیوں کی ذیلی تنظیمیں تخریب کاری کی مرتکب ہو رہی ہیں -

(د) ضلع گوجرانوالہ میں تحصیل دار ہر مجسٹریٹ کے پاس کتنے فوجداری مقدمات گزشتہ پانچ سالوں سے زیر التواء پڑے ہوئے ہیں کیا لمبی التواء سے جرائم میں اضافہ نہیں ہو رہا ؟

وزیر متعلقہ —

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں جرائم کی صورت حال کو مکمل طور پر قابو میں لانے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں - حال ہی میں ضلع میں ایس - او - ایس کال کا نظام متعارف کرایا گیا ہے جس سے پانچ منٹ کے اندر تمام ضلع کی پولیس کو چوکنا کیا جا سکتا ہے اور انہیں کسی بھی جرم کو روکنے یا ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے حرکت میں لایا جا سکتا ہے - مثلاً گوجرانوالہ شہر سے چوری ہونے والی دو کاریں اس نظام کے استعمال سے جرم کے ارتکاب کے چار پانچ گھنٹوں کے اندر ہی برآمد کر لی گئی تھیں علاوہ ازیں ہفتہ وار کھلی کچہریوں کے ذریعے عوام کی ضلع کے سپرنٹنڈنٹ پولیس تک آزادانہ رسائی کو ممکن بنایا گیا ہے اور ان کی شکایات اور مسائل پر فوری توجہ دی جاتی ہے -

(۱) 1983ء کی پہلی دو سہ ماہیوں میں اشتہاری اور مفرور ملزموں کے خلاف مہم کے دوران مندرجہ ذیل گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں

نمبر شمار	جرم کی نوعیت	گرفتار شدہ اشتہاری ملزم
1	قتل	2
2	اقدام قتل	2
3	ڈکیتی	2
4	سرقہ بالجبر	4
5	رسہ گیری	10
6	معمولی چوری	8
7	متفرق	62

مندرجہ بالا ملزمان میں دو خطرناک مجرم بشیر عرف پلہار اور اسماعیل میلو واصل ہیں جو کرائے کے قاتل بھی تھے - بشیر عرف بشیر پلہار

گوجرانوالہ گجرات سیالکوٹ اور شیخوپورہ اضلاع میں سرقہ بالجبر چوری استحصال بالجبر کے تقریباً 30 مقدمات میں مطلوب تھا ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مجرم کے ساتھ مسلح تصادم میں ڈی آئی جی گوجرانوالہ نے بھی حصہ لیا ۔ اسی طرح اسمٰعیل سیلو گذشتہ تین سالوں سے مفرور تھا اور مختلف اضلاع کے 21 مقدمات میں ملوث تھا ۔

(2) مزید براں یکم جنوری 1983 سے 20 جون 1983ء تک کے عرصہ میں مندرجہ ذیل غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا گیا ۔

12 بور کی بندوقیں	41
رائفلیں	12
پستول	29
ریوالور	57
کاربین	81
خنجر / چاقو	225
چھری / بلم	55

مذکورہ بالا برآمد شدہ اسلحہ میں سنٹرل جیل ساہیوال سے چوری شدہ 15 بندوقوں میں سے بارہ بندوقیں شامل ہیں ۔

(3) درج ذیل کیفیت نامہ زیر معائنہ مدت کے دوران مسروقہ اور برآمد کردہ اشیاء کو ظاہر کرتا ہے ۔

جرم کی نوعیت	مسروقہ روپے	برآمد کردہ روپے
ڈکیتی	—	—
مسروقہ بالجبر	—	—
نقب زنی	704509/00	513160/00
رسہ گیری	694900/00	396600/00
جملہ دیگر اقسام کی چوریاں	2275759/00	1248249/00
مقدمات جرگہ	423365/00	281215/00
دیگر حدود آرڈیننس	1025476/00	567221/00

(ب) اگرچہ محکمہ پولیس کی رپورٹ کے مطابق گوجرانوالہ میں کرائم کنٹرول کمیٹیاں خاطر خواہ طور پر اپنا مین کردار ادا نہیں کر سکیں لیکن پنجاب کونسل کے گزشتہ اجلاس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا تھا کہ یہ کمیٹیاں کافی فائدہ مند ادارے ثابت ہوئی ہیں ۔ اس ضمن میں یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ ان کمیٹیوں کی تشکیل کو کوئی زیادہ عرصہ نہیں

گزرا ۔ ابھی شاید لوگ پولیس کے نچلی سطح کے اہلکاران کے خلاف شکایات باقاعدگی سے ان کمیٹیوں کے سامنے لانے سے ھچکچاتے ھیں ۔ کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو ھدایات جاری کر دی گئی ھیں کہ وہ ان کمیٹیوں کی موثر کارکردگی کے لئے تمام اقدامات کریں ۔ مگر اس سلسلے میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ان کمیٹیوں کی بہتر کارکردگی کے لئے ان کے غیر سرکاری ممبران کا امن عامہ کے اداروں میں زیادہ گہری دلچسپی لینا بنیادی اھمیت رکھتا ہے ۔

(ج) جسٹس آف پیس کے اختیارات اس وقت صرف وفاقی کونسل اور صوبائی کونسلوں کے ممبران کو حاصل ھیں ۔ انہیں یہ اختیارات اس توقع کے ساتھ تفویض کئے گئے ھیں کہ وہ معاشرے میں امن پسندی اور قانون کے احترام کو فروغ دیں گے ۔ ابھی تک ان اختیارات کے ناجائز اختیارات کے ناجائز استعمال کی کوئی شکایت حکومت کے علم میں نہیں لائی گئی ہے ۔

(د) ایسے مقدمات صرف مندرجہ ذیل عدالتوں میں زیر سماعت ھیں ۔

سلسلہ نمبر	نام عدالت	مقدمات
(1)	تحصیل گوجرانوالہ	
(1)	مسٹر بشیر احمد رستم مجسٹریٹ دفعہ 30	40
(2)	مسٹر مسعود احمد سول جج	3
(3)	مسٹر ریاض احمد سول جج	2
(4)	مسٹر روف احمد سول جج	14
	میزان	59
(2)	تحصیل حافظ آباد	
	(1) اسسٹنٹ کمشنر حافظ آباد	7
	(2) آر ۔ ایم حافظ آباد	3
	میزان	10

(3) تحصیل وزیر آباد

اسسٹنٹ کمشنر وزیر آباد 2

میزان 2

اگر گزشتہ سال کی اسی مدت کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ گزشتہ چھ ماہ کے دوران بڑے بڑے جرائم کے رحجان میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے ۔ یہ ضلع پولیس کی جانب سے ہر وقت انسدادی کارروائی اور نگرانی کا نتیجہ ہے ۔

چوہدری ہارون الرشید تبسم ۔ جناب والا ۔ یہ سوال میں نے پوچھا تھا کہ ضلع گوجرانوالہ میں جرائم کی تفصیل اور اس پر کارکردگی بتائی جائے ۔ میرے سوالات یہ تھے ۔

(1) اشتہاری مجرمان کی گرفتاری ۔

(2) دوسرے اضلاع سے چلوں کا لوٹا ہو اسلحہ اور اس کی برآمدگی وغیرہ ۔ ہم اس سلسلہ میں اخبارات کے ذریعے اشتہارات پڑھتے رہتے ہیں اور اب جو جواب آیا ہے اس سے بھی میری تسلی ہو گئی ہے کہ ان کی کارکردگی واقعی اچھی ہے ۔ لیکن میرے سوال کے آخری جز (د) کا جواب صحیح نہیں دیا گیا ۔ میرا سوال تھا کہ ''ضلع گوجرانوالہ میں مجسٹریٹ صاحبان کے پاس کتنے مقدمات زیر التواء ہیں ۔۔ کیا اس التوء سے جرائم میں کمی واقع ہوئی ہے یا زیادتی،، اس کے جواب میں زیر التواء مقدمات کی تعداد 70 بتائی گئی ہے ۔ میں عرض کروں گا کیا آپ کی میری یا سننے والوں کی عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ ضلع گوجرانوالہ جہاں تین سب ڈویژن ہوں اور جہاں کثیر تعداد میں مجسٹریٹ ہوں ۔ ہزاروں کی تعداد میں مقدمات ہوں وہاں زیر التواء مقدمات کی تعداد صرف 70 ہو ۔ ظاہر ہے یہ جواب درست نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ کون سے جز کی آپ بات کر رہے ہیں ۔

چوہدری ہارون الرشید تہہیم - میں جز (د) کی بات کر رہا ہوں جو کہ میرے سوال کا آخری جز ہے - کہ ضلع گوجرانوالہ میں تحصیل دار ہر مجسٹریٹ کے پاس کتنے فوجداری مقدمات زیر التواء ہیں - اس کے جواب میں کہا گیا ہے - ایک تحصیل میں 2 مقدمات دوسری تحصیل میں 10 مقدمات اور تیسری تحصیل میں جو سب سے بڑی تحصیل ہے 59 مقدمات زیر التواء ہیں - جناب والا کیا عقل اس کو تسلیم کرتی ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین - دیکھئے - اگر آپ کو اس جواب سے اتفاق نہیں ہے تو آپ یہ فرمائیے کہ آپ کے خیال میں کتنے مقدمات بقایا ہیں -

چوہدری ہارون الرشید تہہیم - جناب والا - میرے خیال میں ہزار ہا مقدمات ہیں آپ ان کی تفصیل منگوا لیں -

جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں - تفصیل تو منگوا لی ہے اور تفصیل آپ کے سامنے بھی پیش کر دی ہے اگر آپ کو اس سے اتفاق نہیں ہے تو اس بارے میں ہم محکمے سے مزید جواب طلب کریں گے کہ اس کی دوبارہ چھان بین کریں اور ہمیں بتائیں کہ فی الحقیقت کتنے مقدمات زیر التواء ہیں -

چوہدری ہارون الرشید تہہیم - جناب والا - اس سوال سے میرا مقصد تھا کہ تحریک زوروں پر چلے اور زیر التواء مقدمات ختم ہو جائیں تاکہ جرائم کا انسداد ہو سکے -

مولانا محمد اسلم قریشی کی باز یابی

397 - کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف -(ممبر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ) — کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ پولیس آفیسر مثلا اے - ایس - آئی ، ایس - ایچ - او اور انسپکٹر کے پاس بہت زیادہ اختیارات ہیں جن کا بیجا استعمال کرکے عوام کو پریشان کیا جاتا ہے -

(ب) کیا یہ ممکن ہے کہ ان افسران کے اختیارات علاقہ مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حوالے کر دیئے جائیں تاکہ ان کی ہدایت کے مطابق ان اختیارات کو استعمال کیا جائے -

(ج) کیا وجوہات ہیں کہ ان تمام اختیارات کے باوجود ابھی تک مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا اور ضلعی ڈویژن اور صوبائی انتظامیہ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے کون سے مزید اقدامات کر رہی ہے ؟

معتمد امور داخلہ ۔ (سید نصیر احمد صاحب) ۔

(الف) ان پولیس افسران کو جو اختیارات حاصل ہیں وہ ان کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے ضروری ہیں اور ان کا مقصد عوام کو پریشان کرنا نہیں ہے ۔

(ب) جرائم کی تفتیش اور ان سے متعلق فوجداری مقدمات کی سماعت دو مختلف عمل ہیں اور ان دونوں کو یکجا کرنا مناسب نہیں ۔ قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پہلے ہی ضلع کی انتظامیہ بشمول پولیس کا سربراہ ہے ۔

(ج) مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کی تفتیش اب ضلع پولیس سے لے کر کرائم برانچ پنجاب کے سپرد کی گئی ہے اور تجربہ کار اور اچھی شہرت رکھنے والے پولیس افسران کو یہ معاملہ تفویض کیا گیا ہے جو بڑی محنت اور دلچسپی سے اس مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر کام کر رہے ہیں ۔

طبی ڈائریکٹوریٹ کی سکیم کا اجراء

369 ۔ جناب اقبال احمد قریشی — (قرشی دواخانہ لیبارٹریز نیو شالیمار ملتان روڈ لاہور) کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) 22 مئی 1983ء کو صوبائی کونسل پنجاب کے اجلاس میں چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کے بیان کے پیش نظر کہ طبی ڈائریکٹوریٹ کے منصوبہ کی اسکیمیں ایک آدھ مہینے میں مکمل ہو جائیں گی ۔ کیا وہ مکمل ہو گئی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ب) متذکرہ سکیموں کے لیے نو لاکھ روپے کی مختص شدہ رقم کس طریقے سے خرچ کی جا رہی ہے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ — (جناب خالد جاوید) طب کی ترقی کے لئے محکمہ صحت نے طبی ڈائریکٹوریٹ کے قیام کی سکیم محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھجوائی تھی - یہ سکیم PDWP کے اجلاس منعقدہ 28 جولائی 83ء کو زیر بحث آئی اور تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اس شعبہ کا صوبائی سطح پر قیام منظور کر لیا گیا - یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس شعبے کا انچارج ڈپٹی ڈائریکٹر طب ہوگا اس سکیم کا عملہ تعینات کیا جا رہا ہے PDWP کے اجلاس میں یہ محسوس کیا گیا کہ طب کی ترقی کے لئے ایک قابل عمل لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے جس کے بعد تفصیلی سکیمیں بنائی جائیں - لہذا طب کا شعبہ سب سے پہلے یہ کام مکمل کرے گا اور پھر تفصیلی سکیمیں منظوری کے لئے پیش کرے گا -

اس شعبہ کا 1983-84ء کا خرچ 1.82 لاکھ روپے ہوگا اور یہ رقم محکمہ صحت کے حوالے کر دی گئی ہے موجودہ مالی سال میں طب کی ترقیاتی سکیموں کے لئے موزوں رقم مختص کر دی گئی ہے -

دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی

362—ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا —(خاتون، کونسلر میونسپل کمیٹی ، جہلم) کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ واپڈا نے لاگت میں شرکت (cost serving scheme) پر دیہات میں بجلی فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی - اس سکیم پر بجلی کی فراہمی کی کل لاگت کا ایک تہائی حصہ متعلقہ دیہات کو فراہم کرنا ہوتا تھا - اگر ایسا ہے تو -

(1) - پنجاب میں اس سکیم کے تحت اس وقت کتنے دیہات میں بجلی پہنچائی جا چکی ہے -

(2) - ان دیہات میں کل لاگت کا ایک تہائی حصہ جمع کرانے کے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے عرصہ میں متعلقہ دیہات میں بجلی فراہم کر دی جاتی ہے -

(3) - عام طور پر ایک گاوں میں بجلی کی فراہمی کی منظوری کے بعد کم از کم کتنے عرصہ بعد بجلی مہیا ہو جاتی ہے -

وزیر آبپاشی و قوت برقی — (جناب غضنفر محمد خان)—سواپڈا دراصل حکومت پنجاب کے لاگت میں شرکت کے پروگرام (cost sharing programme) کے تحت دیہات میں بجلی فراہم کرتا ہے ۔ اس پروگرام کے تحت بجلی کی فراہمی کی کل لاگت کا ایک تہائی حصہ دیہات کو فراہم کرنا ہوتا ہے ۔ اور بقیہ کو دو تہائی لاگت حکومت پنجاب برداشت کرتی ہے ۔

(1) ۔ جون 1983ء تک لاگت میں شرکت کی بنیاد پر کل 74 دیہات کو بجلی فراہم کی جا چکی ہے ۔

(2) ۔ بجلی کی کل لاگت کا ایک تہائی حصہ جمع کرانے کے بعد تقریباً 4 ماہ میں بجلی مہیا کرنے کا کام مکمل کر لیا جاتا ہے ۔

(3) ۔ گاؤں کو بجلی کی فراہمی کی منظوری کے بعد 3 ماہ سے 6 ماہ کے درمیان بجلی مہیا کر دی جاتی ہے ۔

سکارپ ایریا میں نصب شدہ ٹیوب ویلوں کی کارکردگی

366 — چوہدری غلام حیدر سجاد ۔ (صدر کسان بورڈ پنجاب) ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں کل کتنے سکارپ ایریا ہیں ۔ ہر سکارپ کا رقبہ اور اس میں نصب شدہ ٹیوب ویلوں کی تعداد کیا ہے ۔ نیز نصب شدہ ٹیوب ویلز میں سے کتنے چالو اور کتنے خراب ہیں ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سکارپ ایریا کے ٹیوب ویلوں کی ناقص کارکردگی محکمہ کے ٹیوب ویلز آپریٹروں کی غفلت اور بددیانتی کا نتیجہ ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کے تدارک کے لئے حکومت کیا تدابیر اختیار کر رہی ہے ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی (جناب غضنفر محمد خان)

(الف) صوبہ میں مختلف سکارپ ، ہر سکارپ ایریا کا رقبہ اور ان میں نصب شدہ ، خراب اور چالو ٹیوب ویلوں کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	سکارپ ایریا رقبہ یونٹ (لاکھ ایکڑ)	تعداد نصب شدہ ٹیوب ویل	تعداد خراب ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی	بوجہ خرابی بور	کل	تعداد چالو ٹیوب ویل
1	سکارپ نمبر 1	11,4	2073	188	49	237	1836
2	سکارپ نمبر 2	15,0	2225	59	78	137	2088
3	سکارپ نمبر 3	9,7	1636	13	25	38	1598
4	سکارپ نمبر 4	5,4	945	—	16	16	929
5	سکارپ شاہ پور (یونٹ I II)	1,1	258	—	1	1	257
6	سکارپ نمبر 2 (کھاری پانی کا رقبہ)	5,5	821	—	—	—	821
7	سکارپ نمبر 3 (کھاری پانی کا رقبہ)	0,5	61	—	—	—	61
8	ستیانہ پائلٹ پراجیکٹ	0,3	71	—	—	—	71
9	شورکوٹ کمالیہ (پائلٹ)	0،4	101	—	—	—	101
10	فورڈ واہ صادقیہ (منچن آباد پائلٹ)	0,8	226	1	4	5	221
11	پنجند عباسیہ (الہ آباد پائلٹ)	2,0	623	12	—	12	611
	کل میزان	52,1	9040	273	173	446	8594

جو ٹیوب ویل کھاری پانی کی وجہ سے بند ہیں انہیں آبپاشی کے لیے دوبارہ چالو نہیں کیا جا رہا تاکہ فصلات اور زمین کو نقصان نہ ہو۔ تاہم جو ٹیوب ویل بوجہ خرابی بور بند ہیں یا ان کی استعداد کم ہو گئی ہے انہیں دوبارہ بور کرنے کے لیے ممکنہ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ناکارہ ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے کثیر رقوم کی ضرورت ہوگی اور محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی تنصیب پر بتدریج عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

جو ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں ان میں سے بھی کچھ ٹیوب ویل بجلی یا مشینری میں نقائص کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہو جاتے ہیں۔ تقریباً پانچ چھ فیصد ٹیوب ویل عارضی نقائص کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔

(ب) ٹیوب ویل کی دیکھ بھال ، اسے چالو رکھنے اور مشینری یا بجلی میں نقائص کی وجہ سے ٹیوب ویل بند ہو جانے کی صورت میں اس کی درستگی کے لیے ٹیوب ویل اپریٹر کو بنیادی ڈیوٹی ادا کرنا ہوتی ہے اس لیے ٹیوب ویل اپریٹروں کی غفلت اور بددیانتی کی وجہ سے ٹیوب ویلوں کی کارکردگی بہت حد تک متاثر ہوتی ہے ۔ سکارپ ایریا کے کچھ ٹیوب ویل اپریٹر غفلت ، غیر حاضری اور نظم و ضبط کے فقدان کا شکار ہیں ۔ اس کی ایک وجہ جائے رہائش کی کمی بھی ہے جو اب پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

(ج) غفلت ، بددیانتی اور غیر حاضری کے مرتکب ٹیوب ویل اپریٹروں کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے ۔ بعض اوقات ان اقدامات کو لیبر کورٹ میں چیلنج بھی کیا جاتا ہے اور قصور وار ملازم سزا سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں ۔ سکارپ اپریٹروں اور دوسرے فیلڈ سٹاف نے انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس 1969ء (IRO 69) کے تحت یونین سازی کی ہوتی ہے اور ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں ان پر موثر کنٹرول کے لیے اور حالات کار بہتر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ عملہ ٹریڈ یونین کارروائیوں میں ملوث نہ ہو ۔ مختلف یونین اور ان کے ممبران انضباطی کارروائی کی صورت میں لیبر عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر لیتے ہیں ۔ اس صورت حال کے تدارک کے لیے وفاقی حکومت کی وساطت سے مذکورہ آرڈیننس میں مطلوبہ ترمیم کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے ۔ علاوہ ازیں مختلف سکارپ میں ٹیوب ویل کمیٹیاں بھی قائم کی گئی ہیں ۔ جن میں محکمہ کے نمائندہ کے علاوہ لوکل کونسلر بھی شامل کیے گئے ہیں ۔ تاکہ ٹیوب ویلوں اور اپریٹروں کے مسائل مقامی طور بھی سلجھانے میں مدد مل سکے ۔

خوشاب شہر میں سٹریٹ لائٹ کی توسیع

391۔ حاجی محمد شریف خان بلوچ (چیئرمین میونسپل کمیٹی خوشاب) ــ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) آیا حقیقت یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی خوشاب نے شہر خوشاب میں توسیع سٹریٹ لائٹ کے لئے بذریعہ چیک نمبر 454767 مورخہ 10 جون 1977ء مبلغ 40971 روپے چیئرمین ایریا الیکٹرک سٹی سرگودھا کے پاس جمع کرائے تھے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ آج تک خوشاب کے عوام سٹریٹ لائٹ سے بدستور محروم ہیں جو کہ محکمہ واپڈا کی لاپرواہی کا ثبوت ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک مذکورہ تکالیف کا ازالہ نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت اس کا کوئی فوری تدارک کرنے کو تیار ہے ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ــ (جناب غضنفر محمد خان) واپڈا کے ساتھ یہ معاملہ اٹھایا گیا اور واپڈا کے جواب کے مطابق ــ

(الف) ہاں یہ حقیقت ہے کہ واپڈا کو میونسپل کمیٹی خوشاب سے خوشاب شہر میں سٹریٹ لائٹ کی توسیع کے لئے مبلغ ۔ 40971 روپے وصول ہو چکے ہیں ۔

(ب) ہاں یہ حقیقت ہے کہ خوشاب میں ابھی سٹریٹ لائٹ کی توسیع نہیں ہوئی ۔ پہلے واپڈا کے چیئرمین ایریا الیکٹریسٹی بورڈ کا دفتر سرگودھا میں تھا اور چیک اسی پتہ پر بھیجا گیا تھا ۔ لیکن اس دفتر کے فیصل آباد منتقل ہو جانے پر پتہ کی غلطی اور چیک میں اس مناسبت سے اندراج نہ ہونے کی وجہ سے اس معاملے میں تاخیر ہو گئی ۔

(ج) واپڈا نے مہتمم بجلی جوہر آباد کو اس کام کی فوری تکمیل کرنے کے لیے ہدایت کر دی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے ۔

اناؤنسر ۔ خواتین و حضرات ۔ اب جناب خالد جاوید ، چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ حکومت پنجاب چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کی اہم خصوصیات پر اظہار رائے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 1983-84ء کا جائزہ پیش کریں گے ۔

چھٹے پانچ سالہ منصوبہ پر اظہار رائے

چیئرمین ۔ منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ (جناب خالد جاوید)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب صدر و معزز اراکین کونسل ۔ جو موضوع مجھے دیا گیا ہے وہ ہے چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کی اہم خصوصیات نیز سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 84-1983ء کا ایک جائزہ ۔ پیشتر اس کے کہ میں چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کی خصوصیات اور حکمت عملی کے بارے میں کچھ گزارشات پیش کروں میں آپ کی اجازت سے بہت مختصر طریقے سے ایک جھلک ان پرانے منصوبہ جات کی پیش کرنا چاہونگا جو اس سے پہلے تشکیل دیئے گئے ہیں اس کے دو مقاصد ہیں ایک تو یہ ہے کہ پہلی خامیوں یا کوتاہیوں کی نشاندہی ہو سکے دوسرے ان پروگراموں کو بیان کیا جا سکے جن کی بنا پر چھٹے پانچ سالہ منصوبے کی بنیاد رکھی گئی ہے پہلی سلائیڈ آپ دیکھ رہے ہیں یہ پہلے تین منصوبہ جات کی ہے ۔ 1970ء تک قابل ذکر چیز صرف اتنی ہے کہ معاشرتی شعبہ کے لئے بہت کم رقم خرچ کی گئی باوجود اس کے کہ تینوں منصوبوں میں اس کو بہت اہمیت دی گئی تھی ۔ تعلیم کو بھی اور صحت کو بھی ۔

دوسری سلائیڈ جو 78-1970ء تک کی ہے آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں بھی تقریباً یہی situation ہے اس میں معاشرتی شعبہ کو جو رقوم مختص کی گئی ہیں وہ بہتر ہیں ۔ تیسری سلائیڈ آپ کے سامنے پانچ سالہ منصوبہ کی ہے اس میں آپ غور فرمائیں گے کہ معاشرتی شعبے میں ہم نے حتی الوسع کافی رقوم مختص کیں اور یہ جو ترقی تھی یہ زیادہ تر آخری تین سالوں میں کی گئی جس کے بارے میں مفصل سلائیڈ میں ابھی آپ کے سامنے پیش کرونگا ۔

اگلی سلائیڈ جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں وہ حکمت عملی کے پانچ سالہ منصوبہ کے آخری تین سال کی ہے ۔ اس پر میں آپ کی اجازت سے کچھ وقت لوں گا اس کی وجہ یہ وہ حکمت عملی ہے جو کہ چھٹے پانچ سالہ منصوبے کا حصہ ہے اور یہ بہت اہم حصہ ہے اور اس کی بنیاد پر ہم نے چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کو تشکیل کیا ہے تو مختصر طریقے سے ان کو میں آپ کے سامنے بیان کروں گا ۔

سب سے پہلے آپ جو سلائیڈ دیکھ رہے ہیں یہ دیہی علاقوں کی تبدیلی حیثیت کے بارے میں ہے ان تین سالوں میں ہماری کوشش یہ ہی تھی کہ

اس مرحلہ پر جناب گورنر چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

جناب صدر — میں بیان کر رہا تھا اور کچھ وقت اس سلائیڈ پر لے رہا ہوں جس پر ہم نے چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کی بنیاد رکھی ہے ۔

جناب سب سے پہلے میں گزارش کر رہا تھا کہ دیہی علاقوں کی تبدیلی حیثیت ۔ اس میں ہم نے کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ وسائل کو دیہی علاقوں کی طرف منتقل کیا جائے 79-78ء میں یہ رقم صرف 44.65 فیصد تھی جبکہ پچھلے تین سالوں میں اسے بڑھا کر بتدریج 83-82ء میں 60 فیصد کر دیا گیا جو کہ اس سلائیڈ سے آپ پر واضح ہوگی ۔ دیہی ترقی ہمارے لئے ایک جامع اور مربوط حکمت عملی ہے اور یہ تمام سیکٹروں پر محیط ہے کسی ایک سیکٹر پر اس کا انحصار نہیں ہے اس کا مقصد دیہی علاقوں کی معیشت کو تمام شعبوں میں ترقی دینا ہے ۔ قابل ذکر چیز یہ ہے کہ اس ساٹھ فیصد مختص شدہ رقوم کا ترجیحی پروگرام عوام کے نمائندوں کے تعاون اور مشورے سے ترتیب دیا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری سلائیڈ پر اضافی توجیہات ہیں ۔ Incremental thrust

ہم اپنے محدود وسائل میں رہ کر مختصر عرصے میں ماضی کی غلطیوں کا ازالہ نہیں کر سکے لہذا یہ حکمت عملی وضع کی گئی کہ دیہی علاقوں کی تبدیلی حیثیت کیلئے ایسے پروگرام تیار کئے جائیں کہ ان پر اگر اضافی وسائل مذکوز کئے جائیں تو زیادہ سے زیادہ بہتر نتائج حاصل ہوسکیں گے اس مقصد کیلئے چند پروگرام وضع کئے گئے ہیں جن کی تفصیل میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین (لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان) ۔ جن اصحاب کو یہ سلائڈ نظر نہیں آ رہی یا اگر وہ اس طرف آنا چاہیں تو بڑے شوق سے آ جائیں ۔

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ ۔ جناب پہلا پروگرام دیہات سے منڈی تک سڑکوں کے متعلق تھا جسکا آغاز ہم نے 81-1980ء میں کیا اب اس کا دائرہ بہت وسیع ہو چکا ہے اور 83-1982ء کے اختتام پر 1394 میل لمبی سڑکات ہم تعمیر کر چکے ہیں اس کا مقصد یہ تھا کہ کسان اپنی پیداوار کا بہتر سے بہتر دام پا سکے اور اپنی زراعت کیلئے اسے مشینری اور دیگر سازو سامان اس تک آسانی سے پہنچ سکے ۔

دوسرا پروگرام بہت اہم اور دوررس معاشرتی اور معاشی نتائج کا حامل تھا کہ دیہات میں بجلی کی فراہمی ۔ 76-1977ء میں پنجاب کے کل 3552

دیہات ایسے تھے جہاں پر بجلی فراہم شدہ تھی اور اب ان کی تعداد جون 1983ء تک 7662 ہے یعنی 4110 دیہات کو بجلی فراہم کی گئی زیادہ تر ان تین سالوں میں یعنی جس کا میں نے کل ذکر کیا تھا اور جتنی بجلی تیس سال میں فراہم کی گئی وہ ان تین سالوں میں اس سے بھی زیادہ فراہم کی گئی اور اس مقصد کیلئے وفاقی ترقیاتی پروگرام کے علاوہ ہم نے اپنے صوبائی ترقیاتی پروگرام سے چالیس کروڑ روپے خرچ کئے -

ایک اور ایسا پروگرام پرائمری تعلیم کی اہمیت کا تھا جیسا کہ میں نے پہلے سلائیڈوں میں عرض کیا - اس کو ماضی میں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے - اس وقت ہماری خواندگی کی شرح 24 فی صد ہے جب کہ ھندوستان - سری لنکا اور بنگلہ دیش میں اس سے زیادہ ہے - ہم نے آخری تین سالوں میں اضافی توجیحات کے اندر پرائمری تعلیم پر زور دیا ہے - اس کے لئے 81-1980ء میں 8 کروڑ 62 لاکھ روپے 82-1981ء میں 11 کروڑ 45 لاکھ اور 83-1982ء میں 20 کروڑ 77 لاکھ روپے ہم نے مختص کئے اس کے علاوہ ہم نے current budget میں اس کے لیے مزید بہت سی رقوم مختص کی ہیں - 78-1977ء میں صوبے میں کل 33334 پرائمری سکول تھے جو 83-1982ء میں بڑھ کر 38181 ھو گئے - اس مقصد کے لیے ہم تمام وسائل بروئے کار لا رہے ہیں اس سلسلے میں ہم نے مساجد کو بھی استعمال کیا ہے جو ہمیشہ ماضی سے تعلیم کی روشنی پھیلاتی رہی ہیں - اضافی توجیحات کے تحت ایک اور پروگرام دیہی صحت کا تھا - 83-1982ء کے آخر میں ان کی تعداد 776 ھو گئی - جہاں تک وسائل کا تعلق ہے —

ہم نے اس پر 1981 میں 14 کروڑ اور 83-1982ء میں 26 کروڑ روپے خرچ کئے - ایک اور اہم پروگرام جو کہ دیہی علاقوں سے تعلق رکھتا تھا ، وہ دیہی آب رسانی کا تھا - ہم نے اس کے لیے ان تین سالوں میں 36 کروڑ روپے کی رقوم مختص کیں - ایک اور اہم پروگرام آبی کھالوں کا تھا - بہت سے لوگوں کو پہلے ھی اس سے شناسائی ہے اور جو ہمارے لیے بھی بہت اہمیت کا حامل تھا اس پروگرام کے ذریعے ہم نے پانی کے ضیاع کو روکنے کی بھرپور کوشش کی ہے - 1983ء تک ہم نے 54 ہزار کھالوں کی صفائی کا کام مکمل کیا - میں آپ کے سامنے ایک سلائیڈ پیش کرتا ہوں جس میں ہم نے 419 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروگرام اکٹھے دکھائے ہیں اس سے آپ کو اضافی توجیحات کا کچھ اندازہ ہوگا - اس کے علاوہ تیسرا ہماری حکمت عملی کا بہت اہم

مختصہ علاقائی عنصر تھا ۔ ہم نے ماضی میں علاقائی مسائل کے ساتھ وسائل مختص نہیں کیے تھے ، بلکہ ہم نے مختلف شعبہ جات کو اہمیت دی جس کی وجہ سے ہماری ترقیاتی حکمت عملی میں مختلف شعبوں کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے ۔ اس سے معاشی ترقی تو ضرور ہوئی ۔ لیکن معاشی انصاف کے بہت سے تقاضے خاطر خواہ نتائج نہ دے سکے ۔ لہٰذا ہم نے آخری سال ، یعنی 1983-1982ء میں جناب گورنر کی ہدایت کے مطابق صوبے کی ترقیاتی حکمت عملی میں مختلف شعبوں کے درمیان عمومی ترجیحات کو برقرار رکھتے ہوئے کم ترقی یافتہ علاقوں کو شعبہ جاتی پروگراموں میں ترجیح دی ۔ اس مقصد کے لیے صوبے کی مختلف اضلاع کی ترقیاتی کیفیت کا تعین کرنے کے لئے واضح معیار ، یعنی weightages مقرر کیے گئے اور متعلقہ شعبوں میں مختلف اضلاع ، اور اضلاع میں مختلف تحصیلوں کو بھی ترقیاتی رقوم اس معیار weightages کے مطابق دی جا رہی ہیں آخری سلائیڈ آپ دیکھیں گے ، کہ وہ "خود کفالت" کے متعلق ہے جو کہ ترقیاتی مساعی کا اہم جزو ہے ۔ ہمارا خیال ہے کہ ان نظریے اور طریقہ کار پر عمل کرنے سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔ ایک تو سرمایہ میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ اور دوسرے عوام الناس میں صوبے کے شہری ہونے کا اور شراکت کا احساس ہوتا ہے ۔ شراکت کا طریق کار دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی ، کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکوں کی تعمیر ، گلیوں کی تعمیر ، ومرمت مساوی گرانٹ اور ہاؤسنگ سکیموں میں ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ ان تین سالوں کی جو حکمت عملی تھی اسے ہم بعینہ چھٹے پنج سالہ منصوبے میں لے گئے ہیں اور اس سے حاصل کردہ تجربے کی بنیاد پر اور حاصل کردہ روشنی میں ہم نے چھٹے پنج سالہ منصوبے کی تشکیل کی ہے ۔

میں آپ کے سامنے سلائیڈ پیش کرتا ہوں جو میری تائید کرے گی ۔ جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا ، آخری تین سالوں میں ہماری حکمت عملی کے دو نمایاں پہلو تھے ۔ ایک یہ کہ تمام وسائل کو علاقائی مسائل کے مطابق مختص کرنا اور دیگر ترجیحی شعبوں میں اضافی رقوم مختص کرنا ۔ جیسا کہ آپ اس سلائیڈ سے ملاحظہ فرمائیں گے ، یہی دو خصوصیات ہیں جن سے ہمارے چھٹے پنج سالہ منصوبے کی حکمت عملی کے خدوخال واضح ہوتے ہیں جہاں تک علاقائی عنصر کا تعلق ہے ، جیسا کہ میں پہلے عرض کر رہا تھا اس حکمت عملی کو ایک خاص مقام دیا گیا ہے ، تاکہ شعبہ جاتی پروگرام میں ترجیحات مقرر کرتے وقت پس ماندہ علاقوں کو اہمیت ترقیاتی دی جاسکے ۔ ہم نے پس ماندہ علاقوں کو وسائل مختص کرنے کے جو تقابلی اوزان اور معیار مقرر کیے ہیں وہ چھٹے منصوبے کے دوران مندرجہ ذیل شعبہ جات میں جاری رہیں گے : کھیت سے منڈی تک سڑکیں ، دیہی آب نوشی

کی سکیمیں ، دیہی صحت ، دیہی تعلیم اور مساوی گرانٹ ، آخری شق کے بارے میں میں علیحدہ عرض کرنا چاہتا ہوں ہم یہ چاہتے ہیں کہ دیہات میں لیڈرشپ کو ترقی دینے کی کوشش کریں - لوگوں میں اپنی حالت اپنے طور پر بدلنے کا جذبہ پیدا کریں - دیہات میں سڑکیں اور ، بجلی پہنچ گئی ہے اب مرحلہ ان کی معاشرتی ترقی کا ہے اگر ساتھ ہی ساتھ معاشرتی ترقی بھی ہوسکے تو ان کی ہیئت کی تبدیلی بحیثیت مجموعی ہوگی اور چھٹے پنج سالہ منصوبے میں ہماری یہی کوشش جاری ہے اس کے علاوہ آپ دیکھیں گے کہ علاقائی عنصر میں ہم نے پس ماندہ علاقوں کے لئے چند ایک سپیشل پروگرام مختص کئے ہیں ان میں ڈیرہ غازی خان راجن پور اور ملحقہ قبائلی علاقے ہیں جن کے لئے ایک خاص پروگرام جاری ہے چولستان کو بھی اس سال پچھتر لاکھ روپے کا خاص پروگرام دیا گیا ہے - اس طرح باقی علاقائی ترقیاتی پروگرام کے تحت عیسیٰ خیل ، مری ، کہوٹہ ، میانوالی ، وادی سون کیسر ، تھل کے علاقے کے لئے سپیشل پروگرام زیر غور ہے - قابل ذکر چیز آپ نوٹ فرمائیں ، کہ ان میں بہت سے ایسے علاقے ہیں جن کی حدود ایک سے زیادہ اضلاع تک محیط ہیں ہمارا مقصد علاقائی ترقی ہے اضلاع حدود اس میں ثانوی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں ان دو چیزوں کے علاوہ باقی خد وخال ویسے ہی ہیں جیسا کہ تین سالوں میں تھے - کھالوں کی اصلاح آپ کے سامنے ہے - سرکاری ملازمین کی رہائش گاہیں وغیرہ بھی آپ کے سامنے ہیں میں یہاں پر عرض کروں گا کہ دیہی علاقوں کی تبدیلی حکمت عملی کو عوامی نمائندوں کی پوری تائید اور حمایت حاصل ہے - ہم نے تمام ضلع کونسلوں کو اپنا پانچ سالہ پروگرام وضع کرنے کے لیے عرض کیا تھا - 27 کونسلوں میں سے 18 نے ہمیں اعدادو شمار فراہم کئے ان کی بناء پر ہم نے یہ جائزہ لیا کہ عوام کی محسوس کردہ ضروریات کیا ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ یہ محسوس کردہ یا بنیادی احتیاجات ہیں بالکل ویسی ہیں جیسے ہم پہلی حکمت عملی میں کرتے چلے آئے ہیں : دیکھنے والی بات صرف یہ ہے کہ صحت اور تعلیم کے لئے مختلف کونسلوں نے معقول رقم مختص نہیں کی - لیکن اس کے باوجود کچھ ضلع کونسلوں نے صحت اور تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دینے پر زور دیا ہے مثلاً سرگودھا 34 فی صد بہاولپور 25 فی صد ، مظفرگڑھ 16 فی صد ، راولپنڈی 12 ء 11 فی صد ، راجن پور 11 فی صد اور اٹک 10 فی صد - اسی طرح صحت کے راجن پور اور اوکاڑہ نے اپنے بہت سے پروگرام کا بہت بڑا حصہ مختص کیا ہے - ان ضروری احتیاجات کی نشان دہی نے ہماری اس حکمت عملی کو زیادہ تقویت دی اور یہ ہمارے چھٹے پنج سالہ منصوبے کا ایک مربوط حصہ

ہے ۔ تو میں نے یہ سلائیڈ صرف اس لئے پیش کی کہ یہ اس رواں پروگرام کی تائید کرتی ہے جو کہ ہم نے پچھلے تین سالوں سے جاری رکھا ہوا ہے اسے اب چھٹے پنج سالہ منصوبے کے اندر شامل کیا گیا ہے ۔

اب میں آپ کے سامنے چھٹے پنج سالہ منصوبے کی نئی حکمت عملی کی وہ خصوصیات پیش کروں گا جن کے بارہ میں میں نے کچھ زیادہ نہیں کہا اس میں سب سے پہلے زرعی پیداوار میں اضافہ ہے ۔ ہماری کوشش یہ ہو گی کہ زرعی پیداوار کی افزائش کو بڑھایا جائے ۔ اس میں سب سے اہم بات قابل کاشت بنجر زمین ہے ، جو کہ پنجاب میں 45 ہزار ایکڑ ہے ، اس کو زیر کاشت لایا جا سکے ۔ اس کے علاوہ زمین کی صحت کو بہتر بنایا جائے تاکہ فی ایکڑ پیدا وار میں اضافہ ہو ۔ اس کے علاوہ زرعی تحقیق ان شعبوں میں کی جائے جن پر ہم نے پہلے اتنی زیادہ تحقیق نہیں کی مزید برآں پسماندہ علاقے اور چھوٹی نقد آور فصلات بھی ہیں جن کی حکمت عملی کے لئے آب پاشی کا حصول ضروری ہے۔ لہذا اس مقصد کے لیے ہم نے چھٹے پنج سالہ منصوبے میں بہت بڑے بڑے منصوبہ جات تھل کینال اور داجل کینال کی توسیع کے شروع کئے ہیں علاوہ ازیں چولستان کی نہروں کے منصوبے پر بھی عمل درآمد کیا جائے گا ۔ نیز بارانی علاقوں کے لیے پانی اور (Water resources) کی ڈویلپمنٹ کا مزید ایک جامع منصوبہ ہم تشکیل دے رہے ہیں ۔

اس کے ساتھ ساتھ کھالوں کی صفائی کے عمل کو دوبارہ دھرایا جائے گا ۔ تاکہ پانی کا ضیاع نہ ہو سکے پانی زیادہ سے زیادہ زراعت کے لئے میسر ہو سکے اس منصوبہ کی ایک اور خصوصیت صنعتی ترقی ہے پنجاب میں ہم چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کی کوشش کریں گے ۔ کیونکہ ان چھوٹی صنعتوں نے نا مساعد حالات کے باوجود بھر پور کردار ادا کیا ہے ۔ ہمارے صوبے میں فنون کی کمی نہیں ہمارا مقصد ہے کہ ان ہنرمند افراد کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ تاکہ وہ اپنے ہنر کو اسطرح استعمال کریں جس سے وہ صنعتی پیداوار میں اضافہ کر سکیں ۔ ہم نے اس سے پہلے دیہات میں جو سہولتیں پہنچائیں ہیں انکو صحیح استعمال کرنے کے لئے ان دیہی صنعتوں کا قیام بہت ضروری ہے ۔ سڑک اور بجلی کے بعد انہیں کا قیام مدنظر ہے انکے قیام کے لئے قرضہ دینے والا فنڈ قائم کر دیا گیا ہے جو ان صنعتوں کے ہنرمند افراد کو سرمایہ کاری کے لئے قرضہ فراہم کریگا ۔ اسکے علاوہ آپ یہ چیز میں دیکھیں گے ۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 84-1983ء کا جائزہ

دستکاریوں کی ترقی—ہم کوشش کریں گے کہ ان دستکاریوں کو صوبے میں بڑے پیمانے پر فروغ دیا جائے ۔ کیونکہ یہ ہمارے معاشرے کی نمائندگی کرتی ہیں ۔ ہر علاقے میں یہ دستکاریاں اپنے علاقے کے مخصوص خصوصیت کے لئے ہوتی ہیں ۔ چنانچہ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ایسے علاقے میں self finance basis پر چند گاؤں بسائے جائیں جہاں دستکار کو ایک ہی جگہ سے قرضہ ۔ خام مال تربیت مارکیٹنگ اور اس قسم کی دوسری سہولیات مل سکیں ۔

Turns key کے منصوبے—ہمارے ہاں چند ایک ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس پیسہ تو ہوتا ہے ۔ لیکن انکو یہ سمجھ نہیں آتا کہ وہ کس صنعت میں اپنا پیسہ لگائیں ۔ آج ہی ایک سوال کے ضمن میں یہ پوچھا جا رہا تھا کہ کس طرح انکے لئے ترغیب دی جائیگی ۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر پیسہ والا شخص جانتا ہو کہ ۔ صنعت کیسے لگائی جاتی ہے ۔ اس مقصد کے لئے پنجاب کی چھوٹی صنعت کی کارپوریشن لوگوں سے مل کر Turns key کے منصوبے شروع کرے گی ۔ اس سے وہ سرمایہ کار جن کو صنعتوں کے قیام کا تجربہ نہیں کارپوریشن کے ماہرین کی خدمات حاصل کر کے صنعت قائم کر سکیں گے ۔

وسائل قوت کی ترقی - جیسے کہ آپ جانتے ہیں ہمارے یہاں وسائل قوت کی کمی ہے ۔ قدرتی گیس کا ذخیرہ وافر نہیں ہے تیل کی پیداوار ضروریات سے کم ہے بجلی میں بھی کچھ کمی ہے اگرچہ قدرتی وسائل کا محکمہ وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ہیں لیکن پھر بھی ہم یہ کوشش کریں گے کہ گیس تیل اور بڑے بجلی گھروں کے علاوہ متبادل ذرائع تلاش کئے جائیں اس مقصد کے لئے ہم نے یہاں اس سلائیڈ میں گوبر گیس چھوٹے پن بجلی سٹیشن شجر کاری برائے ایندھن اور کوئلے کے ذخائر کی ترقی دکھائی ہے چوتھا اہم حصہ اس حکمت عملی کا ''افرادی قوت کی ترقی'' ہے ہمارے یہاں ہنر مند افراد کے چلے جانے سے کچھ خلا پیدا ہو گیا ہے کچھ لوگ تو مشرق وسطے میں چلے گئے ہیں لہذا اس کے ساتھ ساتھ ان دیہی صنعتوں کے لئے جن کا میں ابھی ذکر کر رہا تھا ہمیں ویلڈر لوہار ' ترکھان راج اور پلمبر چاہئیں تو اس مقصد کے لئے ہم فنی تعلیم کا دائرہ کار وسیع کریں گے اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ہم یہ کوشش کریں گے کہ کلیدی مقام پر دو کمروں کی ایسی ورکشاپ ہو جہاں ان لوگوں کو ہنر سکھائے جائیں ۔ یعنی فنی تعلیم دی جائے ۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ یہ لوگ فنی تعلیم حاصل کرکے از خود روزگار سہیم

کر سکیں جسے ہم نے self employment کا نام دیا ہے تاکہ نہ صرف بیروزگاری کم ہو بلکہ لوگ اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہو سکیں اور یہ شہروں کا رخ نہ کر پائیں پانچویں چیز جو آپ اس سلائیڈ پر دیکھ رہے ہیں اس کے مطابق انتظامی صلاحیتوں کی ترقی کا منصوبہ تیار کیا جائے گا جب تک اس منصوبے پر پورے طریقے سے عملدرآمد نہ ہو وہ منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس مقصد کے لئے انتظامی صلاحیتوں کے مالک افراد کی ضرورت ہے۔ جو یہ جانتے ہوں کہ منصوبہ کیسے بنایا جاتا ہے اس کو کیسے نافذ کیا جاتا ہے اس کی ترقی پر کسیے نظر رکھی جاتی ہے ۔ اس مقاصد کے لئے ہم نے مختلف سطحوں پر تربیتی پروگراموں کی تشکیل دینا ہے اس چھٹے منصوبے میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کچھ ایسی آرگنائزیشن جیسے ہمارے پاس اس وقت NIPA ہے پراجیکٹ ٹریننگ انسٹیٹوٹ ہے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا لالہ موسے میں لوکل گورنمنٹ کا ادارہ ہے ان اداروں میں لوگوں کو اس شعبہ میں ٹریننگ دینے کا بندوبست کیا جائے گا اس کے علاوہ ان کا دائرہ کار وسیع کیا جائے گا ۔ اس سلائیڈ پر آپ دیکھتے ہیں ,,تعلیم،،

تعلیم ۔ تعلیم کے متعلق میں پہلے بھی بہت گذارشات کر چکا ہوں ۔ یہاں پر اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ تعلیم اگلے منصوبے میں ایک ترجیحی شعبے کے طور پر زیادہ سے زیادہ وسائل کا حقدار ہوگا ہمارا مقصد صوبے میں خواندگی کی شرح کو بڑھانا ہے ہم اس مقصد کے لئے پرائمری اور ثانوی سطح پر زیادہ زور دیں گے ۔ اس کے علاوہ بالغ افراد کو اس شعبے میں ترجیح دی جائے گی اور فنی تعلیم کے لئے جیسا کہ میں پہلے گذارش کر رہا تھا زیادہ توجہ دی جائے گی آخری شق سائنسی تحقیق اور ٹیکنالوجی کی ہے ۔

سائنسی تحقیق اور ٹکنالوجی ۔ ہم ایک ایسے دور سے گذر رہے ہیں جو ایک سائنسی انقلاب کا دور ہے ۔ جس رفتار سے ٹکنالوجی ترقی کر رہی ہے اگر ہم نے اس کا ساتھ نہ دیا تو ہم اس ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جائیں گے ترقی یافتہ قومیں اپنے وسائل کا کچھ حصہ سائنسی تحقیق اور ٹیکنالوجی کے لیے وقف کرتی ہیں اگلے منصوبے میں ہماری کوشش ہے کہ ہر سیکٹر ہر شعبہ میں سائنسی تحقیق کے پروگراموں کو جگہ دی جائے تاکہ ہم مستقبل کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو پورا کر سکیں اس کے بعد میں آپ کے سامنے سلائیڈ پیش کروں گا 20 سے 24 ایسی سلائیڈیں ہیں جو چھٹے منصوبے کے ان خد و خال کی جن کا میں نے ذکر کیا ہے مزید وضاحت کریں گی سب سے پہلے جو سلائیڈ آپ کے سامنے ہے وہ پانچویں اور چھٹے منصوبے میں شعبہ وار تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے اس سلائیڈ میں پانی اور بجلی کو بہت اہمیت حاصل ہے اس پر 36 2 فی صد پانچویں

منصوبے سے زائد خرچ کیا جائے گا زراعت میں 53 فیصد صنعت و معدنیات میں 243 فیصد سڑکوں میں 71 فیصد زیادہ خرچہ ہوگا لیکن جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا اس سلائیڈ کا دوسرا پارٹ اس کمی کو دور کرنا بیان کرے گا جو ہم نے پہلے دوسرے تیسرے منصوبے میں کسی حد تک جس کی میں نے نشاندہی کی ہے دیکھی ہوگی دیہی آب رسانی کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے وہ 233 فیصد زائد ہے یہ نسبت اس کے جو پانچویں چھٹے منصوبے میں ہے

سرکاری ملازمین کے لئے مکانات ۔سرکاری ملازمین کے مکانات کے لئے بھی ترجیح دی گئی ہے اسی طرح سرکاری دفاتر کی عمارت کے لئے بہت زیادہ رقم بڑھا دی گئی ہے تعلیم و تربیت میں 145 فیصد پانچویں سال کی استعمال شدہ رقوم پر اضافہ کیا گیا ہے اسی طرح آپ دیکھ رہے ہیں کہ صحت میں 95 فیصد اضافہ ہے ہماری کوشش ہے کہ وہ شعبہ جات جن پر ہم پہلے توجہ نہیں دے سکے ان کے لئے ہم اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ رقوم مختص کریں ۔ اب آپ جو سلائیڈ دیکھیں گے وہ ان دونوں کی enlargement ہے اس میں ہر شعبہ کا علیحدہ علیحدہ فوکس دیکھایا گیا ہے ۔ جیسا کہ شعبہ زراعت ہے اس میں سب سے بڑا بنیادی پروگرام کھیت سے منڈی تک سڑکیں ہیں اس کے بعد اصلاح آب ہے اگرچہ ہم نے اس میں مشینی کھیتی باڑی بحالی اراضی بیج اور افزائش مویشیاں کے لئے رقوم مختص ہیں لیکن اس میں ہم نے سب سے زیادہ افزائش مویشیاں کے لئے کوشش کی ہے افزائش مرغیوں پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہے تیسری سلائیڈ آبپاشی کے متعلق ہے اس میں آپ کے سامنے نئی نہروں داجل اور تھل وغیرہ وغیرہ جنکا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں ان کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں ۔ سکارپ 6 ہمارا ایک بہت اہم ڈرینیج کا پراجیکٹ ہے ۔ اس کے علاوہ باقی ڈرینیج کے پروگرام ہیں ۔ ان میں میں نے چھوٹے بندوں کا ذکر کیا ہے اس مقصد کے لئے 30 کروڑ روپے سیم نہروں اور کھالوں کی اصلاح کے لئے ہیں ۔

اگلی سلائڈ جو آپ کے سامنے ہے وہ شعبہ نقل و حمل و مواصلات کے متعلق ہے ۔ اس میں قابل ذکر چیز یہ ہے کہ زیادہ تر رقم موجودہ سڑکوں کی اصلاح اور امپرووومنٹ Improvement و consolidation پر خرچ کی جائے گی ۔ تو یہ اس کی اہم خصوصیت ہے ۔

اس کے بعد شعبہ تعلیم و تربیت ہے ۔ اس میں ہم نے پرائمری اور ثانوی تعلیم کو اس لئے پیسہ زیادہ دیا ہے کیونکہ اس پر پہلے سالوں میں ہم نے زیادہ توجہ نہیں دی تھی ۔ اب پرائمری ، ثانوی اور فنی تعلیم کچھ

integrate کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ یہ تینوں چیزیں قابل ذکر ہیں ۔ اس کے بعد جو آپ سلائڈ دیکھیں گے وہ صحت کے بارے میں ہے (اس مرحلہ پر سلائڈ دکھائی گئی) اس میں دیہی طبی پروگرام پر اب ہماری سب سے زیادہ توجہ ہے ۔ ان پر سب سے زیادہ رقوم خرچ کی جا رہی ہیں ۔ ضلع و تحصیل ہسپتال جو کہ دیہی طبی پروگرام کا ایک لحاظ سے حصہ ، میں ان کے متعلق پھر کسی وقت میں عرض کرونگا مگر یہ دیہی طبی پروگرام کے لئے بطور reference faciltles استعمال ہوتے ہیں باقی ایسے ہی ہم نے تعلیمی ہسپتال اور طبی تعلیم پر خرچ کرنا ہے ۔

اگلی سلائڈیں جو آپ کے سامنے آئیں گی وہ زراعت سے تعلق رکھتی ہیں جو مختلف فصلوں کے بارے میں چھٹے منصوبے کے ہدف ہیں (اس مرحلہ پر سلائڈ دکھائی گئی) 1978-79ء سے لے کر 1982-83ء تک گندم کا سلسلہ 89 لاکھ 35 ہزار ٹن تھا اب چھٹے منصوبے کے آخر میں ایک کروڑ 17 لاکھ 53 ہزار ٹن ہے ۔ چاول کی پیداوار کا 18 لاکھ 22 ہزار ٹن ہے 1987-88ء تک ۔ اس کے بعد کپاس کی پیداوار کے سلسلے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے ہیں اور محکمہ زراعت اس کے بارے میں جائزہ لے رہا ہے ۔ اس کا ٹارگیٹ 40 لاکھ 96 ہزار ٹن ہے ۔ گنے کی پیداوار کا ایک جائزہ آپ کے سامنے پیش ہے یہ 2 کروڑ 60 لاکھ 59 ہزار ٹن ہے ۔ پھر بیجوں کا نقشہ ہے ۔ترقی ادارہ بیج کے بارے میں آپ دیکھیں گے 1978-79ء سے ہم بہت آگے چلے گئے ہیں ۔ چنے اور مکئی میں بھی ہم نے تھوڑا سا کام کیا ہے اور اسے چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں رکھا ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس قسم کا کام مکمل کرتے ہوئے کافی وقت لگتا ہے ۔ لہذا ان کے targets low ہیں ۔ چھٹے منصوبے کے آخر تک اناج ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کے اعداد و شمار 24 لاکھ 23 ہزار ٹن ہیں ۔ موجودہ پوزیشن آپ کے سامنے ہے اور وہ 18 لاکھ 81 ہزار ٹن کی ہے ۔ اس طرح دیہات کو بجلی کی فراہمی کا مسئلہ ہے ۔ یہ 17 ہزار 5 سو باسٹھ دیہات ہیں ۔ کل دیہات تقریباً 70 سے 71 فیصد ہوں گے جن کو بجلی فراہم کی جائے گی ۔ اس کے بعد کم آمدنی والے گھروں کے پلاٹ ہیں ۔ اس سلسلے میں یہ سلائیڈ آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہے (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی) شعبہ آبپاشی کی کارکردگی کے سلسلے میں نہروں اور سیم نالوں کو علیحدہ علیحدہ دکھایا گیا ہے ۔ پھر آپ کے سامنے یہ سڑکوں کی لمبائی کے سلسلے میں سلائیڈ ہے (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی اس میں یہ ظاہر ہے کہ کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکات پر بہت ہی زیادہ توجہ اس چھٹے پنج سالہ منصوبے میں دی گئی ہے جو کہ 7 ہزار 5 سو میل ہیں ۔ ان کی تکمیل

چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے آخر تک محیط ہے شہری آبادی کے ساتھ ساتھ دیہاتوں کا بہت ذکر ہوا تو میں نے کہا کہ یہ دو سلائیڈیں بھی آپ کے سامنے پیش کی جائیں ۔ (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی) شہری آبادی کو آب رسانی اور نکاس آب کے لئے 60 فیصد اور 47 فیصد اور اسی طرح دیہی آبادی کو 38 فیصد اور نکاس آب کا 7 فیصد سے شروع کرکے 6ء5 فیصد دیا گیا ہے باوجود اس کے آپ دیکھیں گے کہ اس میں ہم نے بہت زیادہ کوشش کی ہے کہ چھٹے منصوبے میں آب رسانی کا حتی الوسع کام کیا جائے ۔ پھر یہ ترقیاتی اداروں کے بارے میں سلائڈ ہے کہ بڑے بڑے شہروں کی کیا situation ہے ۔ (اس مرحلہ پر سلائڈ دکھائی گئی) اگلی سلائڈ گندے پانی کے نکاس کی سہولیات کے بارے میں ہے ۔ اس کے بعد یہ بارشی پانی کی سہولیات ہیں ۔ یعنی ڈرینج کی سکیم ۔ اس کے بعد ایک اہم سلائڈ ہے جو کہ طبی سہولیات کے سلسلے میں ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ چھٹے منصوبے کے آخر تک ہم کیا حاصل کر سکیں گے اس کی بعد سکولوں کی تعداد کا نقشہ ہے ۔ اس میں مساجد سکولوں کا ذکر ہے جو کہ میں نے خاص طو پر کیا تھا ۔ یہ اعداد و شمار آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں اب میں آپ کے سامنے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 84-1983ء کے بارے میں گزارشات کرتا ہوں ۔ اب صرف دو سلائڈیں اس لئے پیش کریں گے کہ یہ ہو بہو ایسی ہی ہیں جیسے چھٹے پانچ سالہ منصوبے کی اور اس موضوع پر مزید کچھ نہیں کہونگا ۔ یہ دونوں سلائڈیں آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں ۔ یہ صرف اتنا واضح کرتی ہیں کہ ہم بہت faithfully اس حکمت عملی کو جامہ پہنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد آپ کے سامنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی ایک تصویر آئے گی ۔ اس میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ 4 ارب 22 کروڑ کا پروگرام ہے ۔ اس میں جو بہت اہم حصے ہیں ان کے لئے زراعت پر 23 فیصد ۔ تعلیم و تربیت پر 12 فیصد ۔ صحت پر 12 فیصد ۔ پانی پر تقریباً 10 فیصد اور اسی طرح دیہی آب رسانی پر 5 فیصد جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا تھا اس کے مطابق میں یہ واضح کر دینا چاہوں گا کہ 422 کروڑ کا پروگرام جو تھا اس کے لئے ہمارے پاس وسائل صرف 370 کروڑ کے تھے اور اس میں 12 فیصد ہم نے operation shortfall رکھی ہے ۔ ان کی مزید تفصیلات اب آپ کے سامنے بہت سی سلائڈوں سے پیش کریں گے ۔ یہ وہ اہم پروگرام ہے جو ہم پہلے آپ کو دکھاتے رہے ہیں اس کے مطابق کھیت سے منڈیوں تک سڑکیں ۔ آبی کھال ۔ دیہی تعلیم اور دیہی صحت ہے ۔ اس کے بعد ہم شعبہ وار آپ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کا ایک رخ دکھاتے ہیں ۔ یہ ہے زراعت اور زرعی قرضہ جات ۔ اس میں آپ دیکھیں گے

کہ یہ جیسا کہ پہلے منصوبے میں تھا ۔ اس میں کھیت سے منڈیوں تک سڑکوں کا حصہ بہت اہم ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ زرعی تحقیق کا جو آپ شعبہ دیکھیں گے ۔ بیج کا دیکھیں گے اور اس میں آب رسانی کا جو انتظام ہے ان کے لئے ہم نے کافی رقوم مختص کی ہیں ۔

جناب والا ۔ اگلا شعبہ افزائش مویشیاں کے سلسلے میں ہے ۔ وہ بالکل ویسا ہی ہے جیسے میں نے پہلے چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں آپ کو پیش کیا ہے ۔ اس کے بعد شعبہ آبپاشی ہے اور رقم تقریباً 40 کروڑ ہے ۔ اور اس کی جو تقسیم بنائی گئی ہے وہ اس طرح ہو رہی ہے ۔ اس کے بعد شعبہ نقل و حمل ہے ۔ جس کے لیے 27 کروڑ روپیہ رکھا ہے اس میں سڑکوں کی اصلاح پر سب سے زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔ نئی سڑکوں کی تعمیر کے لیے کچھ رقم ہے ۔ تعلیم و تربیت میں 4889 کروڑ ہے ۔ اس میں ثانوی تعلیم ابتدائی تعلیم ' اور فنی تعلیم قابل ذکر ہے ۔ صحت کا شعبہ جو آپ کے سامنے ہے اس میں دیہی طبی پروگرام ، طبی تعلیم ضلع اور تحصیل ہسپتال کے سلسلہ میں خاص پروگرام جو ہیں ان کا جائزہ وغیرہ کے بارہ میں میں گزارش کروں گا ۔ اس کے بعد ہم آپ کے سامنے چار ایسی سلائیڈیں پیش کریں گے جن میں ہم یہ بتائیں گے کہ یہ جو رقوم مختص کی گئی ہیں ۔ ان کا کیسے استعمال ہوا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں مادی ترقی کے بارے میں بھی وضاحت کرتا جاؤں گا ۔ پیشتر اس کے کہ میں اس بارے میں کچھ عرض کروں میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ 422 کروڑ روپے کے پروگرام میں سے ہم 111 کروڑ اور 60 لاکھ روپے جو خرچ ہو چکے ہیں یہ مجموعی پروگرام کا 27 فیصد ہے یہ نومبر 1983ء تک کی بات ہم کر رہے ہیں ۔ اگر وسائل کو سامنے رکھا جائے تو اس کی شرح 30 فیصد بنتی ہے ۔ ہمارے مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے ۔ کہ پہلے شروع شروع میں مالی سال کے اوائل میں اخراجات کی شرح نسبتاً کم ہوتی ہے ۔ یہ گزشتہ سال بھی اتنی ہی تھی ۔ اس کے باوجود سال کے آخر میں ہم نے وسائل سے بھی تھوڑا سا زیادہ خرچ کیا ۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بہت سے ابتدائی اقدامات ہوتے ہیں جن کی تکمیل پر کافی وقت لگ جاتا ہے ۔ جیسا کہ غیر منظور شدہ سکیموں کی منظوری، مشینری اور ساز و سامان کی فراہمی کے لئے فرد طلب کا اجراء ۔ سکیموں کے موقع جات کی نشاندھی اور حصول قبضہ ، ٹینڈروں کی طلبی ، منظوری ، ٹھیکیداروں کا تقرر حصول اراضی اس کے بعد کئی ایسے کام ہوتے ہیں جو کہ موسمی نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ جیسے کہ کھالوں اور نہروں کی صفائی ہے وہ صرف بندی میں ہو سکتی ہے ۔ نئی شجرکاری فروری اور مارچ کے

مہینے میں ہو سکتی ہے سڑکوں پر کول تار بچھانے کا کام عام طور پر اپریل تا جون میں ہوتا ہے ۔ اس طرح سے مشینری اور سازو سامان کا حصول ، قیمت کی ادائیگی مئی اور جون میں ہوتی ہے ۔ اسی طرح سے پرائمری سکولوں کا اجرا اور ترقی درجات ، یعنی پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل کو ہائی کا درجہ دینا ' یہ اپریل میں ہوتا ہے ۔ لیکن ہمیں امید ہے ، کہ ہم اپنے تمام کے تمام وسائل کا طور پر سال کے آخر تک انشاءاللہ صرف کر پائیں گے اس سلسلے میں جن حالات آپ نے پہلے دیکھ رہے ہیں وہ ہے زراعت اور زرعی قرضے ۔ ان کی شرح ہے 30 فیصد ۔ جہاں تک اس شعبہ میں مادی ترقی کا تعلق ہے ۔ کہہت سے بندی تک سڑکوں کی 800 میل کے ملف میں سے تقریباً 194 میل لمبی سڑکیں نومبر 1983ء کے آخر تک تعمیر ہو چکی ہیں ۔ صوبائی ادارہ جیسے کہ PLU ہے نے اس رواں مالی سال میں 840 ٹیوبویل لگانے کا منصوبہ مرتب کیا جس کے تحت 42 ہزار ایکڑ ناکارہ زمین کو قابل کاشت لایا جانا ہے ۔ اس پروگرام کے تحت 293 مقامات پر ٹیوبویل کی کھدائی مکمل ہو چکی ہے 246 مقامات پر چیمبر بن چکے ہیں ۔ اور 111 مقامات پر مشینری نصب کی جا چکی ہے اسی طرح سے اصلاح آبپاشی کے پروگرام کے تحت رواں مالی سال میں 1072 کھالوں کی اصلاح کی جائے گی ۔ جن میں سے 252 کی اصلاح کی جا چکی ہے ۔ اور 733 پر کام جاری ہے ۔ رواں مالی سال میں 550 ٹیوب ویلوں کے لیے فراہمی مالی امداد کے پروگرام کے تحت 160 ٹیوب ویل مکمل ہو چکے ہیں ۔ جب کہ 383 مقامات پر کام جاری ہے ۔ تین لاکھ من مختلف اقسام کا عمدہ بیج تقسیم ہونا تھا جس میں سے 14 لاکھ 26 ہزار من تقسیم کیا جا چکا ہے ۔ دوسرا شعبہ جو آپ کے سامنے ہے وہ ہے مویشیوں کی افزائش ۔ اس شعبہ میں 8.50 میں سے 2.77 خرچ ہوئے ہیں ۔ یہ 33 فیصد بنتا ہے ۔ جہاں تک اس کی financial utilization کا تعلق ہے ۔ مادی ترقی کی تفصیل ہے ۔ چند ایک اعداد وشمار آپ کے سامنے پیش کرتا کرتا ہوں ۔ حیوانات کا علاج و معالجہ پر ۱۰ ملین میں سے 4.59 ہو چکے ہیں ۔ اور حفاظتی ٹیکے جو لگنے تھے وہ 12.75 ملین میں سے 5.44 لگ چکے ہیں ۔ مصنوعی تخم ریزی ہونی تھی 2.75 لاکھ کی ، اس میں سے 1.12 ہو چکے ہیں ۔ پیداوار تخم مویشیاں تین لاکھ ہونی تھی ۔ جس میں سے 1.22 ہو چکی ہیں ۔ اس کے بعد شعبہ جنگلات ہے یہ 26 فیصد رقم آپ ملاحظہ سے دیکھ رہے ہیں خرچ کی جا چکی ہے ، اس میں اس سے زیادہ رقم خرچ ہو جاتی مگر اس میں جو تین سا بھی منصوبہ جات تھے جن میں کچھ مسائل تھے ۔ ایک تو watershed management اور جنگلات کے

توسیعی پروگرام کی دو سکیمیں مری میں تھیں - ان کے لئے 28 لاکھ اور 42 لاکھ کی رقم مختص ہوئی تھی ۔ ان میں کچھ اجناس عالمی ادارہ خوراک کی طرف سے آنی تھیں جن میں کچھ تاخیر ہو گئی - اسی طرح لاہور سرکل میں ایک ایسا منصوبہ جنگلات لگانے کا تھا جس کے لئے 46 لاکھ روپے رکھے گئے تھے مگر سیلاب کی وجہ سے جنگل کاری میں تعطل پیدا ہو گیا جہاں تک جنگل کاری کا تعلق ہے 195 avenue miles سالانہ هدف تھا جن میں سے نومبر 1983ء کے آخر تک 121 مکمل ہو چکے ہیں - compact plantation کا رقبہ 8658 ہونا تھا جس میں سے 1584 میں ہو چکا ہے دوبارہ تخم ریزی range management 944 ھیکٹر میں ہونی تھی - جس میں سے 287 میں ہو چکی ہے - اس کے بعد ماہی پروری ہے جس میں کچھ کم رقم خرچ ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا سب سے اہم جو منصوبہ ہے وہ ایکڑ کا pakistan acqua culture deevlopment Project ہے - جس کے لئے 1.63 کروڑ روپے کی رقم مشینری کی درآمد کے لئے ہے ۔ اب درآمد شروع ہو گئی ہے اور آهسته آهسته سال کے آخر تک تمام مختص شدہ رقم خرچ ہو جائیگی -

اب آپ امداد باھمی کی سلائیڈ دیکھ رہے ہیں اس میں ابھی تک کچھ خرچ نہیں ہوا - اس کی صرف دو سکیمیں ہیں ایک منصوبہ تو ہے ,,امداد باھمی کے تحت ڈیری فارموں کا قیام،، جس کے لئے 9 لاکھ روپے رکھے تھے اور ایک منصوبہ امداد باھمی کی بنیاد پر گنے کی بازارکاری مارکیٹنگ کا ہے جو کہ 16 لاکھ کا ہے ان پر کافی غور و خوض ہونا تھا اور ہمیں پوری امید تھی کہ یہ 25 لاکھ روپے کی تھوڑی سی رقم پوری کی پوری سال کے آخر تک مناسب طریقہ سے خرچ ہو جائے گی میں یہاں پر یہ ذکر کرنا مناسب سمجھوں گا کہ جناب گورنر کی ہدایت یہ ہے کہ ہم حتی الوسعی یہ کوشش کریں کہ زیادہ رقم سال کے آخر میں خرچ نہ ہو اور یہ ہدایات تمام محکمہ جات کو بہت پہلے بھی دی جا چکی ہیں اور ہر محکمہ کوشش کرتا ہے کہ حتی الوسع مختص شدہ رقم سال کے تمام ماہ میں مساوی نہ سہی تو سال کے شروع میں زیادہ سے زیادہ خرچ کی جائے لیکن اس میں جو دقتیں ہیں وہ میں آپ کے سامنے بیان کرتا جا رہا ہوں - اس کے بعد کی سلائیڈ اناج ذخیرہ کرنے کی ہے اس سال 70 ہزار ٹن حجم کے اضافی گودام بنانے ہیں ۔ اس میں بہت سی جگہوں پر کام چل رہا ہے بڑے گوداموں میں سے گوجرانوالہ میں 4 ہزار ٹن کا ہے ۔بکھر میں 4 ہزار ٹن کا ہے جلال پور پیروالا میں ایک ہزار ٹن ہے خوشاب میں دو ہزار ٹن ہے اوکاڑہ میں ایک ہزار ٹن ہے اور دیپال پور میں دو ہزار ٹن ہے چک نمبر 46 این بی میں دو ہزار ٹن ہے اپسرانی میں دو ہزار ٹن ہے اس کے بعد دوسری سلائیڈ جو کہ آپ

تک سامنے آئے گی وہ اسی سے منسلک ہے پہلے دیہی ترقی کا شعبہ ہے جس میں اگرچہ اس رقم کی شرح استعمال یہاں پر 6 فیصد دکھائی گئی ہے لیکن یہ اس سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے PLA سے زیادہ خرچ کی ہے جو کہ مجموعی طور پر تقریباً 6 کروڑ کے قریب ہے اور جو کافی خرچ ہے اس میں شروع شروع میں چند ایک ایسی سکیمیں تھیں جن کے concept کی clearance بہت ضروری تھی جیسے matching grant وغیرہ وغیرہ جہاں تک مادی ترقی کا تعلق ہے رواں مالی سال کے پروگرام کے تحت 17 میل لمبی پکی سڑکوں 30 میل لمبی اینٹوں کی سڑکوں اور تین میل لمبی کچی سڑکوں پر کام ہو چکا ہے جب کہ 26 اور مختلف چھوٹی چھوٹی سکیموں پر مختلف اضلاع میں کام جاری ہے گزشتہ سالوں کے بقایا جات میں سے 63 میل لمبی پکی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور 54 میل لمبی پکی سڑکیں زیر تکمیل ہیں اس طرح 52 میل لمبی اینٹوں کی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور 28 میل پر کام جاری ہے جہاں تک چھوٹی چھوٹی سکیموں کا تعلق ہے ان میں سے 1933 پر کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی پر اس وقت کام چل رہا ہے صنعت و معدنی ترقی کی رفتار بہت تسلی بخش ہے اس میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی کچھ سکیمیں تھیں ان پر وقت پر کام شروع نہیں ہو سکا کیوں کہ اس میں سے ایک فیصل آباد کی جو سکیم ہے اس کے لئے قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی نے حال ہی میں 20 دسمبر 1983ء کو منظوری دی ہے سیالکوٹ کی اسٹیٹ پر کام ہو رہا ہے وہاں پر مشیر مقرر کئے جا چکے ہیں اسی طرح سے ڈسکہ کی اسٹیٹ کا سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے جو مشینری پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور کے لئے letter of credit وغیرہ کھل چکے ہیں اور اس کی مختص شدہ تیس لاکھ روپے جو رقم ہے وہ بھی خرچ ہو جائے گی اس کے بعد پانی اور آبپاشی ہے اس سلائیڈ میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ رقم زیادہ خرچ نہیں ہوئی اس کی تین چار وجوہات ہیں ایک تو جیسا میں نے عرض کیا ہے بہت سا کام بندی پر ہوتا ہے 7 کروڑ روپے اس کے لئے مختص ہیں جو بحالی انہار و نکاس آب Canal Rehabilitation and Drainage سے متعلق ہیں 2 کروڑ روپیہ مشینری کیلئے ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ سال کے آخیر میں خرچ ہوتا ہے اس کے علاوہ کچھ مسئلہ سکارپ نمبر 6 کے منصوبہ سے متعلق تھا اس کیلئے ہم نے 13 کروڑ روپیہ کی رقم مختص کی ہے اس منصوبہ میں واپڈا اور ہمارے درمیان کچھ اخراجات کے متعلق اختلاف ہے اور اس سلسلہ میں تفصیلات طے کی جا رہی ہیں اسلئے اس کی رفتار پہلے سے کچھ سست ہو گئی ہے جہاں تک مادی ترقی کا تعلق ہے 50 میل لمبے

نکاسی آب کے نالوں پر 40 فیصد کام ہو چکا ہے 30 ٹیوب ویلوں کے ہدف میں سے 18 ٹیوب ویلوں پر ری بورنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے اس طرح پانچ چھوٹے بندوں میں سے ایک مکمل ہو گیا ہے اور دو پر تعمیر کا کام جاری ہے 2475 پر شجر کاری ہدف تھا اس میں سے 1،185 میلوں پر شجر کاری مکمل ہو چکی ہے اس کے بعد آپ کے سامنے سڑکیں اور پل ہیں سڑکیں و پل اس کی پوزیشن بھی بہت تسلی بخش ہے اس طرح کم آمدنی والے لوگوں کے مکانات ہیں جو کہ 5 ہزار پلاٹوں میں سے 1،400 پلاٹ نومبر تک مکمل ہو چکے ہیں —

تیسری سلائیڈ پی ای کا ایک حصہ ہے دیہی آب رسانی و شہری آب و رسانی یہ کام بھی نہایت تسلی بخش ہے سرکاری ملازمین کے مکانات کے سلسلہ میں شروع میں کچھ دقتیں پیش آئیں کیونکہ دس کروڑ روپے کی رقم نئے پروگرام میں شامل تھی اور اس کی بہت سی تفصیلات ابھی طے ہونی تھیں موجودہ سال میں تقریباً ایک رہائشی یونٹ تعمیر ہونے ہیں اور اس پر 20 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے

اس طرح سرکاری دفاتر کی عمارات کا کام بھی تسلی بخش رفتار سے چل رہا ہے اس کے بعد آپ کے سامنے شہری ترقی کی سلائیڈ ہے اس میں سے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 13 کروڑ 48 لاکھ میں سے 4 کروڑ 45 لاکھ روپے خرچ کئے ایف ڈی اے نے 14 کروڑ میں سے 2 کروڑ 43 لاکھ روپے خرچ کئے ایم ڈی اے نے 3 کروڑ 70 لاکھ میں سے 53 لاکھ خرچ کئے

ایف ڈی اے کا ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ان کا ایک بڑا پراجیکٹ ہے جو کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے چل رہا ہے یہ منصوبہ آب رسانی و نکاس آب سے متعلق ہے اور 111 کروڑ روپے اس کے لئے مختص کئے گئے تھے یا اس میں بہت سی تفصیلات طے ہونی تھیں انشاءاللہ اب یہ منصوبہ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا اس کے بعد چوتھی سلائیڈ جو آپ دیکھیں گے یہ تعلیم و تربیت سے متعلق ہے قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ پروگرام 70 فیصد نیا تھا اس کے باوجود اس کی رفتار کافی تسلی بخش ہے اس میں سے تقریباً ساڑھے سات کروڑ روپے سامان کی فراہمی اور وظائف کے لئے رکھے گئے تھے -

مادی ترقی کا جہاں تک تعلق ہے 1522 مسجد مکاتب اور 250 پرائمری سکول برائے طالبات موجودہ مالی سال میں کھولے جائیں گے تمام سکولوں کے لئے ٹیچرز کا تقرر ہو چکا اور اپریل میں یہ تمام سکول کام کرنا شروع کر دیں گے مڈل کا درجہ اور 194 مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دیا جائے گا - جہاں تک صحت کا تعلق ہے اس میں صرف ایک ذیلی شعبہ جنرل ہسپتال اور تدریسی ہسپتال تھا جس میں زیادہ پیسہ خرچ نہیں ہوا -

8 کروڑ 24 لاکھ میں سے تقریباً ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری بہت سی سکیمیں قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی کے پاس تھیں ان میں سے پنجاب میڈیکل کالج اور راولپنڈی میڈیکل کالج کی سکیمیں منظور ہو گئی ہیں علامہ اقبال میڈیکل کالج کی سکیم ابھی زیر غور ہے اس طرح لاہور میں جو کارڈیک سنٹر بنتا ہے اس کے ڈیزائن کے سلسلہ میں کافی پیچیدگیاں ہیں اس لئے ان پر ابھی کام پورے زور و شور سے شروع نہیں ہو سکا۔

جناب والا سالانہ ترقیاتی پروگرام کے یہ چند ایک اہم نکات تھے پیشتر اس کے کہ میں اس کو مکمل کروں ایک گزارش کرنا چاہتا تھا کہ منصوبے خواہ کتنے ہی اچھے بنائے جائیں خواہ ان پر کتنی ہی توجہ دی جائے ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ منصوبے اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک عوامی نمائندوں کا تعاون ان کی رہنمائی اور ان کی مدد حاصل نہ ہو اس مقصد کے لئے ہم ہمیشہ کوشاں رہے ہیں میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری اتنی لمبی تقریر کو اتنے صبر و تحمل سے سنا شکریہ۔

(تالیاں)

اناؤنسر اب 11-30 تک چائے کا وقفہ ہے ساڑھے گیارہ بجے اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہو گی جس میں عام بحث ہو گی

(چائے کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب گورنر دوبارہ 11-25 پر شروع ہوئی)

اناؤنسر — خواتین و حضرات چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات سالانہ ترقیاتی پروگرام کے متعلق ایک جائزہ پیش کر رہے تھے اب اس پر عام بحث ہو گی۔

عام بحث

جناب چیئرمین ۔ شاہ صاحب آپ شروع کریں۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی (چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ابھی تھوڑی دیر پہلے جناب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے چوتھے پنج سالہ منصوبہ اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کی بابت جو تفاصیل بیان فرمائی ہیں اسکے متعلق یہاں اسکا اگر مجموعی جائزہ لیا جائے تو وہ واقعی قابل ستائش ہے اس منصوبہ میں چند ایسے ترقیاتی پروگرام جنکو گزشتہ سالوں میں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے یا جن پر کم توجہ دی جاتی رہی ہے ان پر اب خصوصی توجہ دیکر انکے لئے فنڈ فراہم کئے گئے ہیں اور ان پر کام بھی شروع کرا دیا گیا ہے لیکن میں انکی تفاصیل اور اعداد و شمار کے متعلق عرض کرونگا اور

اس سلسلے میں میری یہ گذارش اور تجویز ہے کہ اگر چیئرمین منصوبہ بندی ترقیات چھٹے پنج سالہ ترقیاتی پروگرام جسکو انہوں نے بڑی تیزی سے مکمل کیا ہے کچھ عرصہ قبل 84—1983ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی ایک ایک نقل ممبر صاحبان کو فراہم کر دیتے تو اراکین زیادہ اچھی طرح اعداد و شمار کے مطابق اسکی تیاری کے ساتھ یہاں آتے اور اس پر زیادہ مفید اور سیر حاصل بحث کی جا سکتی تھی جب وہ تفصیل بتا رہے تھے تو ہم نے کوشش بھی کی کہ انکے بتائے ہوئے اعداد و شمار کو نوٹ کر لیا جائے تاکہ اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ بحث کی جا سکے لیکن ہمیں وہ کاپی مہیا نہ ہوئے اور ان کی رفتار بھی بہت تیز ہونے کے باعث ہم اسکو لکھنے میں ناکام رہے میرے خیال میں اگر اسکی ایک کاپی خاص طور پر 84—1983 کے سالانہ پروگراموں کی ممبران صاحبان کو مہیا کر دی جائے تو اسکی تیاری کے بعد زیادہ سیر حاصل بحث یہاں کی جا سکے۔

جناب چیئرمین—اگر یہ پلاننگ والے اتنے تیز نہ ہوں تو پکڑے جائیں بہر صورت جو چارٹ آپ چاہیں گے وہ آپکو دکھائیں گے۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی—جناب والا گذارش ہے کہ اگر اس مجموعی سالانہ ترقیاتی پروگرام کی ایک کاپی مل جائے تو اس پر زیادہ سیر حاصل بحث ہو سکے گی۔ اور اپنے پروگراموں میں مناسب تبدیلی یا تجویز یہاں ہاؤس میں اچھے طریقے سے کی جا سکتی ہے ہم یہاں ایک سلائیڈ دیکھ کر اسکے متعلق مکمل پروگرام پر بحث کریں یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے

جناب چیئرمین— اب آپ سے کیا چھپانا وہ بیچارہ اس پر رات گئے تک تو کام کر رہا تھا چیئرمین صاحب اگر آپ کے پاس کاپی ہے تو دے دیں۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی—اگر جناب والا ایک کاپی آج رات مہیا کر دی جائے تو اس پر بہتر طور پر تفصیلی اور اچھے طریقے سے بحث کر سکیں گے ہم اب اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس میں کچھ ترامیم وغیرہ اچھی طرح دے سکیں۔

جناب چیئرمین — یہ تو موٹی موٹی بحث ہے اگر آپ کا کوئی خاص پوائنٹ ہے تو اس پر آ جائے

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ—یہ کاپیاں تمام اضلاع میں چیئرمین حضرات سے حاصل کر سکتے ہیں اور اس پر پہلے بھی بحث ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین—آپ تو نئے ممبر آئے ہیں ۔ یہ تو اپنا پتہ چلتا ہے کہ یہ پہلے کاپی بھیج چکے ہیں ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی—جناب والا ہمارے پاس کاپی نہیں پہنچی ہے میں گذارش کرونگا کہ غالباً سابقہ چیئر مینوں کے پاس بھیج دی ہونگی لیکن 1983-84 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کاپی ہمارے پاس نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین—وہ دفتر ساتھ لے گئے ہیں؟

سید محمود اکبر شاہ رضوی— جناب وہ دفتر ساتھ نہیں لے گئے ہیں تو کاپی وہاں available ہی نہیں تھی اگر fresh کاپی مہیا کردی جائے تو آسانی ہو جاتی ۔

جناب چیئرمین — انشاء اللہ آپ کو دیں گے

سید محمود اکبر شاہ رضوی—جناب والا اس سلسلے میں جہاں تک سڑکوں کا مسئلہ ہے بہاولپور پنجاب کے پسماندہ اضلاع میں سے ایک ضلع ہے حکومت پنجاب نے جو آٹھ اضلاع پسماندہ قرار دیئے تھے ان میں یہ بھی ایک ضلع شامل ہے تو اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ فارمز ٹو مارکیٹ روڈز جو ہیں اس کے لئے خاص طور پر بہاولپور ڈویژن کو ترجیحی بنیادوں پر فنڈ فراہم کئے جائیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بہاولپور میں شوگر مل لگ جانے کی وجہ سے گنے کی ترسیل میں بہت زیادہ دقت پیش آ رہی ہے جس کی وجہ سے آئے دن لوگوں کو یہ شکایات ہوتی ہیں کہ ان کا گنا صحیح طریقے سے مل تک نہیں پہنچ سکتا اور اس سلسلے میں ہمیں بھی بڑی دشواریاں ہیں کیونکہ وہ لوگ دفعہ 144 کے تحت وہاں کریشنگ بھی نہیں کرسکتے اور گنے کی پیلائی وغیرہ بھی ممکن نہیں ہے لہذا فارمز ٹو مارکیٹ روڈز اس تحصیل میں اور اس area میں اگر نہ ہوں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں گنا بھی صحیح طریقے سے مل کو نہیں پہنچ سکے گا اور فارمز کو بھی بہت نقصان ہوگا لہذا اس سلسلے میں میں گذارش کرونگا کہ بہاولپور کو ترجیحی بنیاد پر فارمز ٹو مارکیٹ روڈز کے لئے صوبائی گورنمنٹ فنڈ مہیا کرے تاکہ یہ مشکل دور ہوسکے یہاں کل ذکر ہوا تھا ہماری سڑکیں ایسی ہیں جو کہ بن تو چکی ہیں لیکن ان کی maintenance اور repair کے لئے کوئی خصوصی توجہ نہیں دی گئی جناب والا یہ بالکل ایک حقیقت ہے اور واقعی یہ بات صحیح ہے کہ جو سڑکیں ہمارے ہاں بن چکی ہیں اور گذشتہ سالہا سال سے بنی ہوئی ہیں اور کم پندرہ

مطابق سے ہمارے علاقے میں ہیں۔ ان کی maintenance اور repair پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ ان کی حالت اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ ان پر آنا جانا، ذرائع رسل و رسائل اور آمدورفت ناممکن ہے اگر ان پر ہم کچھ عرصہ توجہ نہ دے سکے تو ان کی حالت بالکل ایسی ہو جائے گی جیسے کہ ہم نے ان پر کچھ invest کیا ہی نہیں تو اس سلسلہ سے میں میری گذارش ہے کہ ضلع کونسل پسماندہ ہونے کے علاوہ مالی لحاظ سے مالی وسائل بہت کم ہونے کے باعث مستحکم نہیں ہے لہذا maintenance کے لئے ہمارے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ ہم نئی سڑکیں بناسکیں یا پرانی سڑکوں کی repair کرسکیں جو بھی تھوڑے بہت فنڈز ہیں وہ سڑکوں کی پوزیشن کے مطابق اتنے قلیل ہیں کہ ہم ان سے مستفید ہی نہیں ہو سکتے بلکہ وہ ہماری ابتدائی ضروریات کے لئے بھی پورے نہیں ہو سکتے ۔ تو میں یہ گذارش کرونگا کہ maintenance کے لئے خصوصی طور پر کچھ فنڈز اگر دیئے جائیں تو پرانی سڑکیں جو خستہ حالت میں ہیں ان کو ہم repair کر سکیں گے اور جو فنڈز ہمارے پاس ہیں اگر ان کو ہم پرانی سڑکوں کی repair پر صرف کریں تو لا محالہ عوامی نمائندہ ہونے کی حثیت سے ہمیں اپنے عوام کے سامنے بتانا ہے کہ ہم نے اس دور میں کتنی نئی سڑکات بنائیں ہیں۔ اگر ہم وہ سارا فنڈ اس طرف utilize کردیں تو پھر بھی ہمارے پاس اتنے فنڈز نہیں کہ جن سے نہ تو وہ سڑکیں مرمت کی جا سکتی ہیں اور نہ ہی ہم نئی سڑک کے لئے کچھ کام کر سکتے ہیں لہذا وہ رقم جو ہم invest کر چکے ہیں اس کو بچانے کے لئے اور محفوظ رکھنے کے لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اگر ہمیں کوئی خصوصی گرانٹ مہیا فرمائی جائے تو صوبائی گورنمنٹ کی عین نوازش اور عنایت ہوگی — تو جناب میری استدعا ہے۔

جناب چیئرمین — شاہ صاحب ۔ یہاں پر ہمارا ایک دستور ہے کہ ہم لوگ دو اڑھائی تین منٹ بولتے ہیں اس سے زیادہ نہیں ۔ آپ کے تقریباً چار منٹ ہو رہے ہیں ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی — جناب والا ایک اور مسئلہ عرض کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین — نہیں مسئلہ نہیں ۔ آپ بڑی لمبی تقریر کرتے ہیں۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی—جناب والا ۔ میں مختصر اور to the point عرض کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین—آپ کا پہلا پوائنٹ یہ تھا کہ پلاننگ کے اعداد و شمار آپ کو ایک شام پہلے مل جایا کریں ۔ دیکھیں اتنا چھوٹا پوائنٹ ہے ۔ دوسرا یہ کہ repair کے لئے مزید فنڈ ملنے چاہئیں ۔ میں نے معاملہ کتنی جلدی ختم کر دیا ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی۔ جناب والا ۔ اپنی پوزیشن تو جناب کے آگے explain کرنی ہے کہ ہماری جیب میں کیا ہے اور ہم اور ہم کتنا خرچ کر سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین—اس کے لئے میں بھی اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑی سی ڈیکیسیشن کرتی ۔ ہم نے آپ کو بڑی طاقت دی ہے اور اپ کو اختیار دیا ہے کہ آپ ذرا ٹیکس لگائیں ۔ آپ عوامی نمائندے ہیں اپنے اختیارات کا استعمال کریں ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی—جناب والا اس کے بعد بجلی کا مسئلہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے اس میں واقعی صوبائی گورنمنٹ نے کل جس جو اعدادو شمار بتائے ہیں وہ بہت حوصلہ افزا ہیں کہ آپ نے چار سالہ دور میں دیہاتوں کے سلسلے میں بڑی خصوصی توجہ فرمائی ہے میری گزارش یہ ہے کہ دیہات میں ۱۱ کے وی لائن پر ایک میل تک بجلی فراہم کی جا سکتی ہے اگر اس میں relaxation کر کے یہ حد دو میل کردی جائے تو دیہات جلدی اور آسانی سے electrify ہو جائیں گے اور جو ہمارے پاس neglected areas ہیں ان کو بجلی فراہم کر سکیں گے لہٰذا یہ ایک میل کی بجائے دو میل کر دیا جائے ۔

جناب والا—دوسری عرض یہ ہے کہ یزمان میں گرلز کالج کے متعلق ایک گذارش تھی اس کی منظوری تو ہو چکی ہے اس کا اجرا ہو جائے تو بہتر ہے ۔

جناب والا—ایک سڑک یزمان روڈ تا 42 ڈی بی ۔ کڈ والا ہے اس کی لمبائی 11 میل ہے اور اس کو ڈسٹرکٹ کونسل نے بنایا تھا اگر اس کی محکمہ ہائی وے اپنے ذمہ لے لے تو بہت بہتر ہو گا کیونکہ maintenance یہ بڑی اہم سڑک ہے اور یہ بہاولنگر کے لئے بھی shortest route ہے اور لال سہارا جو ہمارا پارک ہے اس کے لئے بھی shortest route ہے اگر ان کو ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لے لے تو اس سڑک کی صحیح طریقے سے repair اور maintenance بھی ہو جائے گی اور یہ اہم شاہراہ جو خرابی

ہو رہی ہے اس کی حالت بھی بہتر ہو جائے گی ۔ جناب والا۔ یہ بہت اہم سڑک ہے ۔

جناب خاقان بابر (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی)
جناب والا میں صرف یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ جس وقت پاکستان بنا تو ہم صفر سے چلے تھے ۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم نے کافی ترقی کی ہے ۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں جاتا لیکن جہاں دو کارخانے تھے وہاں سینکڑوں کے حساب سے کارخانے بن چکے ہیں ۔ ترقی بھی ہوئی ہے اور یہ ترقی صدر ایوب کے دور میں سب سے زیادہ ہوئی ہے ۔ اس کے بعد ایک خلا کا دور آیا جب یہ منصوبے بننے ختم ہو گئے ۔ بہر حال منصوبوں نے مثبت نتائج دئیے ہیں ۔ ان کو مجموعی طور پر غلط نہیں کہا جا سکتا ۔ لیکن جناب والا۔ گذارش یہ ہے کہ قوم ایک سوال کرتی ہے ۔ ہم باہر کے ملکوں سے قرضہ لیتے ہیں ۔ ہم ٹیکس لگاتے ہیں اور ٹیکس لگانے کے بعد منصوبے بناتے ہیں ۔ ایک منصوبہ بنایا گیا تو میں سن رہا تھا کہ شائد وہ بات بھی آ جائے جو عوام کے دل کی ہے لیکن وہ بات غائب تھی ۔ دیکھئے جناب ۔ جتنی سڑکیں بنی ہیں ۔ میں نہیں کہتا کہ وہ درست کہتے ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں کہ کسی کی بھی specification درست نہیں ہے ۔ سب میں گڑبڑ ہے ۔ سب میں Hanky panky ہے ۔ 15 سے 50 فیصد وہ لوگ کھا گئے ۔ قرضہ ہم نے غیر ممالک سے لیا ۔ قوم پابند ہو گئی ۔ آنے والی نسلیں پابند ہو گئیں ۔ ہم پابند ہو گئے لیکن یار لوگوں کی کوٹھیاں بن گئیں ۔ ان کی عیاشی ہو گئی ۔ تو جناب اس کے لئے مثبت قسم کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ وہی قاتل وہی منصف ٹھہرے انہی افسروں میں سے ایک افسر اٹھا اور اس نے کہہ دیا کہ جناب سب اچھا ہے اور ملی بھگت ہو گئی ۔ تو ایک Independent institution small level پر بنایا جائے تاکہ credibility کو establish کیا جا سکے ۔

and they should have the experience, they should have expert knowledge with them and they should check the specification of the buildings and other things constructed by these people.

تو اس طرح سے قوم کی تسلی ہو جائے گی ۔ میں نہیں کہتا کہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں لوگ غلط بھی کہتے ہونگے لیکن یہ کہا جاتا ہے ۔ اس کا تدارک کرنا چاہئے ۔ اس کا سدباب کرنا چاہیے ۔ ہم سب کام بھی کریں اور اس پر اعتراض بھی ہوتا رہے تو اس کا علاج اس طریقے سے ہوسکتا ہے ۔

دوسرا یہ کہ میں سن رہا تھا اور یہ valid اعتراض ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ مغز لگا کر ۔ دماغ کو لڑا کر عقل کی بات ہم آپ کے سامنے گھوڑے ہو کو کیا کریں پہلی فلمیں یا سلائڈیں کیوں دکھا جائیں

طرح میں یہ رواج ہے اور وہ لوگ خوب سمجھتے ہیں اور جناب یقیناً سمجھتے ہونگے ۔ ہمارے ہاں یہ رواج نہیں ہے کہ فوٹو سٹیٹ چھپ جائے سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے ۔ اس پر سیر حاصل تبصرہ ایک ایک آئٹم پر میں نہیں کر سکتا ۔ میں صرف یہ گزارش کرونگا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ پرائیویٹ سیکٹر اور پبلک سیکٹر کو علیحدہ علیحدہ specify کرکے نہیں کہا جا رہا ۔ پرائیویٹ سیکٹر میں اس لئے کہتا ہوں کہ اس میں پرائیویٹ enterpreneur ہے جہاں اس کا interest ہوتا ہے وہاں وہ اس کو look after کرتا ہے ۔ پبلک سیکٹر میں لوٹ مار کھلی ہوتی ہے۔آپ کو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے اعتراضات لگ رہے ہیں ۔ الزامات لگ رہے ۔ کس حد تک ٹھیک ہے یہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ جناب کل ایک بات میئر گوجرانوالہ نے کہی اور اس بات کو کچھ اہمیت نہ ملی ۔ آپ موجود نہ تھے وہ بڑی اہم بات تھی — کہ عوام interested ہوتے ہیں کہ ان کی گلیاں اور سڑکیں ٹھیک بنیں — انہوں نے کہا اگر ایک گلی بنائی ہے تو اس کی specification کہ اتنی اینٹیں لگیں گی ۔ اتنے تناسب سے سیمنٹ لگے گا ۔ اتنے دنوں میں یہ کام مکمل ہوگا ۔ ۔ یہ اردو میں لکھ کر لگا دیا جائے ۔ اب ہم خود دیکھ لیں گے کہ ان کا پیسہ صحیح خرچ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ۔ یہ تجویز پہنچنے والی association of the people with actual implementation of these plans نہیں ہے اس تجویز کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی اہمیت ضروری ہے ۔ میرے خیال میں یہ بڑی اہم تجویز ہے ۔ جن منصوبوں میں میرے کونسلر بھائی شامل ہیں مجھے یقین کامل ہے پچھلا رزلٹ بھی مثبت ہے اور آئندہ بھی پروردگار عالم کے فضل وکرم سے اور ان لوگوں کے اخلاق سے مجھے توقع ہے کہ یہ خود ذاتی intrest لیکر اپنے ترقیاتی منصوبہ جات کی تکمیل کریں گے تاکہ ہم خرچ کی فضا سے نکل کر آمدن کے مقام پر پہنچیں اور جو قرض حاصل کر رہے ہیں اس کے اتارنے کا کوئی علاج کریں ۔

جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور)—

جناب چیئرمین معزز اراکین کونسل 'پنجاب حکومت غریب اور آمدنی والے لوگوں کو رہائشی سہولیات کی فراہمی اور مکانات کی تعمیر کے لئے خاصہ سرمایہ خرچ کر رہی ہے لیکن آج جو کچھ بتایا گیا ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ اس سال اس سلسلہ میں صرف 28 فیصد کام مکمل ہوا ہے جو کہ میرے خیال میں انتہائی کم ہے ۔ اور 72 فیصد رقم خرچ نہیں کی گئی ۔ جب 72 فیصد رقم اگلے سال تک کے لئے بچ جائے تو پھر یہ سہولت آپ کی

طرف سے دینے کے باوجود عام لوگوں تک نہیں پہنچتی ، تو میں یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے اس بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ پانچ ہزار پلاٹ میں سے صرف چودہ سو پلاٹوں پر مکانات تعمیر ہوئے ہیں - ان وجوہات کی تحقیقات کیجیے کہ ہدف کے مطابق کام کیوں نہیں ہوا سرکاری ملازمین کے مکانات بھی صرف 21 فیصد مکمل کئے گئے - باقی تقریباً 80 فیصد کام نہیں ہوا ہے - میں اسی بارے میں عرض کروں گا - کہ ملتان روڈ لاہور پر ایوان ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام پر رہائشی سکیم بنی تھی - اس میں تقریباً 900 پلاٹ ہیں انہوں نے ایل-ڈی-اے سے باقاعدہ منظوری بھی لے لی تھی اور انہوں نے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن سے قرضہ لے کر اپنے مکانات کا پہلا حصہ بھی مکمل کر لیا تھا - لیکن اب ایل-ڈی-اے نے وہاں کے لئے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن والوں کو یہ ہدایات کی ہیں کہ دوسرے فیز کے لئے ان کو قرضہ فراہم نہ کیا جائے - حالانکہ ان لوگوں نے وہاں پر ایک جونیئر ماڈل سکول بنایا ہے ایک مسجد بنائی ہے اور ڈسپنسری وغیرہ بنائی ہے - اس طرح کی بنیادی سہولیات انہوں نے خود فراہم کی ہیں - اب وہ سارے کا سارا منصوبہ نامکمل پڑا ہوا ہے -

تو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ایل-ڈی-اے نے منظوری دے دی ہے - تو لوگوں کو یہ رہائشی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے قرضہ کے حصول کی رکاوٹ پیدا نہ کی جائے اور اس سکیم کو مکمل کیا جائے اس طرح سے پنجاب کی دوسری رہائشی سکیموں کو مکمل کیا جائے -

دوسری عرض اناج کو ذخیرہ کرنے کے متعلق ہے آج اس ہاؤس میں یہ بتایا گیا ہے کہ گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے جو رقم آپ نے مقرر کی تھی - اس کا صرف 11 فیصد خرچ ہوا ہے - آپ اندازہ لگائیں کہ پورے سال میں صرف گیارہ فیصد اس بارے میں خرچ کیا گیا ہے حالانکہ گندم کے معاملہ میں پاکستان خود کفیل ہو گیا ہے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ—یہ پورے سال کی بات نہیں ہے - یہ نومبر 1983ء تک کے اعداد و شمار ہیں -

جناب چیئرمین—یہ اعداد و شمار تقریباً چار ماہ کے ہیں اور یہ 4×8 = 32 ہونا چاہیے - اوائل میں mobilization پر ذرا وقت لگ جاتا ہے - لیکن گزشتہ سال سے یہ بہتر اعداد و شمار گذشتہ سال کی total utilization 105 فیصد پر ہم پہنچ گئے تھے - یہ آپ کو صرف تین چار ماہ کی figures دی گئی ہیں -

جناب سراج قریشی — جناب والا - میری عرض یہ تھی کہ گندم کے معاملہ میں ہم خود کفیل ہوگئے ہیں اور ہم نے گندم برآمد بھی

کی ہے اور ایوان نے اس گندم کی تعریف بھی کی ہے اس سے یقیناً پاکستان کی نیک نامی میں اضافہ ہوا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ ۔ ہمارے جو اناج گھر ہیں یا اناج کو ذخیرہ کرنے کے جو انتظامات ہیں ان کو زیادہ تیزی سے مکمل کیا جائے ۔ تاکہ گندم یا دوسرے اناج ، گودام نہ ہونے کی وجہ سے کھلی جگہ میں خراب نہ ہو جائیں ۔

جناب چیئرمین—اب آئیے شیخ صاحب ۔

جناب شیخ غلام حسین (ممبر میونسپل کارپوریشن ، راولپنڈی)— جناب والا ابھی چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے بتایا ہے کہ ہم نے یہ کاپیاں ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین حضرات کو بھجوا دی ہیں ۔ جناب والا چونکہ کارپوریشن کا تعلق کمشنر صاحبان سے ہوتا ہے انہوں نے اب تک جو کاپیاں بھیجی ہیں وہ چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو بھیجی ہیں ۔ اس لئے ہم جو کارپوریشن والے ہیں ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ ہماری سکیمیں بھی ان میں شامل ہیں یا نہیں ۔ اگر اس بات کا علم ہوتا تو میں اب یقیناً بات کرتا ۔ کیونکہ میں نے دو سکیمیں بھجوائی تھیں ۔ ان کے بارے میں میں عرض کر دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین—ہم individual سکیم کی بات نہیں کر رہے ہم ۔ broad brush کی بات کر رہے ہیں اس میں آپ بتائیے کا ردوبدل ہونا چاہیے ۔ مثلاً تعلیم کو زیادہ وزن دیں ۔ کسی اور شعبہ کو زیادہ وزن دیں minor اور individual کو بعد میں discuss کیجئے گا ۔

شیخ غلام حسین — جناب والا میں عرض کرتا ہوں ۔ راولپنڈی میں 1973ء میں low income housing scheme بنی تھی ۔ اور 346 ایکڑ رقبہ اس کے لئے تجویز کیا گیا تھا ۔ 46 ایکڑ کو exempt کر کے 300 ایکڑ پر سکیم بنائی گئی ۔ اور وہ سکیم بنیادی طور پر 48 ماہ کے لئے تھی ۔ اس کے اندر ایک مرتبہ ترمیم ہوئی اب دوسری مرتبہ پھر ترمیم ہوئی۔ اب بجائے 48 ماہ کے 144 ماہ کی سکیم تیار ہو گئی ہے ۔ اس کا سب بڑا نقص یہ ہوا کہ جو لوگ الاٹی تھے ۔ ان کو ابتدائی طور پر بتایا گیا تھا کہ ان کی 700 روپے فی مرلہ cost آئے گی ۔ اب 12 سال یا 14 سال لمبی سکیم ہونے کی وجہ سے ان کو بتایا گیا ہے کہ ان کی cost تین ہزار اور تین سو روپے فی مرلہ آئے گی ۔ کہاں 14 ہزار روپے کنال اور کہاں 66 ہزار روپے کنال ۔ محض محکمہ کی نا اہلی کی وجہ سے یا دیگر رکاوٹوں کی وجہ سے ایک سکیم کی مدت 12 سال طویل ہو جانے کے باعث یہ مسئلہ وہاں پیدا ہو گیا ہے ۔ اس کے علاوہ اس کے اندر یہ غلطیاں یہ ہیں کہ اگر کسی آدمی کو پلاٹ نمبر 6 ملا ہے اور وہ غریب تھا تو وہ پلاٹ اس کے بدلے

اس آدمی کو دے دیا گیا جس کا پلاٹ کسی گھرے کھڈے میں تھا اور اس سے 10 ہزار یا پانچ ہزار روپے لے کر اس غریب آدمی کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے ۔ یہاں تک کہ وہاں پر ملک غیاث نامی شخص جو شبستان سنیما کا منیجر ہے ۔ اس کو بطور صحافی کے پلاٹ دیا گیا ہے ۔ یہ اس قسم کی غلط پلاننگ ہے ۔ اس قسم کا عمل ہے جو باعث پریشانی ہوتا ہے ۔ تو اگر ہمیں یہ چیزیں وقت پر مل جائیں تو ہم یقیناً اس ہاؤس میں اس پر اپنی بہتر آراء دے سکتے تھے ۔

دوسری جناب والا عرض یہ ہے کہ راولپنڈی میں ایک بہت بڑا مسئلہ پانی کا ہے ۔ 7 MGD کے لئے ہم نے ایک request بھیجی ہوئی ہے یہ سات کروڑ روپے کی سکیم ہے اس وقت ایک کروڑ 20 لاکھ گیلن پانی کی daily shortage ہے ۔ اب ہمیں کوئی پتہ نہیں کہ ہماری اس سکیم کا کیا ہوا ہے ۔

دوسرا یہ ہے کہ راولپنڈی سیٹلائیٹ ٹاؤن میں ایک نالہ آتا ہے ۔ جس کی بابت ایک مرتبہ بارش کے دنوں میں جناب نے کمشنر صاحب کو ہدایت بھی کی تھی کہ اس نالے کی وجہ سے پورے شہر میں تباہی آتی ہے ۔ اس کے لئے ہم نے request بھیجی تھی ہمیں اس بات کا قطعاً علم نہ ہے کہ وہ اس چھ سالہ پروگرام میں شامل ہے یا نہیں ۔ اس میں ہم نے نکاس آب و رسانی کے متعلق پڑھا ضرور ہے مگر علم نہ ہے ۔ اس لئے یہ میری عرض تھی کہ اس کی کاپیاں تمام ممبر حضرات کو بھی بھیجی جائیں ۔

سید محمد صادق شاہ ۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی راجن پور)—جناب والا میں صرف دو پوائنٹ عرض کروں گا پہلی گزارش یہ ہے کہ ہمارے ضلع راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں صرف ایک رابطہ سڑک ہے جو کہ کشمور سے کوٹ ادو تک جاتی ہے ۔ نیشنل لاجسٹک سیل کے ٹرکوں نے اس کا بیڑا غرق کر دیا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ این ۔ ایل ۔ سی کے ٹرک اور ٹریلر کے لئے سڑکیں مخصوص کریں ورنہ ہمارے لئے ضلع میں جو ایک ہی سڑک ہے یہ اس کی بھی تباہی کا باعث بن رہے ہیں دوسرا مسئلہ انڈسٹریلائزیشن والا ہے ہمارے ضلع راجن پور میں کوئی انڈسٹری نہیں ہے ڈیرہ غازی خان میں بھی جن لوگوں کو پرمٹ ملے ہیں وہ باہر کے لوگ ہیں ہمارے اضلاع کے نہیں ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا کہ انڈسٹری کے پرمٹ مقامی آدمیوں کو دئے جائیں اور ان کو ترجیح دی جائے جن لوگوں نے اس کے لئے درخواستیں دی ہیں ان کو منظور فرمایا جائے ۔

قاضی عبدالقدوس (وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی)—جناب والا جہاں تک چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے

وہ نہایت مربوط اور امید افزاء ہے میں مجموعی طور پر چند policy matters پر گزارشات کرنا چاہتا ہوں پہلی بات یہ ہے کہ بجلی کے جتنے بھی پروگرام ہیں ہم ان سے اس وقت تک مطلوبہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم بعض جگہوں پر رائج طریقہ کار سے ہٹ کر ڈویلپمنٹ کی بلس spirit یا target کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں موجودہ طریقہ کار یہ ہے کہ کے وی لائن کے ایک میل کے اندر اندر جو گاؤں ہیں صرف انہیں بجلی دی جاتی ہے لیکن بعض جگہوں پر ایسا بھی ہے کہ ایک مقام پر بجلی پہنچ گئی ہے لیکن اس کے قریب ایک اہم اور بڑا گاؤں اس سے محروم ہے مثال کے طور پر اپنے حلقہ میں ایک گاؤں کے لئے گزشتہ چار سال سے میں کوشش کرتا رہا ہوں لیکن اس گاؤں کے لئے بجلی نہیں لے سکا کیونکہ جہاں پر بجلی پہنچی تھی اس سے آگے جو پہلا گاؤں آتا تھا وہ دو میل کے فاصلے پر تھا حالانکہ وہ گاؤں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر لڑکے اور لڑکیوں کے ہائی سکول ہیں اور وہاں پر بنک ہیں وہاں پر مارکیٹیں ہیں اور یہ تحصیل گوجر خان کا سب سے بڑا اور سب سے پرانا گاؤں ہے لیکن چوں کہ اس کے درمیان دوسرے گاؤں نہیں ہیں اسی عذر کی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ کار بھی ہے کہ یہاں سے آگے بجلی نہیں دی جاتی یہ فاصلہ زیادہ ہے طر ایسی صورت میں جہاں جونیئر ہیڈ کوارٹر ہیں یا بہت بڑے گاؤں ہیں یا ہات ہیں اگر یہ فارمولا وہاں پر 50 سال مزید رہے تو میں کم از کم اپنے گاؤں کے لئے بجلی نہیں لے سکتا اسی طرح میرے اور بہت سے دوست ہیں ایسی صورت حال سے دو چار ہونگے تو اس میں تھوڑی سی exception ہونی چاہئے کیوں کہ ہمارا گاؤں بڑا ہے اور اس میں لوگ ککا small industry چاہتے ہیں تو یہ target حاصل کرنے کے لئے ہمیں بعض جگہوں پر مروجہ طریقہ چھوڑنا چاہیے ۔

اس کے علاوہ ایک خاص بات جو صنعتی ترقی کے متعلق کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ہنر مند افراد کو قرضہ دینے کا پروگرام واضح کیا گیا ہے اور ہنر مند افراد پیدا کرنے کیلئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ بعض جگہوں پر ٹریننگ ورکشاپ یا سکول کھولے جائیں گے وہ اس سلسلہ میں غالباً ایوب خان کے دور میں اپرنٹس شپ ایکٹ کے تحت ایک سکیم چلی تھی جو زیادہ مفید ہے بجائے اس کے کہ ہم نئے سکول کھولیں اور بے شمار اخراجات کریں ۔ وہ سکیم یہ تھی کہ جو بچہ میٹرک کے بعد تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا یا اس کا تعلیم کی طرف رجحان نہیں ہے وہ فیکٹریوں میں اپرنٹس شپ سکیم میں چلا جائے ۔ فیکٹریوں کیلئے بھی

لازمی تھا کہ وہ ایک مخصوص تعداد اپنی فیکٹریوں میں رکھتے تھے ۔ اس سکیم میں ایک یہ سہولت بھی ہوتی تھی کہ حکومت کا کوئی خرچہ بھی نہیں ہوتا تھا ۔ اس کے علاوہ وظیفہ کی کشش کی وجہ سے غریب طلباء بھی چلے جاتے تھے اسی طرح اس سکیم پر عمل کر کے ہم زیادہ بہتر اور اچھے کاریگر پیدا کر سکتے ہیں ۔ جو فیکٹری کے ماحول میں رہتے ہوئے فیکٹری کو بھی بہتر طریقہ پر سمجھ سکیں گے اور خرچہ بھی کم آئے گا ۔

جناب چیئرمین — بشارت صاحب

جناب محمد بشارت راجہ (چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی)— جناب والا میں آپ کی خدمت میں مختصر گذارش کرنا چاہوں گا کہ جب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات چھٹے پنجسالہ منصوبے کی بات کر رہے تھے تو سلائیڈ پر یہ بات دکھائی گئی تھی کہ مری اور کہوٹہ کو ترجیحی بنیادوں پر لیا جائے گا ۔ میں جناب کی خدمت میں صرف ایک دو مثالیں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو حکومت کی یہ خواہش ہے کہ یہاں پر تو ترجیحی بنیادوں پر کام کیا جائے ۔ آپ نے فنڈز مہیا کرنے ہوتے ہیں اور وہ مہیا بھی کر لیے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف جب عمل درآمد کی بات آتی ہے تو عملی طور پر وہاں کوئی کام نہیں ہوتا ۔

جناب والا 82-1981ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مری کے دیہاتوں کیلئے بجلی منظور کی گئی ۔ اس وقت 84-1983ء جا رہا ہے لیکن 82-1981ء والے دیہاتوں میں بھی بجلی فراہم نہیں کی جا سکی ۔ جناب والا موقع پر عمل درآمد کے حالات تو یہ ہیں ۔

اس کے علاوہ مری کہوٹہ کیلئے جب ہم ترجیحی بنیادوں پر بات کرتے ہیں تو بنیادی ہیلتھ یونٹ کرنے بھی زمین حاصل نہیں ہوتی ۔ مری یا کہوٹہ میں دس کنال compact block زمین کا حاصل کرنا ۔ میرے نزدیک انتہائی مشکل ہے ۔ کہوٹہ کیلئے ایک خاص جگہ جو میں جناب کو نوٹ بھی کروا دیتا ہوں نارا یونین کونسل ہے ۔ اس کے ہیڈ کوارٹر پر ایک بیسک ہیلتھ یونٹ بنتا تھا ۔ وہاں کے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت 9 کنال زمین بھی فراہم کی لیکن آج تک یہ کام مکمل نہیں ہو سکا اور دو سال سے یہ مسئلہ اٹکا ہوا ہے ۔ محکمہ صحت بیسک ہیلتھ یونٹ وہاں اسلئے تعمیر نہیں کر رہا کہ ایک کنال زمین کم ہے ۔ 9 کنال ملی ہے 10 کنال ہونی چاہیئے اس لئے ہم بیسک ہیلتھ یونٹ وہاں تعمیر نہیں کرسکتے ۔ اسلئے جناب

والا جب ہم ترجیحات کی بات کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ وہاں کے مقامی لوگوں کے حالات کیا ہیں۔ کن حالات کے تحت وہ لوگ رہ رہے ہیں اور اسی سلسلہ میں اگر انہیں کوئی تھوڑی بہت relexation دینی پڑے تو دے دی جائے۔

اس طرح فارم ٹو مارکیٹ روڈ سے متعلق ایک بات کرنا چاہتا ہوں جس پر جناب والا کے واضح احکامات موجود ہیں میرا مطلب ہے punjab nara Road آپ directive نکلوا کر دیکھ سکتے ہیں آپ کے احکامات موجود ہیں کہ forth priority پر یہ سڑک تھی جناب نے حکم فرمایا تھا کہ اس سڑک کو پہلے شروع کیا جائے کیونکہ کہوٹہ کے حالات ایسے ہیں کہ وہاں پر ایک سال میں سڑک تعمیر نہیں ہو سکتی اور اس سڑک کو تعمیر ہونے میں وقت لگے گا اسلئے جلدی شروع کیا جائے۔ لیکن چوتھا سال بھی ختم ہونے کو آ گیا ہے اور آج تک اس سڑک پر کام شروع نہیں کیا گیا یہی کچھ میں جناب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا (خاتون کونسلر میونسپل کمیٹی جہلم) — جناب والا چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے ابھی بتایا کہ تربیت پروگرام کے انتظامات پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دی جائے گی۔ یہ بڑی اچھی بات ہے تربیت کے بغیر ہم کوئی کام بھی احسن طور پر نہیں کر سکتے۔ لیکن کچھ تربیتی پروگرام ایسے شروع کئے جاتے ہیں جو محض کاغذی پروگرام بن کر رہ جاتے ہیں اور ان میں حاضری بہت کم ہوتی ہے۔ ابھی ابھی اس الیکشن کے فوراً بعد ایک ایک ہفتہ کا تربیتی پروگرام ہر ضلع کونسل میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹی میں مرتب کیا گیا تھا۔ لیکن اس میں میرا مشاہدہ یہ رہا کہ رجسٹر پر حاضری تو شاید نوے فیصد یا سو فیصد ہو گئی ہو لیکن درحقیقت حاضری بہت ہی کم رہی۔ خواتین نے تو اس طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایک تو اس پروگرام کی تشہیر صحیح طرح نہیں ہوئی دوسرا خواتین کونسلرز کو شاید اس کا علم ویسے بھی نہیں ہو سکا۔ یونین کونسلز کی طرف سے بہت ہی کم کونسلر آئے جب کہ ان کو تربیت کی بہت ضرورت تھی خاص طور پر جب کہ ایجوکیشنل کوالیفیکیشن کا بھی کم از کم کوئی معیار نہیں ہے اس لئے ان کورسز کی بہت ہی ضرورت ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ایک تو تشہیر کم تھی دوسرا نوٹس بھی بہت کم تھا۔ اس کے علاوہ اس کی اہمیت کا احساس بھی نہیں دلایا جا سکا۔ تو میں یہ گذارش کرنا چاہتی ہوں کہ آئندہ جب

بھی کوئی ترقیاتی پروگرام شروع کیا جائے تو اس کے لئے صحیح منصوبہ بندی اور ٹائم ضرور دیا جائے کیونکہ اس پر کافی پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے ۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ ۔

جناب گل حمید خان (چیئرمین ضلع کونسل میانوالی) ۔

جناب والا چیئرمین منصوبہ بندی نے کافی اعداد و شمار دکھائے ہیں ۔ اس سلسلے میں مجھے تو علم نہیں ہو سکا کہ میں ضلع میں کس کس آئٹم کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے ۔ چنانچہ میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ جو پسماندہ اضلاع ہیں اور جس میں میانوالی شامل ہے ان کو ترجیحی بنیادوں پر لیا جائے تاکہ وہ لوگ تھوڑے سے آگے بڑھ سکیں اور باقی ضلعوں کی رفتار میں شامل ہوسکیں ۔ اپنے ضلع میانوالی کے متعلق چند ایک گزارش آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا 1965-66 میں صمد والا لفٹ اریگیشن سکیم بنی تھی اس کی تین سٹیجز تھیں پہلی اور دوسری سٹیج مکمل ہو چکی ہے تیسری سٹیج مکمل ہونا باقی ہے ۔ اس کے مکمل ہونے سے ہزاروں ایکڑ زمین سیراب ہو جائے گی اسلئے براہ مہربانی اس کو ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے کیونکہ زرعی پیداوار کے لئے بھی یہ انتہائی مفید ہے ۔

جناب چیئر مین۔یہ کس جگہ پر آپ نے فرمایا ۔

جناب گل حمید خان۔جناب والا یہ علاقہ میانوالی سے دس میل کے فاصلے پر جنوب کی طرف ہے ۔

جناب چیئر مین۔نام ۔

جناب گل حمید خان۔صمد والا لفٹ اریگیشن سکیم ۔

جناب والا سڑکات اور سکولوں کا مسئلہ ہے ۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے ہمارے ساتھ خاص رعایت برتی جائے اور ہمیں فنڈز زیادہ دیے جائیں تاکہ تعلیم کے میدان میں ہم لوگ کچھ آگے بڑھ سکیں اور ہمارا علاقہ ترقی کر سکے ۔

اس کے علاوہ تحصیل عیسیٰ خیل اور تحصیل میانوالی میں ایسے علاقے ہیں جہاں نہروں کا انتظام بھی نہیں ہو سکتا اور لوگ اپنے طور پر بھی ٹیوب ویل نہیں لگا سکتے کیونکہ زیر زمین پانی کافی نیچے ہے ۔ اس سلسلہ میں میری گذارش یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنے طور پر ٹیوب ویل لگا کر لوگوں سے آبیانہ وصول کرے اور لوگوں کی زمینیں سیراب کرنے کے لئے پانی مہیا کرے ۔ ڈیم بنانے کے لئے یا دوسرے کاموں کے لئے جن جگہوں پر لوگوں

کی جو زمینیں حاصل کی گئی ہیں اس کے متبادل زمینیں دی گئی ہیں ۔ میری تجویز یہ ہے کی کالا باغ ڈیم اور اٹامک انرجی چشمہ بیراج پر جن لوگوں کی زمین حاصل کی گئی ان کو بھی متبادل زمینیں مہیا کی جائیں تاکہ وہ لوگ جو زمینیں چلے جانے کی وجہ سے بے روزگار ہو گئے ہیں اور اب ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے اپنا کام کاج کر سکیں ۔

اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ وائٹ سمنٹ پلانٹ کے داؤد خیل میں جو توسیع ہو رہی ہے اس کےلئے لوگوں کی زمینیں پہلے بھی پی آئی ڈی سی نے لی ہوئی ہیں اور اب مزید لے رہے ہیں تو ان لوگوں کی بھی یہ ڈیمانڈ ہے کہ انہیں متبادل زمینیں دی جائیں یا کم ازکم یہ کیا جائے کہ اس علاقہ کے ان لوگوں کو وہاں پر ملازمت میں رکھ لیا جائے جو تعلیم کے لحاظ سے آسامیوں پر پورا اتر سکتے ہیں ۔ یہ ان کا ایک حق ہے اور انہیں دیا جائے ۔

اس کے بعد جناب والا ڈسٹرکٹ کونسل کا ایک مسئلہ ہے کہ واٹر سپلائی سکیمیں جو میانوالی میں بنی ہیں تقریباً 60 لاکھ روپیہ ان کی دیکھ بھال پر خرچ ہوتا ہے ۔ اگر وہ ہم take over کر لیں یا ہمیں ٹرانسفر ہوتی ہے تو ترقیاتی اخراجات کیلئے ہمارے پاس 70 لاکھ روپیہ بچتا ہے ۔ جس سے ہم سڑکیں وغیرہ بناتے ہیں اور اگرہم یہ واٹر سپلائی سکیمیں بھی لے لیں تو سڑکات وغیرہ کچھ بھی نہیں بنا سکیں گے اس مسئلے پر ہماری کچھ امداد کیجائے اور ان واٹر سپلائی سکیموں کی دیکھ بھال کیلئے ہمیں کچھ گرانٹ دی جائے ۔ شکریہ ۔

چوھدری شیر علی—(ممبر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد)
جناب والا میں آپ کے توسط عرض کرتا ہوں کہ فیصل آباد بڑا شہر ہے اس لحاظ سے اس کے مسائل بھی زیادہ ہیں لیکن بدقسمتی سے اڑھائی منٹ کا وقفہ ہے میں سوچ رہا تھا کہ کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں ۔

جناب چیئر مین—ایک منٹ تو آپ کا گزر گیا ۔

چوھدری شیر علی—چلئے ۔ باقی میں عرض کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں اپنے شہر فیصل آباد کے ایک اہم مسئلے کے متعلق آپ کی توجہ دلانا چاھتا ھوں جس میں میرے نکتہ نظر سے تین محکموں کو نقصان ہو رہا ہے ۔ پہلا تو کارپوریشن ہے دوسرا ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ہے اور تیسرا گورنمنٹ آف پنجاب ہے ۔ ایف ڈی اے کی معرفت جتنی بھی کالونیاں بن رہی ہیں ان پر پابندی ہے کہ وہ اپنے گھر بیچ نہیں

سکتے لیکن اس کے باوجود وہ چار روپے کے اسٹامپ پر مختار نامہ لکھ کر مکانات بیچ رہے ہیں اگر انہیں اجازت دیدی جائے کہ وہ اس کی رجسٹری کروائیں تو بیس فیصد گین ٹیکس ملے گا اڑھائی فیصد کارپوریشن کو ہاوس ٹیکس ملے گا اور حکومت کے جو ٹیکس ہیں وہ اس کے علاوہ ہونگے یہ بہت ضروری ہے بعض لوگ ضرورت مند ہیں ان کو کوئی مجبوری پڑ گئی ہے اور وہ اپنا گھر بیچنا چاہتے ہیں لیکن ان پر پابندی ہے کہ وہ بیچ نہیں سکتے مگر وہ چار روپے کے اسٹامپ پر اس کو بیچ دیتے ہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ایک ایک گھر دس دس جگہ بکا ہوا ہے لیکن وہ چار روپے کے اسٹامپ پر چل رہا ہے اگر آپ توجہ فرمائیں تو اس میں کارپوریشن کو بھی اڑھائی فیصد ٹیکس مل سکتا جو میرے خیال میں لاکھوں روپے سالانہ بن سکتا ہے ۔

دوسرا جناب والا مسئلہ لوکل سطح پر ایف ڈی اے ۔ کی چیئرمین کے بارے میں ہے اس کے متعلق جناب منسٹر صاحب بھی فرماتے ہیں مگر یہ مہینے یا ڈیڑھ یا دو مہینے میں وہاں جاتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ چیئرمین کمشنرصاحب کو دےدی جائے تو ہم اپنے مسائل کمشنر صاحب کی صدارت میں فوری طور پر بیٹھ کر حل کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ مسائل طول کھینچیں جیسا کہ یہ طریقہ کراچی میں ہے اور حیدر آباد میں ہے کہ وہاں کی چیئرمینی کمشنر صاحب کرتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ ملتان ، لاہور اور فیصل آباد کی چیئرمینی کمشنر صاحبان کو دے دینی چاہیئے ۔

جناب ایک گھنٹی بج گئی ہے اور ابھی ایک مسئلہ حل ہوا ہے کہیں تو دوسرا شروع کر دیتا ہوں بہر حال اسی پر ختم کر لیتا ہوں ۔ تو برائے مہربانی میرے پہلے مسئلے پر توجہ فرمائیں کہ جو کالونی کے مکین ہیں ان کو اپنے گھر بیچنے کی اجازت ہونی چاہیئے اس اجازت کے نہ ہونے سے حکومت کا اور سب کا نقصان ہو رہا ہے ۔ شکریہ ؛

سیدہ عابدہ حسین ۔ (چیئرمین ، ضلع کونسل ، جھنگ) ۔ جناب والا میرے ذہن میں جناب چیئرمین پی اینڈ ڈی کے تبصرے کے بارے میں دو سوالات اٹھتے ہیں پہلا تو یہ ہے کہ انہوں نے ذکر کیا ہے گھریلو صنعت کا ۔ اور اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ کچھ اس قسم کے اقدام کر رہے ہیں جن کے باعث یہ گھریلو صنعت مزید فروغ پکڑے میں جب صوبائی اسمبلی پنجاب کی رکن ہوتی تھی تو اس سےحوالےسےصوبے کی گھریلو صنعت کے فروغ کی جدو جہد میں میری تھوڑی بہت خدمات رہی ہیں اور میں سنجیدگی سے یہ عرض کرونگی کہ صوبہ پنجاب میں گھریلو صنعت کے آپ

کے جو ادارے ہوں خواہ وہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن ہو خواہ یہ سوشل ویلفیئر کے ادارے ہوں خواہ آپ کے کوآپریٹو ہینڈی کرافٹس کے سیکشن ہو یہ بالکل (equipped) نہیں ہیں - ہینڈی کرافٹس کو صحیح معنوں میں پراجیکٹ (project) کرنے اور فروغ دینے کے لئے آپ کی سمال انڈسٹریز کا کارپوریشن کافی عرصے سے چل رہی ہے سوائے اس کے کہ اس میں اس base کی اس علاقہ کی اور اس صوبے کی جو دستکاری اور گھریلو صنعت کی ایک خوبصورت روایت تھی اس میں اپنے ناقص ڈیزائن اور ناقص معیار کو داخل کر کے اور کمزور سطح کی مارکیٹنگ پر لا کر اسے تباہ کرنے کے علاوہ اس کی اور کوئی contribution نہیں ہے - جناب والا - میں سنجیدگی سے یہ عرض کرونگی کہ اس سے پہلے کہ آپ ان ہی اداروں کے ذریعے اس کو فروغ دینے کا سوچیں جس میں کہ فنڈز اور الگ جائیں اور Tax payers کا پیسہ اور الجھ جائے اور اس کے نتائج خدانخواستہ اچھے نہ ہوں - آپ تھوڑا سا اس کا جائزہ لیں کہ آیا ادارے سابقہ حالات میں اس شعبہ میں کیا کرتے رہے ہیں -

دوسری بات میرے ذہن میں آتی ہے جو ہمارے پنجاب کا غالباً ایک بہت سنگین مسئلہ ہے اور یہ خاندانی بہبود سے متعلقہ ہے اس صوبے کی آبادی کی رفتار دنیا بھر کے ان خطوں میں سے ایک ہے جو کہ تیز تر رفتار سے آبادی کی توسیع کر رہے ہیں - شاید صوبہ پنجاب کا اس وقت statistically دنیا میں اول ریٹ ہو یہ بے حد سنگین مسئلہ ہے اور اس کا نہ تو کوئی ذکر ہوا ہے نہ ہی ہمیں واضح کیا گیا ہے کہ funding-commit ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی شاید تین فیصد بڑھ کر اس صوبہ کی آبادی میں توسیع ہو رہی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ سترہ سال میں ہم دگنے ہو جائیں گے اور معاشی مسائل اس قسم کے ہیں جو ہمیں آج سوچ کر یہ خوف آتا ہے کہ جب یہ دوگنے ہو گئے تو کیا ہوگا چونکہ ہماری ترقی کی رفتار اتنی تیز تر نہیں ہے - میں اس سلسلے میں جناب چیئرمین سے وضاحت چاہونگی کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں کہ وہ اس سنگین مسئلے کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں -

جناب چیئرمین - ویسے 62 اور 65 فیصد سے اب آپ 56 فیصد پر آگئے ہوئے ہیں -

میاں عبداللطیف - (وائس چیئرمین ' ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ) - جناب والا — چیئرمین پی اینڈ ڈی نے تعلیم کے بارے خاص اہمیت دی ہے اور اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جو ضلع کا ہیڈ

کوارٹر ے اس ۔ ں لڑکیوں کے انٹر کالج کو ڈگری کیا جائے دوسرے جناب والا عمارت ضلع میں جتنے بھی ہائی سکول ہیں ۔ ان میں سے تقریباً 98 فیصد ڈسٹرکٹ کونسل کی تحویل میں تھے جب گورنمنٹ نے ان کو اپنی تحویل میں لیا تو ان کی عمارتیں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے اپنی کتابوں میں درج نہیں کیں اور اب محکمہ والے یہ کہتے ہیں کہ ان کی بلڈنگز ہمارے specification کے مطابق نہیں ہیں نتیجتاً یہ ویسے ہی پڑی ہیں اور ان کی خستہ حالی دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے تو اس سلسلے میں میں نے اتنی عرض کرنی ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے یہ کہا جائے کہ جب سکول حکومت نے اپنی تحویل میں لے لئے ہیں تو ان کی عمارت بھی اپنی کتابوں میں درج کریں اور ان کی مرمت کے لیے فنڈز فراہم کئے جائیں ۔

جناب والا دوسرا مسئلہ سیم کا ہے ۔ ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گوجرہ شہر کے ارد گرد اتنی زیادہ سیم آ گئی ہے کہ گوجرہ شہر دن بدن نیچے دبتا جا رہا ہے اور لوگوں کے جو مکان گوجرہ شہر میں ہیں وہ ٹوٹتے جا رہے ہیں تو میری اتنی درخواست ہے کہ گوجرہ شہر کو ترجیح دی جائے اور سیم کے پانی پر کنٹرول کیا جائے ۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں نہروں کی اصلاح کے بارے میں بھی کہا گیا ہے تو اس سلسلے میں میری عرض ہے کہ نہروں کی جو صفائی کی جاتی ہے وہ ٹھیکیداروں سے کروائی جاتی ہے لیکن ٹھیکیدار صحیح طور ان کی صفائی نہیں کرتے اور عملہ سے ملی بھگت کر کے وہ آدھی یا ویسے کی ویسی چھوڑ جاتے ہیں ۔ تو وہ نہریں ویسی کی ویسی پڑی رہتی ہیں اور جب پانی آتا ہے تو ان میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کی گئی ہے ۔ تو اس سلسلے میں میری یہ عرض ہے کہ اس پر خاص توجہ دی جائے ۔

چوہدری محمد علی بگا ۔ (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا) جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ابھی دوستوں نے کام کے بارے میں توجہ دلائی ہے ۔ اس میں نقائص تو سب نے بیان کیے ہیں ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ صحیح طریقے سے اصل وجوہات پر بھی غور کیا جائے ۔ جناب والا یہ جو غیر معیاری طریقے سے کام ہو رہا ہے اس میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پرانے شیڈول ہیں ۔ ٹھیکیداروں کے ریٹس پرانے چلے آ رہے ہیں ۔ مہنگائی کے مطابق ان شیڈلز اور ریٹس پر نظرثانی کی جائے

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ سرگودھا میں نیا سیٹلائٹ ٹاون بنا ہے ۔ ہاوسنگ والوں نے بجلی کے پول لگا دیے ہیں ۔ لیکن آپ وہاں کے مکینوں کو اس لیے بجلی نہیں مل رہی کہ واپڈا والے کہتے ہیں کہ

پول هاؤسنگ والوں نے لگائے ھیں - اس لیے ھم آپ کو دیر سے اجلے ہیں بیٹھے - وہ لیت و لعل کر رہے ھیں - صرف اس وجہ سے کہ پول لگانے کا کام ھاؤسنگ والوں نے خود کر دیا ہے - اب واپڈا اور ھاؤسنگ کے درمیان رسہ کشی کی وجہ سے سیٹلائٹ ٹاؤن والے متاثر ہو رہے ھیں اور لوگ بیچارے سخت پریشان ھیں -

تیسری گزارش یہ ہے کہ سرگودھا میں سوئی گیس پہنچی ہوئی ہے - لیکن وہ صرف دو یا تین مرحلوں میں ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے اور لوگ پریشان ھیں — مہربانی کرکے ھمیں سوئی گیس ضرور مہیا کر دی جائے تاکہ ہم بھی اسی سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں - السلام علیکم

چوھدری رحمت علی باگڑی (چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ)

جناب چیئرمین یہ بڑی خوشی آئند اور حوصلہ افزا بات ہے کہ ہم نے اپنی ڈویلپمنٹ سائیڈ کو ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت چلانا شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی کار کردگی بے شک قابل ستائش ہے - ایلو کیشنز کو سیکٹر وائز کیا گیا ہے تمام سیکٹروں کو تو میں cover کور نہیں کر سکتا لیکن ایک دو گزارشات اور چند ایک تجاویز پیش کروں گا - ترجیحات کی فہرست پر سب سے پہلے تعلیم آتی ہے - اس میں ھم نے دیکھا ہے کہ بنیادی اور پرائمری سطح پر تعلیم کی حالت ناگفتہ بہ ہے - وہ اس طرح کہ عمارتیں، خاص طور دیہات میں اس قابل نہیں کہ وھاں ھمارے بچے پڑھ سکیں - سٹاف کی بھی کچھ دقتیں ھیں اسلیئے میری تجویز ہے کہ ھم نے جو دھرا سسٹم آف ایجوکیشن شروع کر رکھا ہے کہ ایک ھی گاؤں میں ایک بچیوں کا سکول ھوا اور ایک بچوں کا اگر ھم اس کو اس طرح کر دیں کہ پرائمری تعلیم کی سطح تک آپ مخلوط تعلیم کر دیں اور ساتھ ھی یہ لازمی کر دیں کہ پرائمری سکولوں میں لیڈی ٹیچرز کام کریں تو ایک گاؤں میں ایک ھی سکول کافی ھوگا - مڈل سکولوں کی عمارتوں کی حالت بھی خراب ہے کمیونٹی نہ تو ان کی مرمت کر سکتی ہے اور نہ ھی کافی فنڈ ان مڈل سکولوں کے لئے رکھے جاتے ھیں - میری یہ گذارش ہے کہ ایجوکیشن سیکٹر میں خاص طور پر مڈل سکولوں کی عمارتوں کے لئے فنڈ رکھا جائے - تعلیم ھی کے ضمن میں میرا تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ھم دیکھتے ھیں کہ کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا - لڑکے کبھی اس کالج کی طرف دوڑتے ھیں اور کبھی اس کالج کی طرف - تو نئے کالج کھولنے کی ضرورت ہے اس ضمن میں میں عرض کروں گا ھمارے پاس بہت سے ایسے سکول ھیں جو ما قبل تقسیم بنے ھوئے ھیں - ان کی عمارات خالی پڑی ھیں اور ان کے

میدان بھی اتنے ہیں کہ ان کے اندر انٹر کالج بنائے جا سکتے ہیں ۔ اگر ہم سروے کروا لیں اور ایسے سکول پنجاب میں مل جائیں گے جن کو اگر انٹر کالج بنا دیں تو جو ہم پیسہ عمارتوں پر خرچ کرتے ہیں وہ بھی بچ جائے گا اور ہماری کافی کالج کی ضروریات پوری ہو جائیں گی ۔ ہمیں عمارت کے ساتھ تعلیم کے معیار کو بھی برقرار رکھنا بلکہ بلند کرنا ہے لیکن تجربے میں آرہا ہے کہ معیار تعلیم دن بدن گر رہا ہے ۔ دیگر وجوہ کے علاوہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کئی ایسے کالج ہیں جہاں یونیورسٹی رولز کے مطابق پرنسپل صاحبان یا ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس کوالیفائیڈ ہونے چاہئیں اور گریڈ 19 کے آفیسر کا وہاں تعین کرنا ضروری ہے ۔ لیکن وہاں نامعلوم وجود کی بنا پر ایسے لوگ رکھے گئے ہیں جو کہ کم گریڈ میں ہیں ۔ یہ ایڈمنسٹریشن سے متعلق ہے ۔ لیکن ضمناً آ گیا ہے ۔ اس کی مثال ہمارے سب سے بڑے کالج گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ نفسیات کی ہے ۔ کیونکہ میں خود اس شعبے سے منسلک بھی رہا ہوں وہاں یونیورسٹی رولز کے مطابق تو گریڈ 19 کا ہونا چاہیے لیکن وہاں گریڈ 18 کا آدمی متعین کیا گیا ہے جب کہ وہاں گریڈ 19 کا آفیسر موجود ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ موکل صاحب آپ آئیے ۔

سردار خالد عمر (چیئرمین ضلع کونسل ، لاہور) جناب چیئرمین ! میں تو آپ کے محکمے کی اور آپ کے نوجوان چیئرمین پلاننگ کی تعریف کرنا چاہتا تھا لیکن آپ نے اتنا کم وقت دیا ہے کہ میں انہی الفاظ پر ختم کرتا ہوں کہ میرے پاس تعریف کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں ۔ میرے بڑے نکات دو تھے مگر میں ایک نکتہ کو عرض کرتا ہوں ۔ وہ زراعت سے متعلق ہے ۔ اس میں ایک تو یہ ہے کہ ہم نے زراعت کے لئے جو رقم دی ہے ۔ وہ اس قدر ہے کہ میں سمجھتا ہوں ۔ اس سے ہم پنجاب میں زراعت کی کافی حد تک ترقی کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس کا ایک طریق کار میں بتانا چاہتا ہوں جو کہ میرے تجربے سے گزرا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ 64-1963 میں جب ممبر تھا تو اسی ہال میں اس وقت بھی میں نے یہ کہا تھا ۔ اس زمانے ٹریکٹروں اور ٹیوب ویلوں کا نیا نیا رواج شروع ہوا تھا اور ہماری زمینوں سے ساٹھ ساٹھ ستر ستر من گندم ۔ کپاس اور دوسری چیزیں نکلتی رہیں ۔ لیکن آج کل وہ زمینیں اتنی exhaust ہو چکی ہیں اور double cropping اور triple cropping ایک ہی جگہ کرنے سے یہ نتیجہ ظاہر ہوا ہے کہ اتنی ترقی نہیں ہو رہی اور فی ایکڑ پیداوار اتنی نہیں بڑھ رہی جتنی کہ بڑھنی چاہیے ۔ ان حالات میں ہم خود کفیل کس طرح ہونگے ؟

وہ ہم اس طرح ہو گئے کہ کچھ نئی زمینیں لائے کچھ ایسے ہوا کہ پہلے جو لوگ کھاد اور ٹیوب ویل وغیرہ استعمال نہ کرتے تھے انہیں ٹیوب ویل اور بجلی ملی اس کی وجہ سے ہماری امپرووینٹ ہو گئی اب بھی پلاننگ میں یہی طریق کار اختیار کیا گیا ہے کہ ہم نے زیادہ سے زیادہ بجلی دینی ہے ہم نے زیادہ سے زیادہ کھاد دینی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک طریقہ کار ہونا چاہیے جو کہ ایک دم آپ کے سسٹم آف ایگریکلچر کو بدل دے گا اور آپ کی فی ایکڑ پیداوار بڑھ جائے گی میرا تجربہ یہ ہے کہ ہمارا پنجاب اپنی نیچرل حالت میں زونوں میں بٹا ہوا ہے آپ کی کاٹن کی زون بہاول پور اور ملتان کی سائڈ ہے گندم کے زون ساہیوال اور دوسرے علاقے ہیں پھر لاہور کے گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے علاقے رائس کے زون بنے ہوئے ہیں اسی طرح دریا کے ساتھ ساتھ جو علاقے ہیں وہ لائیو سٹاک کے لئے اچھے زون بنے ہوئے ہیں میں یہ چاہتا تھا کہ اریگیشن اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ مل کر ان زونوں کو ایسا بنا دیں میرا مطلب یہ نہیں کہ اگر ان زون میں کاٹن بیجتے ہیں تو گندم نہیں بیج سکتے مگر کاٹن کے وقت آپ پوری سہولتیں اس میں دیجیے بجلی باقاعدہ ہو کھاد باقاعدہ ہو اور اس زمین کو پھر ریسٹ ملے گا جب ایک زمیندار کو بیس تیس من کاٹن آ گئی اپنے کھیت سے رائس چالیس پچاس من آ گیا تو وہ قدرتی طور پر زمین کو ریسٹ دے گا اسی طرح اگر رائس کے بعد روٹیشن بھی لانی ہے تو آپ چھٹالے برسیم کی روٹیشن لا سکتے ہیں اور اس میں آپ فیڈ ملز بنا سکتے ہیں جو کہ کیٹل فارمنگ کے لئے بڑی مفید ہیں اور چھٹالے کی پیلس کھڑا بن سکتی ہے میں نے کئی دفعہ اور بھی کئی ایسی جگہوں پر ذکر کیا ہے کہ اب زراعت انڈسٹریلائز ہو گیا ہے مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ اس منصوبہ بندی میں آپ نے زراعت انڈسٹریلائزیشن کے ساتھ رکھی ہے مگر وہ انڈسٹری ایسی نہ ہو اور وہ ایسے زون میں نہ بن جائے کہ آگے جا کے جس یہ زون تقسیم کئے ہیں کیونکہ رائس کے زون میں اگر ہم شوگر مل لگا دیں تو وہ بھی ٹھیک نہیں پتوکی میں ہم نے شوگر مل لگا دی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ زون بہتر اسی کے لئے ہے کہ گندم ہو یا بڑے شہروں کے ارد گرد vegetable orchard ہوں کیونکہ پتوکی اب ایک چھوٹا سا ضلع بن گیا ہے لاہور شہر بھی ہے اسی طرح ساہیوال وغیرہ ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ منصوبہ بندی اس طرح ہونی چاہیے کہ یہ جو چیزیں ہم دے رہے ہیں کھاد بجلی ٹیوب ویل مشینری ٹریکٹرز وغیرہ ان کا ایک طریق کار اختیار کر لیا جائے کہ ان کو زونوں میں لا کر دیا جائے اور اس سے زمین کو ریسٹ

دیا جائے نتیجتاً فی ایکڑ پیداوار بڑھے گی ۔ ہماری cost of cultivation کم ہو گی اور اور ضروری ہے کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعاون کر کے پانی کے سسٹم کو تبدیل کیا جائے ۔

چوھدری نعیم حسین چٹھہ ۔ (چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ)

جناب والا خالد جاوید صاحب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ جبکہ منصوبہ جات پر روشنی ڈال رہے تھے تو میں نے خاص طور پر وہ حصہ جو دیہی ترقی سے تعلق رکھتا ہے اسکو تفصیل کے ساتھ سنا ۔ یہ بڑی خوشی آئند بات ہے کہ حکومت وقت دیہی ترقی کو خاص اھمیت دے رھی ہے ۔ میں اس ضمن میں گذارش کرنا چاھتا ہوں کہ دیہی ترقی میں سب سے زیادہ ترجیح سڑکوں کو دی جانی چاھئے ۔ کیونکہ سڑک ھی ایک صحیح ترقی ہے جسکے ذریعے ٹیکنیکل know-how میڈیکل سہولت اور تعلیمی سہولت خود بخود دیہات میں داخل ہو جاتی ہے ۔ دوسرے نمبر پر village electrification ہے اس پر خاص طور پر زور دیا جانا چاھئے ۔ کیونکہ سڑکوں کے بعد سب سے زیادہ ترقی کا انحصار بجلی پر ہے ۔ اس ضمن میں جیسا کہ میرے بھائی گل حمید خاں صاحب نے کہا ہے ہمارے دیہات میں جو واٹر سپلائی کی سکیمیں ھیں انکی miantenance پر واقعی ھمیں بہت پرابلم ھوتی ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ پنجاب کے پہاڑی یا ان علاقوں میں جہاں پانی sub soil قریبی کڑوا ہے کے علاوہ کہیں بھی پنجاب میں واٹر سپلائی سکیم کی ضرورت نہیں ہے ۔ کیونکہ ان پہ بہت رقم خرچ ھوتی ہے اور بعد میں انکی maintenance بھی ایک پرابلم ن جاتی ہے نہ تو ڈسٹرکٹ کونسل maintenance کر سکتی ہے نہ وہ maintenance لوکل آدمی کر سکتے ھیں اسلئے اس سکیم کی بہتر افادیت کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ دیہاتوں کے چاروں طرف جو جوھڑیا چھوڑ بنے ھوتے ھیں اگر انکے پانی کو drain out کرنے کی کوئی سکیم بن جائے تو لوگ مچھر ملیریا سے محفوظ رھینگے ۔ اور انکی صحت بھی ٹھیک رھیگی ۔ بعض دفعہ وھی پانی لڑائی جھگڑے کا سبب بنتا ہے ۔ جس سے کئی مقدمات بنتے ھیں اور کئی قیمتی جانیں ضائع ھوتی ھیں اسکے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی قریبی ڈرین ھوا تو اسکو پکا کر کے کھالہ تعمیر کر کے اس جوھڑ کے پانی کو ڈرین آوٹ کیا جائے اور برسات میں یہ خاص طور پر جوھڑ بنے ھوئے ھوتے ھیں ۔ ان سے انکی نجات ہو سکتی ہے ؛

اس کے علاوہ ترقی کا یہ بنیادی اصول ہے ۔ کہ unproductive اخراجات مبنی

کمی کی جائے ۔ اور ان کو بچا کر کفایت شعاری کی جائے اور ترقی پر خرچ کیا جائے ۔ میرے نقطہ نظر کے مطابق آج کل محکمہ زراعت کو جو فرائض سونپے گئے ہیں عملی طور پر فیلڈ میں کوئی ایسا فرد نہیں ہے جو اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کر رہا ہو اور اس لحاظ سے محکمہ زراعت حکومت کے خزانہ پہ بوجھ ہیں چونکہ خزانہ لوگوں کے ٹیکس سے وصول ہوتا ہے اور اس سے ترقی ہوتی ہے ۔ لہذا ان فنڈز کو بچا کر دیہی ترقی پر لگایا جا سکتا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ متعلقہ محکمہ کے حضرات برا مانیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ محکمہ زراعت زمینداروں کی کوئی خدمت نہیں کر رہا انکو کوئی guidance provide نہیں کرتا اور اس طرح جب سے راشن بندی ختم ہوئی ہے تو محکمہ خوراک کا فیلڈ میں کوئی کام نہیں رہا اس لحاظ سے میں ضروری سمجھتا ہوں ۔

جناب چیئرمین - پھر سچی مس شاہین عتیق الرحمن

مس شاہین عتیق الرحمن - (خاتون کونسلر لاہور میونسپل کارپوریشن) جناب چیئرمین ۔ میرا تعلق زیادہ تر تعلیم کے ساتھ ہے ۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں عورتوں کی تعلیم کی تعداد صرف 6 فیصد ہے ۔ unofficially but really

جناب چیئرمین - 50 فیصد ہے آپ 6 فیصد کہہ رہی ہیں ۔

مس شاہین عتیق الرحمن - 6 فیصد education

In education otherwise 47%

بات یہ ہے کہ 95% mostly مسلم ممالک میں ہم سب سے تعلیم میں low ہیں اس دن ترکی کے گورنر آئے وہ بتا رہے تھے کہ ہمارے ہاں 80% عورتیں educated ہیں تقریبا ہم صرف 6% ہیں I hope آپ لوگ ہمیں at least ڈبل بجٹ تو دیں کہ ہم آپ کے level پر آئیں مرد تقریبا 20% اس 6% educated wowen ہیں تو آپ ہمیں زیادہ بجٹ دیں کہ ہمارا at least کچھ تو impact ہے پنجاب لاہور میں گرلز کالجز کی کافی کمی ہے آپ کو پتہ ہے کہ ٹرانسپورٹیشن کا کتنا پرابلم ہے جیسے میں نے کل آپ کو suggest کیا تھا اقبال ٹاؤن (ایل ڈی اے) کے پاس ایریا ہے women college کے زمین بھی موجود ہے اگر آپ انکو سختی سے کہہ دیں کہ وہ اس ضمن میں کچھ کریں تو اس علاقہ کے مکینوں کو سب سہولت ہو سکتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ کل after session کافی لوگ کہنے لگے کہ walled city میں شاد باغ یہ تمام نارتھ ایریا ہے اور پھلی روڈ کا تمام حصہ نارتھ ایریا ہے ادھر بھی کوئی گرلز کالج نہیں ہے ادھر بھی بسوں کا بہت پرابلم ہے انکو جو میرے ایک

college feed کرتا ہے وہ کوپر روڈ گرلز کالج ہے اگر آپ ایک گولز کالج نارتھ ایریا کے لئے منظور کر دیں اگر آپ inclined ہیں تو ہمارے ایل ایم سی کے ایک کونسلر نے کہا تھا کہ he can donate some land اگر زمین ہم فراہم کر دیں اور آپ لوگ اس پر کنسٹرکشن کر دیں That will also be helpful

last idea یہ ہے کہ کل ڈاکٹر افضل ملے تھے جو مرکز کے وزیر تعلیم بھی ہیں انکو بھی یہ idea دیا تھا کہ جو سکول پرائمری لیول کے ہیں وہ آپ بلدیاتی اداروں کے سپرد کیوں نہیں کر دیتے Their supervision and the supervision of the primary schools چونکہ بہت جگہ سکول تو ہوتے ہیں لیکن استاد کام پہ نہیں آتے may given under our control equipment نہیں ہوتا اور ہر وقت ہم سکیرٹری صاحب کو اگر کیسے تنگ کریں اگر یہ localize ہو جائے تو supervision میں آسانی ہو گی (شکریہ) ۔

جناب چیئرمین ۔ جی رائے صاحب

رائے محمد حیات کھرل (وائس چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ) ۔ جناب چیئر مین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافی ترقی ہونے والی ہے میری دعا ہے کہ ہم خوشحالی سے ہمکنار ہوں جناب والا شیخوپورہ لاہور سے بہت قریب ہے وہ لوگ جو جی ٹی روڈ پر سے فیصل آباد اور سرگودھا کے لئے سفر کرتے ہیں وہ یہ محسوس کرتے ہونگے کہ یہ بڑا خوشحال ضلع ہے درحقیقت یہ خوشحالی جو آپ کو سڑکوں پر نظر آتی ہے یہ شیخوپورہ کی نہیں ہے بلکہ یہ لاہور کی ہے یہاں جتنی فیکٹریاں ہیں وہ لاہور والوں نے بنائی ہیں اور انکے صدردفتر لاہور ہی میں ہیں ہاں وہاں کے لوگوں کو صرف روز گار کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ہے میرا عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میانوالی اٹک کیمل پور اور اسی قسم کے جو پسماندہ اضلاع ہیں میرا ضلع بھی ایسے ہی پسماندہ ہے سڑکوں کی کمی ہے اگر کچھ ہیں تو وہ بھی ٹوٹی پھوٹی ہوئی اور ڈسٹرکٹ کونسل اس حالت میں نہیں کہ انکو مرمت کرا سکے میرے محترم چیئرمین صاحب نے زراعت کے متعلق کچھ فرمایا ہے آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس دفعہ ملتان میں کاٹن پر اور گجرانوالہ شیخوپورہ میں چاول پر زد پڑی ہے زمیندار چاہتا ہے کہ اس کے کھیت ہرے بھرے ہوں اچھے ہوں جب زراعت والے کھیت کو اچھا دیکھتے ہیں تو یہ وہاں جا کر ایک پرچی لگا دیتے ہیں کہ یہ نمائشی پلاٹ ہے اس میں انکی اپنی کوئی کارکردگی نہیں ہوتی اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس دفعہ چاول دھان کی اوسط پیداوار دس من سے زائد نہیں کہیں 20 من ہو گئی ہو گی لیکن اس سے زائد نہیں ہوئی

بہت سارے کھیت اپنی زبان سے بتا رہے ہیں کہ محکمہ زراعت نے کوئی توجہ نہیں دی ابھی ابھی دھان اور مونجی کھیتوں میں کھڑی ہے اسکو کوئی کاٹنے والا نہیں ہے جو لوگ غریب تھے اور جنہوں نے قرضے لے کر کھاد ڈالی تھی میری یہ استدعا ہے کہ انکے قرضے معاف کر دیئے جائیں یا آئندہ کے لئے ملتوی کردیئے جائیں ۔ دوسرے جناب والا تعلیم کی بات ہے ہمارے صوبے میں تعلیم دو قسم کی ہے ۔ ایک تو حقوق یافتہ لوگوں کے بچوں کے لئے میرا مطلب ہے جو صاحب استطاعت لوگ ہیں ۔ اور وہ انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھاتے ہیں اور دوسرے عام سکول ہیں ۔ اکثریت ان سکولوں کی ہے جہاں بچے ٹاٹوں پر بیٹھتے ہیں اس الیکشن کے دوران ہم نے دیہات میں جا کر دیکھا ہے وہاں عجیب حالت ہے ۔ سکولوں میں سامان نہیں ہے چارپائی پر استاد بیٹھا ہوا ہے تھوڑے سے بچے ہیں والدین یہ تصور کرتے ہیں کہ ہمارے بچے سکول گئے ہوئے ہیں جو وہاں 5 گھنٹے رہیں گے اور وہاں سے تعلیم حاصل کر کے آئیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں ایک frustrated استاد بیٹھا ہوتا ہے جسکی ذرائع آمدنی کوئی نہیں وہ اپنی فکروں میں ڈوبا ہوا وہاں 5 گھنٹے گذار جاتا ہے بچے اپنے منہ پر اور ملک و وطن کے منہ پر سیاہی مل کر واپس آ جاتے ہیں اسلئے میری گزارش ہے کہ یہ ہماری قوم کی نرسری ہے اس نرسری کو آئندہ نسل کو بہتر بنانے کے لئے ابتدائی تعلیم کی کوالٹی پر زور دینا پڑے گا دیہات میں بھی اور شہروں میں بھی شہروں میں عام سکول جو ہیں specialised سکول نہیں ہیں جہاں بڑی بھاری بھرکم فیسیں لوگ دیتے ہیں ان کا حال بھی یہی ہے وہاں معیار تعلیم بہت گرا ہوا ہے ۔

اس کے بعد جناب اگر آپ اجازت دیں تو مجھے ایک اہم بات کرنی ہے جو کہ عدل سے متعلق ہے ۔

جناب چیئر مین—کل ہم بات کر لیں گے ۔ جی آپ آیئے گا ۔

الحاج چوہدری محمد حیات—(جنرل سکرٹری پاکستان موٹر ٹرانسپورٹ فیڈریشن) جناب صدر اس سے پہلے سڑکوں کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے لیکن میں مختصراً اس پوائنٹ کی بابت آپ کی خدمت میں تھوڑی سی گذارش کروں گا وہ یہ کہ سڑکیں جو پہلے بن چکی ہیں انکی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے ۔ اور اس کی ایک لمبی چوڑی فہرست میں نے جناب سیکرٹری و مواصلات تعمیرات کی خدمت میں پیش کر دی ہے ۔ چونکہ میں بھی ٹرانسپورٹ سے تعلق رکھتا ہوں اس لیے عرض کروں گا کہ

سڑکوں کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر نقصان ہو رہا ہے کہ بس کا ایک ٹائر تین ہزار روپے سے کم کا نہیں ملتا اگر ایک ٹائر رات کو خدا نخواستہ کسی کنڈکٹری کے سپرد ہو جائے تو آپ اس کے نقصان کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک وجہ سڑکوں کے جلدی خراب ہونے کی یہ بھی ہے کہ آج کل این ۔ ایل ۔ سی کی گاڑیاں کراچی سے پشاور تک چلتی ہیں اور وہ شہروں سے بھی گزرتی ہیں یہ گاڑیاں اس قدر بھاری ہوتی ہیں اور ان کے پیچھے اتنے لمبے ٹریلر ہوتے ہیں وہ جہاں سے گذرتی ہیں سڑک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں اور سڑک کا ستیاناس کر دیتی ہیں ۔ تو میری یہ مودبانہ عرض ہے کہ جو این ۔ ایل سی کی ہیوی گاڑیاں ہیں ان پر پابندی لگا دی جائے یا ان کو کہا جائے کہ ان پر اتنا بوجھ نہ لا دیں جسکو سڑک برداشت نہ کر سکے ۔ کیونکہ وہ سڑک جو اس کے اہل نہیں ہوتی وہ اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکتی اس لئے ان گاڑیوں کا اس کے اوپر چلنا ممنوع قرار دیا جائے ۔

دوسرا یہ ہے کہ ذیلی سڑکوں کے لئے کوئی پروویژن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے نہیں رکھی آجکل ٹریکٹر ٹریلر چل رہے ہیں وہ commercial purpose کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں ۔ دیہات سے ان پر چیزیں لادی جاتی ہیں پھر وہ ایکسیڈنٹ کے سبب بنتے ہیں ۔ ابھی آپ اس دن ساہیوال تشریف لے گئے وہاں ایک ایسا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جو ٹریکٹر کی وجہ سے ہوا تھا ۔ آگے ٹریکٹر آ رہا تھا اس کو over take کرنے کے لئے سائیکل والا آگے آیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ 26 آدمی موقع پر جاں بحق ہو گئے ۔

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ایک پوائنٹ وقت کی کمی کی وجہ سے مختصراً عرض کرونگا کہ اوور ہیڈ برج جہاں بہت ضروری ہیں مثلاً فیروز پور روڈ پر وہاں بنائے جائیں ۔ میں پچھلے دو سال سے اس معزز ہاؤس میں یہ عرض کر رہا ہوں اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی بلکہ یہاں تک کہ ریلوے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں ان سے یہ وعدہ لیا گیا کہ جہاں تک آپ کا حصہ بنتا ہے ۔ آپ اس میں خرچ کریں ۔ انہوں نے رضامندی کا بھی اظہار کیا مگر ایل۔ڈی۔اے یا صوبے کی طرف سے کوئی اقدام نہیں کیا گیا تو میری عرض یہ ہے کہ جہاں اتنی ٹریفک ہو جاتی ہے کہ ہر پانچ منٹ کے بعد یا دس منٹ کے بعد وہ لیول کراسنگ بند ہو جاتا ہے اور ایک لمبی "کیو" لگ جاتی ہے وہاں اوور ہیڈ برج بنانے کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے ۔ (شکریہ) ۔

چوھدری ھارون الرشید تھہیم (چیف آرگنائزر ، انجمن کاشتکاران ، پنجاب) — جناب والا — مذکورہ منصوبہ بندی میں سب سے زیادہ ضروری ھمارے لئے چھوٹے چھوٹے تین پوائنٹ تھے جن میں ایکدیہات کو بجلی فراھم کرنے کے متعلق تھا کیونکہ دیہات میں اس کی بڑی ضرورت ہے - آپ نے منظوری دی ھوئی ہے - آپکے محکمے صحیح کام کر رہے ھیں - وہ دیہاتی لوگوں کی فائیلیں بنا دیتے ھیں -تحصیلدار تصدیق کر دیتے ھیں - ضلع کونسل والے تصدیق کر دیتے ھیں لیکن جب وہ واپڈا (جس کا نام بڑا ہے) کے دفاتر میں آ جاتے ھیں تو وھاں دو دو سال پڑے رھتے ھیں - جس کی مثال یہ ہے کہ ابھی باھر غریب دیہاتی کاشتکار آئے ھوئے تھے - یہ لوگ مجھے تین چار کیس دے گئے ھیں یہ ان کے 1981ء کے کیس ھیں اور مختلف دفتروں سے منظور ھو کر آئے ھوئے ھیں اور ان پر راجہ محمد زمان صاحب وزیر برقیات نے سفارش کی ھوئی ہے لیکن شائد وہ اس واسطے دفتروں میں پڑے ھوئے ھیں کہ ان کو چلانے کے لئے خود کوئی نہیں آتا -

جناب والا — دوسرے نمبر پر میں یہ عرض کرتا ھوں کہ میرے عزیز دوست نعیم چٹھہ صاحب نے ٹینکیوں کے ذریعے پانی کے انتظام کے متعلق کہا ہے کہ یہ جو ھمارے میٹھے پانی کے اضلاع ھیں جن میں ٹینکیوں کے باوجود ھم ڈائریکٹ نلکوں کے اور دوسرے پانی پسند کرتے ھیں ان کی بجائے باھر دیہات میں ایسے اضلاع میں یہ بننی چاھیں جہاں پر پانی کڑوا ہے ، کھارا ہے ، بھاری ہے اور اس سلسلے میں ان لوگوں کو تکالیف ھیں لہذا جو میٹھے پانی کے ھمارے اضلاع ھیں ان کے دیہات میں ان کی ابھی ضرورت نہیں ہے -

جناب والا - تیسرے نمبر پر میں چاول اور کپاس پر جو بیماری پڑی ہے - اس کے متعلق عرض کرتا ھوں کہ فصل اچھا تھا - کاشتکاروں نے بڑی زیادہ کاشت کی تھی لیکن چاول بھی مارا گیا اور کپاس بھی ماری گئی - لہذا اس منصوبے میں کرم کش دوائیوں کو سب سے زیادہ اھمیت دینی چاھیئے تاکہ یہ باھر آسانی سے مل سکیں اور سستی بھی اور خالص بھی ھوں - ان میں اب پرائیویٹ سیکٹر والے ملاوٹ کر رہے ھیں - کاشتکاروں کو یہ عادت نہیں کہ وہ ان دواوں کو باھر جا کر اپنی نرسریوں پر چھڑکے - پہلے محکمہ زراعت چھڑکا کرتا تھا اور بڑا اچھا انتظام تھا لیکن اب کوئی لے بھی جاتا ہے تو اس میں اثر نہیں ھوتا اور بہت تھوڑا اثر ھوتا ہے - اس لئے وہ دوائیاں پرائیویٹ سیکٹر میں چلی گئی ھیں - پہلے کراچی میں ان میں میزا بھری ھوتی ہے پھر جب لاھور میں لائی جاتی ھیں تو وہ دودھ کی طرح سے بنا

ہیں کہ ان میں ابھی کچھ نہیں ہوا تو پھر یہاں پر کچھ کیا جاتا ہے لہٰذا اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہئیے تاکہ آئندہ سال ہم بچ سکیں ۔

جناب چیئرمین صاحب - جی نیازی صاحب -

جناب صالح محمد نیازی (صدر آل پاکستان ٹریڈ یونینز کنفیڈریشن و صدر پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن) جناب والا — میں صرف ایک دو باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں وہ یہ کہ منصوبہ بندی میں جو فنی مہارت کے سلسلے میں سکیمیں بنائی گئی ہیں وہ قریب قریب ہر ضلع میں بنائی جائیں تاکہ غریب لوگ اپنے ضلع میں سکھلائی کر سکیں اور اگر انہیں وظیفہ نہ دیا جائے تو کم از کم ان کو فری ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ اپنے علاقے میں فنی مہارت حاصل کر کے اپنا کام بھی کرسکیں ۔ اور یہ جو سیلف فنی مہارت کی سکیم آئی ہے اس کے متعلق ہمارے ایک معزز رکن نے کہا تھا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انڈسٹری والے اپرنٹس شپ دیتے ہیں ۔ اس اپرنٹس شپ اور سیلف فنی مہارت میں بڑا فرق ہے ۔ اس میں کم از کم قرضے کی بھی سہولت ہو اور جو آدمی فنی مہارت اس منصوبہ بندی کے تحت حاصل کرے اسے کچھ قرضہ بھی مل جائے تاکہ وہ اپنی گھریلو ورکشاپ کھول سکیں یا جو بھی اس نے ہنر سیکھا ہے اس سے وہ اپنے ایریا کے اندر کام کرسکے ۔

جناب والا — دوسری چیز میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کافی سے زیادہ شکایات تین محکموں کے متعلق ہیں ۔ بجلی ، سوئی گیس اور واپڈا ۔ ہماری منصوبہ بندی کا ان پر بڑا دارو مدار ہے اور ہماری انڈسٹری کی ترقی کا بھی ان پر بڑا دارو مدار ہے ۔ تو جناب یہ کوشش کریں کہ یہ محکمے صوبائی کیوں نہیں ہو جاتے ۔ اب اگر محکمہ بجلی صوبے کے ماتحت ہو تو یہ جتنی کرپشن ہوتی ہے یا دیر ہوتی ہے وہ صوبے میں پکڑی جا سکتی ہے ۔ اب وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مرکز سے اجازت نہیں ملی فلاں نہیں ہوا۔ فلاں پرزے نہیں آئے ۔ فلاں میٹر نہیں آیا۔ تو صوبے کے جو افسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم انہیں punish کرسکیں تو یہ جو ترقیاتی محکمے ہیں خاصکر بجلی کا محکمہ ہے سوئی گیس کا محکمہ ہے اور پانی کا محکمہ ہے ان کو صوبے کے ماتحت ہونا چاہیئے انڈسٹری کو بھی صوبے کے زیر اثر ہونا چاہیے تاکہ ہم صوبے والے جہاں مناسب سمجھیں وہاں انڈسٹری لگائیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ چاول پیدا ہو رہا ہے گوجرانوالا میں اور انڈسٹری لگی ہوئی ہے سرگودھا میں یا کسی اور جگہ جہاں چاول ہوتے ہی نہیں ہیں اسی طرح کپڑے کی ملیں ہیں تو اگر پنجاب میں انڈسٹری کی منصوبہ بندی ہو اور پنجاب سے ہی پرمٹ جاری

ہوں تو اس سے اتنا تو ہمیں پتا ہو گا کہ ہمارا خام مال کتنا ہے اور زمین پر خام مال کے لحاظ سے اب انڈسٹری کا پرسٹ بھی ملے گا اس کو دیں گے اور اس کا علاقہ بھی تعین کریں گے تو ان چیزوں کے متعلق عرض کرونگا کہ یہ کوشش کریں کیونکہ ملک ترقی کے لئے ضروری ہے کہ یہ بنیادی چیزیں صوبے کے ماتحت ہوں —

بیگم بشریٰ رحمان ۔ (وطن دوست احمد پارک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور) جناب چیئرمین ۔ ابھی چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کے متعلق ایک بہت منظم اور مربوط پروگرام پیش کیا گیا ۔ اس ضمن میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم اقتصادی اور سماجی مسئلہ کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ سمندر پار پاکستانی شب و روز کی محنت اور مشقت سے ایک کثیر رقم اپنے خاندانوں کو بھیجتے ہیں جس میں سے کچھ رقم تو یہ خاندان اپنی ضروریات پر خرچ کرتے ہیں ۔ اور رقم کا کثیر حصہ غیر ضروری آرائش وزیبائش اور دکھاوے کے سامان تعیش پر ضائع کر دیتے ہیں ۔ چھٹے منصوبے میں شامل کرنے کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ان خاندانوں کے ساتھ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک بلا واسطہ رابطہ کا مستقل بندوبست کیا جائے رابطہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں ۔ ہو سکے تو محکمہ اطلاعات ان کی راهنمائی کے لئے ایک ماهنامہ جاری کرے ۔ جس میں صوبائی اور وفاقی حکومت کی تمام تر کوششوں کا ذکر ہو ۔ بچت کی نت نئی سکیمیں ہوں بچوں کے لے تعلیمی مواقع اور کسٹم کے نئے قوانین کا ذکر ہو ۔ اس طرح رابطہ کی ایک ایسی مہم چلائی جائے جس سے ایسے تمام خاندان بے جا اصراف سے بچ جائیں ۔ ملک کو زر مبادلہ کی بچت ہو ۔ اور اندرون پاکستان سرمایہ کاری اور روز گار کے وسائل میں وسعت ہو ۔ اس سلسلہ میں پاکستان ٹیلیوژن کارپوریشن بھی عام فہم اور معلوماتی پروگرام ٹیلی کاسٹ کر سکتا ہے دوسری ایک تجویز ایک خیال اور ایک احساس یہ بھی ہے کہ اب تک مرد حضرات کے لئے محکمہ اوقاف نے بے تحاشہ دارالعلوم بنائے ہیں ۔ لیکن یہاں خواتین کی مذهبی تعلیم اور تربیت کے لئے کسی قسم کا کوئی دارلعلوم نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے کہ اور چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں اس خیال کو محل نظر کیوں نہیں رکھا گیا ہے ۔ شکریہ ۔

میاں غلام محمد مونکا ۔ (چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر) جناب گورنر ۔ کہنے کو تو سب بھی کہتے ہیں کہ

ہمارا ضلع ہمارا علاقہ پسماندہ ہے کہنا بھی چاہیے کیوں کہ یہاں کچھ حاصل ہوتا ہے اور حاصل کرنے کے لئے ضرور کہنا چاہیے ۔ لیکن میرا جو ضلع ہے وہ حقیقت میں پسماندہ ہے ۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ۔ گو ہمارا ضلع نو زائیدہ تو نہیں لیکن پرانا بھی نہیں 1953-54ء اس وقت میرے ضلع کی پوزیشن یہ تھی ۔ میں اس کو ضلع کا مقام ملا ۔ کہ ضلع بہاولنگر کے صدر مقام پر صرف ایک ہائی سکول تھا ۔ تعلیم جو کہ بنیادی ضرورت ہے اس کے لئے یہ سکول تھا پھر اس کے بعد اس میں ترقی ہوئی اور کالج بھی بنے ۔ لیکن پھر بھی ہمارا ضلع دوسرے اضلاع کے ساتھ نہ مل سکا ۔ اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ اب جب کہ اس سنہری دور کے چھ سال گز چکے ہیں ان چھ سال کے گزرنے کے باوجود اب بھی وہ پنجاب سے کٹا ہوا ہے ۔ اور اس کا رابطہ دوسرے شہروں کے ساتھ نہ ہے جس کی وجہ سے انڈسٹری اور زراعت کی ترقی یہاں نہیں ہو سکتی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس سے زیادہ پسماندگی کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس کا اب تک پنجاب سے رابطہ ہی نہیں ۔ اس کے علاوہ سڑکوں کے متعلق عرض ہے ۔ کہ ہماری سڑکیں منظور ہوئیں ۔ لیکن اس وقت تک ہماری سڑکیں جو بنی ہیں اس میں 4 4 میل لمبی سڑک آج پانچواں پانچ سالہ منصوبہ ختم ہونے کے باوجود بھی مکمل نہیں ہوئی ۔ تو میری گزارش ہے کہ اس کو چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کیا جائے ۔ اس کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ وہ اور بھی پیچھے چلا جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ بھئی ۔ آپ کو بہت نا امیدی ہو گئی ہے ۔

میاں غلام محمد سمونکا ۔ سر ناامیدی نہیں لیکن بہر حال جو حقیقت ہے ۔ وہ یہی ہے کہ اس کو چار سال میں ختم ہونا چاہئیے تھا ۔ تاکہ ہم چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں کچھ اور شروع کر سکتے ۔

جناب چیئرمین۔جناب والا ۔ دیکھیے سڑکوں کی پوزیشن تو یہ ہے کہ 130 سال میں پنجاب میں آپ کے لئے سات آٹھ ہزار میل سڑکیں بنائی گئی ہیں ۔ لیکن ہم نے تین چار سال میں آپ کو تین چار پانچ ہزار میل لمبی سڑکیں بنا کر دیں گے ۔

میاں غلام محمد سمونکا۔سر اس میں کلام نہیں ہے ۔ یہ درست ہے ۔ لیکن میں ضلع بہاولنگر کی بات کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔غفور صاحب ۔ یہ بہاولنگر کی بات کر رہے ہیں ۔ ارے آپ بیٹھ گئے ۔ چوہدری عبدالغفور صاحب کا

نام سن کر آپ بیٹھ ہی گئے - آپ اٹھیے۔

چوہدری عبدالمجید (چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور) — جناب والا - میرا تعلق بہاولپور شہر سے ہے اور بلدیہ بہاولپور کا چیئرمین ہوں - جو کہ کسی وقت نوابوں کا شہر کہلاتا تھا - اب بابوؤں کا شہر ہو گیا ہے - اب وہ نوابوں کا شہر بابوؤں کا شہر ہے - بابو اس لئے میں کہوں گا کہ وہاں پر سرکاری دفاتر ہیں یا تعلیمی ادارے ہیں وہاں پر کوئی انڈسٹری نہیں ہے - آبادی بہت ہے - ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر ہے - کسی زمانہ میں یہ ریاست کا صدر مقام بھی تھا - خاصی آبادی بڑھ رہی ہے - لیکن اس حساب سے وہاں کی آمدنی نہیں بڑھ رہی ہے - ذرائع نہیں بڑھ رہے ہیں مسائل بہت زیادہ ہیں - وسائل بہت کم ہیں - یہ تو خیر عام بات ہے - ہر کوئی کہتا ہے - مگر میں اس طرح سے نہیں کہہ رہا ہوں - جس طرح سے ہر کوئی کہتا ہے یہ حقیقت ہے کہ وہاں پر کوئی انڈسٹری نہیں ہے - اور آمدنی انڈسٹری سے ہوتی ہے - نہ سکولوں سے آمدنی ہوتی ہے اور نہ ہی دفتروں سے بلدیہ کو آمدنی ہوتی ہے - اصلی بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہائی وے کی جو سڑکات ہیں - جو کہ شہر سے گزرتی ہیں ان پر ٹریفک بڑھ چکا ہے - سڑکیں بہت تنگ ہیں - وہ زیادہ لمبی چوڑی بھی نہ ہیں - ایک ڈیڑھ میل سے زیادہ شہر سے نہیں گزرتی ہیں - ہائی وے والوں کو کہیں کہ وہ ان کو چوڑا کر دیں - اونچا کر دیں - کیونکہ نشیبی ہونے کی وجہ سے وہاں پر اکثر اوقات پانی کھڑا رہتا ہے - یہ سڑکیں بہت تنگ ہیں اور ٹریفک بہت بڑھ گیا ہے - یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے - دوسرے وہاں پر جناب والا ہمیں جو سٹیلائیٹ ٹاؤن دیا گیا ہے وہ غیر مکمل دیا گیا ہے - سڑکات ٹوٹنے لگ گئی ہیں - اس لئے ہمیں کافی فنڈز چاہئیں یہ ٹاؤن اس طرح رہ گیا تو ساری سڑکیں خراب ہو جائیں گی - اگر فوری طور پر ان کی مرمت نہ کی گئی تو جیسا کہ کل آپ نے فرمایا ہے کہ 9 گنا اضافہ ہو سکتی ہے وہ برداشت نہ ہو سکے گی اس کے لئے فوری طور پر تدارک کریں - اب جب مجھے چارج ملا ہے تو وہاں پر ٹوٹی ہوئی سڑکیں ہیں - تیسرے نمبر پر یہ ہے - کہ وہاں پر سیوریج کا نظام جو بنا دیا گیا ہے - وہ میرے آنے سے قبل ہوا - اس کا

ہماری بلدیہ کے ذمہ 60 لاکھ روپیہ بقایا ہے بلدیہ کے مالی وسائل ایسے نہ ہیں کہ ادائیگی کی جا سکے میں پہلے اس بارے میں عرض کر چکا ہوں ۔ جناب والا اس سلسلہ میں ہماری جو مدد آپ کر سکتے ہیں سیوریج کے بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں ہماری امداد کریں کچی آبادیوں کے مسائل ہیں آپ کی طرف سے کچی آبادیاں منظور ہو چکی ہیں لیکن وہاں پر سڑکات کی تعمیر و ترقی کے لئے کوئی فنڈز نہیں ملے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا ۔

میاں محمد منیر--(سینئر وائس پریذیڈنٹ آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور) جناب والا ۔ یہاں میری بہن نے ابھی بہت اچھی بات کی طرف نشاندھی کی ہے کہ بیرون ملک کام کرنے والے مزدور جو ہیں جہاں تک زرمبادلہ کی کمائی کا تعلق ہے اس سے یقیناً پاکستان فائدہ اٹھا رہا ہے کہ غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے اور ان کو further motivate اس مقصد کے لئے کہ وہ غیر ملکی سرمایہ کما کر اپنے ملک میں لائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا گورنمنٹ کا کارنامہ ہو گا کیوں کہ پنجاب سے تقریباً 75 فیصد سے زیادہ مزدور ملک سے باہر کام کر رہے ہیں اس میں 75 فیصد سے زیادہ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے واپس پنجاب میں ہی لوٹنا ہے ۔ اب جناب والا جس پوائنٹ کی طرف میں آنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مڈل ایسٹ کے resources پٹرول کے rates کرنے سے ان کی آمدنی کی ratio کم ہو گئی ہے میں بالخصوص سعودی عرب کی مثال دیتا ہوں ۔ کہ انہوں نے ہر گورنمنٹ ملازم کو جو کہ سعودی گورنمنٹ میں ہے اس کو انہوں نے نوٹس دے دیا ہے کہ دو سال کے بعد آپ کو کسی وقت بھی واپس کہا جا سکتا ہے ۔ میری submission یہ ہے کہ اس وقت جو تقریباً 8/7 ملین آدمی جو پاکستان سے باہر ہیں جن میں سے لوگ یورپ ، امریکہ ، مڈل ایسٹ اور لیبیا میں ہوں گے اور دیگر ممالک میں بھی ہوں گے ۔ ان میں سے تقریبا تین ملین آدمی پنجابی ہیں یہ ایسے ممالک میں ہیں جو کہ صرف پٹرول پر زندہ ہیں ۔ اور انہوں نے واپس لوٹنا ہے ۔ اور ان کے واپس لوٹنے پر ان کی آباد کاری کے متعلق اگر plan نہ کیا گیا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی نا انصافی ہو گی کہ ان لوگوں نے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے غلامی کی زندگی بسر کر کے اور بطور غلام وہاں کام کر کے foreign currency کما کر ملک

کو دی - ان کے ساتھ زیادتی ہو گی - اور ان کے خاندان کے ساتھ زیادتی ہو گی - ان کی واپسی کے بعد ان کی rehabilitation کا proper plan اس پنج سالہ منصوبہ میں رکھا جائے -

شکریہ

شیخ آفتاب احمد (چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک) - جناب والا ابھی تھوڑی دیر پہلے چیئرمین منصوبہ بندی وترقیات نے چھٹے پنجسالہ منصوبے کیلئے کچھ ترجیحات کا اعلان کیا جس سے انتہائی خوشی ہوئی اور خاص طور پر تعلیم سڑکوں اور پانی کو بہت ہی ترجیح دی گئی -

جناب والا : چونکہ ہمیں پہلے اس بات کا علم نہیں تھا کہ کسی مد میں کتنی رقم ہے اور اس کو کسطرح سے خرچ کیا جائیگا - میری تجویز یہ ہے کہ ان محکموں کا ایک ایک نمائندہ اکٹھا کیا جائے اور ان کو ہر ضلع ہیڈ کوارٹر پر بھیجا جائے تاکہ انتظامیہ کے لوگ اور ہم منتخب نمائندے مل کر ان کو موقع پر بتا سکیں کو کونسی ترجیحات کسطریقہ سے کرنی ہونگی تاکہ عملی طور پر لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے -

جناب والا میرا تعلق ضلع اٹک سے ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ اٹک ایک نہایت پسماندہ ضلع ہے - ہماری سڑکوں کی حالت نہایت خستہ ہے - میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں اس کیلئے خاص فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ ہم سڑکیں بنا سکیں - خاص طور پر اٹک سے لیکر فتح جنگ جو کہ 25 میل کا فاصلہ ہے - اگر اس سڑک کی تعمیر نو کر دی جاتی ہے تو پشاور سے کراچی تک کا فاصلہ تقریباً تیس سو میل کم ہو جاتا ہے -

اس طرح جناب والا میونسپل کمیٹی اٹک کے اندر 12 اسکول ہیں جن کو بلدیہ چلا رہی ہے - آپ یقین کیجئے کہ ان کی حالت یہ ہے کہ اگر بارش ہو جائے تب بچوں کو چھٹی دینی پڑتی ہے اور اگر دھوپ تیز ہو جائے تب بھی استاد صاحبان درختوں کی چھاؤں میں بچوں کو پڑھاتے ہیں - اس کی محض وجہ یہ ہے کہ جسوقت پنجاب گورنمنٹ نے ہمیں یہ سکول دیئے تھے تو انہوں نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ 90 فیصد گرانٹ سکول کو دی جائے گی لیکن پنجاب گورنمنٹ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا جس کی وجہ سے ہمیں کل آمدنی میں سے 38 فیصد تعلیم پر خرچ کرنا پڑ رہا ہے جو کہ پھر بھی ناکافی ہے

جناب والا - نزول کی زمین کے متعلق حکومت پنجاب کا ایک قانون بنا ہوا ہے کہ جو بھی میونسپل کمیٹی یا میونسپل کارپوریشن یہ زمین خریدنا

چاہیے مقررہ قیمت پر خرید سکتی ہے ۔ میری یہ گزارش ہے کہ جنرل پالیسی بنا دی جائے اور وہ زمین کارپوریشنز یا میونسپل کمیٹیوں کو آسان قسطوں پر دے دی جائے تاکہ ہم وہاں پر سکول اور ڈسپنسریاں قائم کرسکیں ۔

اس کے علاوہ بہت سی متروکہ جائیداد ایسی بھی پڑی ہے جن کی عمارتیں گر رہی ہیں ۔ اگر جناب والا حکم کر دیں اور محکمہ اوقاف وہ عمارتیں ہمارے حوالے کردے تو ہم وہاں تعلیمی ادارے اور ڈسپنسریاں قائم کرسکیں گے ۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ کوئی نئے صاحب

سردار عالم خان کھتران ۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی ڈیرہ غازی خان) ۔ جناب والا مجھ سے پہلے میرے فاضل دوست نے بلدیاتی تعلیمی اداروں کے متعلق روشنی ڈالی ہے ۔ میں اس کا ایک بار پھر اعادہ کروں گا کہ جب تک ہماری قوم اپنی نئی نسل کو ٹھیک طرح سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کرے گی ۔ اسوقت تک ہم خوش آئند مستقبل کی توقع نہیں رکھ سکتے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ جسطرح سے آبادی بڑھ رہی ہے خاص طور پر جب سے میرا شہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بنا ہے اور صنعتی شہر بن رہا ہے تو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ آنے والے وقت میں ہماری ترقی کیلئے حالات بہتر نہیں ہونگے ۔ اسلئے میں یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم 80 فیصد subsidy ہمیں صوبائی حکومت کی طرف سے ملنی چاہیئے اور یہ ضرور عنایت کی جائے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

ملک عطا محمد، (چیئرمین ضلع کونسل اٹک) ۔ صدر گرامی میں آپ کا تہیہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے کچھ کہنے کا موقع عطا فرمایا ۔

جناب والا جیسا کہ سب پر عیاں ہے اور میں کچھ اور ساتھی بھی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ہمارا ضلع ایک پسماندہ ترین ضلع ہے ۔ آپ نے بھی دیکھا ہے اور بہت سے وزراء حضرات نے بھی دورہ کیا ہے وہ بھی اس بات سے اتفاق کریں گے ۔ بہر حال کہنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن میں کچھ نہیں کہتا صرف ایک گزارش جناب والا کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ضلع کونسل ضلع کی ترقی کیلئے مختلف منصوبوں پر بہت کچھ خرچ کرتی ہے ۔ اس میں بہت سے ایسے سرکاری ادارے ہیں جو ہماری سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے میری ان گزارشات سے صوبائی محکموں کو کچھ ناراضگی ہو ۔ بہر حال ہمارے ضلع میں اور چند ایک اضلاع میں minerals کا ایک سلسلہ

چل رہا ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہماری ضلع کونسل کی تمام سہولتوں سے وہ مستفیض ہوتے ہیں اس کی آمدنی میں سے 50 فیصد اگر ضلع کونسلوں کو منتقل کر دی جائے تو ہمارے بہت سے چھوٹے چھوٹے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں ۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات والے اپنی منصوبہ بندی کرتے رہیں گے ۔ ہم کوئی چھوٹی سی اپنی طرف سے منصوبہ بندی کر سکیں گے ہماری اس گزارش کو اگر منظور کر لیا جائے کہ 50 فیصد آمدنی جو مائننگ منرل سے ہوتی ہے ڈسٹرکٹ کونسل کو منتقل کر دی جائے تو ہم بہت سے چھوٹے چھوٹے مسائل خود حل کر سکیں گے ۔ اور آپ کے سامنے اتنی لمبی چوڑی تقریریں اور گزارشات پیش کرنے کی شاید ضرورت محسوس نہیں ہو گی ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ابھی تو آپ کیلئے وقت ہے ۔ ابھی گھنٹی تو نہیں بجی ۔

ملک عطا محمد ۔ جناب والا یوں تو مسئلے کافی ہیں پانی ہے بجلی ہے سڑکیں ہیں سکول ہیں بہت کچھ ہے ہم کہتے رہیں گے یہ لکھتے رہیں گے اور فائلیں آتی رہیں گی سجاتی رہیں گی (قہقہہ) اگر جناب والا ہماری اس گزارش کو مان لیں تو ہمارے بہت سے منصوبے مکمل ہو جائیں گے ۔

حاجی محمد شریف خان بلوچ (چیئرمین میونسپل کمیٹی خوشاب) جناب والا صدر پاکستان نےخوشاب ڈسٹرکٹ کو ٹیکس کی چھوٹ دیکر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے اس کیلئےضلع خوشاب کے باشندے ان کے بےحد مشکور ہیں ۔ گزارش ہےکہ ضلع میں ایف ایس سی تک صرف ایک کالج موجود ہے ۔ یہ کالج 1958ء میں بنا تھا ۔ لیکن اس کی اب تک نئی عمارت تعمیر نہیں ہوئی یہ کالج ایک ہسپتال کی عمارت میں چل رہا ہے ۔ میری یہ گزارش ہے کہ ضلع خوشاب کے لئے میڈیکل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں کوٹہ مخصوص کیا جائے اور یہ آپ کا انتہائی احسان ہو گا ۔

چوہدری محمد نذیر احمد (چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد) جناب والا چھٹے پنجسالہ منصوبے میں فارم ٹو مارکیٹ روڈ 100 میل پروگرام میں فیصل آباد کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ اس میں ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ فیصل آباد جب ڈویژن بنا ہے تو وہاں پر 73 لاکھ روپے کے فنڈز lapse ہو گئے تھے ۔ وہ فنڈز حکومت نے واپس لے لئے ہیں اور میرے خیال میں حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اب وہاں سڑکوں کی ضرورت نہیں ہے میری یہ گذارش ہے کہ ہماری وہ گرانٹ بحال کی جائے ـــ ـــ ـــ

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں ایسی تو کوئی بات نہیں ہو

کی ۔ جاوید صاحب آپ انہیں کتنے میلوں کی سڑکیں دے رہے ہیں ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ—جناب والا ہر ایک کا کوٹہ پورا کیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین—آپ بتائیے ۔ I want to kill this matter here.

چوھدری محمد نذیر احمد—جناب والا میں نے فیصل آباد سے متعلق ابھی کمشنر صاحب کے ذریعہ لکھا ہے 85-1984ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فیصل آباد کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔

جناب چیئرمین—نہیں نہیں فیصل آباد کیسے نظر انداز ہو گا ۔ آپ کو ایک سو میل سے زیادہ سڑکیں ہم دیں گے ۔ آپ کو ہم نے کیسے نظر انداز کر دیا ؟

چوھدری محمد نذیر احمد—ٹھیک ہے ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ — 85-1984ء میں 104 میل سڑکیں دیں گے ۔

چوھدری محمد نذیر احمد—85-1984ء میں ہے ۔

جناب چیئرمین—اس کو چھوڑیں ۔ آپ کو ہم نے پوری کر کے دی ہیں آپ کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔

چوھدری محمد نذیر احمد—جناب والا میں نے یہ عرض کرنی تھی کہ ڈسٹرکٹ کونسل میں ایک گاؤں 242/ر ب دسوھا ہے وھاں پر پارٹیشن سے پہلے سے ایک ھائی سکول چل رھا ہے تو میری یہ گذارش تھی کہ وھاں بچیوں کے ایک انٹر کالج کے لئے اگر حکومت ھماری مدد کر سکے تو ٹھیک ہے نہیں تو میں اپنے پاس سے کالج کی بلڈنگ بنانے کے لئے تیار ھوں مگر مجھے سٹاف یکم اپریل سے مہیا کر دیا جائے ۔ اس سلسلہ میں ابھی احکامات جاری کر دیئے جائیں تاکہ وہ کالج یکم اپریل سے چل سکے ۔

جناب چیئرمین—یہ تو نیکی اور پوچھ پوچھ والی بات ہو گی ۔

چوھدری محمد نذیر احمد—جناب والا ابھی احکامات صادر ہو جائیں ۔

جناب چیئرمین—(سیکرٹری تعلیم سے) کیا آپ یہ وھاں پر بنانا چاھتے ہیں ۔

سیکرٹری تعلیم—(جناب احمد صادق) جناب والا وھاں دیکھنا ہوگا کہ وہ feasible ہے یا نہیں ۔

جناب چیئرمین—ہاں یہ بات تو ہے ۔

چوہدری محمد نذیر احمد—جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر حکومت سٹاف مہیا کر سکے تو میں اپنے پاس سے بلڈنگ بنانے کے لئے تیار ہوں ۔

جناب چیئرمین—(سیکرٹری تعلیم سے) feasibility دیکھ کر آپ وہاں پر وہ کالج ضرور بنائیے ۔ آپ اس کو بالکل دیکھ لیں ۔

سیکریٹری تعلیم—ٹھیک ہے جی ۔

چوہدری محمد نذیر احمد ۔ جناب والا میں چاہتا تھا کہ ابھی احکامات صادر ہو جاتے ۔ تو بہتر تھا ۔

جناب چیئرمین—نہیں پہلے وہ دیکھ لیں ۔

چوہدری محمد نذیر احمد— ٹھیک ہے جی ۔

سیدہ ماجدہ نیر عابدی — (لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ)۔ جناب چیئرمین ترقیاتی کاموں میں اس وقت جوسب سے بڑی رکاوٹ ہمیں نظر آرہی ہے وہ اینٹوں کے نرخ کی منظوری نہ ہونے کی وجہ ہے ۔ بعض اضلاع میں اینٹوں کے نرخ اتنے زیادہ ہوگئے ہیں کہ ترقیاتی کاموں کے لئے اور میچنگ گرانٹ کے کاموں کے لئے ہم وہ اینٹیں نہیں خرید سکتے ۔ نہ ہی ضلع کونسل کا کوئی ٹھیکیدار سولنگ کے لئے ٹینڈر دینے کے لئے تیار ہے کیونکہ دو تین سال سے اینٹوں کا ریٹ اتنا تجاوز کر گیا ہے کہ تھوڑی بہت بھی اینٹیں اس ریٹ پر لے کر ہم لگائیں تو کام اپنے تخمینے سے زیادہ نوعیت کا ہو جاتا ہے اور پھر اس کی منظوری یقیناً چیئرمین صاحب سے نہیں ملتی ہے جو کہ وہ نہیں دے سکتے تو سب سے پہلے ترقیاتی کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اینٹوں کے نرخ کا تعین کرنا بہت ضروری ہے ۔

دوسرے جناب والا میں یہ عرض کروں گی کہ چیئرمین منصوبہ بندی نے پلاننگ کے ہمیں جو منصوبہ جات دکھائے ہیں وہ تقریباً تمام کے تمام تسلی بخش نظر آتے ہیں لیکن میں ان سے چند گذارشات کروں گی کہ جتنے بھی تعلیمی ادارے دیہاتوں میں پرائمری سکول کی سطح پر قائم کئے جا رہے ہیں ان کے نقشہ جات کی منظوری دیتے وقت ان میں چار دیواری کو مد نظر رکھیں کیونکہ بغیر چار دیواری کے دیہاتوں میں گرلز سکول کا تصور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دیہاتوں سے جو نئی سڑکات گذر رہی ہیں ان کی وجہ سے اب ٹریفک بھی زیادہ ہوگئی ہے

ہے اور بعض تو سکول بالکل لب سڑک واقع ہیں - جہاں بچیوں کے لئے بیٹھ کر اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنا محال ہو گیا ہے -

پھر جناب والا میں آپ کی خدمت میں ایک گذارش کروں گی کہ دیہاتوں میں جو واٹر سپلائی کی سکیمیں ہیں وہ صرف ان اضلاع یا ان دیہاتوں میں دی جائیں جہاں پر پانی کی سطح نیچی ہو یا وہاں پانی کڑوا ہو کیونکہ ایسے دیہاتوں میں جہاں پانی آسانی سے میسر آجاتا ہے واٹر سپلائی کی سکیم دینے سے وہاں پر پیسے کا زیاں ہے - اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ پیسہ ہمارے کسی اور ترقیاتی کام کے لئے دے دیں - مثلاً ڈرینیج کے لئے دے دیں فرش بندی کے لئے دیدیں تاکہ ہم ان پیسوں سے گلیاں اور نالیاں بنالیں -

جناب والا-ابھی minerals والوں کا ذکر ہو رہا تھا تو میں یہ عرض کروں گی کہ دیہاتوں میں minerals کے محکمہ سے کافی تکلیف پیدا ہو چکی ہے کیونکہ اگر کوئی زمیندار اپنی زمینوں سے مٹی نکال کر کسی سڑک یا راستہ کو بنانا چاہتے ہیں تو محکمہ معدنیات والے اس میں انتہائی رکاوٹ بن رہے ہیں کیونکہ یہ minerals کو ضلع کونسل کی سطح پر اگر نیلام کر دیتے ہیں - تو اس طرح سے ہم وہاں سے مٹی اٹھا کر نہیں ڈال سکتے کیونکہ اس کا ٹھیکہ ہو جاتا ہے اور جو بھی وہاں سے مٹی استعمال کرتا ہے اس کے خلاف وہ کیس رجسٹر کرا دیتے ہیں کیونکہ بعض جگہوں پر زمینیں ایسی ہیں جہاں سے ڈیڑھ یا دوفٹ کی سطح سے نیچے ریت آنا شروع ہو جاتی ہے اور وہ ریت استعمال نہیں کرنے دیتے تو تھوڑی بہت سوچ بچار کے بعد اس میں آپ کوئی تبدیلی کریں - عام طور پر ضلع کونسل سے جو ہم راستے بناتے ہیں ان سڑکات کیلئے بھی ہمیں اپنی مدد آپ کے تحت مٹی درکار ہوتی ہے - شکریہ -

نواب محمد یحیی (چیئرمین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ)-السلام علیکم جناب والا - جیسا کہ سب کو علم ہے کہ اوکاڑہ نیا ضلع بنا ہے اور ضلع بننے کے بعد اس کے وسائل کم ہیں اور مسائل زیادہ ہیں تو - اس لئے ان مسائل کو میں آپ کے سامنے عرض کرونگا جو پنجاب حکومت سے تعلق رکھتے ہیں - سب سے پہلے تو ہمیں یہ مسئلہ درپیش ہے اور جس کا جناب گورنر کو بھی علم ہے کہ ہمیں اوور ہیڈ (overhead bridge) تعمیر کر کے دیا جائے - جس کی ڈیزائننگ ہو چکی ہے مگر یہ ابھی تک تعمیر نہیں ہوا بلکہ میں تو یہ عرض کرونگا کہ کب آپ اپنے دست مبارک سے اس کا افتتاح فرما رہے ہیں اس کی تاریخ فرمائیں -

جناب چئیرمین - وہ کرتے ہی نہیں ہیں۔ـ

نواب محمد یحیی—دوسرے جناب والا - میری عرض یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک ڈگری گرلز کالج ہے جوکہ صرف تین کمروں پر چل رہا ہے اور اس کیلئے ہم نے لڑکوں کے کالج میں جگہ لے رکھی ہے وہاں زمین موجود ہے اور پانچ لاکھ روپے کی ٹوکن منی وہاں ڈپوزٹ میں جاچکی ہے تو میں درخواست کرونگا کہ بقایا رقم بھیجنے کے احکامات صادر فرمائیے اور اس کی تعمیر کاکام جلد شروع کروا دیں کیونکہ بچوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے -

جیسا کہ ابھی چیئرمین صاحب نے فرمایا ہے کہ بارش کے پانی کے نکاس کیلئے ابھی کافی رقم ان کے پس موجود ہے تو جناب والا نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ آج سے پانچ سال پہلے جہاں کشتیاں چل رہی تھیں وہاں بارش کا کسان پانی سے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور وہ اس علاقے میں داخل ہو کر دوسری ملحقہ بستیوں کی طرف کم وبیش کبھی زیادہ اور کم آتا ہے جس سے وہاں کے مکینوں کو تکلیف ہوتی ہے اور کئی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور مکانات بھی گرتے ہیں تو بارش کے پانی کے نکاس کیلئے روپیہ بھی موجود ہے اس سلسلہ میں ایک اوپن ڈرین ہو جو کہ آبادی سے چلے گی اس پر سلیب ڈال دئیے جائیں اور وہاں سے چار میل دور دریائے بیاس کا ڈیلٹا ہے اگر وہ پانی وہاں منتقل کر دیا جائے تو وہاں کے مکین ہمیشہ کیلئے اس مصیبت سے نجات پالیں گے - یہ ہمارا فرض بھی اور کار خیر بھی ہے جناب اس پر توجہ فرمائیے - اب میں تیسرا مسئلہ پیش کرتا ہوں جناب والا - آپ کو اور دیگر معزز اراکین کو یاد ہوگا کہ ملتان میں ایک ہال بنا تھا اگرچہ اس کا سٹرکچر تیار ہو گیا تھا مگر اس کی فنیشنگ نہیں ہوئی اسطرح ہمارا سٹیڈیم ہے اس کا سٹرکچر تو تیار ہوگیا ہے اور میونسپل کمیٹی نے دس لاکھ روپیہ خرچ کرکے وہ بنا لیا ہے لیکن اب ہمارے پاس مزید وسائل نہیں ہیں کہ اس کی فنشنگ کراسکیں -

یہ بچوں کے کھیلنے کی جگہ ہے کہتے ہیں کہ صحت مند معاشرہ صحت مند دماغ پیدا کرتا ہے میرا خیال ہے کہ جناب والا - اس پر مزید توجہ فرمائیں گے اگر پانچ ، سات لاکھ روپے کی گرانٹ دے کر اس کو فنش کر دیا جائے تو یہ ہمارے اوپر بہت بڑا احسان ہو گا -

جناب چیئرمین اگر ہم نے بنوا دیا تو کیا آپ کھیلیں گے -

نواب محمد یحیی (چیئرمین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ)—جی ہاں وہاں پر کھیلتے ہیں کرکٹ وغیرہ بھی ہوتے ہیں اور دوسرے میچز بھی ہوتے ہیں -

جناب چیئرمین —کیا آپ کوئی ٹکٹ نہیں لگاتے -

نواب محمد یحیی —نہیں جناب والا - ابھی تک تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں کیا اب انشاء اللہ کریں گے جی -

جناب چیئرمین —ایسا مسئلہ کریں نا -

نواب محمد یحیی—نہیں جناب والا - پانچ سات لاکھ روپے کی رقم تو ٹکٹوں کی ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی -

جناب چیئرمین —خوب کھیلیں - خوب ٹکٹ لگائیں -

نواب محمد یحیی — جناب والا - وہ دیہاتی لوگ ہیں اور ان کو دوسری کھیلوں کا شوق ہے جس میں گھوڑا سواری شامل ہے - ہمارے قصبے میں اچھے نیشنل کھلاڑی آنا پسند نہیں کرتے یا ان کے اخراجات اتنے ہوتے کہ اگر وہ انکار بھی نہ کریں تو ان کے اخراجات زیادہ ہو جائیں گے اور ہماری آمدنی کم ہو گی تو اس سلسلے میں آپ کو ہی توجہ دینا پڑے گی -

ملک محمد منیر احمد بلوچ—(چئیرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ) جناب - والا میرے شہر کو ریلوے لائن بری طرح سے متاثر کرتی ہے -

جناب چیئرمین - یہ کونسا شہر ہے -

ملک محمد منیر احمد بلوچ - جناب والا - یہ شیخوپورہ ہے جناب والا - 37 گاڑیاں آتی ہیں اور ریلوے کراسنگ 37 دفعہ بند ہوتا ہے وہاں کی پبلک کو اگر اسپتال پہنچنا ہوتا ہے تو وہ اسپتال نہیں پہنچ سکتے اگر انہیں دفاتر یا کچہریوں میں جانا ہوتا ہے تو وہ وہاں ایک bridge overhead بنا دیا جائے - اگر overhead bridge نہیں بن سکتا تو پھر underhead birdge بنا دیا جائے -

(قہقہہ)

اسی طرح جناب والا - لاہور سرگودھا روڈ بھی شیخوپورہ کے درمیان میں سے گزرتی ہے ہر وقت ٹریفک رہتی ہے جناب والا - 30 تاریخ کو صرف بیس منٹ میں تین fatal ایکسیڈنٹ ہوئے -

ملک محمد منیر احمد بلوچ — (چیرمین میونسپل کمیٹی چیچو چوکی (جاری) سبھی کہتے ہیں کہ ہم پس ماندہ شہر سے ہیں ہم پس ماندہ ضلع سے ہیں - میں کہتا ہوں کہ میں پس ماندہ شہر سے ہوں اور نہ ہی پس ماندہ ضلع سے - اس کو ترقی پذیر شہر کہہ لیں کیونکہ وہاں چند ٹیکسٹائل ملیں ہیں - لیکن وہاں پبلک کو بہت تکلیف ہے - ہیوی ٹریفک شہر کے درمیان سے گزرتی ہے - بائی پاس کا ہونا بہت ضروری ہے - میری دوسری گزارش یہ ہے کہ وہاں میونسپلٹی کا سٹیڈیم ہے - سٹیڈیم کو سٹیڈیم بنانے کے لئے بہت فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے - اگر سٹیڈیم اچھا ہوگا تو ماحول اچھا ہوگا تو بچے کھیلنے کے لیے آئیں گے اور اگر کھیلنے کے لیے آئیں گے تو صحت اچھی ہوگی اور صحت کے لیے صحت مند دماغ بھی ضروری ہے - صحت مند دماغ کے لیے تعلیم ضروری ہے اور تعلیم کے لیے اچھی لائبریری ضروری ہے (تھپھے) - میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں لائبریری کے لئے زیادہ فنڈ فراہم کیے جائیں - بلڈنگ تو ہم بڑھا رہے ہیں - ان معروضات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

بیگم زبیدہ احسان الحق حقی — (صدر، ویمن سوشل ویلفیر آرگنائزیشن، بہاول پور ڈویژن) صدر گرامی قدر ! میں بہاول پور سے تعلق رکھتی ہوں - مختلف شعبوں میں جو مراعات دی جاتی ہیں، وہ بہاول پور میں نہیں ہیں - محکمہ تعلیم سے لوگ وہاں نہیں جاتے - وہ اس لئے کہ وہاں ان کے گھروں کے کرایے کے الاونس کم ہیں - اسی طرح ڈاکٹر صاحبان بھی وہاں جانے سے گریز کرتے ہیں - اس کی بھی یہی وجہ ہے - گورنر صاحب صوبہ سندھ نے اپنے صوبے میں ایک خاص چیز کی ہے کہ ملازمتوں میں کچھ حصہ دیا گیا ہے - بہاول پور کو بھی نمائندگی میں اسی طرح حصہ دیا جائے جس طرح کہ انہوں نے ایک کوٹا مقرر کیا ہے، بہاول پور ڈویژن کے لیے بھی کوٹا مقرر کیا جائے تاکہ لوگوں کی ملازمت اور روزگار کے سلسلے میں جو کمی ہے، وہاں کوٹا دے دیں تو وہ کمی کچھ نہ کچھ پوری ہو جائے گی - وہاں بہت سے لوگ باہر سے آکر اپنے سرٹیفکیٹ بنوا لیتے ہیں اور بہاول پور کے باشندے بن کر فائدہ اٹھاتے ہیں - کسی کو اس امر کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ بہاول پور میں آکر اس طرح کام کرے - میری آپ سے درخواست ہے کہ بہاول پور کو کوٹا ضرور دیا جائے تاکہ ہم آگے بڑھنے کے لیے اپنے کچھ وسائل پیدا کر سکیں - تنخواہیں اور الاونسوں میں جو تفاوت رکھا گیا ہے اس کو دور کیا جائے اور دوسرے صوبوں کے برابر کیا جائے - شکریہ !

بیگم نجمہ حمید۔ (لیڈی کونسلر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی)
جناب والا جتنی باتیں تھیں وہ میں نے کل آپ کو بتا دی تھیں - لیکن میں ایک عرض کرنا چاہتی ہوں - یہاں ہم اپنا چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی آپ سے اور منسٹر صاحبان سے کہہ لیتے ہیں جس پر آپ سیکریٹری صاحبان سے فوراً جواب طلب کر لیتے ہیں کہ عمل کیوں نہیں ہوا کیسے نہیں ہوا اور اتنی دیر ہو - اس پر اپ فوراً ایکشن لیتے ہیں - یہ آپ کی بہت مہربانی ہے۔ لیکن ایک بات ہے - یہ سیکریٹری صاحبان جب ہمارے علاقے میں جاتے ہیں مثلاً میں راولپنڈی سے تعلق رکھتی ہوں وہاں جاتے ہیں تو وہاں کی بڑی بڑی شکایتیں ہم کسی سے بھی نہیں کہہ سکتے - اور نہ کوئی سننے والا ہے - ہم وہاں کے تحصیل دار کو بھی وہ بات نہیں بتا سکتے جو ہم گورنر صاحب یہاں اگر آپ کو بتا سکتے ہیں - اور آپ کے سامنے ہم پیش کر سکتے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین) -

جناب چیئرمین۔ میرا خیال تھا کہ آپ یہ کہنے لگی ہیں کہ ہم جو بھی کہتے ہیں وہ کبھی نہیں ہوتا -

بیگم نجمہ حمید۔ جی نہیں سب کچھ ہوتا ہے نہ صرف آپ کی وساطت سے ہوتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ لوگ جیسے ہیلتھ سیکرٹری ایجوکیشن سکیرٹری جب وہاں پر وزٹ کرنے آئیں تو انہیں ہم وہاں پر چھوٹا کر سکیں ان کا قصور انہیں بتا سکیں - اگر ہم آپ کے سامنے بول سکتے ہیں اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ والا دور لے آئے ہیں کہ ہم اپ کو گریبان سے پکڑ سکتے ہیں تو یہ بھی وہاں آکر ہمیں بتائیں کہ ہم لوگ آئے ہوئے ہیں ہی بی اگر اپ کو کوئی شکایت ہے یا وہاں کے کونسلر حضرات کو کوئی شکایت ہے تو اپ آئیں ہمیں بتائیں تاکہ ہمارے جو وہاں چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں وہ ہم انہیں وہاں بتا سکیں - اگر ہم وزراء سے بات کر سکتے ہیں گورنر صاحب سے بات کر سکتے ہیں تو ان لوگوں سے بات کیوں نہیں کرسکتے جب یہ ہمارے علاقے کا وزٹ کرتے ہیں تو ہمارے کام نہیں آتے اور ہمیں کبھی اندر آنے کی اجازت نہیں دیتے خواہ ہم دروازے کے باہر دو گھنٹے تک کھڑے رہے ہوں جرات نہیں ہوتی کہ کہ ہم کمرہ کے اندر جائیں اور اپنا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی حل کراسکیں - مجھے اپ سے یہی بات کہنا تھی - تاکہ انہیں بھی وہاں اگر کسی بات کا اندازہ ہو - اگر گورنر صاحب ہماری عرضداشت سنتے ہیں تو وہ بھی ہماری کبھی مان لیں - وہاں کا مسئلہ اٹھا کر ہم یہاں لاتے

ہیں تو کیوں نہ ہماری چھوٹے چھوٹے مسائل وہیں پر حل ہو جائیں ۔ تھونک یو سر نعرہ ہائے تحسین ۔

وقفہ برائے اذان ظہر

جناب چیئرمین — چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اس کو sum up کر لیں ۔ وزراء کل تقاریر کر لیں گے ۔ کل بڑا وقت ہوگا ۔ کل جنرل ڈسکشن ہے ۔ اصل میں تو آج بھی جنرل ڈسکشن ہی ہوئی ہے ۔ آج ہم اصل پوائنٹ سے ذرا ہٹ کے بولے ہیں

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کا خطاب

چیئرمین ومنصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ
جناب چیرمین ضلع کونسل بہاولپور نے جو نکات اٹھائے ہیں ان میں انہوں نے کہا کہ سڑکوں کے لئے ہمیں ترجیحی بنیادوں پر فنڈ دیے جائیں تو سب سے زیادہ weightage جن اضلاع کو دی گئی ہے ان میں بہاولپور شامل ہے ۔ دو کروڑ بیس لاکھ روپے ان کی سڑکوں کے لئے رکھے گئے ہیں دوسرا نکتہ یہ تھا کہ دس بارہ سال سے سڑکوں کی مرمت نہیں ہوتی ' اس لیے خصوصی گرانٹ دی جائے ۔ یہ تو ضلع کونسلوں اور بلدیہ کا اپنا فرض ہے ۔ بلکہ ہماری تو ۔

کوشش یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کام حتی الوسع اپنی سطح پر کریں ان کی سڑکوں کے لئے خصوصی گرانٹ دینا تو مشکل ہو جائے گا اس سے ہمارا اپنا پروگرام بھی معطل ہوجائے گا دوسری بات انہوں نے بجلی کے بارے میں کہی کہ ایک میل کی حد ہونی چاہیے اس کا ایک فارمولا ہے جس میں 11 کے وی لائن سے آدھ میل کی حد ہے اگر آدھ میل میں گاوں ختم ہو جائے تو پھر ایک میل اگر ایک میل میں گاوں ختم ہو جائے تو وہ حد خود بخود بڑھتی چلی جاتی ہے ڈیڑھ میل دو میل جس حد تک بھی وہ جا سکے تو اس میں لچک موجود ہے اس کے باس کے بعدیہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ سڑکوں کی sPecification ٹھیک نہیں ہوتی ممبر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اور یہ بھی کہ independent Institution ہونا چاہیے اور لوگوں کو اس کے ساتھ associate کیا جانا چاہیے جہاں تک departmental speci_ fication کا تعلق ہے اس کے لیے گورنرصاحب نے ایک کمیٹی خاص طور پر بنائی تھی جس نے exercise کی کہ ان کی specification مناسب طور پر کیا ہونی چاہیں تاکہ روڈ ریسرچ لیبارٹری سے تعلق کے بعد مناسب طور پر مناسب specification سے سڑک بنائی جائے ایک independent محکمہ صرف

یہ کام کرتا ہے کہ وہ ان projects کی quality دیکھے ۔ وہ G i t ہے جہاں تک پبلک کے نمائندوں کا تعلق ہے ڈسٹرکٹ committee coordination کمیٹی ضلع کمیٹی اس کے بعد divisional coordination کمیٹی صوبائی کونسل یہ تمام وہ فورم ہیں جہاں ان پراجیکٹس کے اوپر عوام کو ایسوسی ایٹ کیا جاتا ہے

جناب خاقان بابر ۔ جب ایک سڑک مکمل ہو جاتی ہے تو اسکی ادائیگی کے بارے میں کوئی ایسا ادارہ بنایا جائے جیسے commission vigilance بنایا تھا جو اسکی specification check کر کے اسکی ادائیگی کرے انکو حکومت کے خزانے سے رقم مل جاتی ہے لوگ شور مچاتے ہیں کہ سڑک کو specification کے مطابق نہیں بنایا جاتا ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ ۔ میں نے گذارش کی تھی کہ میرے پاس صرف 10 یا 15 منٹ اور دوسرا اس پر انڈی پنڈنٹ چیکنگ کے لئے ایک fulfledged ہیں یہ محکمے کا پہلا فرض ہے محکمہ ہے جسکو گورنرز انسپیکشن ٹیم کہتے ہیں جسکا انچارج صوبائی حکومت کا ایک سیکریٹری ہے جس کا کوئی کام نہیں ہے صرف اسکا کام ان سڑکوں کی کوالٹی کو ٹیسٹ کرنا ہے اگر آپ انکی رپورٹیں دیکھیں یہ بہت ضخیم ہوتیں ہیں اور وہ بڑی تفصیل سے ان منصوبہ جات کا جائیزہ لیتے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی سطحیں ہیں جہاں یہ نکات اٹھائے جاتے ہیں مثلاً ضلع سطح پر ڈویژنل سطح پر اور پروونشل پر بھی یہ اٹھائے جا سکتے ہیں ۔

خان امیرعبداللہ خان روکڑی( )-جناب والا میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے خلاف کارروائی کی گئی تو کام کیسے چلے گا ۔

چیئرمین ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انکو ختم کر کے آپ کے سوال کا جواب جب عام بحث ہو گی دونگا جہانتک یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ گندم کا ذخیرہ کرنے کے لئے کافی انتظام ہے یا نہیں میں صرف یہ عرض چاہتا ہوں کہ سال 1983-84 کے آخر تک 20 لاکھ 57 ہزار ٹن کا ذخیرہ کرنے کا سامان ہو گا ۔ جسکو اگر bulk سٹور کیا جائے تو وہ 31 لاکھ ٹن تک سٹور کیا جا سکتا ہے ۔ جو ہماری زیادہ پروکیورمنٹ ہے اگر اسکو growth rate لگا کو دکھیں

تو 23 لاکھ کے قریب ہے ۔ 848 لاکھ اگر carry over میں ڈال دیا جائے اور ایک لاکھ فالتو گنتی بیگز کے لئے تو اس کے باوجود ہمارے پاس ذخیرہ کرنے کے لئے جگہ موجود ہوگی ۔ اس لحاظ سے ہم نے چھٹے منصوبے کے آخری سال تک اسکو پلان کیا ہے ہماری کوشش یہ ہے کہ حتی الوسع

اپنی ضروریات کے لئے گودام بنائیں اور اگر اس سے زیادہ وفاقی حکومت کو ضرورت ہے یا دوسرے صوبہ جات کو ضرورت ہے تو پھر وفاقی حکومت اسکے لیئے پیسے دے ۔ انہوں نے بہت سے منصوبے شروع کر رکھے ہیں ۔ اسکے بعد راولپنڈی کی سکیم پر جناب چیئرمین راولپنڈی میونسپل کارپوریشن نے ایک دو چیزیں فرمائی تھیں ۔ ایک انہوں نے کہا تھا کہ ایریا ڈویلپمنٹ سکیم میں دیر ہوگئی ہے ۔ اسکی دیر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اس میں ایک نالہ آگیا تھا جس پہ یہ کہا گیا تھا کہ اس پر پل ضرور بنالیں جسکی وجہ سے یہ سکیم ECNEC میں دوبارہ گئی یہ سکیم منظور ہوگئی ہے 90 کام اس پر ختم ہو گیا ہے باقی کا کام بھی مکمل ہو گیا ہوگا ۔ محکمے کے اطلاع کے مطابق پلاٹوں کی الاٹمنٹ میں کوئی پرابلم نہیں ہو رہی اور تمام الاٹ ہوگئے ہیں recovery پوزیشن بہت اچھی ہے ۔ تمام نتائج آپکے سامنے ہیں پانی کا مسئلہ ختم کردیں آپ نے فرمایا MGD 7 کی سکیم راول لیک کے بارے میں ہے راولپنڈی کے پانی کی سپلائی کے لئے دیکھنے تھے ایک تو long term ۔ خانپور ڈیم کا ۔ آپکو سن کر یہ خوشی ہوگی کہ ہم نے اسکو بہت حد تک طے کرلیا ہے special CDWP meeting جسکی محبوب الحق صاحب نے صدارت کی تھی انہوں نے agree کرلیا ہے کہ جو ہماری alignment ہے وہ درست ہے اور اسکو ECNEC میں منظوری کے لئے لے جارہے ہیں یہاں Interim measure کا تعلق ہے آپکو یاد ہوگا کہ گیارہ ٹیوب ویل ہیں ۔ آپکی رہنمائی پر ہم نے پیسے وقف کئے ہیں ۔ انکی کافی اچھی progress جاری ہے ۔ اگر اس وقت 7MGD کی بات کریں راول سے تو اس سے ہمارا 60 MGD کا خانپور کہیں پر فرق پڑے گا دوسرے 7 MGD کافی نہیں ہوگا ۔ کیونکہ انہوں نے 1993 تک کی جو پروجیکشن دی ہے 1990 تک یہ 60 MGD کی requirement ہے جو کہ آپکو in any case خانپور ڈیم سے meet کرنا پڑیگا ۔ اسکے بعد سٹیلائٹ ٹاؤن سے نالے تک جو آپ نے فرمایا ہے ایک sewerage scheme تو موجود ہے ۔ میں اسکو چیک کر کے اس بارے میں عرض کرونگا ۔ میرے پاس اسوقت موجود نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ کل دے دیجئے ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ ۔ اسکے بعد [illegible] کمیٹی بنی ہوئی ہے ۔ اس میں کہا گیا تھا کہ باہر کے لوگوں کو پلاٹ دینے کی بجائے لوکل لوگوں کو پرائیویٹ انڈسٹری لگانے کے لئے دیئے جائیں ۔ اسکے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ لوکل لوگ available

ہیں ان کے پاس پیسہ ہو انکے پاس enterprenuer skill ہو اور وہ انڈسٹری لگانے کے لئے تیار ہوں - چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی نے فرمایا کہ انکا گاؤں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اور وہ بہت بڑا قصبہ ہے لیکن اس میں بجلی نہیں ہے - بجلی کے لیئے جو فارمولا بتایا گیا ہے اگر آپ چاہتیں تو میں کل اسکی مزید وضاحت کرسکتا ہوں - سلائیڈ میرے پاس موجود ہے لیکن اس وقت میں اس پر نہیں جانا چاہتا ہر گاؤں کو اپنے اپنے معیار پر اترنا ضروری ہے اگر اس سے deviation ہوجائے تو پھر ہمارے لیئے اس کا منصوبہ بنانا مشکل ہو جاتا ہے - ایک اور پروگرام ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا ہے جس میں انٹرنل ریٹ internal rate of return اگر adequate ہو تو اسکی exception ہو جاتی ہے یہ دو چیزیں ہیں -

جناب چیئرمین — آپ کے گاؤں میں اس کام کو زیادہ دیر نہیں لگے گی آپکے صرف 30/25 ہزار گاؤں ہیں میرے خیال میں چھٹے پنج سالہ منصوبہ میں 17 ہزار کا نمبر دیا تھا -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : 71 فیصد ہو جائیگا -

جناب چیئرمین - 71 ہو جائیگا اور ویسے بھی ہم weightage پر جا رہے ہیں اور یہ آدھا سیزن اتنی بڑی چیز نہیں ہے ہم چاہتے ہیں آپکی تحصیلوں میں آپ کے ضلعوں میں اتنے فیصد اتنے سالوں میں ہوں اور جو پیچھے ہیں انکو آگے لانے کی کوشش کر رہے ہیں - بجلی کو تو بہر صورت پہنچنا ہی پہنچنا ہے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ—ایک سکیم اپرنٹس شپ سکیم کے ایکٹ کے تحت تھی جو فنی تعلیم ہے وہ بہتر طریقہ کار ہوگا فاضل اراکین کو بتانا چاہتا ہوں کہ وضع سکیم اب بھی موجود ہے اور محکمہ محنت اسکو monitor کرتا ہے اور جو میں گذارشات کر رہا تھا وہ اسکے علاوہ تھیں - اس کے بجائے نہیں - مری کہوٹہ کے سلسلے میں بجلی کے متعلق نقطہ اٹھایا گیا تھا - اسکی پوزیشن یہ ہے کہ چند ایک پچھلے سالوں کے منظور شدہ دیہات میں بجلی نہیں لگی تھی واپڈا کو پورا پیسہ دیا جا چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہونے کا جوڑا back-log مری کہوٹہ تحصیل کا اس سال کے clear کر دیا جائیگا کہوٹہ میں سترہ ہے اور مری میں دو ہیں اس سال کے آخر میں یہ مسئلہ نپٹا دیا جائیگا -

جناب چیئرمین—جہاں تک back-log کا تعلق ہے ہم پچھلے میلا دس پندرہ سال کا جائزہ لے رہے کہ انکو جو ہم نے پچھلے دس پندرہ سال میں پیسے دیئے ہیں پھر جو انہوں نے از خود کرنا تھے ان میں سے

زمین ہے actually and practically کتنا کام ہوا ہے کتنے دیہاتوں میں بجلی لگی ہے اور کتنے میں نہیں لگی جن میں نہیں لگی ہے تو انکو کہیں گے جناب انکا پیسہ لے بیٹھے ہیں آنے اس سال میں یا اگلے سال تک اسکو پورا کریں کیونکہ ہم پیسہ دے بیٹھے ہیں جو رہ گئے ہیں ایک، دو سال میں یا چھ آٹھ ماہ میں ہو جائیگا This is important provided it is approved پھر ایک کوہ آپس کے جھگڑے میں کھایا یہاں کے وہی لائن ہے یا نہیں ہے آیا یہ آدھا میل ہے یا نہیں approved تھا یا نہیں یا آدھا میل سے ایک فٹ کم ہے کسی نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ایک فٹ کم ہو تو نہیں لگاتے تو وہ فٹ انکے لئے لمبا کرنا پڑیگا

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ—آپ نے دوسرا نقطہ یہ اٹھایا تھا کہ بنیادی دیہی سنٹر کے لئے دس کنال زمین نہیں مل سکی تو سنٹر نہیں بنا میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ اس میں 8 کنال سے اوپر بنیادی رورل سنٹر بنا دیا گیا ہے۔ سکیم منظور ہو گئی ہے پیسے release ہو گئے ہیں۔ معزز خاتون رکن جہلم سے کہا تھا۔ کہ پروگرام جو ہیں وہ کاغذ پہ ہیں۔ لیکن موثر نہیں ہیں۔ انکا بھرپور جائزہ لیں گے ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ جو بھی پروگرام ہو۔

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا (جہلم والا) اس سلسلے میں ایک گزارش اور کرنا چاہونگی کہ خواتین کے لئے ایک ہفتہ کا پروگرام تھا۔ لیکن شاید خواتین کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ ضلع سے ہر خاتون روز آئے اور واپس جائے۔ اگر ان کے لئے دو دن کا ہر ضلع میں condensed course چلے کر دیا جائے۔ تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین—آپکا یہ پوائنٹ نوٹ کر لیا ہے اور اس میں دو تین کورسز ضرور کریں گے اس میں کرنا اور یہ ہمیں کرتے رہنے چاہئیے۔ یہ ریفریشر کورسز تحصیل لیول پر یا ڈسٹرکٹ لیول پر کرنے چاہئیں۔ یہ تو ہم نے جلدی سے کر دیئے تھے کچھ اسکے اندر بھی خامیاں ہیں لیکن ہم اسکا جائزہ لے لیں گے۔

جناب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ—چیئرمین میانوالی نے سمندر والا میانوالی سکیم کے متعلق فرمایا تھا ہم نے اسکو چیک کیا ہے ایسی کوئی لفٹ اریگیشن سکیم ہمارے پاس نہیں ہیں ہے شاید کوئی اور سکیم ہو اگر وہ انکی نشاندہی کر دیں تو ہم ضرور غور کریں گے۔ باقی کی سکیموں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ انکی maintenance محکمہ خود

کہ یہ مشکل ہو جائیگا - اور اس طرح سے جو ملک کا پروگرام ہے وہ adversely affect ہو گا -

محترمہ عابدہ حسین صاحبہ شاید موجود نہیں انہوں نے پاپولیشن پلاننگ کے بارے میں پوچھا تھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں - ایک تو یہ کہ پنجاب میں آبادی سب سے زیادہ تیزی سے نہیں بڑھ رہی - دوسرے یہ کہ اب پاپولیشن پلاننگ کو صوبائی تحویل میں دے دیا گیا ہے اس کے لئے پچھلے سال چھ کروڑ کی رقم مختص تھی اور اس سال نو کروڑ ہے اور نان گورنمنٹ آرگنائزیشن Non Government Organization اور دوسرے اداروں کو بھی اس کے ساتھ activate کیا جا رہا ہے تاکہ باہم مل کر اس قسم کے نتائج ہم حاصل کر سکیں - گوجرہ کے گرد کی سکیم جو سیم کے سلسلے میں ہے اس مہینے ہمارے پاس آئی ہے - اس کو دیکھنے کے بعد اس پر غور کیا جائے گا - یہ پوائنٹ وائس چیئرمین ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اٹھایا تھا - اس کے بعد زراعت میں کچھ zones کے بارے میں سوالات اٹھائے گئے ہیں - اس کو ہم نے نوٹ کر لیا ہے اور اس کو ہم دیکھ لیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے - کیا دقتیں ہیں اور اس کے لئے کیا لائحہ عمل تشکیل دیا جا سکتا ہے - ڈسٹرکٹ کونسل شیخوپورہ نے بہت سے نکات اٹھائے تھے - ایک تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ محکمہ زراعت جو ہے اس سے ان کے پیسے divert کر دئیے جائیں - شاید کسی وقت کسی ایک محکمہ سے کوئی شکایت ہو لیکن حتی الوسع ہماری کوشش یہ ہے اور جہاں تک ہم سب کو معلوم ہے کہ محکمہ بہت اچھا کام کر رہا ہے - بہت سے ایسے پروگرام ہیں جیسے ریسرچ کا ہے - extension کا ہے - water management کا ہے - بیجوں کا ہے اگر دوسرے تیسرے دن ان سب کو بند کر دیا جائے تو زراعت پر بہت بڑا اثر پڑ سکتا ہے -

چوہدری انور علی چیمہ (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، سرگودھا) جناب والا ! فیملی پلاننگ کے لئے 9 کروڑ روپے رکھے گئے تھے لیکن اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا -

جناب چیئرمین - یہ تو extension service کی بات کر رہے ہیں -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ - جناب والا ! میں زراعت کی بات کر رہا ہوں -

Mr. Chairman.: Extension service

چوہدری انور علی چیمہ: جناب - پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ چھ کروڑ روپیہ تھا اب 9 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ: جناب والا - یہ پوائنٹ اوور کر گیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ extension کی بات کر رہے ہیں یعنی extension کو اور مؤثر بنانا چاہیے۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ: جناب والا - مس شاہین عتیق صاحبہ نے کہا کہ عورتوں کے لئے بجٹ ایل کر دیا جائے۔ ان کے تمام نکات ہم نے نوٹ کر لئے ہیں لیکن ایک بنیادی بات یہ بھی ہے کہ constraints صرف پیسے ہی کی نہیں جس کے باعث عورتیں تعلیم میں پیچھے ہیں اور بھی بہت سی وجوہات ہیں اور ان پر بھی آپ چاہیں تو غور کریں کہ کیوں نہیں لڑکیاں تعلیم کی طرف راغب ہوتیں۔ معاشی اور معاشرتی وجوہات بھی ہیں۔ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین: اب اس پر آپ ارادہ کریں کہ خواتین کو کتنا پڑھنا لکھنا چاہیے - پھر آپ جتنی مدد چاہیں گی ہم آپ کی مدد کریں گے۔

مس شاہین عتیق الرحمن: جناب پوائنٹ یہ ہے کہ ٹرانسفورمیشن کی بات کی ہے ہاؤسنگ کی نہیں کی۔

جناب چیئرمین: ٹرانسفورمیشن بھی آپ لیں۔ ہاؤسنگ بھی چاہیں آپ ارادہ کریں آپ ذرا نکلیں اور ان کو پڑھائیں۔

مس شاہین عتیق الرحمن: جناب والا - ہم تو پڑھانے گئے۔

جناب چیئرمین: ہم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ آپ گاؤں اٹھا کر ولیجز کو adopt کریں سکولز کو adopt کریں۔ کالجز کو adopt کریں۔ یونیورسٹی ان کو adopt کریں۔

مس شاہین عتیق الرحمن: جی کریں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ You will be satisfied

جناب چیئرمین: بالکل۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ: جناب والا - یہ بھی کہا گیا ہے کہ سوالوں پر منسٹر زراعت نے کوئی توجہ نہیں دی۔

ہے - تو جو اعداد و شمار میرے سامنے ہیں وہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس دفعہ بھی پروڈکشن پہلے سال سے زیادہ ہے - پہلے سال 14 لاکھ 6 ہزار تھی اب 14 لاکھ 9 ہزار ہے - باسمتی فی ایکڑ پیداوار کچھ کم ہوئی ہے لیکن جہاں تک اری کا تعلق ہے yield statistics 19.13 ہے میٹھے پانی کے سلسلے میں کہا گیا تھا کہ جہاں میٹھا پانی ہو وہاں واٹر سپلائی سکیم نہیں ہونی چاہیے اور جہاں brackish اور بارانی ہو وہاں یہ سکیمیں بننی چاہیں جو ہو ہماری یہی پالیسی ہے اور جناب گورنر نے ہمیں فرمایا ہے کہ جہاں میٹھا پانی available ہے وہاں ہینڈ پمپ بھی لگائے جا سکتے ہیں تمام تر توجہ بارانی اور brackish areas کے اوپر مرکوز ہے اور حتی الوسع جہاں میٹھا پانی موجود ہے وہاں پر زیادہ تر ہم ڈرینیج کی سکیمیں بناتے ہیں واٹر سپلائی کی سکیمیں نہیں بناتے -

چوہدری انور علی چیمہ - جناب والا - میٹھے پانی پر سارے کا سارا پیسہ ضائع ہو رہا ہے کیونکہ گاؤں میں جو واٹر سپلائی کی سکیمیں بنائی جاتی ہیں وہ ٹینکی سسٹم پر بنائی جاتی ہیں جس سے کوئی ریونیو اکٹھا نہیں ہوسکے گا - کیونکہ وہ تو اجتماعی طور پر ہوتا ہے کسی ایک آدمی کو تو دینا نہیں ہے یا تو جناب ٹینکی سسٹم ہٹایا جائے یا اس سکیم کو بالکل بند کر دیا جائے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ - نہیں - میں معزز رکن سے درخواست کرونگا کہ جو مزید نکات ہوں ان پر عام بحث کل بھی ہو سکتی ہے - مجھے صرف دس پندرہ منٹ ملے ہیں اس ساری بحث کو sum up کرنے کے لئے جو کہ ڈیڑھ گھنٹے میں ہوئی ہے مجھے اگر آپ اجازت دیں تو آپ کی اجازت سے اور توسط سے میں اس کو بیان کردوں کہ چاول اور کپاس کی فصلوں کے بارے میں جو کیڑوں کا مسئلہ ہے اس کا ذکر ہوا تو میں صرف دو چیزیں کہنا چاہتا تھا - ایک یہ ہے کہ محکمہ نے pests scouting کے بارے میں خاص ہدایات جاری کی ہیں تاکہ اگلی جو فصلات ہیں ان پر کوئی اثر نہ ہو اور دوسرا یہ کہ pesticides کے متعلق کہا گیا کہ ان کا معیار اچھا نہیں تھا - تو وہ جو ہماری ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز ہیں وہ ہم نے بڑھائی ہیں اور اس پر کوئی شکایت میرے خیال میں ہمارے نوٹس میں ابھی تک نہیں آئی - محترمہ بشری رحمن صاحبہ نے کہا کہ جو لوگ باہر سے پیسے بھیجتے ہیں ان سے بلاواسطہ رابطہ ضروری ہے - اس مقصد کے لئے ایک اوور سیز فاؤنڈیشن اپریشن Overseas Foundation Operation تشکیل

گورنمنٹ بتائی ہوئی ہے جن کا کام صرف یہ ہو کہ وہ تمام انفارمیشنز informations جو انہوں نے فرمائی ہیں کمشنز کی ایجوکیشن کی وغیرہ وغیرہ وہ سب کی سب ان کو مہیا کرتے ہیں یہ بھی نکتہ اس سلسلے میں اٹھایا گیا تھا کہ ان کی واپسی پر ان کی بحالی کا کچھ پروگرام ہونا چاہیے ۔ تو یہ بھی وفاقی حکومت کے زیر غور ہے ۔ جو اخبارات ہمارے باہر چھپتے ہیں جیسے ڈان جنگ ۔ امروز تو وہ بھی ان کو یہ تفصیلات بہم پہنچاتے ہیں ۔ چیئرمین ضلع بہاولنگر نے کہا کہ ان کا ضلع باقی صوبے سے کٹا ہوا ہے ۔ بھوکان رج کی جو سکیم ہے وہ اس وقت زیر غور ہے اور عنقریب وہ سکیم منظور ہو جائے گی ۔ بلدیہ بہاولپور کی طرف سے یہ کہا گیا کہ وہاں کوئی ڈرینج اور سیوریج کی سکیم نہیں ہے ۔ چالیس پچاس لاکھ روپے اس پر لگیں گے اور وہ بن سکتی ہے ۔ سوریج سکیم بلدیہ بہاولپور میں موجود ہے ۔ ایک کروڑ 98 لاکھ روپے اس کی cost ہے اس پر ابھی تک 82 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔

چوہدری عبدالمجید ۔ جناب والا ۔ مغالطہ ہوا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہاں یہ سکیم نہیں ہے ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ آپ نے بلدیہ بہاولپور کو پیسے دینے ہیں کیونکہ وہاں پر یہ سکیم ہے ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر پیسے دینے ہی پڑیں گے پیسے تو دینے ہی ہیں ساتھ تو ایک اصول ہے جو سب کے ساتھ طے ہوا ہے ۔ اس کے بعد شیخ آفتاب احمد صاحب چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک نے سڑکوں کے سلسلے میں خاص فنڈ کے لئے کہا تھا ۔ تو میں اس کے لئے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اٹک کو اس سال 2 کروڑ 15 لاکھ روپے weightage پروگرام میں دئے گئے ہیں ۔ جو کہ weightages سے بھی زیادہ ہیں اور اسی چیز کے پیش نظر جو ان کا weightage بنتا ہے اس سے زیادہ دیا گیا ہے چیئرمین ضلع کونسل اٹک نے یہ بھی فرمایا تھا کہ minor minerals کا 50 فیصد انکم کا حصہ ان کو ٹرانسفر کر دیا جائے ۔ یہ تجویز کئی دفعہ زیر غور آئی اور یہ اس لئے منظور نہیں ہوئی کہ povincial consolidated fund کا جو idea ہے وہ بالکل ختم ہو جائے گا ۔ اور اگر اس طرح ہم چلنے لگے تو ہر محکمہ کہے گا کہ چونکہ ہم نے یہ کام کیا ہے یہ پیسہ ہمیں دے دیں تو پھر جو پیسہ Provincial consolidated fund میں آتا ہے جس سے یہ تمام current non development بجٹ اور

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ۔ priority basis پر یہ رکھا گیا ہے اوور ہیڈ برج۔ پانی کے ضیاع کا اور میٹھے پانی کی سپلائی کے بارے میں میں گزارش کر چکا ہوں۔ چیئرمین بلدیہ اوکاڑہ نے اوور ہیڈ برج کے لئے فرمایا تھا تو یہ سکیم in principle approve ہو چکی ہے۔ گورنر صاحب اس پر حکم بھی دے چکے ہیں اس کی کچھ تفصیلات consultants کے ساتھ طے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ڈرینج سکیم کا ذکر کیا تھا ایک ڈرینج سوریج سیکم وہاں پر ایک کروڑ 36 لاکھ روپے کی تو ہے جس پر 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی سکیم ہے وہ ہمیں بھیج دیں تو انشاءاللہ اس پر ہم ضرور غور کریں گے۔

نواب محمد یحییٰ۔ (جناب والا)۔ بارش کے پانی کے متعلق ایک سکیم ہے۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ۔ آپ ہمیں بھجوا دیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ اب کھانے کا وقفہ ہے ریسٹ کا وقفہ ہے اس کے بعد میں آج ایک وفد سے مل رہا ہوں۔ سوا دو بجے بہاولپور کے وفد سے ملاقات ہوگی۔

اناؤنسر۔ جناب گورنر سوا دو بجے بہاولپور کے وفد سے کمیٹی روم میں ملاقات فرمائیں گے ملتان کے وفد سے گورنر ہاؤس میں استقبالیے کے بعد وہیں ملاقات ہو گی۔ ایک اور ضروری اعلان سن لیجئے جناب گورنر کے استقبالیے کے مدعوئین کے لئے ٹرانسپورٹ آدن بجے پہلز ہاؤس اور اسمبلی ہال کے باہر موجود ہو گی۔ جن ممبران مجلس شوریٰ کونسلرز صاحبان اور افسران کو جناب گورنر کے استقبالیے میں شرکت کے دعوت نامے ابھی تک نہیں ملے ان کی سہولت کے لیے ڈویژنل ڈائریکٹر صاحبان گورنر ہاؤس کے باغ جناح کی طرف والے گیٹ پر موجود ہونگے۔ شکریہ کل اجلاس صبح نو بجے شروع ہو گا۔

(اس کے بعد اجلاس کل صبح نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی کونسل پنجاب

صوبائی کونسل پنجاب کا پہلا اجلاس

(بدھ 2 جنوری 1984ء 27 ربیع الاول 1404ھ)

اجلاس کی کارروائی صبح نو بجے زیر صدارت ملک اللہ یار خان وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی شروع ہوئی ۔

اناؤنسر - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ﷺ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواتین و حضرات السلام علیکم - صوبائی کونسل پنجاب کے پہلے سہ روزہ اجلاس کا آج تیسرا دن ہے ۔ ملک اللہ یار خان قائم مقام چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کی حیثیت سے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہیں - ان کی اجازت سے اجلاس کی باضابطہ کارروائی کا آغاز اللہ تبارک تعالیٰ کے پاک نام سے ہوتا ہے - قاری علی حسین صدیقی تلاوت کلام پاک فرمائیں گے ۔

(تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ پیش کیا گیا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

س نساء آیت ۵۹|۱۰۷ ۔ س بقرہ آیت ۲۷۲ ۔ س انعام آیت ۹۹

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں صاحب حکومت ہیں اُن کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم آپس میں جھگڑ پڑو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تمہارے لئے بہتری ہے اور اس میں انجام کار بھی اچھا ہے۔

اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں تم اُن کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ کسی خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔

ایمان والو! تم جو مال خدا کی راہوں میں خرچ کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو ہوگا اور جو بھی اس قسم کا خرچ کرو گے ظاہر ہے اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تمہارا ذرا بھی نقصان نہیں کیا جائے گا۔

اور وہی اللہ تو ہے جس نے تم کو زمین میں اپنا نائب و خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تم کو عطا کیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے بلاشبہ تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

اناؤنسر - اب دس بجے تک سوالات کا وقفہ ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین (ملک اللہ یار خاں) - میاں غلام محمد سمونکا -

ضلع بہاولنگر میں معیاری بیجوں کی فراہمی

220 - میاں غلام محمد سمونکا - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ سیڈ کارپوریشن کی جانب سے مہیا کردہ بیج ناقص ہوتے ہیں یا مقامی طور پر خریدے جاتے ہیں جیسے کہ کپاس کا بیج 557 بی جس کا نرخ بھی زیادہ تھا ، جب سیڈ کارپوریشن نے مہیا کیا تو انتہائی ناقص ثابت ہوا -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت کی جانب سے اعلان کردہ بیجوں کی اقسام بروقت بہاولنگر میں مہیا نہیں کی جاتیں -

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متذکرہ کارپوریشن نے گندم کے بیج ''پنجاب 81،، سونا لیکا بلیو سلور وغیرہ ضلع بہاولنگر میں بروقت مہیا نہ کئے حتی کہ بوائی کا وقت ختم ہو گیا - اور جب مہیا کیا گیا تو وہ نہ صرف باریک اور ناقص تھا بلکہ اس میں جڑی بوٹیوں کے بیجوں کی آمیزش تھی -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس صورت حال کا سدباب کرنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

وزیر زراعت - (جناب غضنفر محمد خان) — (الف) یہ درست نہیں ہے کہ ضلع بہاولنگر کو گندم اور کپاس کا جو بیج فراہم کیا گیا وہ ناقص یا غیر معیاری تھا - پنجاب سیڈ کارپوریشن جو بیج فراہم کرتی ہے اس کے معیاری خالص پن اور اور پور قوت روئیدگی کی باقاعدہ تصدیق وفاقی سیڈ سرٹیفیکیشن محکمہ کرتا ہے -

جہاں تک بیج کے نرخ کا تعلق ہے اس سلسلے میں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن جب بیج کے ''رجسٹرڈ کاشتکاروں،، سے بیج خریدتی ہے - تو وہ عام بھاؤ کی نسبت زیادہ قیمت ادا کرتی ہے - اس کے بعد بیج کی بھرائی ، کاشتکار کے کھیتوں سے کارخانے تک لانے کا خرچہ ، اس کی صفائی ، سوکھائی ، درجہ بندی ، کیمیاوی عمل میں ضائع ہونے والے بیج کے اخراجات ، بیج کو گوداموں میں محفوظ کرنے اور اس

کو بیماریوں سے پاک رکھنے کے لئے زہرپاشی کے اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بیج کی فراھمی پر باربرداری کا خرچہ اور بیج کے فروخت کنندہ ڈیلرز کو ادا کی جانے والی کمیشن بھی اس نرخ میں شامل ہوتی ہے۔

ان تمام اخراجات کی کل لاگت کا اگر موازنہ اور جانچ پڑتال کی جائے تو یہ جاننے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کہ بیج کا نرخ اس کی تیاری پر اٹھنے والے اخراجات کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ جب کہ حکومت کی ھدایات کے مطابق سیڈ کارپوریشن کاشتکاروں کو اپنے اخراجات کی نسبت بیج رعائتی نرخوں پر تقسیم کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ ضلع بہاولنگر کو حکومت کی جانب سے اعلان کردہ بیجوں کی اقسام بروقت مہیا نہیں کی جاتیں۔ بہاولنگر ضلع کے لئے گزشتہ فصل پر صوبائی حکومت نے جن اقسام کی سفارش کی تھی ان میں گندم کی اگیتی اور درمیانی قسموں میں پنجاب 81، پاری۔ 73، ایل یو۔ 26، ڈبلیو ایل۔ 711، جب کہ پچھیتی اقسام میں بہاولپور۔ 79، اور بلیو سلور شامل تھیں۔ جب کہ کپاس کے لئے سفارش کردہ اقسام میں بی۔ 557 اور بی ایس 1 اقسام شامل تھیں۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے حکومت کی جانب سے اعلان کردہ اقسام برائے گندم و کپاس ضلع بہاولنگر کے لئے بروقت پہنچانے کا بندوبست کیا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے

تاریخ فراھمی بیج گندم		نوے (90) کلوگرام تھیلوں کی تعداد
24-10-82	—	2017
31-10-82	—	3817
7-11-82	—	4177
13-11-82	—	4517
18-11-82	—	4877
25-11-82	—	6137
2-12-82	—	6727
9-12-82	—	8017
16-12-82	—	9417
17-4-83	—	2500
24-4-83	—	4500

2.5.83	—	4800
8.5.83	—	5500
19.5.83	—	8432
28.5.83	—	8510
4.6.83	—	10660
13.6.83	—	16135
25.6.83	—	17710

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے واضح ہو جاتا ہے کہ بہاولنگر میں گندم اور کپاس کا بیج بر وقت مہیا کیا گیا ۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی قابل توجہ ہے ۔ کہ سال 1982-83ء میں ضلع کونسل بہاولنگر کی طرف سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو کپاس کے بیج کی فراہمی کے لئے کوئی تحریک نہیں پیش کی گئی تھی ۔ محکمہ زراعت کے مقامی دفتر نے تاہم 7200 تھیلوں کی مانگ بھیجی تھی اور پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 7200 تھیلوں کی بجائے 17710 تھیلے یعنی طلب کردہ مقدار سے بھی دوگنی مقدار کپاس کا بیج فراہم کیا تھا ۔

(ج) یہ درست نہیں اوپر کے دئیے گئے اعداد و شمار سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ بیج بر وقت مہیا کیا گیا جہاں تک بیج کے معیار کا تعلق ہے ۔ یہ پہلے ہی عرض کیا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن وہی بیج مہیا کرتی ہے ۔ جو کہ وفاقی ادارے سیڈ سرٹیفکیشن نے منظور کیا ہو ۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ہر علاقہ کو بیج کی فراہمی کا بندوبست اس علاقے کی ضلع کونسلوں کی مانگ کے مطابق کرتی ہے ۔ لہذا تمام کونسلوں کو چاہیے کہ وہ اپنی ضروریات کے اعداد و شمار بروقت کارپوریشن تک پہنچا دیں ۔ تاکہ ان کی ضروریات کے مطابق بیج کی فراہمی کی جا سکے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اگلا سوال ۔ چوہدری محمد حیات ۔

تجارتی گاڑیوں کی بیمہ پالیسی ۔

390 (الف) الحاج چوہدری محمد حیات - (جنرل سیکرٹری - پاکستان - موٹرز ٹرانسپورٹ - فیڈریشن) کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) یکم جنوری 1982ء تا 31 دسمبر 1982ء کے عرصے کے دوران ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں نے مندرجہ ذیل بیمہ کمپنیوں کی جانب سے تجارتی گاڑیوں مثلاً بسوں - ٹرکوں - ویگنوں - اور رکشاؤں کے لئے جاری کردہ تھرڈ پارٹی رسک (Third Party Risk) کی کل کتنی بیمہ پالیسیاں قبول کیں -

(1) ایشین میوچل انشورنس کمپنی لمیٹڈ -
(2) شالیمار انشورنس کمپنی لمیٹڈ -

(ب) اگر محولہ بالا جزو کا جواب اثبات میں ہو اور متذکرہ بالا کمپنیوں نے ایسے تصدیق نامے جاری کئے ہوں اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں نے انہیں قبول کیا ہو تو بظاہر ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں نے ان کمپنیوں کی جن کے پاس ایسے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے کنٹرولر آف انشورنس کا جاری کردہ اور کارآمد اجازت نامہ نہیں ملے یہ جعلی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور اس طرح مسافروں اور سڑک استعمال کرنے والے لوگوں کو از روئے قانون واجب الادا معاوضے سے محروم رکھا ہے -

(ج) کیا حکومت کنٹرولر آف انشورنس یا محکمہ تجارت حکومت پاکستان سے اس امر کی استدعا کریگی کہ وہ ایسی بیمہ سرٹیفیکیٹ کے اجراء کے بارے میں مفاد عامہ کے پیش نظر معلومات فراہم کریں جن کے لائسنس ختم ہو چکے ہیں اور جن کی تجدید کنٹرولر آف انشورنس نے نہیں کی تھی؟

وزیر ٹرانسپورٹ - (جناب غضنفر بیجھ چان) -

(الف) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور - راولپنڈی - ملتان - بہاول پور اور ڈیرہ غازی سے مذکورہ بیمہ کمپنیوں کے جاری کردہ دوران مدت یکم جنوری 1982ء تا 31 دسمبر 1982ء بیمہ سرٹیفکیٹ ہائے کی کل تعداد حسب ذیل ہے -

نام ریجن	قسم گاڑی	ایشین میوچل انشورنس کمپنی	شالیمار انشورنس کمپنی
1 ۔ لاہور	1 ۔ بسیں	1338	—
	2 ۔ ٹرک	2463	—
	3 ۔ ویگنیں	603	—
	4 ۔ ٹیکسیاں	72	—
	5 ۔ رکشا	733	—
2 ۔ راولپنڈی	1 ۔ بسیں	118	—
	2 ۔ ٹرک	2773	—
	3 ۔ ویگنیں	533	—
	4 ۔ ٹیکسیاں رکشے	286	—
3 ۔ ملتان	1 ۔ بسیں	1630	—
	2 ۔ ٹرک	660	—
	3 ۔ ویگنیں	288	—
	4 ۔ ویگنیں	208	—
	5 ۔ رکشا	523	—
4 ۔ بہاولپور	1 ۔ بسیں	425	—
	2 ۔ ٹرک	111	—
	3 ۔ ویگونیں	125	—
	4 ۔ ٹیکسیاں	40	—
5 ۔ ڈیرہ غازی خاں	1 ۔ بسیں	27	—
	2 ۔ ٹرک	15	
	3 ۔ ویگنیں	11	
	کل تعداد	12982	—

ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سرگودھا فیصل آباد اور گوجرانوالہ کو اس دوران مذکورہ بیمہ کمپنوں کی طرف سے جاری کردہ بیمہ سرٹیفکیٹ جانچے کسی بھی گاڑی کے بارے میں موصول نہیں ہوئے ۔

(ب) و (ج) ۔ کنٹرولر آف انشورنس حکومت پاکستان کی طرف سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایشین میوچل انشورنس کمپنی نے ماتحت عدالت کے فیصلہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر کے 1977ء میں رجسٹریشن کی منسوخی کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا ۔ اسی طرح 1978ء میں شالیمار انشورنس کمپنی نے رجسٹریشن کی منسوخی کے خلاف سندھ ہائی کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا ۔ متذکرہ بالا ہر دو کمپنیاں حکم امتناعی کے تحت کاروبار کر رہی ہیں لہذا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیاں ان کمپنیوں کے جاری کردہ بیمہ سرٹیفکیٹ ہائے کو قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتیں ۔ بنا بریں اسے حوصلہ افزائی کہنا صحیح نہیں ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ غضنفر محمد خان ۔ کیا آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ نے کوئی ضمنی سوال پوچھنا ہے ۔

الحاج چوہدری محمد حیات ۔ جناب والا ۔ مجھے سوال پوچھنے کا مقصد تھا ۔ کہ کیا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں کمرشل گاڑیوں کے متعلق روٹ پرمٹ کا جب اجراء کیا جاتا ہے یا اسکی تجدید کی جاتی ہے تو اس وقت یہ قانون لازمی ہوتا ہے کہ اس گاڑی کا تھرڈ پارٹی انشورنس سرٹیفکیٹ پیش کیا جائے لیکن ایشین میوچل انشورنس کمپنی کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں کم و بیش تیرہ ہزار کے قریب سرٹیفکیٹ دکھائے (show) گئے ہیں جو کہ مختلف پارٹیز کی طرف سے منظور کئے گئے جناب والا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سرٹیفکیٹ سو فیصد تو نہیں کم از کم اسی فیصد اور نوے فیصد کے درمیان بوگس جعلی اور fake ہیں جبکہ مذکورہ انشورنس کمپنی تقریباً عرصہ بارہ تیرہ سال سے ایک حکم امتناعی (stay order) پر چل رہی ہے ڈپٹی کنٹرولر انشورنس نے یہاں تک تجویز کر دیا ہے کہ اس انشورنس کمپنی کو prosecute کر دیا جائے اور اس کے خلاف کم و بیش دس بارہ استغاثہ جات ابھی ایک لوکل مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہیں اس کمپنی کے بوگس کلیم کرنے کے باوجود آر ۔ ٹی ۔ اے ۔ اس کے سرٹیفکیٹ منظور کر رہی ہے جناب والا ۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے آپ اگر اس کی انکوائری کروائیں تو یہ امر واضح ہو جائے گا کہ یہ منظور شدہ اسناد اسی یا نوے فیصد کے قریب جعلی ہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - جعلی اور اصلی اسناد ہونے کا سوال نہیں اٹھایا گیا تھا سوال بڑا آسان تھا اس میں دو انشورنش کمپنیوں کے نام تحریر کئے گئے تھے اور پوچھا گیا تھا کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے کتنا کتنا ٹرانسپورٹ کا تھرڈ پارٹی رسک منظور کیا ہے اس کا جواب تفصیل سے دے دیا گیا ہے جس طرح فاضل ممبر نے فرمایا ہے کل 12982 وہیکلز جن میں بسیں ٹرک ویگنیں اور رکشے شامل ہیں منظور کئے گئے - ایک سوال یہ کیا گیا تھا کہ یہ سرٹیفیکیٹس جعلی ہیں اور ان کو کیوں منظور کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب جزو (ج) میں دے دیا گیا ہے اور کنٹرولر آف انشورنش پاکستان کی طرف سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ایشین میوچل انشورنش کمپنی نے ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر کے 1977ء میں رجسٹریشن کی منسوخی کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا ہے اور دوسری نے 1978ء میں سندھ ہائی کورٹ سے جب تک حکم امتناعی کا فیصلہ نہیں ہو جاتا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ عدالت عالیہ کے حکم کی خلاف ورزی کرے آپ اگر یہ جعلی یا اصلی سرٹیفیکیٹ کہتے ہیں تو ہم اس کی بھی تحقیقات کروائیں گے - اب اگر آر ٹی اے کے پاس کوئی چھپا ہوا کارڈ آتا ہے اور اس پر مہریں لگی ہوئی ہوتی ہیں تو محکمہ یہ تحقیق نہیں کر سکتا کہ یہ جعلی سرٹیفکاس ہیں یا اصلی -

الحاج چوہدری محمد حیات — جناب والا میری یہی گذارش ہے کہ اگر ان سرٹیفکیٹ کی انکوائری کروائی جائے تو یہ بات لازماً سامنے آ جائے گی یہ سرٹیفکیٹ جعلی ہیں میری استدعا ہے کہ ان کی انکوائری کروائی جائے کیونکہ یہ جعلی سرٹیفکیٹ ہیں - ان کے جاری کرنے والوں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے -

وزیر ٹرانسپورٹ — جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر موصوف انکوائری یہ معلوم کرنے کیلئے کروا رہے ہیں کہ آیا یہ سرٹیفکیٹ کسی اور پارٹی نے جاری کئے ہیں اور یہ جعلی ہیں یا یہ ان کو جاری کرنے کا جواز نہیں ہے اگر ان دونوں کمپنیوں کے پاس حکم امتناعی موجود ہے تو میرے پاس یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے کہ ہم ان سرٹیفیکٹس کو رد کر سکیں جعلی تو صرف اس کو کہتے ہیں کہ جو سرٹیفکیٹ ایشین میوچل والوں نے نہ دیا ہو لیکن کسی اور نے ان کے نام پر دے دیا ہو وہ سرٹیفیکیٹ ہوتا ہے لیکن اگر وہ حکم امتناعی کے تحت کام کر رہے ہیں تو ملک کا قانون ان کو اجازت دیتا ہے

الحاج چوہدری محمد حیات جناب والا - میں کچھ عرض کروں یا آپ اس پر ہی اکتفا کرتے ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین۔اگر آپ کو اس سے تسلی نہیں ہے تو پھر آپ فرمائیے

الحاج چوہدری محمد حیات — جناب والا ڈپٹی کنٹرولر انشورنس کی طرف سے ایک latest letter circulate ہوا ہے جو لوکل کورٹ میں بھی پیش کیا گیا ہے میں اسے پڑھ کر سناتا ہوں -

"In exercise of the powers vested in me under section 110-A of the Insurance Act, 1938, I hereby delegate my powers to file in the Court of the Magistrate of appropriate jurisdiction the application for prosecution under section 102 of the Insurance Act against the Directors and officer of the Asian Mutual Insurance Company Limited for contravention of the provision of the Insurance."

جناب والا — ان کے مراسلہ کا latest extract ہیں میں نے پڑھ کر سنایا ہے میں ایک بار پھر مودبانہ عرض کروں گا کہ ایک جو کسی افسر کے سامنے وقوع ہو رہا ہو یہ کسی cognizable offence عوامی نمائندے یا عام آدمی کے سامنے نہیں ہو رہا ہو - تو اس کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ 420 یا ایسا کوئی فعل ہے تو اس کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کرے میں نے اس ضمن ایک مرتبہ سیکرٹری لاء قانون حکومت پنجاب سے بھی گزارش کی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ ہاں ان کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے وزیر موصوف کا یہ کہنا کہ ان کے خلاف صرف کنٹرولر آف انشورنس ہی کارروائی کر سکتے ہیں یہ کسی حد تک مناسب نہیں ہوگا اس کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین ۔اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ جو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ان کے خلاف قانونی ۔کارروائی کی جا سکتی ہے -

سوال نمبر 368 -

ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور میں ادویات کی جانچ پڑتال -

368 - جناب اقبال احمد قریشی (قریشی دواخانہ لیبارٹریز) ۔کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) گذشتہ پانچ سال کے عرصے میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیباٹری لاہور میں ادویات کے کتنے نمونے حاصل کئے گئے ان میں سے کتنے معیار کے مطابق درست پائے گئے اور کتنے ناکارہ قرار دے کر (فیل) مسترد کر دئیے گئے ۔

(ب) مسترد شدہ نمونوں میں سے کتنے نمونے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (سابقہ نیشنل ہیلتھ لیبارٹری اسلام آباد) کو دوبارہ پڑتال کے لئے ارسال کئے گئے اور وہاں سے کتنے مسترد (فیل) شدہ نمونوں کو درست قرار دیا گیا اور کتنے نمونے دوبارہ (فیل) مسترد کر دیے گئے ۔

(ج) درج بالا سیمپلوں میں طبی ادویات کے نمونہ جات کی تعداد کتنی تھی ۔

(د) نیشنل ٹیسٹنگ لیبارٹری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میں طبی ادویات کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے متعینہ عملہ میں سے کسقدر طب میں (کوالیفائڈ) سند یافتہ ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری حامد ناصر)

(الف) 19028 ۔ جن میں سے 14801 درست پائے گئے اور 1384 ناکارہ کر دیئے گئے ۔

(ب) 169 ۔ جن میں سے 195 مسترد شدہ نمونوں کو درست قرار دیا گیا 4 نمونوں کو دوبارہ مسترد کر دیا گیا اور 2843 نمونوں جات کو زائد المیعاد ہونے کی بنا پر داخل دفتر کر دیا گیا ۔

(ج) 145

(د) ایک

جناب اقبال احمد قریشی ۔ جناب والا ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ کل 19028 نمونہ جات لئے گئے تھے جن میں سے 14801 درست پائے گئے اور میرے پاس جو لکھا ہوا ہے وہ 1984 ہے آپ بھی فرما رہے ہیں کہ وہ 1384 ہیں معلوم نہیں کہ صحیح اعدادوشمار کیا ہیں ؟

وزیر صحت ۔ چوہدری حامد ناصر ۔ 1384 ۔

جناب اقبال احمد قریشی ۔ جناب والا ۔ 1384 ناکارہ قرار دیئے گئے تو یہ فرمائیے کہ بقایا 2843 نمونہ جات کہاں گئے ۔

وزیر صحت ۔ یہ وقت پر ٹیسٹ نہ ہونے کی وجہ سے expire ہو گئے تھے لہذا ان کو ضائع کر دیا گیا ۔

جناب اقبال احمد قریشی ۔ تو جناب والا ۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہمارے تقریباً 25 فیصد نمونہ جات لیبارٹری میں جانے سے پہلے ہی بیکار ہو جاتے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔ پچھلے پانچ سال میں تو تقریباً یہی صورتحال تھی لیکن اگر آپ پچھلے ایک سال کی فیگرز لیں کیونکہ ہم نے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پر بڑی محنت کی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک بھی نمونہ expire نہیں ہوا آپ نے پچھلے پانچ سال کی فیگرز مانگی تھیں اسلئے ہم نے پانچ سال کی فیگرز دے دی ہیں لیکن پچھلے ایک دو سال میں ہمارا کوئی بھی نمونہ expire نہیں ہوا ۔

جناب اقبال احمد قریشی ۔ بہتر ہے جناب والا ۔

دوسرا (ب) جزو تھا کہ مسترد شدہ نمونہ جات جو لاہور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری نے فیل کر دیئے تھے ان میں سے کتنی تعداد اسلام آباد میں سنٹرل ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو بھیجی گئی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ یہ 169 ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔

جناب اقبال احمد قریشی ۔ جن میں 165 درست قرار دیئے گئے کیا یہ درست ہے ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں یہ درست ہے ۔

جناب اقبال احمد قریشی جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہونگا کہ کیا یہ فیگرز درست ہیں ؟

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔ یہ درست ہیں ۔

جناب اقبال احمد قریشی عقل یہ تسلیم نہیں کرتی کیونکہ ڈرگ ٹیسٹنگ کسی logic کے base یا دلائل کے base پر نہیں بلکہ یہ فزیکل ٹیسٹ ہوتے ہیں لیبارٹری شاید ایک فیصددوفیصد غلطفیصلہ دیدے لیکن اعداد و شمار کے مطابق تو لیبارٹری 97.5 فیصد غلط بات کر رہی ہے گویا 169 میں سے 165 نمونہ جات لیبارٹری سے پاس ہو رہے ہیں یہاں یہ جواب غلط ہے کیا اس کا آپ جواب دے سکتے ہیں ۔

وزیر صحت — اس سلسلے میں فیڈرل گورنمنٹ کے جنرل برنی صاحب جو کہ اس وقت نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کے انچارج ہیں سے ہماری کئی دفعہ گفتگو ہوئی ہے ۔ جب میں نے ان سے آخری دفعہ بات کی تو میں انہیں ایک چیلنج دے کر آیا تھا کہ اگر اگلی دفعہ آپ نے ہمارا سیمپل پلاچواز غلط کر دیا تو ہم اپنا ایک فالتو سیمپل جو ہم اپنے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں رکھتے ہیں ۔ وہ اور اپنا ایک ایکسپرٹ آپ کے پاس بھیجیں گے اور آپ ان کے سامنے مہربانی فرما کر ٹیسٹ کیجیے گا تاکہ یہ پتا چلے کہ آیا ہمارے سیمپل میں کوئی غلطی ہے یا آپ کے ہاں کوئی غلطی ہے ۔ اس کے بعد اب تک ایسا کوئی اختلاف رائے ظاہر نہیں ہوا کہ ہم جا کر ٹیسٹ کریں ۔ لیکن جب بھی ایسا ہوا ہم فوراً وہاں جا کر انہی کی لیبارٹری میں ان کے سامنے ٹیسٹ کریں گے ۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ ہماری ٹیسٹنگ بالکل درست ہے ۔

جناب اقبال احمد قریشی — تو یہ 165 غلط سیمپل جو انہوں نے صحیح قرار دیے ہیں ۔اس کا مطلب تو یہ ہے کہ نیشنل ہیلتھ لیبارٹری غلط فیصلہ دے رہی ہے ۔

وزیر صحت — ہمارا خیال بھی یہی ہے ۔ لیکن میں دعوے سے نہیں کہہ سکتا جب تک ہم اکٹھے بیٹھ کر ایک دفعہ ٹیسٹ نہ کریں اور ہم یہ کریں گے ۔

جناب اقبال احمد قریشی — یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ کیونکہ آپ کی رپورٹ کی بناء پر کسی بھی دوا ساز ادارے کو ڈرگ کورٹ میں لے جایا جا سکتا ہے ۔ جہاں پر لمبی چوڑی penalties ہیں ۔ سزائیں ہیں ۔ وہ آپ کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پر base کرتے ہیں ۔ آپ فرما رہے ہیں کہ سپریم لیبارٹری کی رپورٹ کو چیلنج کیا جاتا ہے ۔اس کی 97 فی صد رپورٹیں کہہ رہی ہیں کہ آپ کی لیبارٹری غلط ہے یا تو محکمہ صحت کی لیبارٹری غلط ہے یا پھر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کی لیبارٹری غلط ہے ۔ یہ ذہن تسلیم نہیں کرتا ۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ہم کہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے غلط ہیں اور Lower courts کے فیصلے صحیح ہیں ۔

وزیر صحت — جی ہاں ۔ یہ بھی آپ کہہ سکتے ہیں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم غلط ہیں یا وہ غلط ہیں ۔ یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے ۔ قواعد و ضوابط کے تحت یہ ادویات ٹیسٹ ہوتی ہیں ۔ اگلی دفعہ جب اختلاف رائے ہوا تو میں نے انہیں کہا ہوا ہے کہ ہم اپنا وہ سیمپل لے کر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میں آئیں گے جو ہمارے پاس ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں موجود رہتا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ان تک پہنچتے پہنچتے سیمپل بدل

جاتا ہو ۔ یا کوئی ایسا کام نہ ہو جاتا ہو کہ وہ کوئی چیز ہی علیحدہ ٹیسٹ کر رہے ہوں اور علیحدہ چیز ٹیسٹ کر چکے ہوں ۔ پہلے ہم تین سیمپل لیتے تھے لیکن اب ہم نے چوتھا سیمپل بھی لیا شروع کر دیا ہے ۔ ایک کو ہم اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں ۔ وہ معتمد ، صحت کے پاس محفوظ رہتا ہے ۔ اس میں ہیرا پھیری کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اس کو لے کر ہم خود اسلام آباد جائیں گے اور ان کے ہی ٹیکنیشنز ہمارے ایک ایکسپرٹس کی موجودگی میں سیمپل ٹیسٹ کریں گے ۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ آیا نتائج پھر بھی اس طرح ہی نکلتے ہیں یا اس میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی اور حل نہیں ۔

جناب اقبال احمد قریشی — اس کا حل تو یہ بھی ہے کہ آپ اپنی لیبارٹری اور اس کے سسٹم کی improvement کیجیے ۔ یہ کہہ دینا ٹھیک نہیں کہ ایک سپریم لیبارٹری کی ساری رپورٹس غلط ہیں اور آپ کی لیبارٹری کی reports صحیح ہیں ۔

وزیر صحت — میں یہ تو نہیں کہہ رہا ہوں کہ ان کی رپورٹس غلط ہیں ۔ میں تو اختلاف رائے کہہ رہا ہوں کہ ان کی رائے اور ہماری رائے میں فرق ہوسکتا ہے ۔

جناب اقبال احمد قریشی — قانون یہ کہتا ہے کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کا معیا درست ہے ۔

وزیر صحت — یہ تو ہم مانتے ہیں ۔

جناب اقبال احمد قریشی —قانون جو چیز کہہ رہا ہے وہ آپ کو تسلیم کرنی چاہیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین قریشی صاحب ، یہاں آپ نے ضمنی سوال پوچھا ہے ۔ اس کا جواب آپ کو دے دیا گیا ہے ۔ آپ کی تجویز بھی نوٹ کرلی گئی ہے ۔ بعض وجوہات کی بناء پر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو سیمپل اسلام آباد بھیجے جائیں ، وہ راستے میں بدل جائیں ۔ لیکن اس کے بارے میں بھی انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے کہ وہ آئندہ کے لیے اس بات کی بھی خاص تاکید کریں گے کہ جو سیمپل یہاں سے بھیجے جائیں وہ وہاں صحیح حالت میں پہنچیں ۔ اس میں پھر کوئی ایسی غلطی ہو جائے تو اپنے officials کی وساطت سے دوبارہ ان کی چیکنگ کی جا سکتی ہے ۔

جناب اقبال احمد قریشی —بہت بہتر جناب ۔ آپ فرما رہے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

جناب قائم مقام چیرمین اس کے علاوہ آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے ؟

جناب اقبال احمد قریشی جی ہاں - جز "ج" میں طبی ادویات کے نمونہ جات متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ 145 ہوں - میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ لاہور میں آپ کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری میں کوئی بھی qualified آدمی نہیں جو کہ طبی دوائیوں کی چیکنگ کر سکے - اس لیے آپ کس base پر ان کی چیکنگ کرتے ہیں ؟

وزیر صحت—ہم جو طبی نمونہ جات لیتے ہیں وہ صرف یہ چیک کرنے کے لیے لیتے ہیں کہ آیا حکیم حضرات ایلوپیتھک قسم کی ادویات تو نہیں کر رہے dispeus ہم صرف یہ چیک کرتے ہیں - اگر اس میں کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں نکلتی تو ہم سیمپل کو رکھ دیتے ہیں ؟

جناب اقبال احمد قریشی—کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر ایلوپیتھک ادویات کا اور طبی ادویات کا base ایک ہی ہے ؟

وزیرصحت میں تو اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا - مجھے کچھ ایلوپیتھک ادویات کے بارے میں معلوم ہے اور نہ ہی طب کی ادویات کے بارے میں -

جناب اقبال احمد قریشی جناب چیرمین ، مجھے وضاحت کی اجازت دی جائے - ایلوپیتھک ادویات بنیادی طورپر دیسی ادویات اور جڑی بوٹیوں سے derive کی گئی ہیں مثال کے طور پر اپ کے ہاں ephidrine دوا اپنے ڈرین ایلوپیتھک میں عام استعمال ہوتی ہے ، کف سیرپ میں - اس کو انگریزی میں ایفیڈرا کہتے ہیں - ہمارے ہاں پنجاب میں یا سندھ میں اس کو "سوما کالیا" کہتے ہیں - جب سوما کالا کو کسی دوائی میں ڈالا جائے گا اور آپ اس کو ٹیسٹ کریں گے تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے ڈرس کا ٹیسٹ دے گا - اسی طرح "اجوائن" ایک عام چیز ہے - اجوائن میں ھرفائمین ھر سین یہ alkaloids ہوتے ہیں جو اپ کی انگریزی دوائیوں میں بھی پڑتے ہیں - buscopan ایک مشہور دوائی ہے - اس میں اجوائن کا ھرفائمین alkaloids موجود ہے - جب ہم اجوائن کو دیسی دوائی میں ڈالیں گے تو آپ کہیں گے کہ اس میں تو ھرفائمین ہے اس لیے یہ انگریزی دواوں میں آتا ہے - تو گزارش یہ ہے کہ جب تک آپ کے پاس qualified تجربہ کار عملہ نہیں جو کہ آپ کو بتا سکے کہ اس میں دیسی دوائی بھی یہ ٹیسٹ دے سکتی ہے تو اس وقت تک میرے خیال کے مطابق یہ بات غلط ہے کہ آپ یہاں پر کی ادویات کو ٹیسٹ کریں -

وزیر صحت—اس پر بھی ہم اپنے experts کی کمیٹی میں ضرور غور کریں گے کہ آیا اس امر کی ضرورت ہے کہ حکیم ہماری ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے سٹاف میں ہو - لیکن as a non technical person ہماری discussion میں جو بات آئی ہے ، وہ صرف یہ ہے کہ طب اور ایلوپیتھک ادویات میں واضح فرق ہے - اور یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا اس دوائی میں ایلو پیتھک میڈیسن ہے یا نہیں ، ہمیں حکیم کی ضرورت نہیں - یہ بات ہمارے محکمے میں کئی دفعہ discuss ہو چکی ہے - سیکرٹری صاحب شاید وضاحت کرنی چاہیں ۔

معتمد صحت (بریگیڈیر منظور ملک)—طب کے سیمپل اس لیے جاتے ہیں کہ ان کے اندر کوئی خطرناک ایلوپیتھک کی drugs نہ ہوں - مثال کے طور پر حکماء cartisone ڈال دیتے ، anti biotic ڈال دیتے ہیں اور اس کے بعد کچھ narcotics اپنی دوائیوں میں ڈال دیتے ہیں - اس کے لئے ہم نے یہ سوچا ہوا ہے کہ anything which is dangerous to health اگر ان کے اندر ہو تو وہ ہم find out کرتے ہیں - صرف اس برانچ کے اندر ایسی کوئی بات نہیں جو وہ claim کرتے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ اس کے اندر کون سے alkaloids ہوتے ہیں - اپنی ڈرا کے اندر یعنی ڈرین ہے - یہ ہم چیک نہیں کرتے - جتنے سیمپل لیے گئے ہیں ، ان میں صرف یہ چیک کیا گیا ہے کہ ان کے اندر کوئی dangerous drug تو نہیں ہے جو کہ مضر صحت ہو - یہ اس لیے لیے جاتے ہیں کہ اطباء نے اپنی دوائیوں کو standardise کیا ہے ، فارما کوپیا بنا کے apporove کروا لیا ہے تو پھر اس کے بعد ہم اگر ان کی standar dization چیک کریں گے تو طب کے لیے کوئی check رکھنا ضروری ہو گا - ہم نے طب کے خواص کو ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری میں نہیں ڈالا -

جناب اقبال احمد قریشی—میں گزارش کروں گا کہ جناب سیکرٹری ہیلتھ فرما رہے ہیں کہ ''ہم اور وہ'' - جناب سکریٹری صحت ہیں - اس میں تمام قسم کے طریقہ ہائے علاج شامل ہیں - اس ''ہم'' میں طب بھی ہے ، ایلوپیتھک بھی ہے ، ہومیوپیتھک بھی ہے -

وزیر صحت—لیکن جب وہ ''ہم'' کہتے ہیں تو وہ بحیثیت ڈاکٹر ہیں ۔

جناب اقبال احمد قریشی—وہ یہاں پر ڈاکٹر نہیں ہیں ۔ بحیثیت سیکرٹری صحت یہاں پر تشریف رکھتے ہیں - دوسرے میں جناب سیکریٹری صاحب سے گزارش کروں گا کہ ابھی انہوں نے cartisone کا ذکر کیا ،

anti biotics کا ذکر کیا - کیا یہ فرمائیں گے کہ آگ میں ہے یا نہیں
آگ ایک عام مستعمل چیز ہے ۔ اس میں cartisone موجود ہے کے پتوں
میں antibiotics properties موجود ہیں ۔ ہماری بہت سی دوائیاں ایسی
ہیں کہ جن کی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میں comparative studies کی
گئی تھی - وہ سٹڈیز بتاتی ہیں کہ آپ پنسلین کے anti biotics کے مقابلے کی
دوائیں طب میں موجود ہیں - یہ وفاقی حکومت کی رپورٹ ہے - میں گزارش
کر رہا تھا کہ یہ ایک logical بات ہے کہ آپ ایسے شخص کو وہاں
appoint کیجئے جو جانتا ہو اور آپ کو بہتر طور پر بتا سکے ۔ میں یہ
نہیں کہہ رہا کہ آپ یہ کیجئے کہ وہاں پر اس کو ضرور رکھ لیجیے! جو
اسی کوٹیسٹ کرے ۔ ٹیسٹ آپ کے لوگ ہی کریں گے کیمسٹ کریں گے -
لیکن کوالٹی کنٹرول بورڈ میں اور لیبارٹری میں ایسا ایک آدمی ہونا چاہیے
جو آپ کو بتا سکے کہ traces میں اگر ایک چیز ہے ، آپ فرما رہے ہیں ،
cartisone ، تو اگر traces cartisone میں ہے تو وہ اگ سے بھی آ سکتی
ہے ۔ اگر cartizone per centage میں موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہے
کہ وہ اس میں شامل کی گئی ہیں - اس طرح and biotic properties اگر
traces میں بالکل minor ہیں تو وہ کسی بھی ایسی چیز سے آ سکتی ہیں
جیسے ہم ''دافع تعفن '' کہتے ہیں ، جس سے تعفن ختم ہوتا ہے - بہت
سی دوائیوں میں ، جڑی بوٹیوں میں ، anti biotic Properties موجود ہیں -
لیکن وہ بہت minor ہوتی ہیں -

معتمد ، صحت—اقبال صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ anti-biotic
کا مطلب کیا ہوتا ہے to be very frank, I am very sorry to point out
,,bio'' means live sence یہ وہ چیزیں ہوتی - جو کہ live sence
سے draw کی جائیں اور live کے against استعمال کی - میری سمجھ میں
یہ بات نہیں آئی ہے اقبال صاحب کہہ رہے ہیں کہ anti biotic ان کی
دوائیوں میں ہوتی ہیں - یہ تو جڑی بوٹیوں میں نہیں ہوتیں - except
کیمیکلز جو ہوتے ہیں chem-otherapy وہ ہو سکتی ہیں - مگر anti biotic
نہیں ۔

وزیر صحت—ایک منٹ - میں نے عرض کیا ہے اس بات پر غور
کریں گے اور آپ کی اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کریں گے -

جناب اقبال احمد قریشی—جناب چیئرمین - میں سیکریٹری
صاحب کو anti biotic کے متعلق جواب دے دوں -

وزیر صحت—نہیں - یہ بحث کا forum نہیں ہے - we will give you an opportunity آپ ہمارے پاس آئیے اور ہم آپ discuss کریں گے -

جناب اقبال قریشی—اگر جناب چیئرمین مجھے اجازت دیں تو میں سیکریٹری صاحب کو جواب دے دوں - جناب سیکریٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ جڑی بوٹیوں میں anti biotic properties نہیں ہیں - شاید وہ یہ بھی کہہ دیں کہ وٹا من نہیں ہیں - آپ کی institute of health Islamabad کی رپورٹ میرے پاس موجود ہے آپ پسند فرمائیں تو میں آپ کو پیش کر دوں اگر کل سیشن ہو تو - اس میں انہوں نے comparative stduy کی ہے - جس میں anti biotic دواوں اور جڑی بوٹیوں میں anti biotics proporties کا مقابلہ کیا گیا ہے - ورلڈ آرگنائزیشن نے ایک مراسلہ بھیجا ہوا ہے کہ اگر یہ دوائیں واقعی موجود ہیں اور اتنی effective ہیں ہمیں یہ سہولت کی جائیں ہم ان پر ریسرچ کرنا چاہتے ہیں - ان کی ایک ٹیم آ کر ان کے extracts سے جو چیزیں بنی ہوئی تھیں لے گئے ہیں - سیکرٹری صاحب یہ فرما رہے ہیں anti biotic propertiles طبی ادویات میں نہیں ہیں - میں یہ کلام نہیں کر سکتا کہ آیا ان کی رپورٹ غلط ہے یا سیکریٹری صاحب غلط فرما رہے ہیں -

جناب قائمقام چیئرمین—اقبال قریشی صاحب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو نکتہ آپ نے اٹھایا ہے بہت اہم ہے بہتر ہوگا کہ آپ اسمبلی سیشن کے بعد کسی وقت ان سے اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کرلیں - میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے -

جناب اقبال احمد قریشی—جناب والا یہ آخری سوال تھا کہ نیشنل انسی ٹیوٹ اسلام آباد میں کتنے کوالیفائیڈ لوگ ہیں - اس کا آپ نے جواب دیا ہے ایک ہے - آپ کی سوریم لیبارٹری جس میں آپ کے samples ٹیسٹ کیے جاتے ہیں - وہ امن جات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ ان کے پاس ایک کوالیفائیڈ آدمی ہونا چاہئیے تاکہ وہ صحیح رپورٹ دے سکیں -

وزیر صحت—یہ ان کا آدمی لیبارٹری میں نہیں ہے - لیکن نیشنل انسٹی ٹیوٹ میں ریسرچ وغیرہ میں مدد کرتا ہے لیبارٹری میں ان کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے -

جناب اقبال احمد قریشی—اس میں تفصیل - نہیں دی گئی تھی -

وزیر صحت—میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ he is a part of the national institute of health لیبارٹری اور ٹیسٹنگ کے عملے میں سے نہیں ہے۔

جناب اقبال احمد قریشی—شکریہ۔

ایم بی بی ایس کورس پاس کرنے کی مدت کا تعین

38—ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ (خاتون کونسلر ضلع کونسل میانوالی) کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ماہ اگست 1982ء میں ایف ایس سی کا امتحان پاس کرنے والے طلباء کو ستمبر 1983ء میں میڈیکل کالجوں میں داخلہ ملنے کی توقع ہے۔

(ب) آیا یہ حقیقت ہے کہ سول میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کورس کی میعاد 7 سال ہے جبکہ آرمی میڈیکل کالج میں یہی میعاد 5 سال ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سول میڈیکل کالجوں میں بھی آرمی میڈیکل کالج کی طرح مذکورہ کورس کی مدت سات سال کی بجائے پانچ سال مقرر کرنے کو تیار ہے؟

وزیر صحت (چوہدری حامد ناصر)

(الف) جی ہاں

(ب) ہمارے ہاں بھی پانچ سال کا کورس ہے

(ج) جزو (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے

تاج پورہ لاہور میں فلیٹوں کی تعمیر

357۔ حاجی مقصود احمد بٹ۔ صدر انجمن تاجران (رجسٹرڈ) لاہور) کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت ایک جامع منصوبہ کے تحت کم آمدنی والے افراد کے لئے تاج پورہ لاہور کے علاقے میں تین منزلہ فلیٹ تعمیر کرنے کے ایک منصوبے پر عمل درآمد کر رہی ہے تاکہ رہائش کا مسئلہ حل کیا جا سکے۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ان فلیٹوں کو دیگر سڑکوں کے علاوہ ایک بڑی سڑک جو غالباً 120 فٹ چوڑی ہے سے ملایا جائے گا اور یہ سڑک نہر کے بائیں کنارے تک جائے گی ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سرکاری زمین کے ساتھ ایک پرائیویٹ سکیم کے تحت حفیظ کالونی غازی آباد مغلپورہ لاہور میں لوگوں نے چار ہزار روپے فی مرلہ کے حساب سے زمینیں خرید کی ہوئی ہیں اور زمینوں پر پختہ مکانات بھی تعمیر کئے جا چکے ہیں ۔ اور حکومت ان پرائیویٹ زمینوں کو سڑک کی خاطر برائے نام معاوضہ پر حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ جس سے وہاں کے مکین بے گھر اور بے آسرا ہو جائینگے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت ان بے گھر ہونے والے غریب عوام کو تعمیر کا معاوضہ اور متبادل اراضی کسی قریبی جگہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ (میاں صلاح الدین)

(الف) جی ہاں

(ب) جی ہاں

(ج) اس علاقہ میں ''حفیظ کالونی'' نام کی کوئی پرائیویٹ سکیم ایل ڈی اے سے باقاعدہ منظور شدہ نہ ہے ۔ یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے اس جگہ پر تاج پورہ فلیٹس تک جانے کے لئے ایک سڑک بنانے کی منصوبہ بندی کر رکھی ہے یہ بھی درست ہے کہ اس مجوزہ سڑک کی نشان زدہ حدود میں چند ایک مکان حائل ہوتے ہیں ۔ ایسے تمام متاثرین کو ان کی زیر آمد سکیم جائیداد کے عوض گورنمنٹ کے منظور شدہ قواعد کے تحت معاوضہ بصورت پلاٹ و نقد معاوضہ دیا جائے گا ۔

(د) حکومت کے منظور شدہ قواعد کے تحت متاثرین کو تعمیر کا معاوضہ اور متبادل اراضی قریبی جگہ پر دینے کی منصوبہ

بندی بھی کرلی گئی ہے یہ معاوضہ بعد از حصول جائیداد مناسب وقت پر ادا کر دیا جائے گا۔

مینار پاکستان کی تعمیراتی فنڈز کی تفصیلات

388۔ جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران) — کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مینار پاکستان (یادگار قرار پاکستان) کی تعمیر کے لیے ابتدا سے لے کر 1983ء تک کس قدر فنڈ جمع ہوئے تھے ۔

(ب) متذکرہ مدت میں ہر سال آمدن و خرچ اور بقایا موجودہ رقم کا گوشوارہ کیا ہے ۔ نیز جن جن مدات پر رقوم خرچ کی گئی ہیں ان کی علحیدہ علحیدہ تفصیل دی جائے ۔

(ج) آیا مذکورہ فنڈ سے مینار پاکستان کی تعمیر کے علاوہ بھی کسی دوسری مد میں رقوم خرچ کی گئی ہیں اور کس قدر ۔ اگر ایسا ہے تو کیا دوسری مد میں رقوم صرف کرنے کا محکمہ مجاز تھا ۔

(د) مینار پاکستان میں جب سے لفٹ نصب ہوئی ہے اس سے آج تک کس قدر آمدن ہوئی ہے ۔ نیز اس کا ہر سال کا گوشوارہ آمدن و خرچ کیا ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (میاں صلاح الدین)

(الف) اپریل 1982ء تک کل رقم مبلغ 2|366|38 روپے جمع ہوئی ۔ مئی 1982ء سے اگست 1983ء تک جب سے مینار پاکستان ایل ڈی اے کی تحویل میں آیا ، کے عرصہ کے دوران کل آمدن 422386.09 روپے ہوئی ۔

(ب) مینار پاکستان مئی 1982ء کو ایل ڈی اے کی تحویل میں آیا ۔ اس وقت مینار پاکستان کے فنڈ میں مبلغ 3089322 روپے جمع تھے ۔ مگر یہ رقم بحکم لاہور ہائی کورٹ میاں عبدالخالق ٹھیکیدار کے کلیم کے باعث منجمد کر دی گئی ۔ اس وقت جو ریکارڈ ایل ڈی اے کو دیا گیا اس میں ہر سال آمدن و خرچ کا گوشوارہ نہیں اور نہ ہی کوئی کیش بک یا سالانہ بجٹ موجود ہے ۔ جس سے ہر سال کا آمدن و خرچ کا گوشوارہ تیار کیا جا سکے ۔ بہر حال پرانے ریکارڈ کی چھان بین سے مندرجہ ذیل اخراجات کی تفصیل

بل بھی کہ مسٹر وائی اے صدیقی سابق سپرنٹنڈنگ انجنیئر فسٹ پروانشل بلڈنگ ڈویژن و سیکرٹری مینار پاکستان کمیٹی کے ایک نوٹ کے مطابق خرچ ہوئے تھے :-

1 - ادائیگی تعمیراتی فرم میاں عبدالخالق اینڈ کمپنی	4300649
2 - خرید سیمنٹ	0324776
3 خرید پتھر	624716
4 - پتھر تراشوں کی ادائیگی	1007754
5 - متفرق اخراجات	72640
6 - پتھر کاٹنے کی مشین کی خرید	32496
7 - خرید لفٹ و تنصیب	99720
8 - ادائیگی آرکیٹیکٹ چارجز	4200
9 - خرید ٹائپ رائٹرز بجلی	4200
10 - واپسی سیکورٹی ٹھیکیداران	90000
11 - جنرل کنکشن سیکورٹی	5000
12 - اخراجات بجلی	2016
کل میزان اخراجات تعمیر مینار	7198167

(ج) گورنر مغربی پاکستان کے حکم سے مندرجہ ذیل رقوم دوسرے اداروں کو منتقل ہوئیں -

1 - ہاؤس اینڈ کیٹل شو کمیٹی کو منتقل شدہ رقوم برائے فورٹریس سٹیڈیم - خط نمبر (ایل) - 1/72/1 - 61 بتاریخ 13 ستمبر 1969ء	6000000
2 - پاکستان ھاکی فیڈریشن کو منتقل کی گئی رقوم خط نمبر (ایل) - 1-172 - 61 بتاریخ 10 ستمبر 1970ء -	1200000
3 - صوبائی کنسالیڈیٹڈ فنڈ کو منتقل کی گئی رقوم	4900000
کل میزان	12100000

شہر اقبال میں منصوبہ جات کی تکمیل

396 - کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف ۔ (میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ) ۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے مالی سال 1983-84ء میں Urban Development کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور متذکرہ رقم میں سے ترقیاتی ادارے مثلاً ایل ڈی اے، ایس ڈی اے، ایم ڈی اے کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے ۔

(ب) آیا یہ حقیقت ہے کہ جناب گورنر صاحب کی ھدایت کے مطابق میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سیوریج سکیم کی Extension اور واٹر سپلائی کے منصوبہ جات سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے بھجوائے تھے اور متذکرہ منصوبہ جات کے لئے ادائیگی کی شرط میں خصوصی رعایت دی گئی تھی ۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ دونوں منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کئے گئے ۔

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سیوریج سکیم کا منصوبہ شامل نہ کرنے سے جو 2 کروڑ روپے کا سابقہ منصوبہ جزوی طور پر پورا کیا گیا ہے اس سے علاقہ کے عوام مستفیض نہ ہو سکیں گے ۔

(ہ) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو شہر اقبال پر مہربانی فرماتے ہوئے کیا حکومت متذکرہ منصوبہ جات کو مالی سال 1983-84ء میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (میاں صلاح الدین) ۔

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 1983-84ء میں اربن ڈویلپمنٹ کیلئے 47'53'03'000 روپے مخصوص کئے گئے ھیں ایل ڈی اے

ایم۔ڈی۔اے اور ایف۔ڈی۔اے کے لئے درج ذیل رقوم رکھی گئی ہیں ۔

ایل۔ڈی۔اے (اربن ونگ)	10,68,00,000
ایل۔ڈی۔اے (واسا)	3,50,00,000
ایف۔ڈی۔اے (اربن ونگ)	2,54,00,000
ایف۔ڈی۔اے (واسا)	11,96,00,000
ایم۔ڈی۔اے	4,20,00,000

(ب) حقیقت ہے کہ سیوریج سکیم سیالکوٹ (extension) اور واٹر سپلائی کے منصوبہ جات سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کا معاملہ ماہ مئی کے اختتام پر ہونے والے پنجاب کونسل کے اجلاس میں زیر بحث آیا تھا اور جناب گورنر صاحب نے احکامات صادر فرمائے تھے کہ ان منصوبہ جات کی شمولیت پر بنائے استحقاق غور کیا جائے گا ۔

(ج) یہ منصوبہ جات 1983-84ء میں شامل نہیں کئے گئے کیونکہ محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات نے پیشگی ادائیگی کی شرط میں خصوصی رعائت نہیں دی اور نہ کارپوریشن نے ہی کسی قسم کی پیشگی ادائیگی کی ۔

(د) اس منصوبہ کی تکمیل سے شہر کی بیشتر آبادی اور علاقہ نکاسی آب کی سہولت سے مستفیض ہو رہا ہے ۔

(ہ) اگر میونسپل کارپوریشن اپنے حصہ کی رقم کی ادائیگی پیشگی کر دے تو یہ منصوبہ جات سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 1984-85ء میں شامل کرنے پر غور کیا جائیگا ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف ـــ سوال جوابات الف جزو سے ظاہر ہوتا ہے کہ اربن ڈویلپمنٹ کے لئے تقریباً 47 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے جس میں سے 33 کروڑ روپے تین بڑے بڑے شہروں جن کے اپنے وسائل بہت زیادہ ہیں کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے لئے رکھا گیا ہے میرے سوال کا مقصد تھا کہ 75% تو یہ تین ڈویلپمنٹ اتھارٹیز لے جاتی ہیں بقیہ 25 % چھوٹے چھوٹے قصبوں کے لئے مختص ہے ۔ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ چھوٹے شہروں کو جن کی تعداد بہت زیادہ ہے آپ 25 % دے رہے ہیں ۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ انکی ترقی کے لئے واٹر سپلائی کے لئے ڈرینج کے لئے ہاؤسنگ کالونی کے لیے اس 25% کی رقم کو بڑھا دیا جائے ۔

اور اگر یہ 25 کی رقم کو بڑھایا نہیں جا سکتا تو ہماری درخواست ہو گی کہ سیالکوٹ کے لئے بھی ایک Development Authority اتھارٹی بنا دیں تاکہ جو رقوم ہمیں اس طریقے سے نہیں مل سکتیں وہ شاید ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ذریعے مل جائیں ایک مثال اپنی بات کو واضح کرنے کے لئے دونگا کہ فیصل آباد میں ہزاروں کی تعداد میں پلاٹ بنائے گئے ہیں ہاؤسنگ کالونیز بنائی گئی ہیں ۔ لیکن سیالکوٹ کی ہاؤسنگ کالونی 1973 سے التوا میں پڑی ہے اور اس کے لئے مختلف وجوہات بیان کی جا رہی ہیں ۔ ہر سال اے ڈی پی میں ایک لاکھ روپیہ دیا جاتا ہے اگر ہماری یہ بھی کوئی اتھارٹی ہوتی تو ممکن ہے کہ جو کام دس سال میں نہیں ہو سکا وہ ایک دو سال میں تکمیل پا جاتا میری استدعا ہے کہ اگر آپ کو اربن ڈویلپمنٹ کے لئے پیسے نہیں مل رہے تو انکے لئے بھی اتھارٹیز بنائی جائیں ۔

جناب قائمقام چیئرمین—یہ ایک تجویز ہے ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف— میں یہ وزیر صاحب سے پوچھ رہا ہوں کیا یہ ممکن ہے کیا ایسا ہو سکتا ہے ؟

جناب قائمقام چیئرمین آپ کی تجویز ہے کہ آپ کے شہر میں بھی ایک ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دی جائے ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف— اگر ڈویلپمنٹ کے لئے صحیح طور پر پیسہ نہیں ملتا ۔ یہ میرا سوال وزیر صاحب سے تھا ۔ جہاں تک سوال کے جز ب د ج کا تعلق ہے اس ایوان میں نے جناب چیئرمین سے گذارش کی تھی کہ ہماری کارپوریشن کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ ہم حکومت کی شرائط کے تحت واٹر سیوریج سکیموں کے لئے 1/3 حصہ پیشگی جمع کرا سکیں ۔ اس سلسلے میں ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں آپ بھی شامل تھے ۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ سیالکوٹ شہر کے لئے relaxation دی جائے گی لیکن مجھے افسوس ہے کہ جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا جب کہ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے یہ بات واضح کی تھی اور کہا تھا کہ یہ شرط relax کر دی جائے گی ۔ چیئرمین صاحب کا وہ فرمان درست ہے یا یہ فرمان درست ہے کہ relax کر دی جائیگی ۔

جناب قائمقام چیئرمین کونسی شرط relax کی جائیگی ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — یہی شرط کہ اگر کوئی میونسپل اربن کونسل کسی پراجیکٹ کو پروونشل اے ڈی پی execute کرانا چاہتی ہے تو ٹوٹل کاسٹ کا 1/3 حصہ پیشگی جمع کرائے گی - میں نے گذارش کی تھی اور جناب گورنر صاحب کو بھی اپیل کی تھی اور جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا اور چیئرمین پی اینڈ ڈی نے اعلان کیا تھا کہ سیالکوٹ کے لئے یہ شرط relax کر دی جائے گی میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ چیئرمین منصوبہ و ترقیات کا وہ بیان درست تھا یا میرے سوال کا یہ جواب درست ہے ۔

جناب قائمقام چیئرمین — میاں صاحب آپ اس ضمن میں کچھ فرمانا پسند کریں گے ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ —(میاں صلاح الدین) - تم کو اس پر کیا اعتراض تھا ؟

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — مجھے تو بہت زیادہ اعتراض ہے میں نے سب سے پہلے یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ اربن ڈویلپمنٹ کا 75 فیصد تین اداروں کو دے دیتے ہیں اور 25 فیصد ہمارے لئے ہوتا ہے تو میں (الف) کے جواب میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ ہمیں ایڈ نہیں دے سکتے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ سیالکوٹ میں ایک ایس - ڈی اے (Sialkot Devolpment Authority) بنا دیں - اگر آپ نے سیدھے طریقے سے کوئی گرانٹ یا ایڈ نہیں دینی تو پھر یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ وہاں ڈویلپمنٹ اتھارٹی بن جائے - آپ کا تو اپنا شہر ہے اس طرف تو آپ خصوصی توجہ دیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ — اس کے متعلق اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ چیز کیبنٹ کے سامنے رکھ دونگا ۔ اگر کیبنٹ میں منظوری مل گئی تو سیالکوٹ میں بھی آپ کے لئے ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دی جائے گی

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — اگر آپ خصوصی توجہ دینگے کہ آپ کو اس شہر سے نسبت ہے تو پھر یہ ممکن ہے کہ یہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بن جائے ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ— دیکھئے ۔ پہلے بھی آپ کے وہاں سیوریج سکیم تھی جو پانچ چھ سال تک delay رہی کارپوریشن والوں نے زمین دی تھی ۔ اسکے بعد زمین کی قیمت زیادہ ہوگئی ۔ پھر وہ آپ نے واپس لے لی ۔ اس کا بھی آپ نے کیس کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کم از کم تین چار گنا رقم اسپر زیادہ خرچ کرنی پڑی ایم ۔ ایل آئی کے تحت وہ زمین ہمیں ضبط کرنی پڑی ۔ ۔ پھر اس پر ہم نے کام شروع کیا تو اگر آپ کہتے ہیں کہ وہاں ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنادی جائے تو میں یہ تجویز کیبنٹ میٹنگ میں گورنر صاحب کے سامنے رکھ دونگا ۔ اگر وہ مان گئے تو ہم ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دیں گے ۔ یہ تو ایک جنرل پالیسی ہوگی کیونکہ تین ڈویلپمنٹ اتھارٹیز ملتان لاہور اور فیصل آباد میں پہلے ہی قائم ہیں ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — جناب والا ۔ یہ کارپوریشن جن کے اپنے وسائل بہت زیادہ ہیں اور جن کی اپنی کروڑوں کی آمدنی ہے انکے لئے تو 75 فیصد اربن ڈویلپمنٹ پر خرچ کر دیتے ہیں ہیں لیکن چھوٹی چھوٹی کارپوریشنیں اور چھوٹے چھوٹے شہروں جن کے اپنے وسائل بہت کم ہیں ان پر خرچ کرنے کے لئے آپ 25 فیصد چھوڑتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے یہ سراسر زیادتی ہے اور میرا پوائنٹ اس لئے Justify ہو جاتا ہے جب میں عرض کرتا ہوں کہ یہی ایک طریقہ ہے اربن اداروں کو ڈویلپ کرنے کیلئے ہیں ایک ڈویلپمنٹ اتھارٹی دے دیں اس طریقے سے ہو سکتا ہے ہمارا ان سے conflict ہو جائے لیکن شاید اس طرح اور اسی بہانے سے شہر اقبال کی ترقی ہو جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین — (ملک اللہ یار خان) اب آپ تشریف رکھیں ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — جناب والا ۔ ابھی تو انھوں نے میرا دوسرا جواب دینا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین — کونسا

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — جناب والا ۔ وہ جو کمیٹی بنی تھی اس ضمن میں جواب دینا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (ملک اللہ یار خان)—آپ کو یاد ہے میں ابھی گذارش کرونگا ۔ اگر خالد صاحب تشریف رکھتے ہیں تو اس ضمن میں کچھ فرمانا چاہیں گے ۔

وزیر مالیات ، آبکاری و محصولات (میاں محمد نواز شریف)

جناب والا اصل میں یہ سوال میاں صاحب سے نہیں ہے ہونا چاہیے تھا کیونکہ یہ سبجیکٹ نہیں ہے جیسا کہ کل یہاں خاص تفصیل سے بحث ہوئی اور جناب گورنر صاحب نے بھی یہ کہا کہ لوکل باڈیز کے ادارے اپنی انکم بڑھائیں - نیا ٹیکس لگائیں - ان کو ہم نے بڑی طاقت دی ہے کہ وہ نیا ٹیکس لگا کر اپنی انکم بڑھائیں - جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ڈویلپمنٹ اتھارٹی دی جائے تو جسطرح میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ اگرچہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ملتان میں - فیصل آباد میں اور لاہور میں ہے لیکن فیصل آباد میں ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہونے کے باوجود بھی وہاں کے مسائل اتنے سنگین ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ سیالکوٹ شہر اب بھی اس سے بہتر ہے تو ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہونے سے یہ نہیں ہو جائے گا کہ ان کے شہر کے مسائل راتوں رات حل ہو جائیں گے - ان کو ڈویلپمنٹ اتھارٹی دینے سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے پاس اتنے وافر وسائل نہیں ہیں کہ وہ ہر جگہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا کر وہاں کے مسائل حل کر سکے - ان کے مسائل سے مجھے تھوڑی بہت آگاہی ہے - خواجہ محمد صفدر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ان کے سوریج وغیرہ کے مسائل بڑے سنگین ہیں اور اس کے لئے پیسہ درکار ہے - یہ مسئلہ حکومت پنجاب کے زیر غور آیا تھا اور ہم نے اس پر غور و خوض بھی کیا - لیکن ہم نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ ان کو اس مسئلہ پر قابو پانے کے لئے کسی شکل میں کوئی گرانٹ یا کوئی رقم مہیا کی جائے۔ اس طرح تو پھر وہ مسئلہ آگے چلتا رہتا ہے اور دوسرے بھی ایسے بے شمار شہر جن کی ضروریات اسی طرح کی ہوتی ہیں وہ بھی demand کریں گے - مگر سب سے بنیادی ضرورت یہ ہے کہ یہ اپنے طور پر اپنے وسائل بڑھائیں جیسا کہ گورنر صاحب نے ان کو کہا ہے کہ آپ ٹیکس لگائیں اور اپنی انکم بڑھائیں ، میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جو پنجاب کونسل کی میٹنگ ہو گی اس سے پہلے ذمہ دار چیئرمین یا میئر صاحبان کچھ نہ کچھ ٹیکس لگائیں اور پھر کر میٹنگ attend کریں اور بتائیں کہ ہم نے نیا ٹیکس لگایا ہے اور اتنی income generate کی ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین میاں صاحب سوال یہ ہے کہ صوبے میں جو آرٹیفیشل کارپوریشنیں کام کر رہی ہیں وہ آئین میں ان کو سہولتیں حکومت کی طرف سے فراہم کی جا رہی ہاں ان کا خیال ہے کہ

وہی رعایت اور سہولتیں جو موجودہ کارپوریشن یا ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو حکومت کی طرف سے حاصل ہیں ان کو بھی دی جائیں - دوسرے شہروں کی جتنی کارپوریشنیں ہیں اگر وہاں بھی یہ ترقیاتی ادارے کام کرنا شروع کر دیں تو وہ رعایت اور سہولت جو حکومت کی طرف سے ان شہروں کو دی جا رہی ہے وہ ان کے شہر کو بھی دی جائے حالانکہ وہ ان سے چھوٹے ہیں اور ان کے وسائل بھی ان شہروں سے کم تر ہیں -

وزیر مالیات، آبکاری و محصولات - جناب والا میں ان کا پوائنٹ اچھی طرح سمجھ گیا ہوں اور اس ہی کا جواب دے رہا ہوں۔ اس طرح تو ترقیاتی ادارے کارپوریشنوں کے بعد بڑے بڑے اضلاع میں اور بڑے بڑے شہروں میں کھولنے پڑیں گے اور پھر یہ سلسلہ لامتناہی ہو جائے گا اس وقت جو ہماری ڈویلپمنٹ اتھارٹیز دوسرے شہروں میں کام کر رہی ہیں ان میں حکومت کا خاصا بجٹ جا رہا ہے - لیکن آپ یہ دیکھیں کہ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں اور ہم نے اپنے کمرشل ریونیو بڑھانے کی کوشش کی ہے - ایک مد جو کہ پراپرٹی ٹیکس ہوتا ہے اس میں 85 فیصد حصہ آپ کو منتقل کرتے ہیں - اس میں بھی ہم نے خاص انکم increase کی ہے - پچھلے چند سالوں سے وہ share آپ ہی کو ملتا ہے - ہم جب اپنے طور پر کوشش کرتے ہیں اپنے ریونیو اور اپنی کلیکشن کو بہتر بنانے کے لئے تو آپ کو اس کا حصہ pass on کرتے ہیں تو کیوں نہیں آپ اپنے طور پر کوشش کرتے کہ آپ بھی اپنے ریونیوں بڑھائیں - میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ ٹیکس جو آپ عائد کر رہے ہیں ان میں improvement کی خاصی گنجائش ہے - ایک تو آپ ان میں سے اپنی کلیکشن کریں دوسرے آپ یہ کوشش کریں کہ کوئی نیا ٹیکس عائد کیا جائے جس سے آپ کی انکم مزید جنریٹ ہو تاکہ آپ کی ضروریات پوری ہو سکیں -

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف - جناب والا - آپ نے پوری وضاحت سے اس بات کو explain کیا ہے اور میں وزیر صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے وسائل بڑھانے چاہیں - بات اپنے وسائل کی بڑھانے کی نہیں بات اس وقت یہ ہو رہی ہے کہ جو سہولتیں اور مراعات ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو ملتی ہیں وہ اربن کونسلز کو نہیں ملتی ہیں جیسے ہماری چھوٹی سی کارپوریشن سیالکوٹ ہے، گوجرانوالہ ہے - سرگودھا ہے - ہماری یہ گذارش ہے کہ اگر ہمیں سیدھے طریقے سے کوئی ایڈ نہیں مل سکتی تو ایک ہی طریقہ کار ہمارے پاس رہ جاتا ہے کہ ہم ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنوا کر گورنمنٹ سے وہ سہولت لے لیں - میرا پوائنٹ یہ ہے کہ

وسائل بالکل بڑھانے چاہئیں اور ہم وسائل بڑھا بھی رہے ہیں ۔ ہم اس بارہ میں مختلف طریقے اختیار کر رہے ہیں لیکن ہمارے وسائل اتنے نہیں بڑھ سکتے کہ ہم اپنے مسائل سے cope with کر سکیں ۔ ۔ بس یہی ہمارا معاملہ ہے ۔ جناب والا ۔ میں جو دوسری بات آپ سے کر رہا ہوں اس کا جواب بھی ضروری چاہئے کہ جو کمیٹی بنائی گئی تھی جس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ شرط relax کر دی جائے گی ۔ اس کا کیا بنا ؟ اس سلسلہ میں چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اس فیصلے کو نوٹ بھی کیا تھا اور آپ کی صدارت میں وہ میٹنگ ہوئی تھی لیکن اس کے بعد پھر جو ہمیں جواب بھیجا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ آپ کا یہ منصوبہ 1983-84ء میں بھی شامل نہیں کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر آپ ستر لاکھ روپیہ جمع کرا دیں تو پھر 1984-85ء میں سوچا جائے گا ۔ تو میں اس سلسلے میں یہ دریافت کرنا چاہونگا کہ کونسی بات درست ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ خالد صاحب ۔ آپ اس بارے میں کچھ کہنا پسند فرمائیں گے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ ۔ جناب خالد جاوید جناب والا ۔ یہ نکتہ پہلے بھی اٹھایا گیا تھا اور جناب گورنر نے حکم دیا تھا کہ ہم case to case basis پر ہر کارپوریشن کے جو ایسے بڑے شہر ہیں مثلاً لاہور ، فیصل آباد اور ملتان کے بعد جو دوسرے شہر ہیں ۔ ان کے بارے میں ہم consider کر سکتے ہیں ۔ یہ انہوں نے آخری اجلاس میں کہا تھا ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — جناب والا ۔ سیالکوٹ کے معاملے میں کس طرح consider کیا گیا تھا ؟ چونکہ مجھے categorically کہا گیا تھا کہ آپ کے لئے اس شرط کو relax کر دیا گیا ہے تو ان کے حکم کے تحت ہم نے یہ دو سکیمیں بھجوائی تھیں ۔ ہماری سکیمیں رجوع ہو چکی تھیں اور اب recently ہم سے کہا گیا ہے کہ ہم undertaking دیں کہ ہماری جو کٹوتی ہو رہی ہے وہ at source ہوتی رہے گی ۔ تو اس بارے میں یہ understand کر رہا ہوں کہ شاید ہمیں relaxation مل گئی ہے اس لئے میں وضاحت چاہوں گا چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے کہ کیا واقعی ہمیں relaxation مل چکی ہے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ — جناب والا ۔ پہلی تو بات یہ ہے کہ یہ موقع نہیں ہے جب کہ سکیموں کی sanction ہوتی ہے ۔ 1984-85ء کا بجٹ جون 84ء سے شروع ہوگا یہ سکیمیں approval کے لئے منظوری کا تعلق ان کے funding کی منظوری سے نہیں ہوتا ۔ میں شاید یہ

پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ اگر آپ نے سکیم دے دی ہے تو یہ ہمارے پاس ابھی تک نہیں آئی - لیکن اگر وہ سکیم آپ نے بھیجی ہے تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے اور اتھارٹی بنانے سے اگر وسائل مل سکتے ہوں تو ہم ہر جگہ ہی اتھارٹی بنا دیں گے - اتھارٹی بنانے سے وسائل نہیں ملتے اتھارٹی اس لئے بنائی جاتی ہے کہ کئی بڑے پراجیکٹ ہوتے ہیں جن foreign funding ہوتی ہے foreign loans ہوتے ہیں - ان کو execute کرنے کے لئے project condition وہی لگا دیتے ہیں کہ اتھارٹی ہونی چاہیے اگر آپ کا پراجیکٹ ہے تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے - جہاں تک آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جو ایک چوتھائی پہلے ڈیپازٹ کراتے تھے اس کو relax کر دیا جائے - اس پر بھی آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے اجلاس میں اس پر بحث ہوئی تھی اور ہم نےعرض کیا تھا کہ ہم ضرور غور کریں گے - ہماری جس کمیٹی نے اسے دیکھا ان کو اس کے متعلق اور بھی بہت سے شکوک تھے - لیکن پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ اتنی لمبی لائن ان لوگوں کی ہے جنھوں نے پیسے جمع کرا دیئے ہیں کہ ہم ان کی ڈیمانڈ بھی meet نہیں کر سکتے - لہذا اس شرط کو relax کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو میں تین گزارشات کر رہا ہوں نمبر ایک یہ کہ اتھارٹی بنانے سے وسائل نہیں بڑھتے اگر اس طرح ہو سکے تو ہم ہر جگہ وسائل بڑھائیں - دوسری عرض یہ ہے کہ اگر آپ نے سکیم بھیجی ہے تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے جیسے گورنر صاحب نے فرمایا ہے کہ case to case basis پر 1984-85ء کے اے - ڈی - پی میں اس کو consider کیا جائے - تیسری عرض میں نے اس سے پیشتر کی تھی -

شیخ غلام حسین - ممبر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی :

جناب والا مجھے اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنا ہے - گذارش یہ ہے کہ بجٹ کے اندر اصل میں لکھا یہ جاتا ہے کہ شہری آبادی کی ترقی کے لیے روپیہ اصل میں اس کا (head) ہیڈ غلط لکھ دیا گیا ہے - یا تو لکھیں کہ یہ رقم ان تین شہروں ، لاهور فیصل آباد اور ملتان کی ترقی کے لئے ہے لیکن جب یہ لکھا جاتا ہے کہ یہ رقم شہری علاقوں کی ترقی کے لئے ہے تو ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید ان شہروں میں ہمیں بھی شامل کیا گیا ہے اصل میں ہم لوگ ابتدائی طور پر ان ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے خلاف ہیں - لیکن جب یہ دیکھا کہ وہ سہولتیں جو کہ ایک مسلمان بننے کے بعد حاصل ہو سکتی ہیں اگر ایک آدمی کلمہ پڑھے تو ہم یہ کلمہ پڑھنے کے لئے تیار ہیں - ایسی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز ہمارے ہاں بھی بنائیں - اور

ہمیں یہ گرانٹ دیجیئے بات تو یہ سیدھی سی ہے کہ اگر اسی صورت میں امداد مل سکتی ہے کہ اس شہر میں اتھارٹی ہو تو ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے ۔ اس پر ایک آدھ دفعہ کافی بحث ہو چکی ہے مجھے اب اس تفصیل میں نہیں جانا ہے ۔ میری گذارش ہے کہ موجودہ صورت میں راولپنڈی کو گزشتہ سال کے دوران ایک پیسے کی گرانٹ نہیں ملی اگر یہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی راولپنڈی میں ہوتی تو اس کو دس لاکھ روپیہ یا ایک کروڑ روپیہ ملتا اور وہاں پر بھی کام ہوتا ۔ یہ جناب والا در اصل بجٹ کے اندر ایک ہیرا پھیری ہے کہ لکھا تو جاتا ہے ۔ کہ شہری علاقوں کی ترقی کے لیے اتنی رقم ہے لیکن ملتا لاہور کو ہے 14 کروڑ روپیہ فیصل آباد کو 4 کروڑ روپیہ ملتان کو تین کروڑ روپیہ تو کیا باقی شہر شہری آبادی کے زمرہ میں نہیں آتے ؟ در حقیقت یہ بجٹ میں ہیرا پھیری ہے ۔ اس لئے آپ کی توجہ دلائی جا رہی ہے کہ خدا را ہمیں بھی اس میں شامل کریں ۔ اور اس میں شمولیت کے لیے اگر شرط یہ ہے کہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا پہلے کلمہ پڑھا جائے تو ہم یہ کلمہ پڑھنے کے لیے تیار ہیں ۔ ہمارے ہاں اب اتھارٹی بنائیں اور وہاں پر ڈویلپمنٹ کریں ۔ ورنہ یہ نہ کریں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ مگر آپ تو یہ کلمہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ۔

شیخ غلام حسین ۔ جناب والا ۔ اب آپ دیکھیں کتنا بحالت مجبوری ایسا کرنا پڑتا ہے آج پڑھ رہا ہوں آپ کو معلوم ہے کہ میں مسلسل تین چار سال سے اتھارٹی کو سفید ہاتھی قرار دے رہا ہوں ۔ اور مسلسل اس کے خلاف بول رہا ہوں ۔ اب جب کہ میں نے دیکھا ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور ہم میں سے ایسے بہت سے تو مسلم ہیں جو کہ اپنے حالات کی وجہ سے مسلم ہو گئے ہیں ۔ تو ان میں ہم بھی شامل ہونے کے لئے تیار ہیں ۔ بات اب بالکل کھل کر سامنے آگئی ہے کہ جب تک کسی شہر میں اتھارٹی نہ ہو development کے لئے فنڈ نہیں مل سکتا کسقدر ظلم ہے کہ یہ 22،21 کروڑ روپیہ تو صرف تین شہروں کو دے دیا گیا ہے اور بجٹ میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ شہری آبادی کی ترقی کے لئے ۔ یہ بڑی زیادتی ہے ۔ میری گزارش ہے کہ گورنر صاحب نے اگر پہلے نہیں مانا تو اب ان کے نوٹس میں جناب وزیر خزانہ اور جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ دوبارہ لائیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : میری اس سلسلہ میں عرض سن لیں - سوال یہ ہے کہ جب بھی کوئی development اتھارٹی بنتی ہے تو وہاں پر وہ پلاٹ لیتی ہے اور اس پر فلیٹ بنتے ہیں دکانیں بنتی ہے۔ اور اس کے لیے اپنا سرمایہ وہ خود generate کرتی ہے کچھ رقم ان کو حکومت کی طرف سے مل جاتی ہے - جس سے شہر develop ہوتا ہے - یہ آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ اس میں بہت سی قباحتیں ہیں اور بہت سی بے ضابطگیاں بھی ہوتی ہیں - لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جہاں پر بھی ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے وہاں اتھارٹی اور کارپوریشن کا بالکل اینٹ اور کتے کا بیر ہوتا ہے - میں معافی چاہتا ہوں مجھے اس لیے پتا ہے کہ میرا ان کے ساتھ تعلق ہے -

شیخ غلام حسین - جناب والا گزارش ہے کہ ان دو فریقوں میں سے ایک چوں کہ ہم ہیں - اس لئے آپ اس کی وضاحت کریں -

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ - چاہیے ہم کتے ہی سہی (قہقہہ) اگر آپ یہی چاہتے ہیں - سوال یہ پیدا ہوتا ہے - کہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور کارپوریشن میں ہم آہنگی ہونی چاہیے ایل ڈی - اے۔ ایم - ڈی - اے ایف - ڈی - اے اور کارپوریشنوں کے درمیان لازمی طور اتفاق ہونا چاہیے کیونکہ شہریوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات بہم پہنچانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے - بہر حال آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاں ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہونی چاہیے - تو وزیر خزانہ یہاں موجود ہیں چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ موجود ہیں - ہم سب موجود ہیں - اس سلسلہ میں جناب چیئرمین سے گزارش کروں گا کہ ان کو کسی ایجنڈے پر رکھ کر اچھی طرح سے (discuss) کرائیں اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے اور آپ کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں گے -

جناب قائم مقام چیئرمین - آپ تشریف رکھیں - آپ کا موقف کی وضاحت ہو گئی ہے - چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے بھی اس کی وضاحت کر دی ہے کہ (case to case basis) پر آپ کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا - جہاں جہاں یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس قسم کے ترقیاتی ادارے کی ضرورت ہے تو وہاں پر ان اداروں کو بنا دیا جائے گا - اور وہاں پر ان کو رقم بھی فراہم کر دی جائے گی -

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ آپ کا یہ حکم ہے کہ ایسا کر دیا جائے گا ۔ لیکن انہوں تو سرے سے اس بات سے اتفاق ہی نہیں فرمایا وہ تو فرما رہے ہیں کہ جہاں ڈویلپمنٹ اتھارٹی موجود ہے وہاں مسائل زیادہ ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جی نہیں ۔ آپ نے چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی بات اچھی طرح سے سنی نہیں ۔ انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ اس قسم کی جو requests ہیں وہ care to care basis پر غور کریں گے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی ضمنی سوال ۔آپ نے کرنا ہے ۔ اگلا سوال ۔

علامہ اقبال ٹاون لاہور میں سکول و کالج کا قیام۔

389 ۔ **جناب سراج قریشی** ۔ (صدر مرکزی انجمن تاجران (کیا) وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ علامہ اقبال ٹاون لاہور میں تا حال تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول یا کالج قائم نہیں کیا گیا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ جائز مطالبہ کی تائید میں لاہور میونسپل کارپوریشن اور جرنلسٹ کالونی ویلفئر سوسائٹی کئی بار تحریری طور پر متعلقہ محکمے سے غرضداشت پیش کر چکی ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر علامہ اقبال ٹاؤن میں سکول و کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ (چوھدری عبدالغفور) ۔

(الف) درست ہے ۔ البتہ ملحقہ علاقوں میں درج ذیل سکول چل رہے ہیں جو علامہ اقبال ٹاون لاہور کی تعلیمی ضروریات کو کافی حد تک پورا کر رہے ہیں ۔

1 ۔ گورنمنٹ جامع ہائی سکول برائے طالبات وحدت روڈ لاہور ۔

2 ۔ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول برائے طالبات وحدت کالونی لاہور ۔

3 ۔ گورنمنٹ جرنیٹر ماڈل سکول ، وحدت کالونی ، لاہور ۔

4 ۔ گورنمنٹ جونیئر ماڈل سکول ' وحدت روڈ لاہور

5۔ گورنمنٹ پائیلٹ ہائی سکول برائے طلباء وحدت کالونی لاہور

6 ۔ گورنمنٹ کالج آف سائنس ' وحدت روڈ لاہور

7 ۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ ' وحدت روڈ لاہور

8 ۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ فار پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس ، وحدت روڈ لاہور ۔

حال ہی میں وحدت روڈ پر ایک نیا انٹر کالج برائے طالبات کھول دیا گیا ہے جو کہ یکم ستمبر 1983ء سے کام شروع کر چکا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ البتہ جناب فخرالدین صدیقی صاحب جنرل سیکرٹری اسلامک کلچرل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی عمر بلاک ، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی جانب سے ڈیمانڈ موصول ہوئی تھی ۔

(ج) حکومت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں 2 ہائی سکولز (ایک برائے طلبا اور دوسرا برائے طالبات) کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اس مقصد کے لئے ایل ڈی اے سے 19.43ء لاکھ روپے سے زمین خرید لی گئی ہے ۔ دونوں سکولوں کی تعمیر ایک مرحلہ وار سکیم کے تحت کی جائے ۔ دونوں سکولوں کی تعمیر اور سامان وغیرہ کی خریداری کے لئے ایک سکیم پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی کی منظوری حاصل کی جا سکے ۔ منظوری حاصل ہونے پر اس سال یعنی 1983-84ء میں 22 لاکھ روپے کی رقم زیر استعمال لائی جائے گی ۔ جہاں تک علامہ اقبال ٹاؤن میں نئے کالج کھولنے کا سوال ہے اس مسئلہ پر اس وقت تک غور نہیں کیا جا سکتا جب تک چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں ترمیم نہیں کی جاتی ۔ کیونکہ مجوزہ منصوبے کی رو سے آئیندہ پانچ سالوں میں کوئی نیا کالج نہیں کھولا جائے گا ۔

بہر حال منصوبے میں ترمیم کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں کارروائی جاری ہے اور اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم ایک سمری گورنر پنجاب کو پیش کرنے والا ہے ۔ متعلقہ ترمیم کی منظوری حاصل ہونے کے بعد علامہ اقبال ٹاؤن کا سروے کیا جائے گا اور اگر تعلیمی لحاظ سے سود مند ہوا تو کالج قائم کر دئیے جائیں گے ۔

ہیلی کالج آف کامرس میں داخلے کا معیار

390—الحاج چوہدری محمد حیات (جنرل سیکرٹری پاکستان سول ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن) :- کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ہیلی کالج آف کامرس لاہور کے سال اول میں داخلہ کے لئے کتنی نشستیں دستیاب ہیں اور کتنے امیدوار خالصتاً استحقاق کی بنیاد پر داخل کئے گئے ہیں کتنے امیدوار جناب گورنر کے کوٹہ کی نشستوں پر داخل کئے گئے ہیں اور کتنے امیدوار دیگر سفارشات پر داخل کئے گئے ہیں اور ان کا استحقاق کیا تھا ؟

وزیر تعلیم— (چوہدری عبدالغفور ؟

کل نشستیں	578
داخلہ بہ استحقاق	392
داخلہ منجانب گورنر صاحب	15
دیگر	171

تفصیل یہ ہے -

سپورٹس	58
کالج سٹاف کے اعزاء	6
ڈیفنس کوٹہ	8
اقلیتی	9
یونیورسٹی سٹاف کے بچے	5
وزارت امور کشمیر	2
بیرون ممالک طلبا	3
معذور طلبا	5
کاروباری و صنعتی اداروں	75
	171

الحاج چوہدری محمد حیات - ضمنی سوال - جناب والا - اس کا جواب دیا گیا ہے - وہ درست نہیں ہے - میری عرض یہ تھی کہ ہیلی کالج آف کامرس میں داخلہ کا معیار کیا مقرر کیا گیا ہے - اس سلسلہ میں جواب دیا گیا ہے کہ میرٹس پر کل نشستیں 578 ہیں - اور 392 امید واروں کو داخلہ دیا گیا ہے - میری اطلاع یہ ہے کہ کالج کے بلمز جو لسٹ نکالی گئی تھی وہ 350 امیدواروں کی تھی نہ کہ 392 امید واروں کی - متنوع یہ 40 سیٹوں کی یہاں پر غلطی کی گئی ہے - اس کے بعد جناب گورنر کی

سفارش پر 15 سیٹوں پر داخلہ دیا گیا ہے ۔ اور 171 کو مختلف ذرائع سے داخلہ دیا گیا ہے ۔ میری اس میں مودبانہ گذارش یہ ہے کہ کسی بھی کالج میں جب داخلہ ہوتا ہے تو ایک مخصوص جماعت ہے جو کہ اپنی سینہ زوری اور دھاندلی سے وہاں پر داخلہ کا انتظام کر لیتی ہے ۔ دوسری طرف ہمارے وزراء صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ۔ یہاں ہمارے مختلف نمائندے آپ کے سامنے بیٹھے ہیں ۔ جن کا حق بتا ہے ۔ ان سے پوچھ لیں ۔ اگر ان کے سامنے کوئی یتیم بچہ آ جائے یا کوئی ایسا کوئی بچہ آ جائے جس کے وسائل نہیں ہیں ۔ اور اس کو داخلہ کی واقعی ضرورت ہو ۔ اور اس کو میرٹ پر بھی داخلہ نہ مل رہا ہو ۔ تو وہ اگر چاہیں کہ کوئی ایک آدھ کیس سفارش کے طور پر کرالیں تو ایسا نہیں ہو سکتا ۔ آپ آخری لسٹ دیکھیں گے سب سے پہلے سورٹس پر 58 سیٹیں انہوں نے دی ہیں ۔ کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ ان کے پاس سپورٹس کے کتنے امیدوار آئے ۔ اس میں سے کتنے reject ہوئے ۔ اور کتنے select ہوئے ۔ اس طرح سے پھر آگے سیٹیں آتی ہیں ۔ کاروباری اور صنعتی اداروں کی ۔ اس میں انہوں نے 75 سیٹیں الاٹ کی ہیں ۔ تو یہاں پر چیمبر آف کامرس بیٹھی ہوئی ہے ۔ یہاں پر اس ہاؤس میں دوسرے حضرات بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ان میں سے کسی ایک سے دریافت کر لیں ۔ کہ ان میں سے کسی کی بھی سفارش پر کوئی ایک بچہ وہاں داخل کیا گیا ہے ۔ یہاں آپ کے سامنے صوبائی کونسل کے ممبران تشریف رکھتے ہیں کیا مجال ہے جو ان میں سے کسی کی سفارش پر کسی ایک بچہ کو داخل کیا گیا ہو ۔ یہ جناب والا ایک کالج کا حشر نہیں ہے بلکہ تمام کالجوں میں ایسی بے ضابطگیاں ہوتی ہیں جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ طالب علموں کی ایک خاص جماعت ہے جو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے اور کالج کی انتظامیہ کو مجبور کرتی ہے کہ ان کی اپنی مرضی کے مطابق ان کے طلبہ کو داخلہ دیا جائے ۔ تو جس طریقے سے بے قاعدگی ہو رہی ہے ۔ اس کا تدارک کیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں چوھدری محمد حیات صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق تھا اس میں انہوں نے اپنے سوال کو اس حد تک محدود رکھا تھا کہ مختلف استحقاق پر جو داخلے دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے ۔ اس میں آپ نے پوچھا تھا کہ گورنر صاحب کے کوٹہ میں کتنی نشستیں تھیں اور کتنے امیدوار دیگر سفارشات پر داخل کئے گئے ہیں ۔ جن کی تفصیل آپ کو مہیا کر دی گئی ہے یعنی میرٹ پر 392 طلبا داخل ہوئے گورنر صاحب کی

مخصوص نشستوں پر 15 طلباء اور اس کے علاوہ باقی تفصیل جو سورس اور کالج سٹاف کے اعزاء ۔ ڈیفنس کوٹہ، اقلیتی امور، وزارت امور کشمیر ۔ بیرونی ممالک کے طلباء کچھ طلباء کاروباری اور صنعتی اداروں کی سفارشات پر بھی داخل کئے گئے ہیں ۔ جہاں تک ان نشستوں کے مخصوص کرنے کا تعلق ہے کہ اس مد میں کس استحقاق پر کتنے طلباء داخل کئے جائیں تو اس کے لئے یونیورسٹی میں بورڈ آف سٹڈیز ایک ادارہ ہے جو یہ نشستیں مخصوص کرتا ہے کہ کس مد میں کتنے سٹوڈنٹ آنے چاہئیں ۔ جہاں تک ان کی تفصیل کا تعلق ہے کہ سورس کی بنیاد پر کتنے طلباء داخل کئے گئے اور صنعتی اداروں کی سفارشات پر کس طرح داخل کئے گئے میرے پاس ان سب کی تفصیل موجود ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو میرے پاس آ کر یہ بھی دیکھ سکتے ہیں ۔ ویسے جن خدشات کا آپ نے ذکر کیا ہے میں اپنے طور پر دیکھوں گا کہ آیا ان امیدواروں کی متعلقہ فیلڈ میں کوالیفیکیشن پوری تھی یا نہیں ۔ کہ ہمیں ریکارڈ جو کچھ بتاتا ہے وہ میں نے آپ سے عرض کر دیا ہے ۔ اگر آپ کو شک ہے کہ اس میں کوئی داخلہ target ہوا ہے ۔ یا یہ اعداد و شمار فرضی ہیں ۔ تو میں آپ کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر ان میں سے کوئی داخلہ غلط پایا گیا تو ہم اس پر ایکشن لیں گے ۔

الحاج چوہدری محمد حیات ۔ اس یقین دہانی کے ساتھ ہی میں اس مسئلے کو ختم کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالی آپ اس کا بغور مطالعہ کریں گے ۔ اور examine کریں گے تا کہ اس قسم کی دھاندلی نہ ہونے پائے ۔ اس کے بعد میں ایک آخری گزارش کرتا ہوں کہ داخلے کے متعلق یہ حق منتخب نمائندوں کو حاصل ہونا چاہیئے کہ اگر وہ کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش accept ہونی چاہئیے ۔ یہ حق منتخب نمائندوں کو ہونا چاہئیے نہ کہ کسی اور ادارے کو ۔ یہ جو آپ نے کاروباری ادارے لکھے ہیں جیسے چیمبر آف کامرس ہے ۔ فیڈریشنز ہیں ۔ اگر ان میں سے کسی کو ایک آدھ سیٹ دیتی بھی ہو تو ہمارے وزراء صاحبان تشریف رکھتے ہیں ۔ ہم ان سے دست بستہ عرض کریں گے کہ یہ ہمارا condidate ہے ہم اسے recommend کرتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ دراصل یہ ایک ٹیکنیکل کالج ہے اور شروع سے ایک طریقہ کار چلا آ رہا ہے کہ ان کالجوں میں کاروباری اور صنعتی اداروں کا کوٹہ ہوتا ہے ۔ بہر حال میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کی further deail حاصل کروں گا کہ یہ کس طرح سے ہو رہا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ بہت بہت شکریہ ۔ وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے ۔

بیگم نجمہ (لیڈی کونسلر ضلع کونسل راولپنڈی) ۔ جناب والا میرا ایک چھوٹا سا سوال رہ گیا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔اسی ضمن ہے ۔

بیگم نجمہ حمید ۔اگلا سوال ہے لیکن محکمہ تعلیم سے متعلق ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جی ہاں ۔

گھوڑا گلی کالج مری کے نام کی تبدیلی

402 بیگم نجمہ حمید ۔ (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ گھوڑا گلی کالج مری جو قبل ازیں لارنس کالج کے نام سے موسوم تھا کی بنیاد 1860ء میں مسٹر لارنس نے رکھی تھی ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مسٹر لارنس کی وصیت کے مطابق ان کی لاش انگلینڈ سے لاکر مذکورہ کالج کے چرچ میں دفن کی گئی تھی ۔

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے حکومت نے مذکورہ کالج کو اپنی تحویل میں لے کر پہلے اس کا نام pine hillys college رکھا اور بعد میں گھوڑا گلی کالج مری کا نام دے دیا ۔

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مسٹر لارنس کی خدمات کے پیش نظر ایچیسن کالج لاہور کی طرح مذکورہ کالج کا بھی پرانا نام بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ تا کہ کالج کے بانی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دیگر صاحب ثروت لوگوں کو ایسے خیراتی ادارے کھولنے کی طرف راغب کیا جا سکے ؟

وزیر تعلیم۔(چوھدری عبدالغفور)

(الف) درست ہے

(ب) درست نہیں ہے مسٹر لارنس انگلینڈ میں دفن ہوئے تھے نہ کہ کالج کے چرچ میں

(ج) درست ہے

(د) جہاں تک کالج کے نام کی تبدیلی کا تعلق ہے یہ تجویز بورڈ آف گورنرز کے پچھلے سال کی میٹنگ میں پیش ہوئی تھی - مگر بورڈ نے اس کی منظوری نہیں دی ۔

بیگم نجمہ حمید - جی - ہاں - جناب والا لارنس کالج کے متعلق میں نے یہ کہا تھا کہ کہ اگر چیف کالج کا نام نہیں بدلا اس کالج کا نام کیوں بدلا گیا - مسز لارنس کے مرنے کے بعد بھی لارنس فیملی لارنس کالج کو رقم بھیجتی رہی ہے اور اب تک بھیجتی رہی ہے دوسرا گھوڑا گلی کالج کوئی نام بھی نہیں ہے - میں یہ کہتی ہوں کہ نام سے روایات وابستہ ہوتی ہیں اگر چیف کالج اور ایچی - سن کالج کا وہی نام ہے تو لارنس کالج کا وہی نام کیوں نہیں رکھا جا سکتا جو پہلے تھا -

وزیر تعلیم—پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے سوال کے (الف) اور (ب) جز کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ ان کے نام پر ہی کالج کا نام رکھا گیا تھا - بعد میں اس کالج کا نام پائین ہلز کالج بھی رکھا گیا تھا ۔ آپ کی اس تجویز کو بھی ہم نے بورڈ آف گورنر کے پاس بھیجا تھا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو اس کالج کا نام لارنس کالج رکھا جا سکتا ہے - لیکن آپ کے سوال کے (د) جز کا جواب بھی موجود ہے کہ بورڈ آف گورنر اس تجویز سے متفق نہیں ہو سکا ۔ اسلئے انہوں نے اس بات کی منظوری نہیں دی ۔

بیگم نجمہ حمید—جناب والا اسطرح تو پھر بہت سے با حیثیت لوگ جو بھی کوئی کالج کھولیں گے ان کے نام بدل دیے جائیں گے ۔ اسطرح وہ لوگ کالج نہیں کھولیں گے ۔ یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کا آپ کو خیال رکھنا چاہیے یعنی جو لوگ اس قسم کے ادارے قائم کرتے ہیں ان کا نام ہمیشہ چلتا رہے - وہ اپنے نام ہی کیلئے تو یہ ادارے بناتے ہیں اور ان کا یہ صدقہ جاریہ ہے ۔ یہ تو کوئی بات نہیں کہ آپ نام بدل کر رکھ دیں ۔

بیگم گلشن حقیق مرزا—جناب یہ غلامانہ ذہنیت ہے انگریزی دور کے ناموں کو یاد کرتے رہنا ہمارے لئے کوئی بات نہیں ہے یہ صرف تاریخ کا حصہ ہے ۔

بیگم نجمہ حمید—غلامانہ کی بات نہیں ہے ۔ ویسے بھی گھوڑا گلی کالج کوئی نام نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم—ویسے میں آپ کی اطلاع کیلئے عرض کردوں کہ گھوڑا گلی ایک جگہ کا نام ہے ۔ اور اسی پر کالج کا نام رکھا گیا ہے ۔

بیگم نجمہ حمید—جناب گھوڑا گلی کالج ایک تعلیمی ادارہ ہے

ایک آواز—نام جانوروں سے منسلک کیا گیا ہے ۔

بیگم نجمہ حمید—جی ہاں اور اس کا نام جانوروں سے منسلک کیا ہوا ہے ۔ مسٹر لارنس کے مقابلے میں گھوڑوں کو زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے ۔ کم ازکم یہ تو آپ سوچیں ۔

وزیر تعلیم—ویسے وہاں انسان پڑھتے ہیں ۔ گھوڑا گلی اس جگہ کا نام ہے ۔

بیگم نجمہ حمید—ٹھیک ہے ۔ میرے بھی بچے وہیں پڑھتے ہیں ۔ اگر چیف کالج کا نام اب تک نہیں بدلا گیا ۔ ایچی ۔ سن ۔ کالج کا نام نہیں بدلا گیا تو پھر لارنس کالج کا نام کیوں بدلا گیا ہے ۔ اور پھر نام بھی گھوڑا گلی کالج رکھا ہے ۔

قائم مقام چیئرمین ۔ بیگم صاحبہ تشریف رکھیے ۔

وزیر مواصلات و تعمیر (جناب میاں صلاح الدین) ۔ جناب والا میں بھی وزیر موصوف سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی ایک انگریز نے ایک نیک کام کیا تھا تو اس کی نیکی کو ہمیں یاد رکھنا چاہیے ۔ پاکستان بننے کے بعد اگر ہم کالج بنانے کے قابل نہیں ہیں اور کسی انگریز نے اگر گارڈن کالج بنایا تھا تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے تاکہ ہمیں بھی شرم آئے اور ہم بھی کالج بنائیں ۔ آخر اس نام کو کیوں بدلا گیا ؟ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

وزیر تعلیم ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ یہ بات غلط ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ہم نے کالج نہیں بنائے بلکہ کئی ہزار فیصد نئے کالج کھولے گئے ہیں اور صرف کسی کے نام پر کالج کھول دینا کم از کم اس سوال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ لارنس کی اس کالج کے قیام میں کتنی خدمات موجود ہیں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کالج کا ایک بورڈ آف گورنر ہے

بیگم نجمہ حمید - ایچ ای سن کالج کا نام پھر کیوں نہیں بدلا گیا -

وزیر تعلیم - میں یہاں comparison نہیں کر رہا۔ آپ کی تجویز کو کالج کے بورڈ آف گورنر کے پاس بھجوایا گیا تھا لیکن انہوں نے آپ کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا اگر آپ چاہتی ہیں تو آپ کی خواہشات کے مطابق ایک دفعہ پھر آپکی تجویز کو بورڈ آف گورنر کو بھجوا دیتے ہیں

بیگم نجمہ حمید - جناب والا کوئین میری کالج اور کنئیرڈ کالج میں سے کسی کا بھی نام کیوں نہیں بدلا گیا تو پھر صرف لارنس کالج ہی کا نام کیوں بدلا گیا ہے پھر آپ نے اس کا نام گھوڑے کے نام پر گھوڑا گلی کالج رکھ دیا ہے - مسٹر لارنس اور ان کی پوری فیملی اس کالج کو امداد بھیجتی رہی ہے یہاں تک کہ ان کے مرنے کے بعد بھی وہ رقم بھیجتے رہے ہیں-

وزیر تعلیم - سوال کا جواب تو آپ کو مل گیا ہے اگر بحث و تمحیص کی بات ہے تو

بیگم نجمہ حمید - بحث کی بات نہیں ہے میں تو آپ کو حقیقت بتا رہی ہوں

جناب خاقان بابر - (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی) جناب والا میں ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں ٹرسٹ create ہوئے تھے جیسے دیال سنگھ ٹرسٹ ہے ہم ان کے لئے نام تبدیل نہیں کر سکتے یہ ایک قانونی دشواری ہے اس طرح اگر ٹرسٹ کا قیام عمل میں نہیں آسکتا تو نام بدلا جا سکتا ہے۔ اگر ٹرسٹ قائم نہیں ہے تو یقیناً حکومت اس پوزیشن میں ہے کہ وہ نام بدل دے یہ تو ہر ایک کیس میں انفرادی طور پر study کرکے دیکھا جاتا ہے

بیگم نجمہ حمید - اگر گھوڑا گلی نام رکھا جا سکتا ہے تو پھر باقی نام بھی تبدیل کریں آپ اگر تاریخ کو مسخ ہی کرنا چاہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے اتنے ہسپتال اور کالج موجود ہیں اگر نام ہی تبدیل کرنے ہیں تو پھر سب کے نام تبدیل کریں۔

وزیر تعلیم - ویسے میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کردوں کہ لارنس نے اس کالج کے لئے نہ تو کوئی ایسی جائیداد چھوڑی ہے اور نہ ہی کوئی ٹرسٹ قائم کیا ہے

بیگم نجمہ حمید - میں مکمل تفصیل پوچھ کر آئی ہوں ان کی فیملی اس کالج کے لیے مدد کرتی رہی ہے۔

وزیر تعلیم - اب اس پر تمام روپیہ گورنمنٹ آف پاکستان خرچ کر رہی ہے۔

بیگم نجمہ حمید - جی اب حکومت پاکستان کر رہی ہے پہلے تو لارنس اور اس کی فیملی والے خرچ کرتے رہے ہیں بلکہ ان کی پوری فیملی امداد کرتی رہی ہے اور گھوڑا گلی کالج - صدر

عشر کی وصولی سے اخراجات میں کمی

367 - چودھری غلام حیدر سجاد (صدر، کسان بورڈ، پنجاب) - کیا وزیر عشر و زکواۃ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ہر فصل کے پیداواری لاگت کے اخراجات بہت ہی زیادہ ہیں جب کہ عشر کی وصولی کے سلسلے میں پیداواری لاگت سے اخراجات کی وضاحت بہت کم کی گئی ہے۔

(ب) اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ اخراجات کو محسوب کرنے کے سلسلے میں کسانوں کے نمائندوں کا موقف سننے کے بعد اس پر نظر ثانی کرنے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر عشر و زکواۃ (میاں محمد ذاکر قریشی)

(الف) عشر کی وصولی کے سلسلے میں جو رعایت (ایک تہائی برائے ٹیوب ویل آبپاشی اور ایک چوتھائی برائے دیگر اقسام زمین) تخفیف برائے تخمینہ سازی کی صورت میں دی گئی ہے ۔ وہ زرعی اخراجات کی بنیاد پر نہیں دی گئی ۔

(ب) ایسا نہیں ہے ، شریعت کے مطابق اخراجات کاشت کی بنا پر کوئی منہائی نہیں دی جا سکتی ۔

پنجاب میں خواتین کے لیے یونیورسٹی کا قیام

405 - ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا (خاتون کونسلر ، میونسپل کمیٹی جہلم) - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا نظریہ پاکستان کی بنیاد پر خواتین کو ان کے فطری تقاضوں کے مطابق ذہنی ، علمی و عملی تعلیم کے مواقع

فراہم کرنا اور خواتین کی انتظامی استعداد کی نشو و نما کے لیے علیحدہ اور باوقار ماحول میں خصوصی تربیت کا اہتمام کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے ۔

(ب) اگر ایسا ہے تو عوام کی طرف سے خواتین یونیورسٹیوں کے قیام کے دیرینہ مطالبہ کو حکومت پاکستان سے کس حد تک پذیرائی ہوئی ہے ۔

(ج) صوبہ پنجاب میں خواتین یونیورسٹی کے معرض وجود میں آنے کے کیا امکانات ہیں ؟

وزیر تعلیم (چودھری عبدالغفور) (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) وفاقی حکومت خواتین یونیورسٹیوں کے قیام کے لیے نہایت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے ۔ وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت سے تجاویز اور آرا طلب کی تھیں جو 6 جولائی 1983ء کو ارسال کر دی گئی تھیں ۔

(ج) پنجاب میں خواتین یونیورسٹی کے قیام کے روشن امکانات ہیں ۔ یہ بات زیر غور ہے کہ کالج آف ہوم اکنامکس کو خواتین یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے یا سر جسٹس لاہور کالج برائے خواتین میں پوسٹ گریجوایٹ کورسز کا اجرا کر کے خواتین یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے ۔

سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

بیدیاں والی ڈرین پر پل کی تعمیر

325 ۔ **مس بلقیس خانم** ۔ (سابقہ لیڈی کونسلر ضلع کونسل ساہی وال) ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیںگے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں چک نمبری 9/38 ایل کے قریب سے گزرنے والی ”بیدیاں والی ڈرین“ متعلقہ دیہات کے لوگوں نے تقریباً ایک لاکھ روپے کی لاگت سے میچنگ گرانٹ کے تحت تعمیر کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کونسل ساہیوال نے مذکورہ ڈرین پر تعمیر ہونے والے پل کے احکام منسوخ کر دیئے ہیں جس کے باعث عوام کو شدید دشواری پیش آئے گی ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈرین پر پل کی تعمیر کیوں منسوخ کی گئی ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ (ملک اللہ یار خان)

(الف) یہ درست ہے کہ چک نمبر 9/139 اول 9/138 اپل کے قریب برساتی نالہ جس کی لمبائی سات میل ہے ۔ کا کی کھدائی لوگوں نے خود کی تھی اور کھدائی پر خرچ کا تخمینہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے ہے ۔

(ب) تمام منصوبہ جات کی فہرست کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی لیکن مجوزہ کمیٹی نے برساتی نالہ پر پل کی تعمیر کی سکیم منظور نہ کی ۔

(ج) مذکورہ سکیم کمیٹی نے منظور نہ کی تھی ۔ لہذا اس سکیم کا بعد از منظوری منسوخ کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ بلکہ کمیٹی نے یہ سکیم اس لئے منظور نہ کی تھی کہ سڑکات کے منصوبہ جات کو ترجیح دی گئی تھی ۔

چیف سینٹری انسپکٹر کو ہائر سکیل کی عطائیگی

364 ۔ ملک محمد شفیع (سابق چیئرمین میونسپل کمیٹی لیہ)—

کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ : —

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ حال ہی میں لوکل کونسلز میں متعین سینٹری انسپکٹر کا سکیل نمبر 6 کی بجائے سکیل نمبر 10 کر دیا گیا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چیف سینٹری انسپکٹر جو کہ سینٹری انسپکٹر کا انچارج ہوتا ہے وہ سکیل نمبر 8 لے رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے چیف سینٹری انسپکٹر کے سکیل کو بڑھانے کے لئے کوئی کارروائی کی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ (ملک اللہ یار خان) ۔

(الف) جی ہاں ۔ مگر واپس لے لیا گیا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ کارپوریشنوں میں چیف سینٹری انسپکٹرز کا سکیل نمبر 11 ہے اور بعض میونسپل کمیٹیوں میں نمبر 8 ۔

(ج) چونکہ سینٹری انسپکٹر بھی سکیل نمبر 6 والے ہی ہیں - اس لئے چیف سینٹری انسپکٹروں کے گریڈ کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے -

کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام کے لیے منصوبہ بندی

365 ڈاکٹر ظفر اقبال - (سابق چیرمین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ) کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دے دئیے ہیں -

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایسی کچی آبادیاں جو شہری آبادیوں سے ملحق ہیں اور بلدیات کی حدود میں آتی ہیں ، میں متعلقہ چیئرمین بلدیہ ترقیاتی کام کرا سکتے ہیں -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے جز (ب) میں بمندرج کچی آبادیوں میں گلیاں سیدھی کرنا ، نالیاں بنانا سڑکیں بنانا اور چوڑی کرنا گندے پانی کے نکاس اور پینے کے پانی کی بہم رسائی متعلقہ چیئرمین بلدیات کے فرائض اور اختیارات میں ہے -

(د) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جزو (ج) میں مندرج کاموں کی اہمیت کے پیش نظر اگر چیئرمین بلدیہ کوئی اقدام کرتا ہے اور اس سے کوئی مکین متاثر ہوتا ہے تو اسے متبادل جگہ فراہم کی جا سکتی ہے - اگر ایسا ہے تو علاقہ کے پٹواری ، تحصیلدار اور کالونی آفیسر چیئرمین بلدیہ کو ہراساں کیوں کرتے ہیں اور تھانے میں رپورٹیں درج کیوں کراتے ہیں

(ہ) اگر جزو (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت متعلقہ پٹواریوں ، تحصیلداروں اور کالونی آفیسروں کو چیئرمین بلدیات کے راستے میں مزاحم ہونے سے روکنے پر آمادہ ہے -

(و) آیا یہ بھی درست ہے کہ بلدیہ اوکاڑہ میں 14 کچی آبادیاں ہیں اور ان پر بلدیہ اوکاڑہ نے 80 فی صد ترقیاتی کام پر رقم خرچ کی ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت بلدیہ اوکاڑہ کو میچنگ ایڈ (مساوی امداد) دینے پر رضا مند ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ (ملک اللہ یار خان) ۔

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے 51 کچی آبادیوں کے مکینوں کو جو کہ 1.1.78 سے پہلے قائم ہوئیں اور جن میں اس وقت گھروں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی ، کو مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے ۔ بشرطیکہ ہر ایسے خاندان کو پانچ مرلہ زمین کے لئیے 156 روپے فی مرلہ بمعہ دس فیصد سرچارج بطور قیمت ادا کرنا ہوگا ۔ اس کے علاوہ ترقیاتی اخراجات بھی متعلقہ لوکل کونسل یا ترقیاتی ادارے کو ادا کرنا ہوں گے ۔ چونکہ ابھی یہ ادائیگیاں مکمل طور پر نہیں کی گئیں اس لیے مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے ۔

(ج) درست ہے بشرطیکہ ترقیاتی کاموں کے لیے رقم موجود ہو اور ان آبادیوں کے مکین ترقیاتی اخراجات برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں ۔

(د) گلیوں کو سیدھا کرنے کے لئیے یا جہاں وہ بہت تنگ ہوں انہیں کھلا کرنے کے لیے مکینوں کے قبضہ سے زمین حاصل کی جا سکتی ہے اور اگر متعلقہ کچی آبادی کے اندر خالی جگہ موجود ہو تو ایسے مکین کو اس زمین میں سے متبادل جگہ دی جا سکتی ہے کسی حالت میں بھی متبادل زمین دینے کے لئیے نہ ہی مزید زمین حاصل کی جا سکتی ہے نہ ہی کوئی نئی کالونی آباد کی جا سکتی ہے ۔

(ہ) جز (د) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔

(و) بلدیہ اوکاڑہ میں 12 کچی آبادیاں قائم ہیں ، ان میں ترقیاتی کاموں پر خرچ آنے والی رقم حسب ہدایات حکومت ان کے مکینوں ہی سے وصول کی جاتی ہے ۔ جبکہ مکین ترقیاتی اخراجات اور زمین کی قیمت ادا نہیں کرتے ان کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے جا سکتے ۔

تحصیل گوجر خان کی سڑکوں کی تکمیل

393 لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) اے ایچ مغل ۔ (سابق وائس چیرمین ، ضلع کونسل راولپنڈی) کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی

ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سڑک رتیالی ۔ درکالی شوہ (تحصیل گوجر خان) 7 میل لمبی ہے جو ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت دس سال قبل شروع ہوئی تھی مگر دسمبر 1982ء میں یہ پروگرام ختم ہوگیا اور اڑھائی میل کی لمبائی باقی رہ گئی ہے ۔

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت سڑک کا بقیہ حصہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) آیا حکومت نے مندرجہ ذیل سڑکوں کی تکمیل کے لیے 1983-84ء کے بجٹ کے دوران فنڈز مختص کئے ہیں ؟

(1) چک دولت پنڈ بالا ۔ موہڑہ شیرا روڈ 4 میل تحصیل گوجر خان ۔

(2) جھونگل بھنوٹ روڈ 3 میل تحصیل گوجر خان ۔

(3) بھنگالی گوجر ۔ موہڑہ دھیال گلیانہ روڈ دس میل تحصیل گوجر خان ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک اللہ یار خان)

(الف) ورلڈ فوڈ پروگرام کیو/2198 کے تحت ۔

(ب) سڑک بحر رتیال کی کل 2 فرلانگ 4 میل لمبائی شامل کی گئی جس کو بعد میں Exp /2193 پروگرام کے تحت مکمل کیا گیا ۔ یہ درست ہے کہ ورلڈ فوڈ پروگرام دسمبر 1982ء میں ختم ہوگیا مگر اس سڑک کی جس قدر لمبائی اس پروگرام میں شامل کی گئی تھی اسے ضروری رقم کے ساتھ مکمل کر لیا گیا اور اس پروگرام کے تحت کوئی لمبائی باقی نہ رہی

(ج) چک دولت پنڈ بالا موہڑہ شیرا روڈ کے لیے 1882ء میں گورنر صاحب کے سپیشل ڈائریکٹو فنڈ سے 5 لاکھ روپے دیئے گئے جبکہ جھنگل بھنوٹ روڈ کے لیے کل 6 لاکھ روپے ڈائریکٹر جنرل دیہی ترقی کے ذاتی لیجر اکاؤنٹ میں سے دیئے گئے ۔

بھنگالی گوجر ڈھوک ٹھیال روڈ کی تعمیر ضلع کونسل راولپنڈی نے شروع کی اور اس پر مٹی ڈالنے اور پتھر

بچھانے کے لیے ایک لاکھ روپے کی رقم بھی مختص کی
حکومت نے موجودہ مالی سال کے دوران دیہی سڑکوں کے
لئے جو رقم مختص کی ہے اسے ایک مقررہ فارمولے کے
مطابق اضلاع کو تقسیم کیا جا رہا ہے ۔ جو ترجیحات کے
مطابق زیر تکمیل سڑکوں پر ضلع کونسلوں کے توسط سے
خرچ کی جائے گی ۔

ضلع میانوالی میں صنعتوں کا قیام

403۔ ملک غلام شبیر چوشوہ ۔ (سابق چیئرمین ، ضلع کونسل ، میانوالی) کیا وزیر صنعت و ترقی معدنیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع میانوالی ہر قسم کی معدنی دولت سے مالا مال ہے جس کے پیش نظر وہاں صنعتیں لگانے کی از حد ضرورت ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ضلع میں معدنی خزائن کی بنا پر حکومت وہاں پبلک سیکٹر میں صنعتیں قائم کرنے کی بارہا یقین دھانی بھی کرا چکی ہے کیونکہ مقامی لوگ اپنے محدود وسائل کی بنا پر پرائیویٹ سیکٹر میں صنعتیں لگانے سے قاصر ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے مذکورہ ضلع میں صنعتیں لگانے کے سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر صنعت و ترقی معدنیات ۔ (ملک اللہ یار خان) ۔

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی میں مندرجہ ذیل معدنیات پائی جاتی ہیں ۔

1 سلیکہ ریت
2 ڈولومائٹ (dolomite)
3 جپسم
4 چونے کا پتھر

5 لوھا

6 کوئلہ

7 نمک وغیرہ

اس امر سے اتفاق ہے کہ ضلع میں ان معدنیات کی بنیاد پر صنعتیں لگائی جائیں ۔ حکومت کی جانب سے کچھ صنعتیں وھاں پر پہلے ہی لگائی گئی ھیں جن کی تفصیل جو (ب) میں دی گئی ہے ۔

(ب) مندرجہ بالا معدنیات کی بنا پر پبلک سیکٹر میں نیچے دیئے گئے منصوبے لگائے جا چکے ھیں جو کہ کام کر رہے ھیں :—

1. Maple Leaf Cement Factory Daud Khel
2. White Cement Industries Ltd., Daud Khel.
3 Pak American Fertilisers Ltd., Daud Khel.
4. Pak Dyes Chemicals, Daud Khel.

چونکہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ نجی شعبہ کو زیادہ یونٹ لگانے کی ترغیب دی جائے ۔ حکومت نے میانوالی میں ایک صنعتی علاقہ کی منظوری دے رکھی ہے جہاں جون 1988ء تک لگائی جانے والی صنعتوں کو 5 سال کے عرصہ کے لئے انکم ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی کی مکمل چھوٹ کی سہولت مہیا ہے ۔ نجی شعبہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق آگے اور صنعتی سرمایہ کاری کرتے ہوئے مذکورہ سہولتوں سے فائدہ اٹھائے ۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے صنعتی علاقہ کے تمام نئے صنعتیں لگانے میں کافی سہولت ہوئی ہے لوگوں کو صنعتی سرمایہ کاری کے لئے آگے بڑھنا چاہئے ۔

سول ڈیفنس ایکٹ میں ترمیم

380 ۔ شیخ اشفاق شاھد ۔ (سابق ڈپٹی میئر لاھور میونسپل کارپوریشن) کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ڈپٹی کمشنر بحیثیت کنٹرولر شہری دفاع مجاز ہے کہ رضا کاران شہری دفاع کو برائے ٹریننگ و ادائیگی فرائض طلب کر سکے ۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تربیتی کورس میں رضاکاروں کی شمولیت کا انحصار ان کے متعلقہ محکمہ کارخانہ اور ادارہ

کی صوابدید پر منحصر ہے کہ انہیں کورس میں شمولیت کرنے دیں یا نہ اور کنٹرولر شہری دفاع رضاکاروں کو حکماً فارغ کرانے میں بے بس ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رضاکاروں کی بروقت ضرورت طلبی برائے تربیت و ادائیگی فرائض سول ڈیفنس ایکٹ میں وفاقی نیشنل گارڈز ایکٹ کی طرز پر ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر متعلقہ -

(الف) خصوصی اختیارات برائے شہری دفاع کے قواعد مجریہ 1951ء کے مطابق ڈپٹی کمشنر ضلع بحیثیت کنٹرولر شہری دفاع ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تنظیم یا شہری دفاع کی تنظیم کے ارکان کو تربیت یا قواعد مذکور میں مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی کے لئے کسی وقت بھی طلب کر سکتا ہے -

(ب) یہ درست نہیں ہے - اس ضمن میں جاری کردہ احکامات کی خلاف ورزی جرم ہے اگر کوئی آجر ایسا کرتا ہے تو اسے پانچ سو روپے تک جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے ہوائی حملے سے بچاؤ اور شہری دفاع کی تنظیموں کے ارکان اگر خود ان احکامات کی تعمیل نہ کریں تو انہیں بھی چھ ماہ قید یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں -

(ج) مندرجہ بالا قواعد کی موجودگی میں شہری دفاع کے قانون میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ ہے -

ضلع بھکر کی ترقی کے لئے خصوصی گرانٹ

292- ملک غضنفر علی - (سابق چیئرمین ، ضلع کونسل ، بھکر) کیا متعلقہ وزیر از راہ کرم بیان فرمائینگے - کہ کیا حکومت ضلع بھکر کی ترقی کیلئے خصوصی گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے - جیسے ضلع راجن پور کو دی گئی تھی -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک اللہ یار خان) ترقیاتی پروگرام میں رقوم ضلعی بنیاد پر مختص نہیں کی جاتیں -

چند پسماندہ علاقوں کے لئے جن کی حدود ایک سے زیادہ اضلاع پر محیط ہیں سوشل پروگرام وضع کئے گئے ہیں جیسے ڈیرہ غازی خان ، راجن پور اور قبائلی علاقے وادی سون سکیر اور چولستان وغیرہ پس ماندہ اضلاع

میں ترقی پر متعلقہ پانچ شعبوں میں (weightages) مقرر کئے گئے ہیں - جن کے تحت وہ اضلاع جن میں یہ سہولیات مقابلتاً کم ہیں انہیں وسائل مختص کرنے میں دوسرے اضلاع پر ترجیح دی جاتی ہے۔ جیسے ضلع بھکر کو کہوٹ سے منڈی تک سڑکوں میں فنڈز مختص کرنے میں سب سے زیادہ (weightage) دی گئی ہے ۔

لیہ مائنر کے پشتوں کی پختگی

363۔ ملک محمد شفیع۔(سابق چیئرمین ضلع کونسل لیہ) کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نہری پانی بہم پہنچانے والی لیہ مائنر لیہ شہر کے وسط سے گزرتی ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ مائنر کے پشتے اور بیڈ (bed) کچے ہونے کے باعث شہریوں کی جان و مال کے لئے ہر وقت خطرے کا باعث ہیں ۔

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ مائنر کے پشتے اور بیڈ (bed) پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے ؟

جناب غضنفر محمد خاں (وزیر آبپاشی و قوت برقی)۔

(۱) یہ حقیقت ہے کہ برجی نمبر 27 تا 37 فاصلہ تقریباً 2 میل لیہ شہر کے وسط سے گزرتی ہے ۔

(2) یہ حقیقت ہے کہ مائنر کے کنارے کچے ہیں پشتے کی اونچائی 4 سے 5 فٹ تک ہے اگر ان کناروں میں کوئی شگاف پڑ جاتا ہے تو شہریوں کے لئے خطرے کا باعث بن سکتے ہیں اس ممکنہ خطرے کو دور کرنے کے لئے کناروں کے ارد گرد پکی دیوار کی تعمیر ترقیاتی پروگرام میں شامل کروانے کے لئے ایک سکیم جس کا تخمینہ 35 لاکھ ہے بنائی جا رہی ہے ۔

رقبہ اور آبادی کی بنیاد پر بجلی کی بہم رسانی

374۔ میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (سابق چیئرمین ضلع کونسل اٹک)۔۔کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا مختلف اضلاع کو بجلی کی بہم رسانی کے سلسلے میں ان اضلاع کی آبادی اور رقبہ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا ضلع اٹک کو بجلی کی فراہمی کے لئے اس کے رقبہ اور آبادی کے مطابق ترجیح دی جائے گی ؟

جناب غضنفر محمد خان (وزیر آبپاشی و قوت برقی)۔۔ پنجاب میں اضلاع کے تقریباً تمام شہری علاقوں کو پہلے ہی واپڈا نے بجلی مہیا کر دی ہوئی ہے تاہم دیہات کو بجلی کی فراہمی کے لئے اضلاع میں رقبہ کو نہیں بلکہ دیہات کی تعداد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے ۔ دیہات کو بجلی کی فراہمی ایک پروگرام کے تحت مقرر کردہ معیار (criteria) کے مطابق دی جا رہی ہے جس میں دیہات کے 11 - کے - وی لائن سے فاصلے اور آبادی کو مدنظر رکھا جاتا ہے ۔ 83 - 1982ء کے مالی سال سے پسماندہ اضلاع کے دیہات کو بجلی کی فراہمی کے سلسلے میں تحصیل کی بنیاد پر خصوصی کوٹہ کے لئے ایک فارمولا (weightage formula) وضع کیا گیا ہے تاکہ اگلے پانچ سالوں میں بجلی فراہم کردہ دیہات کا بین التحصیل فی صد تناسب کا تفاوت ختم ہو کر یہ تناسب ہر تحصیل میں 63.89 فیصد ہو جائے ۔ ضلع اٹک میں بجلی کی فراہمی کے لئے دیہات کا تحصیل وار کوٹہ اسی فارمولہ کے تحت مقرر کیا گیا تھا ۔ ضلع اٹک کی چار تحاصیل اٹک ۔ فتح جنگ ۔ پنڈی گھیب اور تلہ گنگ میں بجلی فراہم کردہ دیہات کا فیصد تناسب 20 جون 1982ء کو بالترتیب 77.9 ، 41.23 ، 29.68 اور 43.14 تھا ۔ تحصیل اٹک میں بجلی فراہم کردہ دیہات کا فیصد تناسب 77.9 ہے ۔ جو مقرر کردہ حد 63.89 سے زیادہ ہے ۔ اس لئے اس کا کوئی کوٹہ مقرر نہیں کیا گیا ۔ اس ضلع کی دوسری تحاصیل میں مذکورہ بالا فارمولہ کے تحت خصوصی کوٹہ مقرر کیا گیا ہے ۔

ضلع اٹک میں زرعی مقاصد کے لئے ذرائع آبپاشی

376 - خان محمد واثق خان (سابق وائس چیئرمین ضلع کونسل اٹک)۔۔کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع اٹک بارانی علاقہ ہے اور

کی زرعی ترقی کے لئے مزید ٹیوب ویلوں اور دیگر ذرائع آبپاشی کی اشد ضرورت ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ادارہ برائے ترقی بارانی علاقہ جات (ABAD) نے چھچھ ضلع اٹک کی سیم و تھور زدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے ایک مفصل رپورٹ بغرض منظوری حکومت کو بھیجی ہوئی ہے ۔

(ج) اگر جز (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ سکیموں پر کب تک عملدرآمد کی توقع ہے ۔

جناب غضنفر محمد خان (وزیر آبپاشی و قوت برقی)—

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع اٹک بارانی علاقہ ہے ۔ اس علاقہ میں ممکنہ حد تک مزید ذرائع آبپاشی مہیا کرنے کی ضرورت ہے ۔ حکومت نے یہ ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس علاقہ میں آٹھ چھوٹے ڈیم بنائے ہیں ۔ جو 6515 ایکڑ رقبے کو آبپاشی فراہم کرتے ہیں ۔ مزید ایک ڈیم بنام "شاہپور ڈیم" زیر تکمیل ہے ۔ جو مکمل ہونے کے بعد 4308 ایکڑ رقبہ سیراب کرے گا ۔ اس ڈیم کے لئے سال رواں کے ترقیاتی پروگرام کے تحت 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

(ب) یہ درست ہے کہ ادارہ برائے ترقی بارانی علاقہ جات (ABAD) نے چھچھ ضلع اٹک کی سیم و تھور زدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے ایک منصوبہ بنایا تھا اس منصوبے کے تخمینے کی 96ء88 لاکھ روپے کی منظوری دی جا چکی ہے ۔ اس منصوبے کے تحت چل ڈرین کی 9 میل لمبائی میں ، تازو ڈرین کی 5ء3 میل لمبائی میں اور ان کی ذیلی ڈرینوں کی 5ء9 میل لمبائی میں اصلاح کی جائے گی ۔

(ج) متذکرہ بالا سکیم پر رواں مالی سال 84-1983ء میں عملدرآمد ہوگا ۔ جس کے لئے ترقیاتی پروگرام میں 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

ضلع فیصل آباد میں زرعی اراضی کے (سابق چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد کے لئے سیم و تھور کا تدارک

333 - چوہدری محمد شفیع گل ۔ کیا وزیر آبپاشی و

قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع فیصل آباد میں زرعی اراضیات زیر زمین پانی کی سطح مسلسل بلند ہونے کے باعث سیم اور تھور سے بری طرح متاثر ہو چکی ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سیم کے انسداد کی خاطر حال ہی میں ستیانہ سمندری نکاسی آب کا نظام قائم کیا گیا ۔ لیکن ملحقہ دیہات سے برساتی نالوں اور زمین سے رسنے والے پانی کے نکاس کے لئے ذیلی نالے موزوں طور پر نہیں نکالے گئے ۔

(ج) اگر محولہ بالا (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا گذشتہ تین سالوں میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعمیر کردہ چھوٹے نالوں کے نام اور ان کے لئے مختص کردہ رقوم بتائیں گے ۔ نیز کیا کام مکمل ہو چکا ہے ۔ اگر نہیں تو کیا سال 84-1983ء میں تعمیر مکمل کئے جانے والے ذیلی نالوں کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی (جناب غضنفر محمد خان)

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کی زرعی اراضیات گزشتہ برسوں سے زیر زمین پانی کی سطح بلند ہونے کے باعث سیم اور تھور سے بری طرح متاثر ہیں ۔

(ب) یہ درست ہے کہ سیم و تھور سے بری طرح متاثر ہیں ۔ پانی کے نکاس کے لئے ستیانہ سمندری ڈرینیج پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے اور متعلقہ دیہات کے نشیبی علاقہ جات میں زمین سے رسنے والا پانی جو تالاب/جھیل کی شکل اختیار کر چکا ہے ۔ کے زمین کے لئے ذیلی ڈرین ہائے ایک مرحلہ وار سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مکمل کئے جا رہے ہیں ۔

(ج) گزشتہ تین سالوں 84-1980ء تا 83-1982ء میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعمیر شدہ چھوٹی نالے کے نام بمعہ مختص کردہ رقوم درج ذیل ہیں ۔

سوالات معہ جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

دوران سال 1980-81ء

نمبر شمار	نام ڈرین	مکمل کردہ لمبائی (میلوں میں)	مختص کردہ رقم (لاکھ روپے)
1	گلری ڈرین سب ڈرین	11 6	2 00
2	گڈیاں ڈرین	2 44	3 27
3	ایزادی مددآنہ برانچ ڈرین	9 64	6 92
4	چھ ابل ڈرین	5 00	6 82
5	رتی ڈرین	1 40	2 30
6	سمندری ڈیلی ڈرین	4:38	7 66
7	متیانہ ڈیلی ڈرین	3 40	4 33
8	ٹھانکلے ڈرین	1 27	2 99
9	بسم اللہ پور ڈرین	1 60	1 38
	میزان	32 80	40 63

1981-82ء

نمبر شمار	نام ڈرین	مکمل کردہ لمبائی (میلوں میں)	مختص کردہ رقم (لاکھ روپے)
1	حاجی پور ڈرین	2 87	6 26
2	کراڑی ڈرین	1 50	2 90
3	ایزادی سمندری ڈرین	3 32	6 46
4	پھولاہی ڈرین	4 20	3 28
5	ساتار ڈرین	4 80	1 54
6	سیم ڈرین سیات آر	5 86	9 97
	میزان	36 15	60 28

1982-83ء

نمبر شمار	نام ڈرین	مکمل کردہ لمبائی (میلوں میں)	مختص کردہ رقم (لاکھ روپے)
1	ٹبلیاں والا ڈرین	2 26	6 17
2	قیصر ڈرین	3 72	8 95
3	جسوانہ ڈرین	5 76	5 46

4 گنہ ڈرین	4.50	8.02
5 رتا ڈرین	1.40	3.05
6 سب نالہ چھ ایل ڈرین	1.40	3.48
7 ایزادی سب ڈرین پانچ ایل	5.40	8.34
میزان	24.44	43.47
کل میزان سہ سالہ	9.2.39 میل	144.38 لاکھ

حکومت نے عالمی بینک کے تعاون سے ضلع فیصل آباد میں نکاسی آب کے لئے ڈرینیج IV کا منصوبہ منظور کیا ہے ۔ اس سکیم پر چھٹے پنجسالہ منصوبہ (1983-88ء) کے دوران عمل درآمد کیا جائے گا ۔ مجوزہ سکیم کے تحت سمندری نکاسی آب کے نظام کے 100 میل لمبے سیم نالوں کی بحالی کی جائے گی 3ء3 میل لمبی برانچ نالوں اور 2ء56 میل ذیلی نالوں کی تعمیر کی جائے گی ۔ علاوہ ازیں مذکورہ منصوبہ کے تحت تقریباً 1605 میل لمبی زیر زمین پائپ نالیاں 75 ہزار ایکڑ شدید متاثرہ رقبہ میں بچھائی جائیں گی ۔ اس سکیم کی لاگت کا تخمینہ تقریباً ایک ارب انتیس کروڑ روپے (1290 ملین روپے) ہے ۔ اس سکیم پر عمل درآمد کے سلسلہ میں واپڈا نے ابتدائی کام شروع کر دیا ہے ۔

تحصیل گوجر خان کی ڈھوکوں کو بجلی کی فراہمی

392 ۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) اے ایچ مغل (سابق وائس چیئرمین ۔ ضلع کونسل ۔ راولپنڈی) کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع کرنالی تحصیل گوجر خان کو 1981-82ء میں بجلی فراہم کر دی گئی تھی مگر اس سے ملحقہ ڈھوکس چھرا نمبر 1، 2، 3 موہڑہ سر انداز

موہری - کوٹلہ - موہڑہ بابا فتح جو آدھ میل کے اندر ہیں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ موضع سکھو کو 1980-81ء کے دوران بجلی فراہم کی گئی مگر اس سے قریباً 200 گز کے فاصلے پر دو بستیوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے جن کی آبادی قریباً 2000 نفوس پر مشتمل ہے ۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ موضوع موہڑہ امن تحصیل گوجر خان کو 1982-83ء کے دوران خصوصی اجازت کے تحت بجلی فراہم کی گئی ہے مگر درکالی کلاں کو محروم رکھا گیا ہے ۔

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مندرجہ ذیل مواضعات تحصیل گوجر خان مین پاور لائن سے قریباً آدھ میل کے اندر واقع ہیں اور انہیں بجلی سے محروم رکھا جا رہا ہے ۔

1- گڑھا	آبادی قریباً 944
2- سنگھوٹ	" 1556
3- جمال	" 450
4- ماڑی بھمر	" 1000
5- چک بہادر	" 1000
6- موہڑہ چوہدریاں	" 800

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت متذکرہ مواضعات / ڈھوکوں کو بجلی فراہم کرنے پر تیار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (جناب غضنفر محمد خان)

(الف) موضع کرنالی تحصیل گوجر خان کے ڈھوکوں چورا 1 ، 2 ، 3 موہڑا سر انداز موہری موہڑا ، بابا فتح اور کوٹلہ جو کہ فاصلے اور گھروں کی تعداد کے معیار کے مطابق تھے کو بجلی کی فراہمی کے لیے نظر انداز نہیں کیا گیا ۔ بلکہ یہاں بجلی کی فراہمی کا کام جاری ہے اور دو ماہ کے اندر مکمل ہونے کی توقع ہے ۔

(ب) فاضل ممبر نے بعد ازاں موہڑہ ملکاں اور موہڑہ کالا کہار دو بستیوں کے نام فراہم کیے ہیں جس کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے ۔ بستی موہڑہ ملکاں وضع کردہ معیار (بستی کا فاصلہ 11 کے ۔ وی ۔ لائن یا بجلی مہیا کردہ دیہات سے 1 میل تک ہو اور کم از کم 20 گھروں کی تعداد ہو ۔ جس کی تصدیق چیئرمین ضلع کونسل سے ہونی چاہیے) کے مطابق ہے اور ایسے لسٹ میں شامل کر لیا گیا ہے اور اس کو اپنی باری پر بجلی مہیا کر دی جائے گی ۔ جبکہ دوسری بستی بنام موہڑہ کالا کہار کے بارے چیئرمین ضلع کونسل کی مطلوبہ تصدیق فراہم نہیں کی گئی لہذا اسے فی الحال لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا ۔

(ج) موضع موہڑہ اسیں تحصیل گوجر خان کو 1982-83 کے دوران صدر پاکستان کے خصوصی حکم پر بجلی فراہم کی گئی ۔ جبکہ ایسا کوئی حکم موضع درکالی کلاں کے لیے نہ تھا ۔ اس لیے اس موضع کو بجلی فراہم نہیں کی گئی اس کے علاوہ موضع درکالی کلاں معیار کے مطابق نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کا 11 کے وی ۔ لائن سے فاصلہ دو میل ہے جب کہ اس تحصیل میں فاصلہ کی حد ایک میل ہے ۔

(د) فاضل ممبر نے جن 6 مواضعات کا ذکر کیا ہے ۔ ان میں بجلی فراہم کئے جانے کی تفصیل اس طرح ہے ۔ چار مواضعات (1) گڑھا (2) منگھوٹ (3) ماڑی بھیر اور (4) چک بہادر کو 1983-84ء کے بجلی مہیا کرنے کے پروگرام میں پہلے ہی منظوری دی جا چکی ہے موضع جمال بجلی کی فراہمی کی لسٹ میں شامل ہے ۔ لیکن اس کی آبادی کم ہونے کی وجہ سے منظوری نہیں ہو سکی ۔ موہڑہ چوہدریاں موضع نہیں ہے ۔ بلکہ موضع کرنالی جس کو بجلی مہیا کی جا چکی ہے کا حصہ ہے اور واپڈا کی رپورٹ کے مطابق موہڑہ چوہدریاں کا فاصلہ 11 کے وی لائن سے 1.7 میل ہے چونکہ 1 میل فاصلے کے معیار کے مطابق نہیں ہے ۔ اس لیے اس کو بجلی نہیں دی گئی ۔

فاضل ممبر نے جن مواضعات اور موگوں کو اجلی کی نراھمی کا ذکر مندرجہ بالا جزوہائے میں کیا ہے ۔ اس بارے میں تفصیلاً جواب متعلقہ جز میں دے دیا گیا ۔

موگہ کی تبدیلی

401 مس بلقیس خانم (سابق خاتون کونسلر ضلع کونسل ساہیوال) ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ چک 131 - 129 - 9 ایل کو سیراب کرنے کے لیے موگہ تبدیل کر کے ایک میل کی توسیع کے ساتھ میں راجباہ 9 ایل سے بارہ ماتنر موگہ لگانے کی درخواست تین سال سے زیر سماعت ہے ۔

(ب) اگر ایسا ہے تو مذکورہ چک کی آبپاشی کے لیے مطلوبہ موگہ کی تبدیلی کی منظوری کب تک متوقع ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (جناب غضنفر محمد خان) :۔

(الف) یہ حقیقت ہے کہ چودھری رحمت علی نے مورخہ 2-8-80 کو درخواست دائر کی کہ ان کے رقبہ مربعہ جات تعدادی 28 واقع چکوک 129 ، 131 - 9 ایل بارہ ماتنر کی توسیع کر کے اس کو چک بندی میں شامل کر دیا جائے سمی امانت اللہ وغیرہ ساکنان 132 - 9 ایل بارہ ماتنر کی توسیع پر رضامند نہ ہوئے اور نہ ہی اپنی اراضیات بارہ ماتنر کی توسیع کے لیے دینے پر رضا مند ہوئے ۔ موگہ جات جن میں سائلان تبادلہ چکبندی چاہتے ہیں کی سہ سالہ آبپاشی شامل کروائی گئی جن سے ظاہر ہوا کہ رقبہ جات زیر بحث کی آبپاشی اوسط آبپاشی سے کہیں زیادہ ہے چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر کیس داخل دفتر ہوا ۔

(ب) مندرجہ بالا وضاحت کے پیش نظر موگہ کی تبدیلی تکنیکی لحاظ سے سود مند نہیں ۔

ضلع میانوالی کے لیے ذرائع آبپاشی کے اقدامات

404- ملک غلام شبیر جوئیہ - (سابق چیئرمین ضلع کونسل میانوالی) کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر سے ضلع میانوالی کے پہاڑی علاقہ کو برائے زرعی مقاصد پانی کی فراہمی مقصود تھی -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جناح بیراج کی تعمیر کے وقت لیفٹ بنک سے تھل پروجیکٹ اور رائٹ بنک سے تحصیل عیسیٰ خیل کو سیرابی کے لئے نہر نکالنے کا منصوبہ تھا -

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ضلع کے ذرائع آبپاشی کے پیش نظر دریائے کرم پر موجود نہر (کس عمر خان) کو جدید بنیادوں پر تعمیر کرنا مقصود تھا -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ضلع کی آبپاشی کی سکیموں کے بارے میں کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی وقوت برقی - (جناب غضنفر محمد خان)—

(الف) امر واقعہ یہ ہے کہ پہاڑی علاقے میں نہری نظام قائم نہیں ہو سکتا تاہم واپڈا کالا باغ ڈیم کی تحقیقاتی رپورٹ ملکی و غیر ملکی تکنیکی مشیروں کے تعاون سے مرتب کر رہا ہے ۔ لہذا واپڈا کو پہلے درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ اس علاقے کی آبپاشی کے ممکنات کا بھی جائزہ لے -

(ب) حقیقت یہ ہے کہ جناح بیراج کی تکمیل کے بعد تمام ان مجوزہ علاقہ برائے آبپاشی میں نہری نظام قائم ہو چکا ہے جس کے لئے جناح بیراج کی تعمیر ہوئی تھی - اور جس میں عیسیٰ خیل کا رقبہ شامل نہیں تھا -

(ج) کسی عمر خان نہر کا انتظام شروع سے ہی متعلقہ زمینداروں کی آب پراڈیکٹ کمیٹی کی نگرانی میں چل رہا تھا - پچھلے سال ABAD نے اس میں کچھ مرمت اور اصلاح کا کام کیا تھا یہ ہر ششماہی پر چلائی جاتی ہے -

(د) اس جز کا جواب جز (الف) بالا میں دے دیا گیا

ہومیوپیتھی طریق علاج کا اجراء

308-ڈاکٹر ظفر اقبال - (سابق چیئرمین یونسپل کمیٹی اوکاڑہ) کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پاکستان نے یونانی ایور ویدک اور ہومیو پیتھک ایکٹ مجریہ 1965ء کے تحت ہومیوپیتھی کو ایک باقاعدہ طریق علاج کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے وزارت صحت پاکستان کے تحت ایک ہومیوپیتھک بورڈ قائم کیا تھا -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا بورڈ نے جولائی 1981ء میں اپنی ایک قرارداد کے ذریعہ یہ سفارش کی تھی کہ ہر صوبائی محکمہ صحت اپنے اپنے ڈائریکٹوریٹس میں ہومیوپیتھی کے لئے ایک الگ شعبہ قائم کرے اور ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں قائم کرے -

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مرکزی وزارت صحت کی طرف سے جاری شدہ چٹھی نمبر F. 4-6-81 UAN مورخہ 2 جولائی 1981ء کے ذریعہ جز (ب) بالا میں مندرج قرار داد محکمہ صحت حکومت پنجاب کو ضروری کارروائی کے لئے ارسال کی تھی -

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اب تک کیا کارروائی ہے اور جواب نفی میں ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

وزیر صحت (چوہدری حامد ناصر) ۔

(الف) جی ہاں

(ب) جی ہاں

(ج) جی ہاں

(د) سکیم تیار ہے ۔ A.D.P 1984 - 1983 میں دو لاکھ روپے کی رقم مختص کر دی گئی ہے ۔

جھنگ بھکر روڈ کی کشادگی

294۔ ملک غضنفر علی ۔ (سابق چیئرمین ضلع کونسل بھکر)

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ جھنگ بھکر روڈ ایک اہم سڑک ہے جو صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی ایک رابطہ سڑک بھی ہے ۔ اور قیام پاکستان سے قبل تعمیر ہوئی تھی ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے ۔ کہ متذکرہ سڑک ایک سنگل روڈ ہے اور شکستہ حالت ہونے کے باوجود اس میں سینکڑوں خطرناک موڑ واقع ہیں ۔

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متذکرہ سڑک پر دریا خان ڈیرہ اسماعیل خان پل کی تعمیر سے اس پر ٹریفک کا بوجھ کئی گناہ زیادہ ہو جائیے گا ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی فوری تعمیر اور کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ (میاں صلاح الدین)

(الف) جی ہاں

(ب) ملں اس سڑک کا پکا گولا 9 فٹ کشادہ ہے اور اس میں موڑ بھی موجود ہیں تاہم اس کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے ۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے ۔

(د) مذکورہ سڑک کو کشادہ کرنے کی ایک جزوی سکیم کلو میٹر 339 تا کلو میٹر 370 (سرائے کشا تا کوٹلہ چام) اس سال (1983-84) کو ترقیاتی پروگرام میں شامل کی گئی ہے ۔ اور اس کام کے لئے 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

ضلع اٹک میں سڑکوں کی کشادگی

375 - خان محمد واثق خان (سابق وائس چیرمین ضلع کونسل اٹک) کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا اٹک تا فتح جنگ سڑک کو جو کہ انتہائی تنگ اور خستہ حالت میں ہے ، کی کشادگی اور مرمت کے لئے سال 84-1983ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حضیرھٹیاں تربیلہ روڈ کے درمیانی حصہ میں کشادگی اور مرمت کا کام جس ٹھیکیدار کو دیا گیا تھا ، اس نے کام روک رکھا ہے ۔ جس کے باعث عوام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ ٹھیکیدار کے کام روکنے کی کیا وجوہ ہیں ۔ اور اس کی وجہ سے جو وقت ضائع ہوا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے ۔

(ج) آیا جز (ب) بالا میں مندرج سڑک کی تکمیل کے لیے حکومت دوبارہ ٹینڈر طلب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا اس ٹھیکیدار رر Risk and cost کام شروع کیا جائے گا ۔ اگر ایسا ہے تو سڑک مذکور کے کب تک مکمل ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات — (میاں صلاح الدین)

(الف) کسی بھی سڑک کی کشادگی اور بہتری کے لئے اس سڑک پر روزانہ 800 سے زائد مشینی گاڑیوں کی آمدورفت ضروری ہے جبکہ اس سڑک پر 1982ء کے ٹریفک کے اعداد و شمار کے مطابق مشینی گاڑیوں کی تعداد 364 روزانہ ہے اس لیے اس سڑک کی کشادگی فی الحال ممکن نہیں بہر حال اس سڑک کی کشادگی کو چھٹے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کیا گیا ہے ۔ موجودہ سڑک کے مطابق مرمت کر دی گئی اور جب مزید مرمت کی ضرورت ہوئی کر دی جائے گی ۔

(ب) سڑک کے درمیانی حصہ یعنی میل 12.5 تا 25.75 میل میں ٹھیکیدار کا کام سست رفتاری کا شکار ہو گیا تھا اور بعد ازاں اس نے کام کو مکمل طور پر بند کر دیا لہذا معاہدہ کی رو سے اسے قصور وار ٹھہرایا گیا اور اس کا معاہدہ 30 جون 1983ء کو منسوخ کر دیا گیا ۔ لیکن ٹھیکیدار

مذکور نے اسی روز دوبارہ کام شروع کر دیا اور پھر اس کی درخواست پر حکم منسوخی عارضی طور پر معطل کر دیا گیا سڑک پر اب وہی ٹھیکیدار کام کر رہا ہے جسے کام کی تعطلی اور دیری کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے معاہدہ کی رو سے اس سے ہرجانہ وصول کیا جائے گا -

(ج) اگر پھر اس ٹھیکیدار کی کارکردگی تسلی بخش نہ پائی گئی تو معاہدہ منسوخ کر دیا جائے گا - اور کام کے لئے دوبارہ ٹینڈر طلب کر لئے جائیں گے اس سڑک پر کام تین گروہوں میں جاری ہے اور اس کی تکمیل اگلے مالی سال میں متوقع ہے -

لاهور تا ساهیوال سڑک کی تکمیل

386 چوهدری محمد اکرم - (سابق وائس چیئرمین ضلع کونسل ساهی وال) کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے -

(الف) لاهور تا ساهیوال تعمیر ہونے والی سڑک کا ٹینڈر کس تاریخ کو منظور کیا گیا - اور ٹھیکیدار کے ساتھ کس تاریخ تک سڑک مکمل کرنے کا معاہدہ ہوا تھا -

(ب) آیا ٹھیکیدار معاہدہ کے مطابق کام مکمل کر رہا ہے ناکام رہا ہے - اگر کام کر رہا ہے تو اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے -

(ج) اس پراجیکٹ کی کل تخمینہ لاگت کیا ہے اس میں سڑک کی تعمیر پر فی میل لاگت اور متبادل راستہ بنانے اور اس کے علاوہ اس پراجیکٹ پر دوسرے اخراجات کی علیحدہ علیحدہ مکمل تفصیلات کیا ہیں -

(د) اس پراجیکٹ کی جتنی سڑک تعمیر ہو چکی ہے جس پر ٹریفک چل رہی ہے کیا یہ مکمل سمجھی جائے یا اس پر مزید کوئی تہہ بچھائی جائیگی -

(ہ) آیا اس پراجیکٹ میں پرانے تنگ پلوں کو کشادہ کرنا بھی شامل ہے یا نہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات - (میاں صلاح الدین)

(الف) لاہور تا ساھیوال سڑک کا کام وفاقی حکومت کی نگرانی میں ہو رہا ہے اور اسے عالمی بینک کی مالی امداد سے بذریعہ نیشنل ھائی وے بورڈ تعمیر کیا جا رہا ہے لہذا محکمہ شاہرات پنجاب کسی حتمی جواب دینے سے قاصر ہے -

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

چھٹے پنجسالہ منصوبہ میں دریائے ستلج پر پل کی تعمیر -

387 - **چوھدری محمد اکرم** (سابق وائس چیئرمین ضلع کونسل ساھی وال) کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ــ

(الف) آیا چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں بھکاں پتن دریائے ستلج پر پختہ پل بنانے کا پروگرام شامل ہے یا نہیں اگر شامل ہے تو 84-1983ء کے ترقیاتی پروگرام میں مذکورہ پراجیکٹ کے لئے کی گئی رقم مخصوص کہ گئی ہے یا نہیں - اگر رقم مختص کی گئی ہے تو کس قدر -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پراجیکٹ پر کب تک کام شروع ھو جائے گا - اگر جواب نفی میں ہے تو اس وجوہ کیا ھوں -

وزیر مواصلات و تعمیرات -(میاں صلاح الدین)

(الف) دریائے ستلج پر بھکاں کے مقام پر پختہ پل تعمیر کرنے کے لئے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ھیں -

(ب) محکمہ دفاع نے اس پل کی تعمیر کی اجازت دیتے ھوئے یہ شرط عائد کی ہے کہ اس کے وزن اٹھانے کی قابلیت 9 یا 13 ٹن تک محدود رھنی چاھیے جو کہ ھماری ٹریفک کے لئے ناکافی ہے لہذا محکمہ ۔ منصوبہ بندی و ترقیات کے توسط سے وزارت دفاع کو یہ شرط اٹھانے کے لئے درخواست کی گئی ہے - حتمی فیصلہ وزارت دفاع سے ھو گا -

بلدیہ اٹک کے لئے سودی رقم کی معافی

377 الحاج شیخ امر الہی (سابق چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک) کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے غیر منقولہ جائداد پر سے وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کا 85 فیصد متعلقہ بلدیات کو ادا کیا جاتا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بلدیہ اٹک میں مذکورہ محکمہ سے مذکورہ ٹیکس کے ضمن میں وصول شدہ رقوم بلدیہ اٹک کی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو واجب الادا رقوم کے عوض ان کے محکمے کو مجرا ہوتی رہی ہیں۔

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ضلع اٹک ایک پسماندہ ضلع ہے۔ نتیجتاً بلدیہ اٹک کی کم آبادی کے باعث اس کے آمدنی کے ذرائع بہت ہی محدود ہیں۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بلدیہ اٹک کے ذمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی جس قدر سود کی رقم واجب الادا ہے، اسے معاف کرنے تیار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ - (میاں صلاح الدین)

(الف) اس سوال کا محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ سے کوئی تعلق نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں محکمہ ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا کیوں کہ اس محکمہ کو کٹوتی وغیرہ کے فرائض تفویض نہیں کئے گئے تاہم مالی سال 82-1981ء میں منصوبہ آب رسانی مرحلہ چوتھا برائے اٹک لاگتی 39.45 لاکھ شامل بجٹ کیا گیا تھا۔ اس منصوبہ پر رقوم کی فراہمی اس وقت کی گورنمنٹ پالیسی کے مطابق مندرجہ ذیل طریقہ پر ہوتا ہے۔

1- کل لاگت کا 20 فیصد بلدیہ اٹک نے ادا کرنا تھا۔

2- کل لاگت کا 40 فیصد گورنمنٹ نے بلدیہ اٹک کو قرضہ فراہم کرنا تھا۔

3- کل لاگت کا 40 فیصد گورنمنٹ کی طرف سے بلدیہ مزکور کو بطور مدد ملنا تھا اس طرح بلدیہ کا اس منصوبہ پر اپنا حصہ 7.89 لاکھ روپے بنتا تھا جس میں سے بلدیہ نے مبلغ 7 لاکھ روپے ادا کر دیئے جب کہ 0.89 لاکھ روپے ابھی تک واجب‌الادا ہیں - جہاں تک اس ضمن میں گورنمنٹ کے قبضہ کا تعلق ہے , اس سلسلہ میں محکمہ مالیات ہی روشنی ڈال سکتا ہے - کیونکہ مزکورہ محکمہ ہی محکمہ بلدیات کو دیئے گئے قرضہ جات کی کٹوتی وغیرہ کرتا ہے -

(ج) اس کا محکمہ ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ سے کوئی تعلق نہیں

(د) چونکہ اس کا تعلق محکمہ مالیات سے ہے لہذا وہی اس بارے میں فیصلہ کرنے کا مجاز ہے -

ٹاؤن شپ سکیم لاہور میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ

379 - **شیخ اشفاق شاہد** (سابق ڈپٹی میئر لاہور میونسپل کارپوریشن)

کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ٹاؤن شپ سکیم لاہور کے سینکڑوں الاٹیوں کو گذشتہ کئی سالوں سے پلاٹوں کی مجوزہ قیمت ادا کرنے اور نقشہ جات تعمیر مکانات کی منظوری کے باوجود تا حال مذکورہ پلاٹوں کا قبضہ حاصل نہیں ہو سکا -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ کے بدیانت اہلکاروں اور دلالوں کی ملی بھگت کے باعث ناجائز افراد مذکورہ پلاٹوں پر قابض ہیں - اور موجودہ قانون میں سقم کی بناء پر جائز الاٹی کئی سالوں سے عدالتوں اور دفاتر میں سرگرداں ہیں -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جائز الاٹیوں کی داد رسی کے لئے فوری طور پر مروجہ قانون میں کوئی موثر ترمیم کرنے یا مارشل لاء کا کوئی ضابطہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (میاں صلاح الدین) -

(الف) نقشہ منظور ہونے سے قبل پلاٹ کا قبضہ دیا جاتا ہے اور سکیم میں تقریباً تمام پلاٹوں کا قبضہ دیا جا چکا ہے -

(ب) قواعد یا ضوابط کے مطابق عمل کیا جاتا ہے - شکایت کی صورت میں الاٹیوں کی جائز دارد رسی بھی کی جاتی ہے -

(ج) چونکہ (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں نہ ہے لہذا مووجہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔

ضلع اٹک میں فنی تعلیم کے فروغ کے لئے اقدامات

373 ۔ میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان

(سابق چیئرمین ضلع کونسل اٹک) کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :—

الف) ضلع اٹک میں فنی تعلیم کے فروغ کے لئے اب تک حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں ۔

(ب) مذکورہ ضلع میں آبادی کے تناسب سے مڈل ہائی سکول (زنانہ و مردانہ) راولپنڈی ڈویژن کے دیگر اضلاع کی نسبت کم ہونے کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) آیا حکومت جز (ب) بالا میں مندرج تفاوت کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (چوہدری عبدالغفور)

(الف) اٹک کے ضلعی صدر مقام پر ایک کمرشل انٹی ٹیوٹ اور لڑکیوں کے لئے ووکشینل انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں ۔ تلہ گنگ میں بھی لڑکیوں کے لئے ایک ووکشینل انسٹی ٹیوٹ ہے اٹک میں چھٹے پنجسالہ منصوبہ کے تحت ایک پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بھی تجویز کیا گیا ہے ۔

(ب) مڈل سکولوں کا تناسب ضلع اٹک میں راولپنڈی ڈویژن کے دیگر اضلاع کے مقابلہ میں مناسب ہے ۔ البتہ ہائی سکولوں کا تناسب قدرے کم ہے ۔ اس کمی کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت پورا کیا جا رہا ہے ۔ گزشتہ سال 10 مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے تھا ۔ دس پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ امسال 3 مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جا رہا ہے اور چار پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جا رہا ہے

(ج) جی ہاں ۔ چھٹے پنجسالہ منصوبہ کے دوران یہ تفاوت دور کر دیا جائے گا ۔ ضلع وار کوٹہ مقرر کرنے کے لئے ایسے اصول وضع کئے جا رہے ہیں جن سے پسماندہ اور بکھری ہوئی آبادی کے علاقوں میں زیادہ سکول قائم کئے جاسکیں ۔

بلدیہ اٹک کے تحت چلنے والے سکولوں کے لئے گرانٹ میں اضافہ -

378 - **شیخ امر الٰہی** -- (سابق چیئرمین میونسپل کمیٹی ، اٹک) — (کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ویسٹ پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈیننس مجریہ 1962ء کے تحت یہ قرار پایا تھا کہ لوکل باڈیز کے زیر تحویل سکول انہیں کے پاس رہیں گے - اور مذکورہ مدارس کے لئے گرانٹ حسب سابق شرح سے ملتی رہے گی -

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ لوکل گورنمنٹ پنجاب آرڈیننس مجریہ 1979ء کے نفاذ کے بعد ضلع کونسل اٹک کے تحت چلنے والے سکول بھی بلدیہ اٹک کی تحویل میں دے دئیے گئے تھے - نتیجتاً مذکورہ بلدیہ کل بارہ پرائمری اور مڈل سکول چلا رہی ہے -

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بلدیہ اٹک مذکورہ مدارس پر 18 لاکھ روپے یعنی اپنے بجٹ کا 1/3 حصہ صرف کر رہی ہے جبکہ حکومت کی جانب سے 6 لاکھ روپے بطور گرانٹ دئیے جاتے ہیں نتیجتاً بلدیہ مذکورہ کے پاس اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے رقم نہیں بچتی -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بلدیہ اٹک کے زیر تحویل مدارس کے لئے 90 فیصد گرانٹ دینے اور سال 1982-83ء کی گرانٹ کی باقی ماندہ رقم بھی ادا کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر تعلیم - (چوہدری عبدالغفور) :-

(الف) جی نہیں - اس آرڈیننس کے تحت بلدیہ کے زیر تحویل سکولوں کو سکول کے اخراجات کے عین مطابق گرانٹ دینا محکمہ تعلیم کے فرائض میں نہیں -

(ب) حقیقت یہ ہے کہ بلدیہ اٹک 9 پرائمری سکول اور 3 مڈل سکول چلا رہی ہے جن میں سے چھ سکول پہلے ہی اس کے پاس تھے اور باقی چھ سکول 1979ء میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے حکم کے

تحت ضلع کونسل اٹک سے بلدیہ کی تحویل میں لئے گئے تھے۔
ان مدارس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ پرائمری سکول ۔ 9 2 ۔ مڈل سکول ۔ 3

(ج) بلدیہ کے اخراجات کے متعلق محکمہ تعلیم کچھ نہیں بتا سکتا ۔ محکمہ تعلیم نے 83-1982ء میں بلدیہ اٹک کو مبلغ -/6,05,866 روپے بطور گرانٹ ادا کئے دو تین سال سے بلدیہ اٹک زیادہ گرانٹ مانگ رہی ہے ۔ اس سلسلہ میں محکمہ مالیات سے درخواست کی گئی محکمہ مالیات نے گرانٹ بڑھانے سے معذوری کا اظہار کیا ۔

میونسپل کمیٹیوں کو گرانٹ دئیے جانے کا مسئلہ اس سے پہلے بھی صوبائی کونسل کی سبجیکٹ کمیٹی میں پیش کیا گیا لیکن گورنر صاحب نے سپیشل کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ سکولوں کے قومیائے جانے کے بعد ان کے تمام اخراجات حکومت برداشت کر رہی ہے لہذا مالی وسائل کی کمی اور اخراجات میں بچت کی کمی کے پیش نظر گرانٹ دینا ممکن نہیں ۔ میونسپل کمیٹیوں کو اپنے ہی وسائل پر انحصار کرنا ہوگا ۔

(د) اس امر سے متعلق جز (ج) میں تفصیل سے بتایا جا چکا ہے ۔ بقایاجات کے لئے بلدیہ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے رجوع کرے تاکہ وہ اپنے فنڈز سے انہیں رقم دینے کے بارے میں کوئی فیصلہ کریں :-

قومیائے گئے تعلیمی اداروں کے منسٹریل سٹاف کی سینیارٹی کا تعین

399 – سردار محمد عارف خان – (سابق وائس چیئرمین ضلع کونسل قصور) – کیا وزیر تعلیم میرے سوال نمبر 259 جو کہ 19 دسمبر 1982ء کو ایوان میں دریافت کیا گیا تھا ، کے جواب کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ –

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ جناب وزیر تعلیم نے صوبائی کونسل کے اجلاس منعقدہ دسمبر 1982ء میں قومیائے گئے تعلیمی اداروں کے منسٹریل سٹاف کی ایک ماہ کے اندر سینیارٹی لسٹ تیار کرنے کا وعدہ فرمایا تھا ۔

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متذکرہ معاملے کے سلسلے میں 5 مئی 1983ء کو میں نے ایک چھٹی وزیر موصوف کو تحریر کی تھی اور 24 مئی 1983ء کو ایوان میں بھی عام بحث کے دوران اس کا اعادہ کیا تھا مگر تا حال سنیارٹی لسٹ تیار نہیں کی گئی۔

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جنرل کیڈر کاریکل سٹاف جس نے متذکرہ سینیارٹی لسٹ تیار کرنا ہے، اپنے مفاد کی خاطر تاخیری حربے استعمال کر رہا ہے

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت متذکرہ اداروں کے منسٹریل سٹاف کی سینیارٹی کا تعین کر کے انہیں موثر بہ ماضی ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (چوہدری عبدالغفور)۔

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے تاہم قومیائے گئے تعلیمی اداروں کے منسٹریل سٹاف کی سینیارٹی لسٹ تیار کر لی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں۔ سینیارٹی لسٹ تیار ہو چکی ہے۔

(د) قومیائے گئے تعلیمی اداروں کے منسٹریل سٹاف کو ترقی دینے کے سلسلے میں پالیسی مرتب کر لی گئی ہے۔ اور ڈویژنل ڈائریکٹر تعلیمات کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اس کی روشنی میں متذکرہ کیڈر کے سٹاف کو موثر بہ ماضی ترقی دینے کے احکامات جاری کریں کیونکہ منسٹریل سٹاف ڈویژنل کیڈر ہے۔

صوبہ میں دینی تعلیمی اداروں کا اجراء۔

302۔ سردار خورشید انور۔ (سابق وائس چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ)۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ صوبہ میں دینی تعلیمی اداروں کے فقدانی کے باعث آئے دن فرقہ وارانہ تعصبات

کے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں ۔

(ب) آیا حکومت اس امر کے لئے تیار ہے کہ صوبہ میں ایسے دینی مدارس کا اجراء کرے جو دینی تعلیم ایسے خطوط پر دیں کہ صحیح معنوں میں علماء فارغ التحصیل ہوں تاکہ وہ اسلام کی حقیقی روح سے عوام کو روشناس کرا سکیں ۔

(ج) صوبہ میں اوقاف کی کل جائداد سے کس قدر آمدن ہوتی ہے۔ اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے ؟

وزیر اوقاف (میاں محمد ذاکر قریشی) ۔

(الف) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ میں دینی تعلیمی اداروں کا فقدان ہے اور یہ کہ اس وجہ سے فرقہ وارانہ تعصبات کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں ۔

(ب) محکمہ اوقاف مختلف شہروں میں وقف املاک سے منسلک دینی تعلیم کے لئے دارالعلوم چلا رہا ہے ۔ مگر سردست یہ ممکن نہ ہے کہ محکمہ اوقاف اپنے محدود وسائل کے پیش نظر صوبہ بھر میں کافی پرائیویٹ دینی مدارس کی موجودگی میں دینی مدارس کا سرکاری سطح پر اجراء کرے ۔ البتہ درس نظامی کے فارغ التحصیل علماء حضرات کو جدید علوم تحقیق کی روشنی میں اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرانے کے سلسلہ میں محکمہ اوقاف کے تحت علماء اکیڈمی قائم ہے جس میں درجہ تخصص کا کورس بھی جاری ہے ۔ جس میں قدیم اور جدید علوم پڑھائے جاتے ہیں ۔ مزید برآں جامعہ اسلامیہ بہاولپور بھی اس ضمن میں اعلی دینی تعلیم دینے کے فرائض سر انجام دے رہا ہے ۔

(ج) سال رواں کے منظور شدہ میزانیہ کے مطابق محکمہ کی جملہ وقف املاک سے سالانہ آمدن اور ان پر اخراجات کا سرسری جائزہ درج ذیل ہے ۔

تفصیل آمدن

1 ۔ کرایہ جات	77,25,700
2 ۔ زر پٹہ اراضیات	69,09,800
3 ۔ کیش بکس	2,31,24,000
4 ۔ ٹھیکہ حفاظت پاپوش	17,05,700
5 ۔ ٹھیکہ گانرویشی	85,200
6 ۔ سیر مینار بادشاہی مسجد لاہور ، ٹھیکہ پاپوشی میں شامل ہے ۔	
7 ۔ بیت الخلاء سروس داتا دربار	1,60,000
8 ۔ متفرق آمدن وقف املاک	30,31,600

9 - فروختگی مطبوعات اوقات علماء اکیڈیمی	3,00,000
10 - پرچی فیس ایکسرے و لیبارٹری و سپیشل آئی وارڈ دربار ہسپتال -	3,00,000
11 - منافع سرمایہ کاری و واپسی قرضہ جات	72,00,000
	5,04,42,000 روپے

تفصیل اخراجات

1 - اخرجات وقف املاک	62,60,136
2 - اخراجات تعلیم و تبلیغ	27,47,294
3 - صحت و سماجی بہبود	67,77,900
4 - انتظامی و وصولی آمدن	75,74,900
5 - دیگر اخراجات	4,10,400
6 - دفتر ڈائریکٹر پراجیکٹ	5,48,700
7 - تعمیراتی و ترقیاتی منصوبے	57,00,000
8 - خصوصی مرمت	30,00,000
9 - شعبہ کنزرویشن	30,36,000
10 - داتا دربار نئی مسجد کے لئے	40,00,000
	5,00,55,300 روپے

جناب قائم مقام چیئرمین—بہت بہت شکریہ - وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے -

عام بحث

اس مرحلہ پر جناب چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے -

جناب چیئرمین—اچھا تو پھر ایک فیصلہ ہوا (قہقہہ)

اب میرے خیال میں عام بحث کا آغاز ہونا چاہیے - اب سے ساڑھے گیارہ بجے تک عام بحث پھر شام ، رات اپنی......میرے خیال میں وہی حساب رکھتے ہیں یعنی ہر ممبر دو دو تین تین منٹ تقریر کرے - اس طرح

کوئی 80 ممبران تقاریر کر سکیں گے ۔ اس کے علاوہ میں ایک گزارش بھی کروں گا کہ ہمارے نئے اراکین کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور انہیں ذرا بحث و تمحیص کا موقع فراہم کریں ۔ کیونکہ یہ افتتاحی اجلاس ہے اور انہیں دیکھ بھی لیں گے ۔ کچھ واقفیت بھی ہو جائے گی اس طرح ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے ۔ میرے خیال میں انہیں ذرا زیادہ موقع فراہم کریں ۔ شکریہ ۔

رائے محمد حیات کھرل۔۔(وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، شیخوپورہ) سب سے پہلے تو جناب والا ۔ مجھے آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی ہے کہ صوبائی کونسل پنجاب کی صوبہ بھر میں بہت اہمیت ہے ۔ ہمارے نیشنل پریس صرف مشرق ، نوائے وقت اور جنگ نے اس کونسل پر کچھ Projection کی ہے مگر پاکستان ٹائمز جس کو ہماری اکثریت پڑھتی ہے نظر انداز کر دیا ہے اور انہوں نے کل جناب خالد جاوید (چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات) کی تقریر کو اندر والے آخری صفحے پر غیر موزوں کی سی جگہ دی ہے اس لئے میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں کہ پریس ہماری پوزیشن کو صوبہ میں صحیح طور پر Project کرے ۔

دوسرے جناب والا ۔ میری آپ سے گزارش ممبران کے استحقاق (Privilage) کے متعلق ہے مجھے احساس ہے کہ یہاں ہماری استحقاق کمیٹی نہیں ہے اگر ہاوس با وقار ہوگا اگر اراکین با وقار ہوں گے تو لازما اس کے اثرات سارے صوبے میں بہتر ہونگے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ممبران کی شکایات پر Head of Department پوری توجہ نہیں دیتے ہیں ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں کہ دیہات کے عوام کے چھوٹے چھوٹے مسائل ہوتے ہیں مثلاً چوری چکری غنڈہ گردی وغیرہ اسلحہ کے لائسنسوں کا ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے اور اس کے لئے ضلع میں ایک بہت بڑا چکر ہے اس میں عوام کو کافی دشواری پیش آتی ہے اس سلسلے میں پہلے تو ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس جانا پڑتا ہے اور وہ ایس ۔ پی صاحب کو رپورٹ کے لئے لکھ دیتے ہے پھر وہ ایس ۔ پی کے پاس جاتے اور وہ ایس ۔ ایچ او کو رپورٹ کے لئے لکھ دیتے ہیں تو اس طرح پورا چکر لگ جاتا ہے جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ لائسنس کے مسئلے کو ایسا آسان بنا دیا جائے جس طرح کہ موٹر سائیکل ، کار ، ریڈیو ۔ ٹی وی لائسنس لوگ حاصل کرتے ہیں کہ وہ اسلحہ خریدیں اور ڈاکخانہ میں جا کر بل جمع کرا دیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جتنے بھی جرائم وغیرہ ہوتے ہیں ۔ ان میں لائسنس والا اسلحہ استعمال نہیں ہوتا ۔ آئی ۔ جی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے

ہیں ان سے تصدیق کریں کہ جرائم میں غیر لائسنس یافتہ اسلحہ مثلاً کلاشن وغیرہ استعمال ہوتا ہے کیونکہ بدمعاش آدمیوں کے پاس اس قسم کا اسلحہ عام ہوتا ہے اور شریف شہری کے لئے مشکل ہوتا ہے کہ لائسنس تک رسائی حاصل کر سکے تو اس سلسلے میں میری گذارش ہو گی کہ اسلحہ کے حصول کے طریقے کار کو آسان بنانے کیلئے چیئرمین کی رپورٹ متعلقہ ممبر کی رپورٹ ، کارپوریشن کے ممبر کی رپورٹ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر کی رپورٹ پر ڈپٹی کمشنر صاحب اسلحہ لائسنس جاری کر دیا کریں اس طرح عوام کے در پیش مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور ممبران کے وقار کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا ۔ اس لئے جناب والا اس پر خصوصی توجہ دی جائے ۔

اسکے بعد عدل کی بات ہے ۔ عدلیہ جناب والا ۔ ہمارے معاشرے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور جو جھگڑے ماضی میں شروع ہوئے تھے وہ آج بھی قائم ہیں دیہاتوں میں جو جھگڑے ہوتے ہیں ان میں پولیس ملوث ہوتی ہے یہ بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ ہمارے صوبے میں false implciation بہت زیادہ ہے جہاں کہیں بھی کوئی وقوعہ ہوتا ہے خواہ یہ قتل کا ہو یا لڑائی جھگڑے کا تو اس میں false implication بہت ہوتی ہے جب وہ عدالت تک پہنچتا ہے تو economically وہ فیملی ختم ہو جاتی ہے اسلئے کہ پولیس investigation پر لوگوں کو اعتماد نہیں ہوتا تو جناب implication کے false رجحان کو اور خانہ دوائم میں رکھنے کے رجحان کو ختم کرنے کیلئے بھر پور کوشش کی جائے میری یہ تجویز ہو گی کہ اگر یہ ثابت ہو جائے چونکہ یہ دفعات سی ۔ آر ۔ پی ۔ سی ۔ اور پی ۔ پی ۔ سی ۔ میں ہیں تو اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے اور یہ عدالت میں ثابت ہو جاتا ہے پھر اس کو سزا ملنی چاہئیے جناب والا ۔ میرے مشاہدہ میں آیا ہے کہ کبھی مدعی اگر ایک ملزم تھا تو اس نے سب کو implicate کر دیا اور بے گناہ ایک سال دو سال بلکہ کئی سال تک criminal litigation میں گھومتے رہے اور وہ اسطرح سے غریب مالی طور پر ختم ہوجاتے ہیں مگر جھوٹ بولنے والے کو سزا نہیں ملتی اسلئے ۔ میری گزارش ہوگی کہ criminal litigation میں false application کے trend کو ختم کرنے کیلئے ہمیں کافی غور کرنا ہو گا اور اسے ختم کرنے کیلئے بھی ہمیں بھر پور کوشش کرنی ہوگی ۔

رانا محمد اقبال ۔ (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، قصور)۔ جناب والا ۔ میں عرض کرونگا کہ کل جناب چیئرمین منصوبہ بندی نے فرمایا تھا کہ دیہی علاقوں کو کافی ترقی دی جا رہی ہے میں اس بات پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ سب سے ضروری مسئلہ دیہات کیلئے سڑکات کا

ہے اس کیلئے میں تجویز کرونگا کہ دیہاتوں کو شہروں سے ملایا جائے تاکہ شہروں کی بڑھتی آبادی کو کنٹرول کیا جا سکے کیونکہ دیہات شہروں کے مقابلے میں کافی پیچھے ہیں تو اسطرح سے ان کو کافی ترقی ملے گی اور لوگ اپنی اجناس منڈیوں تک آسانی سے پہنچا سکیں گے ۔ جہانتک ہمارے ضلع کا تعلق ہے ویسے تو تقریباً سبھی حضرات نے ماسوائے چند ایک کے کل کی تقاریر میں فرمایا تھا کہ ان کے اضلاع میں پسماندگی ہے لیکن جناب والا خصوصی طور پر ضلع قصور واقعی سڑکوں اور دیگر ترقیاتی کاموں کے لحاظ سے بھی پسماندہ ہے میں جناب سے گزارش کرونگا کہ اس کیلئے خصوصی گرانٹ عطا فرمائی جائے ضلع کونسل قصور کے پاس دو سڑکات ہیں وہ دو اہم ہیں جو کہ ڈیفنس پوائنٹ اف ویو سے بھی بہت اہم ہیں ایک کی لمبائی تقریباً تیرہ میل ہے اور دوسری کی لمبائی تقریباً گیارہ میل ہے جناب والا ۔ میں عرض کرونگا کہ پورے کوٹ رادھا کشن لمبے جاگیر کی سڑکات کو ہائی ویز کی نگرانی میں دے دیا جائے یا کوئی اور محکمہ ان کی تعمیر کا کام اپنے ذمہ لے لے کیونکہ یہ ضلع کونسل کے بس کی بات نہیں ہے کہ اپنے بجٹ سے ان کو بنا سکے۔ اس کے پاس بجٹ کم ہے جو کہ اس کام کیلئے ناکافی ہے اگر ہم یہ رقم ان سڑکوں کی maintenance پر خرچ کر دیں تو ہمارے دوسرے منصوبہ جات ادھورے رہ جائیں گے ۔

جناب والا ۔ تعلیم کے متعلق میں عرض کرونگا کہ اس ضلع میں دو،تین کالج ہیں میری گزارش ہے کہ کوٹ رادھاکشن اور مصطفے آباد کیلئے کالجز قائم کر دیئے جائیں ۔

اسکے بعد نہری پانی کا مسئلہ ہے اس کے متعلق عرض کرونگا کہ بلوکی سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ایک پل بی ایس لنک ہے جس کے نزدیک سے راجباہ نرازیک نکلتا ہے ٹیل کے عوام کو پانی ملتا جس کی وجہ سے عوام کو کافی دشواری پیش آتی ہے اس کیلئے میں عرض کرونگا کہ وہاں بی ایس لنک پر لفٹ لگائی جائے ہیڈ بلوکی سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور اس گاؤں کے لوگ جن کا پانی آگے جاتا ہے وہ بیچارے اس سے مستفید نہیں ہوتے تو میں عرض کروں گا کہ اگر اس کے لیے لفٹ پمپ لگا دیا جائے تو بہتر ہوگا اس کام سے علاقہ کے عوام جو کہ زراعت کے نظام میں پیچھے ہیں آگے آ سکیں گے ۔

ملک نواب علی بھٹی ۔ (چیئرمین ضلع کونسل اوکاڑہ) — جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ مجلس شوری میں جو اجلاس ہوتے ہیں وہ کئی مہینے چلتے ہیں ۔ مثلاً پرسوں اخبار میں خبر آئی تھی

کہ مجلس شوری کا اجلاس شروع ہونے والا ہے اور وہ ایک مہینہ جاری رہے گا - پنجاب کونسل کا اجلاس مختصر عرصہ کے لئے منعقد ہونے کی وجہ سے یہاں بے شمار اراکین کو وقت نہیں ملتا کہ وہ اپنا مدعا کھڑے ہو کر بیان کریں جناب والا میں عرض کروں گا کہ صوبائی کونسل کا اجلاس کم از کم ایک ہفتے کے لئے ضرور ہونا چاہیے تاکہ سب لوگ اپنی تکالیف کھل کر یہاں بیان کر سکیں - دوسری عرض ہے کہ یہ اجلاس چھ سات ماہ کے بعد ہو رہا ہے میری گذارش ہے کہ کم از کم دو یا تین مہینے کے بعد ایک اجلاس ضرور ہونا چاہیے - اس طرح سے میرے خیال میں یہ ادارہ زیادہ فعال اور موثر بن جائے گا -

جناب والا - اب میں اپنے ضلع کونسل کے مسائل کی طرف آتا ہوں - گذارش ہے کہ تعلیم بالغاں پر حکومت بہت خرچ کر رہی ہے لیکن اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو رہے - کاغذات میں فرضی کارروائی ڈال دی جاتی ہے جس سے افسران سمجھ جاتے ہیں کہ بہت کام ہو رہا ہے لیکن موقع پر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور یہ رقم ضائع ہو جاتی ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس بارہ میں موثر اقدامات فرمائے جائیں -

دوسرے جناب والا ہمارے ضلع اوکاڑہ کا سیم اور تھور کا مسئلہ ہے وہاں ایک نہر لوئر باری دوآب چلتی ہے - اس کے شمالی طرف چالیس میل کا جو ٹکڑا سیم اور تھور سے بالکل تباہ ہو چکا ہے میری استدعا ہے کہ اس نہر کے کنارے کے ساتھ ساتھ متبادل نہر نکالی جائے جیسے بی-ایس لنک کنال کے ساتھ ایک فالتو ڈرین نکالی گئی تھی تو اس سے کافی فرق پڑ جائے گا اور یہ علاقہ آباد ہو جائے گا -

میری ایک گذارش ہے کہ بی ایس لنک نہر ایوبی دور میں بنائی گئی تھی - پتوکی کے قریب جو پل ہے وہاں سے جی ٹی روڈ گذرتی ہے اس کے کناروں پر لاکھوں روپے کی مشینری اس وقت سے پڑی ہوئی ہے - اس پر جو متعین چوکیدار تھی بوڑھا ہو چکا ہے- وہ مشینری زنگ آلود اور مٹی باعث بالکل بیکار ہو چکی ہے - وہاں سے کئی ذمہ دار افسران گذرتے ہیں - لیکن کسی نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا اور اس مشینری سے نہر کی تعمیر کے بعد کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا - اگر اس کا فائدہ نہ تھا - اور وہ بے کار ہوگئی تھی تو - اس کو dispose of کر دیا جاتا اس طرح حکومت کا لاکھوں روپیہ بچتا- جب سے وہ نہر تیار ہوئی ہے- وہ مشینری اس وقت

سے اب تک وہیں پڑی ہے اور آج بھی موجود ہے - چوکیدار بوڑھا ہو گیا ہے - لیکن مشینری کو پوچھنے والا کوئی نہیں -

جناب چیئرمین - میں بھی اس چوکیدار سے ملا ہوں - اس کا دل بڑا جوان ہے -

(قہقہے)

ملک نواب علی بھٹی - تو کیا چوکیدار کی زندگی تک وہ مشینری وہیں پڑی رہے گی ؟

جناب چیئرمین - جب تک اس کا دل جوان ہے - اب تو وہیں رہے گی -

ملک نواب علی بھٹی - پھر تو میں مبارکباد دیتا ہوں -

جناب چیئرمین - آپ بوڑھے نہ ہونا -

جناب وزیر علی بھٹی - (وائس چیرمین ضلع کونسل لاہور) جناب چیئرمین - جیسا کہ چیرمین صاحب - منصوبہ بندی نے فرمایا

Mr. Chairman - I hope you will able to answer the question about this machinery later, I also hope that you will have its details while covering the question.

جناب وزیر علی بھٹی - جناب والا - ضلع لاہور کا ایک گاوں چوھنگ پنج گرائیں ہے جہاں دریائے راوی پر بند بندھا جا رہا ہے - محکمہ ایل ڈی اے نے وہاں کچھ رقبہ acquire کیا ہے - 1978ء سے اب تک اس کی رقم عوام تک نہیں پہنچی جو محکمہ کے پاس ہے اور بینکوں سے اس کا سود باقاعدہ وصول کیا جا رہا ہے - مگر عوام کو ان کی جائز رقوم سے کافی عرصہ سے محروم کیا ہوا ہے - محکمے کی پہلی فائل تو گم ہو گئی اور اس کی مثنی بنا کر دوسری فائل دی گئی اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہو رہا کلکٹر صاحب ڈی سی صاحب یہ کہہ کر ہمیں ٹال دیتے ہیں کہ ہم نے پٹواری کو معطل کر دیا ہے - اینٹی کرپشن میں پرچہ رجسٹر کرا دیا ہے وغیرہ وغیرہ تو میری درخواست ہے کہ موضع چوھنگ پنج گرائیں کے مالکان کو ان کی اراضی کی قیمت اور موقع پر ان کی ایستادہ فصل کی compensation دی جائے -

دوسری گزارش ہے کہ ضلع لاہور کا جنوبی حصہ اور تھور کی نذر ہو رہا ہے اسے کم از کم سکارپ ایریا declare کیا جائے اور وہاں پر ٹیوب ویل نصب کیے جائیں علاوہ ازیں 1964ء میں بنائے گئے روهی نالے کی کھدائی آج تک نہیں ہوئی ۔ مزید گذارش ہے کہ ملتان روڈ پر ٹریفک کے رش کو کم کرنے کے لیے موهلن وال تا سانده تک اس کے ساتھ ساتھ بند باندھ جانے اس کے ساتھ ساتھ ایک متبادل سڑک بنا دی جائے تا کہ روز روز کے ہونے والے حادثات (accidents) کم ہو سکیں ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

بیگم زبیدہ جعفری (خاتون کونسلر ۔ میونسپل کارپوریشن ۔ ملتان) ۔

جناب گورنر ۔ میں کچھ الیکشن کے بارے میں گذارش کرنا چاہتی ہوں ۔ الیکشن میں جو عملہ دیہاتوں میں پولنگ سٹیشنوں پر گیا تھا ۔ ان کے ووٹ رہ گئے ہیں ۔ ایک ووٹ سے قسمت بدل جایا کرتی ہے ۔ ہزاروں ووٹ ضائع چلے گئے ہیں ۔ حالانکہ اس دن یہ کہا جا رہا تھا کہ جو ووٹ نہیں دے گا اس کو سزا دی جائے گی ۔ تو آپ مہربانی سے کوئی انتظام کیجئے کہ جو افسران یا ملازمین ۔ باہر پولنگ سٹیشنوں پر متعین ہوں ان کے ووٹ پول ہوں ۔ پہلے یہ دستور تھا کہ ووٹ بذریعہ ڈاک بھیجے جاتے تھے لیکن اس دفعہ یہ طریقہ کار ترک کر دیا گیا ۔ ووٹ ایک قیمتی چیز ہے اور قوم کی امانت ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان ملازمین کے لیے وہی طریقہ کار جاری رکھا جائے تو یہ امانت ضائع نہیں ہو گی ۔ اس کے بعد میں محکمہ اوقاف سے آپ کی وساطت سے کچھ عرض کروں گی ۔ انہوں نے جہیز کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں ۔ پہلے جہیز میں اچھے کوڑے دیے جاتے تھے ۔ زائرین مزاروں پر اچھا کوڑا نذر کرتے ہیں اور نہایت عقیدت و احترام سے نفیس کوڑا لا کر چڑھاتے ہیں ۔ لیکن پتا نہیں وہ کہاں غائب ہو جاتا ہے ۔ جہیز کے لیے ان کے دفتر میں جو کوڑے آتے ہیں وہ ٹکڑوں کی صورت میں ہوتے ہیں ۔ نہ تو ان ٹکڑوں سے کوئی کوڑا بن سکتا ہے اور نہ ہی وہ کسی استعمال کے قابل ہوتے ہیں ۔ براہ مہربانی اس طرف بھی توجہ دی جائے تا کہ نادار اور یتیم بچیوں کو کوڑے دیے جائیں وہ قابل استعمال ہوں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اوقاف والے ملتان کو جس میں ڈیرہ غازی خان ۔ مظفر گڑھ اور ملتان تین اضلاع شامل ہیں ۔ جہیز کے لیے پچیس ہزار روپے دیتے ہیں ۔ تو اس رقم سے تیس چالیس جہیز بھی نہیں بن سکتے جب کہ ہمارے

پاس ضرورت مند بچوں کی سینکڑوں درخواستیں آ جاتی ہیں - جہیز میں یہ چیزیں دی جاتی ہیں - ایک مشین سات جوڑے - چند برتن - (گھریلو استعمال کے لیے) - دوبستر ایک قرآن شریف اور ایک جائے نماز - اس پچیس ہزار میں تو کچھ نہیں بنتا - میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ اس رقم میں کچھ اضافہ کیا جائے - تیسری بات یہ ہے کہ کئی وقف شدہ املاک ایسی ہیں جن کو فائدہ مند بنایا جا سکتا ہے خصوصاً دھلی گیٹ ملتان میں ایک بہت بڑا مکان وقف دلاور بخش اوقاف کے نام وقف ہے - وہ خستہ سے خستہ تر ہو رہا ہے - اگر اس کو درست کر لیا جائے اور اس میں کچھ دکانیں بنا دی جائیں تو وہ ایسی موقع کی جگہ ہے کہ اس سے محکمہ اوقاف کو کم از کم اسی ہزار روپے ماہانہ تک کی آمدنی ہو سکتی ہے - وہی روپیہ اچھے کاموں میں صرف ہو گا - میری استدعا ہے کہ محکمہ والے اس طرف پوری توجہ دیں -

میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ قبرستانوں کی باونڈری وال بنائیں - جتنے کارپوریشن کے قبرستان ہیں ان کی باونڈری لائن تو بن گئی ہے - لیکن اوقاف کے کسی قبرستان کی باونڈری وال نہیں بنی اور نہ ہی کوئی درخت لگا ہے تو مہربانی سے اس طرف توجہ دی جائے -

مس سکینہ بیگم چوہدری - (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) جناب چیئرمین میں آپ کی توجہ فیصل آباد کے بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں - وہ یہ ہے کہ فیصل آباد کی آدھی آبادی پاور لومز پر انحصار کرتی ہے کئی لوگ کپڑا بناتے ہیں اور کئی مزدوروی کرتے ہیں - لیکن کافی عرصے سے وہ بحران کا شکار ہیں ہم چاہتے ہیں کہ پاور لومز کے بارے میں حکومت خاص توجہ دے اور جس طرح روئی پر پابندی لگائی گئی ہے اس طرح دھاگے پر بھی پابندی لگائی جائے - کیونکہ کپڑا بن کر باہر جائے گا تو اس طرح فیصل آباد کے لاکھوں لوگوں کا تحفظ ہو سکے گا جن کے روزگار کا انحصار ہی اس پر ہے - دوسری بات ایف ڈی اے کے بارے میں ہے - ایف ڈی اے والے ہم سے تعاون نہیں کرتے ڈی جی صاحب نے ایف ڈی اے میں ایک خدمت مرکز بھی کھول رکھا ہے لیکن کام بالکل نہیں ہو رہا - لوگوں کے مسائل ویسے کے ویسے پڑے ہیں کونسلر صاحبان میں سے جا کر کوئی بات کرتا ہے تو وہاں کوئی سننے والا نہیں ہوتا - واسا کے بارے میں عرض ہے کہ پانی کا کام بہت

کارپوریشن کے پاس تھا تو لوگوں کے مسائل حل ہو رہے تھے پانی کے لئے سب کچھ ہو رہا تھا ۔ اس طرح سوریج کا کام بھی احسن طریقہ سے چل رہا تھا لیکن جب سے ایف ڈی اے قائم ہوا ہے لوگ اگر پانی لیتے بھی ہیں تو اپنی جیب سے پیسے خرچ کرکے لیتے ہیں ۔ پائپ لائن خود ڈالتے ہیں ۔ جب محکمہ والوں کو کچھ کہنے کے لیے جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہو جائے گا ۔ بس اس طرح ہمیں ٹال دیتے ہیں ۔ ڈائریکٹر جنرل صاحب ایف ڈی اے بیٹھے ہیں ۔ آپ انہیں ہدایت کر دیں کہ یا تو پانی کا محکمہ واسا ہمیں دے دے تاکہ ہم عوام کے مسائل تو حل کر سکیں یا وہ خود اس کو بہتر طریقہ پر چلائیں اس طرح تو نہیں کہ ہم بار بار ایف ڈی اے کے چکر لگائیں ۔ پہلے ان سے بات کریں یا اگر کسی کو ان کے پاس بھیجیں تو پہلے ان سے ٹائم لیں ۔ پھر ڈائریکٹر کے پاس جائیں ڈپٹی ڈائریکٹر کے پاس جائیں پھر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے پاس جائیں ۔ تو ڈائریکٹر ہی ڈائریکٹر ہیں اور کچھ نہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ مسائل تو وہاں حل ہوتے ہی نہیں ۔ ابھی ابھی محترم بیگم زاہدہ نے یہ بات کہی کہ سلطان ڈویژن میں اوقاف نے یتیم لڑکیوں کے لئے جہیز کا کچھ انتظام کیا ہے ۔ لیکن فیصل آباد کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ۔ جس سے یتیم لڑکیوں کی شادیوں کا انتظام ہو سکے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی ہاں ۔ آپ اتنے بڑے بڑے شہروں کے آدمی ہیں جہاں بڑے بڑے صنعتکار ہیں بڑے بڑے پیسے والے لوگ ہیں جناب آپکے ہاں بڑے بڑے صنعتکار ہیں ان سے کہیں کہ وہ کچھ کریں انکی اس میں contribution ہونی چاہئے میں تو کہتا ہوں کہ آپ انہیں مزاروں کے کپڑے دیتے ہیں ۔ آپکے یہاں اتنی ملز ان سے کپڑے کیوں نہیں حاصل کئے جاتے ۔

مس سکینہ بیگم چوہدری ۔ وہ تو ہم کر رہے ہیں جناب والا ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ اسکا کوئی ادارہ بنائیں یہ تو بڑے شرم کی بات ہے ۔ شہروں میں اس قسم کی چیز ہو اور مخیر حضرات بھی ہوں اور ویسے بھی ہمارا زکواہ وغیرہ پر ایمان ہے ۔

مس سکینہ بیگم چوہدری — وہ تو جناب ہم کرتے ہیں ۔ لیکن پھر بھی کافی لڑکیاں رہ جاتی ہیں ۔ حکومت کی طرف سے اور محکمہ اوقاف کی طرف سے بھی کچھ ہونا چاہیئے ۔ حکومت بھی دے اور لوگ بھی دیں ۔

جناب چیئرمین — میرے خیال میں وزیر صاحب اسپر کچھ کہیں گے ہم دونوں بول رہے ہیں ۔ نہ آپ کو کچھ سمجھ آرہی ہے اور نہ مجھے کچھ سمجھ آرہی ہے ۔

مس سکینہ بیگم چوہدری — آپ فیصل آباد ڈویژن کے لئے رقم مختص کریں شکریہ ۔

جناب چیئرمین — ہارون اکبر چیمہ صاحب ۔

جناب ہارون اکبر چیمہ — (ممبر میونسپل کارپوریشن ، سرگودھا) — جناب والا سرگودھا ہمارا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود انتہائی پسماندہ ہے ہمارے شہر میں فراہمی آب ۔ نکاسی آب اور شہر کی حالت بہت خراب ہے اسلیے گزارش ہے کہ سرگودھا ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کی جائے ۔ ہمارے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے ڈیفنس والوں نے سرگودھا فیصل آباد سڑک لی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ سرگودھا کو ایک بائی پاس دیا جائیگا اب اس بائی پاس کی تمام ہیوی ٹریفک محلوں سے گزرتی ہے ۔ جسکی وجہ سے بہت حادثات ہو رہے ہیں لیکن اب مجوزہ بائی پاس پر ناجائز تجاوزات شروع ہوگئے ہیں ۔ جو مستقبل میں بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا ۔ ہمارا شہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود ہمارے ہاں کوئی گراؤنڈ نہیں ہے ۔ جہاں بچے کھیل سکیں ۔

جناب چیئرمین — کوئی ؟

جناب ہارون اکبر چیمہ —(play ground) جہاں بچے کھیل سکیں ۔ اس سلسلے میں پہلے بھی حکومت کی توجہ مبذول کروائی تھی ۔ ایک پارک زیر تجویز ہے اس کو expedite کر دیا جائے ۔

جناب چیئر مین —نہیں اس میں آپ کسی شک میں نہ رہیئے گا اگر آپ کو پارک چاہیئے تو خود بنائیں ۔ اگر آپ نے کھیلوں کی گراؤنڈ بنانی ہے تو وہ بھی آپ خود بنائیں ۔

جناب ہارون اکبر چیمہ—جناب جگہ کی فراہمی کا مسئلہ ہے ۔

جناب چیئر مین—جگہ ہو جاتی ہے ۔ بنائیں خود

جناب هارون اکبر چیمہ—ٹھیک ہے جناب ۔ تیسرے جناب والا ہمارے ہاں کینوں کی پیداوار 18 لاکھ ٹن ہے ۔ اس میں سرگودھا شہر کا بہت بڑا حصہ ہے ۔ اس وقت ایران کو برآمد بند ہونے کی وجہ سے ہمارے کاشتکاروں کو معقول انکم نہیں ہو رہی ۔ پہلے ہی وہاں سیم اور تھور ہے پاکستان ٹریڈنگ کارپوریشن نے ہم سے کہا تھا کہ ہم کینو ایکسپورٹ کریں گے ۔ لیکن اب وہ کراچی کے مارواڑی کو ترجیح دیتے ہیں ۔ جو ہم سے مال کوڑیوں کے بھاؤ خریدتے ہیں اس طرح ہماری حق تلفی ہو رہی ہے اس لئے یا تو ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم کینوں برآمد کر سکیں یا وہ ہم سے خریدیں ۔ اس مسئلے کو جناب والا حل کیجیئے ۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman— I will be giving a lot of time to the Ministers today to answers these questions. I hope this all has been noted.

خان رشید اکبر خان (چیئر مین ضلع کونسل بھکر)— جناب والا ہمارے علاقے میں دریا خان اور ڈی ۔ آئی خان کا پل بن رہا ہے ۔ جو تقریباً 6/5 سال سے شروع ہے پچھلی گرمیوں میں بھی بند باندھا گیا تھا لیکن سیلاب آ گیا اور کافی لوگ بے گھر ہو گئے ۔ کافی نقصان ہوا تھا ۔ آپ کی مہربانی سے متاثرہ لوگوں کو معاوضہ دیا گیا تھا ۔ جس سے کافی لوگ بچ گئے تھے ۔ اب حکومت فرنٹیئر 18 ہزار رقبہ لے رہی ہے ۔ تو مہربانی کرکے اس رقبہ کو بچایا جائے ۔ یا اس کا متبادل رقبہ دیا جائے اور اس رقم کی ادائیگی نہ کی جائے کیونکہ جو رقم لوگوں کو ملے گی وہ اس کو ایک ماہ کے اندر کھا جائیں گے ۔ اور اس کے بعد پھر بے روزگار ہو جائیں گے ۔ اور وہ حکومت کے سر چڑھے رہیں گے ۔ اور کہیں گے ہمیں بساؤ ۔ ہمارے گھروں کا انتظام کرو یہ بہت بڑا مسئلہ ہو گا ۔ ہمارے بھکر میں ایک نہر ہے ۔ جس کے اوپر مشینی موگاجات لگے ہوئے ہیں ۔ جو ہمارے علاقے کو سیراب نہیں کر رہے ۔ وہ بیکار پڑے ہوئے ہیں ۔ نہر کے سلسلے میں ایک سسٹم مشینی موگاجات کا چلایا گیا تھا ۔ وہ فیل ہو گیا ہے ۔ ملک اللہ یار خان صاحب اور راؤ فرمان علی خان صاحب بھی وہاں گئے تھے ۔ ہم نے ان سے بھی عرض کیا تھا ۔ کہ یہ سسٹم ہمارے علاقے میں فیل ہو گیا ہے ۔ مہربانی کر کے پہلے سسٹم کو ہی ہمارے علاقے میں جاری فرمایا جائے ۔ کیونکہ پہلے جو ایک ایکڑ ایک گھنٹے میں سیراب ہوتا تھا ۔ اب وہ چار گھنٹوں میں

ہی سیراب نہیں ہوتا ۔ جو علاقہ پہلے آباد تھا اب اجاڑ ہو رہا ہے ۔ مہربانی کرکے اس سسٹم کو ختم کیا جائے ۔ ہمارے علاقے میں جو زائد المعاد رقبے تھے وہ نیلام کئے جا رہے ہیں ۔ مہربانی فرما کر ان کو ایک اور موقع دیا جائے ۔ تاکہ وہ فق کرا سکیں یا یونٹ کے حساب سے اصل مالکان کو دیئے جائیں چونکہ یہ ان کے آباؤ اجداد سے چلے آ رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین—یہ مشینی موگا جات کی بات کر رہے ہیں ۔

I hope we understand

اس میں میرا خیال ہے کہ تکلیف یہ ہوگی کہ وہ صرف اتنا ہی پانی دیتا ہے جتنا اس کو دینا چاہئے ۔

خان رشید اکبر خان — جناب یہ غلط ہے ہمارا علاقہ ریتلا ہے جو پہلے جو کلہ ایک گھنٹہ میں سیراب ہوتا تھا اب چار گھنٹوں میں ہوتا ہے ۔

وزیر آبپاشی—جی ہاں ۔

جناب چیئرمین—وہ مقدار کی بات کر رہے ہیں ۔

وزیر آبپاشی—پریشر بھی کم ہے ۔ کیونکہ پنجاب میں quantity fix نہیں ہوئی ہے یہ موگا جات وہ ہیں ۔

جناب چیئرمین—وہ موگا کیا ہوا جس کو بڑھایا نہ جا سکے ۔

خان رشید اکبر خان — بات یہ ہے کہ اس ہی پوائنٹ غلط فٹ ہوئے ہیں ۔ ان میں صحیح پریشر نہیں ہوتا اور صحیح لکاس نہیں ہوتا کوئی اوپر لگ جاتا ہے کوئی نیچے لگ جاتا ہے ۔ اور جو ہمارے علاقے میں ٹھیکیدار تھے ان کو جنھوں نے پیسے دیئے ان کا اچھا بنا دیا ۔ جس کو نہیں دئے ان کا غلط بنا دیا ۔ ایک اور مسئلہ ہے ۔ غلہ زیاہ اکاؤ کے تحت ایک ٹیوب ویل سکیم چلی تھی اور تقریباً دو سو ٹیوب ویل لگائے گئے تھے ۔ اب تقریباً سو ٹیوب ویل فیل ہوگئے ہیں اور برائے مہربانی ان کو چلایا جائے اور ان کو قابل استعمال بنایا جائے ۔ بورنگ بھی کرائی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ میں نے آپ سے کل بھی کہا تھا ۔

Mr. Chairman : I want to have a full report on it.

خان رشید اکبر خان ۔ ہمارا چوتھا مسئلہ گریفرتھل کا ہے ہم پر مہربانی کی جائے اور گریفرتھل کینال کے منصوبے کو عمل میں لایا جائے ۔ شکریہ

چوہدری محمد علی بگا ۔ (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا) — جناب چیئرمین میری چند ایک معروضات ہیں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا شہر سرگودھا سب سے پرانا ضلع ہیڈ کوارٹر اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بھی ہے ۔ لیکن جناب والا ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے کہ الٹی گنگا بہہ رہی ہے وہاں جن بچیوں نے بی ۔ اے کرنے کے بعد بی ایڈ کرنا ہوتا ہے ان کو لاہور آنا پڑتا ہے اور جن کو بی ۔ ٹی ۔ سی کرنی ہوتی ہے ان کو شاہ پور جانا پڑتا ہے اور جن کو جے ۔ وی کرنا درکار ہے ان کو جوہر آباد جانا پڑتا ہے میری استدعا ہے کہ یہ تمام بچیاں اس متوسط طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں جو اپنی بچیوں کو بی ۔ ٹی سی بی ایڈ اور جے وی کراتے ہیں تاکہ آئندہ چل کر ان کے حالات ٹھیک ہو جائیں اور ان کا ذریعہ معاش بن جائے ۔ جناب والا خاص طور پر بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بڑی پرابلم ہے ہمارے ضلعی ہیڈ کوارٹر پر اس کا انتظام کیا جائے ۔ اس کے لئے شفقت فرما دی جائے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے آسانی ہو جائے گی اور غریب لوگوں کی امداد بھی ہوگی ضلع سرگودھا کے لئے پاسپورٹ آفس منظور ہوا تھا لیکن شومئی قسمت وہ بھی فیصل آباد والے چھین کر لے گئے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہمارے ہاں سوئی گیس پہلے سے موجود ہے ۔ اس کے لئے میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم پر بھی ضرور شفقت کر دی جائے تاکہ ہم بھی اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ وہاں ایک دو محلوں میں جو بقایا ہے کے لئے وہاں لائن بچھانے کا حکم فرما دیا جائے ۔ لوگوں کی یہ بڑی پر زور اپیل ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ کام حکومت نہیں کرتی بلکہ سوئی گیس والے کرتے ہیں جو کہ ایک کمرشل ادارہ ہے ۔ آپ ان سے رجوع کیجئے گا ۔ ہم آپ کی سفارش ضرور کر دینگے ۔ لیکن ان کے اپنے حساب کتاب ہیں ۔ نفع نقصان ہے ۔ پھر وہ آپ کو اس سلسلے میں مطلع بھی کرتے ہیں ۔

چوہدری محمد علی بگا ۔ جناب والا ۔ آپ مہربانی کر کے اس سلسلے میں سفارش فرما دیں ۔

جناب چیئرمین - اگر آپ ان سب سے بالکل آزاد ہیں تو آپ بائیو گیس لگوا لیں -

چوھدری محمد علی بگا - جناب والا - وھاں پر ایسی سہولتیں نہیں ہیں -

جناب چیئرمین - کیوں نہیں ہیں ؟

چوھدری محمد علی بگا جناب والا - شہر میں تو خاصکر ایسی سہولتیں نہیں ہیں -

جناب چیئرمین - نہیں نہیں ہیں -

چوھدری محمد علی بگا - جناب والا - وھاں اتنا گوبر میسر نہیں آ سکتا -

جناب چیئرمین - گوبر نہیں تو آپ پتہ لگائیں اب تو پتے میسر ہو جاتے ھیں - درخت لگائیں اور پتے استعمال کریں -

چودھری محمد علی بگا — جی ٹھیک ہے -

جناب چیئرمین — جی آپ آئیے - یہ تو سو فیصد نئے ھیں -

حاجی محمد شریف خان بلوچ (چیئرمین ، میونسپل کمیٹی خوشاب) — جناب والا — میرے ایک فاضل دوست نے بھی ابھی فرمایا ہے کہ جے - وی - سی اور بی - ٹی - سی کا کالج جوھر آباد (خوشاب) سے شفٹ کر کے سرگودھا میں لایا جائے (قطع کلامیاں) - لیکن ہم تو یہ کہتے ھیں کہ ڈویژنل ھیڈ کوارٹر جوھر آباد (خوشاب) میں ہونا چاھیے - کیونکہ میانوالی ، بھکر دور دراز علاقہ ہے اور درمیان میں خوشاب ہے -

جناب والا - میری ایک اور گزارش ہے کہ لالہ موسی اکیڈیمی میں جو کونسلر حضرات کورس پر جاتے ہیں ان کے وھاں رھنے کا اچھا انتظام نہیں ہے - مہربانی کر کے وھاں کے لیئے کوئی مخصوص گرانٹ دی جائے تاکہ رھائش کا بہتر انتظام ہو سکے -

جناب چیئرمین — میرے خیال میں یہ آپ کی اچھی تجویز ہے - یہ بڑی اچھی جگہ ہونی چاھیے اس سلسلہ میں وھاں پر منسٹر صاحب بھی جائیں گے - ان کے سیکرٹری بھی جائیں گے اور ایک representative فنانس والا بھی جائے گا جو ان کو تھوڑی بہت مدد اس میں کرنی ہے اور جو پیسہ آپ کو چاھیے - وہ آپ کو بہت اچھی جگہ بتا دیں گے -

حاجی محمد شریف بلوچ — جناب والا ابھی ابھی ہم کورس کے لیے گئے ہیں وہاں رہنے کا انتظام انتہائی ناقص تھا

جناب چیئرمین - وہاں بہت اچھا انتظام ہو جائے گا ۔ اگلی دفعہ آپ مجھے بتائیے گا آپ کو خاص کورس کے لیے بھیجیں گے ۔

حاجی محمد شریف خاں بلوچ — مہربانی ۔ (قطع کلامیاں)۔

جناب چیئرمین — آپ کا مائیک نمبر کیا ہے ؟ یہ نمبر 12 ہے

جناب چیئرمین یہ نہیں ہونا چاہیے ۔

سردار خالد عمر — جناب ہونا چاہیے (قطع کلامیاں) ۔

جناب چیئرمین — یہ تو سو فیصد نئے ہیں جی آپ فرمائیں ۔

میاں عبداللطیف—(وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، ٹوبہ ٹیک سنگھ) — جناب والا ۔ حکومت نے کھالوں کے لیے جو پروگرام بنا رکھا ہے اس میں دو پروگرام چلتے ہیں ۔ ایک Crash پروگرام ہے اور دوسرا اصلاح آبپاشی والے بناتے ہیں ۔ جو crash پروگرام کے تحت کھال درست کیئے جاتے ہیں اس میں ان کھالوں والوں کو صرف بارہ نکے دیئے جاتے ہیں ۔ تو میری عرض یہ ہے کہ جو کھال crash پروگرام میں آئے اس میں جتنے حصے دار ہیں ان کو پورے کے پورے نکے فراہم کیئے جائیں صرف بارہ نکے نہ دئے جائیں ۔ دوسرا جو پروگرام اصلاح آبپاشی والے کرتے ہیں اس میں جتنے کھالے کے حصے دار ہوتے ہیں ان کو تقریباً دس پندرہ ہزار روپیہ مزدوری کے لئے پہلے جمع کرانا پڑتا ہے تو میری عرض یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ یک مشت ان سے پیسے لئے جائیں وہ دس سالوں کی اقساط میں مالیئے کے ساتھ ان سے وصول کئے جائیں کیونکہ وہ غریب لوگ ہوتے ہیں چھوٹے کاشتکار ہیں وہ یک مشت اتنی رقم نہیں دے سکتے تو میری عرض اتنی ہے کہ وہ دس پندرہ ہزار کی رقم جو اصلاح آبپاشی والے پیشگی وصول کرتے ہیں آبیانے کے ساتھ اقساط میں ان سے وصول کی جائے اور یکمشت نہ لی جائے ۔

جناب والا ۔ میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ دیہاتوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ تو زمین ہے اور نہ رہنے کے لئے مکان ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ ۔ Are you organizing this ?

وزیر زراعت و امداد باہمی - (جناب غضنفر محمد خان) ۔
جناب والا ۔ گورنمنٹ کی اپنی زمین ہے اور ایپر کو پیسہ دینا پڑتا ہے ۔

Mr. chairman- why are we doing this ?

وزیر زراعت و امداد باھمی۔ جناب والا ۔ یہ it is a world bank programme اور یہ سات سالوں میں پورا ہوتا ہے ۔

میاں عبداللطیف ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دیہاتوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ تو زمین ہے اور نہ رہنے کے لئے مکان کوئی تو مزارع ہے کوئی مزدوری کرتا ہے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے ان کے لئے کوئی ایسی سکیم بنائی جائے کہ وہ اپنے رہنے کے لئے وہاں مکان بنا سکیں اور جو ان کی اپنی ملکیت ہونی چاہیے ۔ وہاں دیہات کا جو نمبردار یا پٹواری ہوتا ہے وہ اگر اس کے خلاف ہو جائے تو اس غریب آدمی کو دھمکیاں دیتا ہے کہ ہم آپ کا یہ مکان گرا دیں گے ۔ آپ نے یہ مکان ناجائز بنا رکھا ہے ۔ تو میری التجا اتنی ہے کہ ان لوگوں کو بھی جو دیہات میں بستے ہیں مکانات کی ملکیت ملنی چاہیے تاکہ وہ وہاں رہ سکیں اس سے ایک تو جو نقل مکانی شہروں کو ہو رہی ہے وہ رک سکے گی اور دوسرے وہ مالک بن سکیں گے ۔

جناب والا ۔ ایک عرض مجھے کھاد کے بارے میں کرنی ہے ۔ حکومت نے یوریا کھاد کی قیمت 128 روپے بوری مقرر کر رکھی ہے لیکن بازار میں یہ 108 روپے اور 110 روپے فی بوری مل رہی ہے اور اس کا ڈیلر اکیس بائیس روپے فی بوری کمیشن وصول کر رہا ہے ۔ یہ لوگ قرضوں پر کھاد لیتے ہیں اور ان کو 128 روپے فی بوری دینے پڑتے ہیں اور جو نقد پیسے دیتے ہیں وہ 108 روپے یا 110 روپے میں ایک بوری وصول کرتے ہیں ۔ تو میری عرض یہ ہے کہ اگر ایف ایف سی والوں نے اور ایم ایف سی والوں اتنا کمشن دے رکھی ہے تو وہ ڈیلر کو کیوں جائے ۔ اس کا فائدہ زمیندار کو کیوں نہ پہنچے لہذا اس کی قیمت 128 روپے فی بوری کی بجائے 108 یا 110 روپے رکھ دی جائے

تا کہ زمیندار اس سے مستفید ہو سکیں ۔ جناب والا ۔ کھاد کے بارے میں مجھے یہ بھی عرض کرنی ہے کہ ہمارے ہاں زرعی ترقیاتی کارپوریشن کا bulk ڈپو ہے ۔ وہاں 42 ہزار بوری یوریا کی سات سال سے پرانی پڑی ہے اور 32 ہزار بوری ڈی ۔ اے ۔ پی کی پرانی پڑی ہے چونکہ اپنی افادیت کھو چکی ہے ۔ مہربانی کر کے اس سٹاک کو کسی طرح dispose of کیا جائے تاکہ کھاد کا نیا سٹاک آ سکے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ جی آپ بسم اللہ کریں ۔

خواجہ غلام مجتبیٰ خان ۔ (چیئرمین ضلع کونسل رحیم یار خان) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ رحیم یار خان کے ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر گورنمنٹ کی تین قسم کی اراضی موجود ہے ۔ ایک ہے دھندی اسٹیٹ جس میں کافی سارے لوگ آباد ہیں ۔ دوسری لینڈ ریفارمز کی ہے جو کہ زمینداروں سے ضبط ہوئی ہے اور

تیسری ریکھویک کی ہے تو گذارش یہ ہے کہ اس میں کافی لوگوں کو پورا حق نہیں مل رہا ۔ ابھی تک 25 فیصد الاٹمنٹ ہوئی ہے لہذا اس کو ذرا تیز تر کیا جائے تاکہ لوگوں کو پورا حق مل جائے ۔ دوسری بات اس میں یہ ہے کہ جہاں جہاں الاٹمنٹ ہو کر آئی ہے وہ وہاں کے لوگوں کے لئے ہو کر آئی ہے ۔ لہذا یہ الاٹمنٹ ان کو کی جائے جو وہاں کے آباد کار ہیں اور جن کا یہ حق ہے اور یہ الاٹمنٹ ان لوگوں کو نہ کی جائے جو لاہور سے یا دوسرے اضلاع سے آئے ہیں ۔ تیسری گذارش یہ ہے کہ وہاں پر لینڈ ریفارمز کی کافی ساری زمین پڑی ہوئی ہے ۔ اس میں سے کچھ زمین نیوی کو اور بری افواج کو الاٹ ہو چکی ہے تو میری رائے یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس جگہ فوری طور پر آباد کیا جائے وہ جنگل پڑے ہوئے ہیں ۔ جگہ سنسان ہے ۔ وہاں پر آبادی نہیں ہو رہی لہذا جو بقایا رقبہ جات ہیں وہ وہاں کے مستحقین کو دیئے جائیں ۔ جناب والا ۔ تیسری بات یہ ہے کہ وہاں منگلا ڈیم کے کچھ لوگوں کو آباد کیا گیا تھا ۔ اب سنا گیا ہے کہ ان کو حق نہیں مل رہا ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ وہاں پر پہلے جن لوگوں کو حق دیا گیا تھا ان کو زمین دی جانی چاہیے ۔

جناب والا ۔ تعلیم کے بارے میں ایک سوال ہے کہ کوٹ مٹھن شریف جو کہ ہمارے خواجہ صاحب کی پرانی جگہ ہے ۔ وہاں پر بہت پرانا ہائی سکول چل رہا ہے لیکن کوئی ہوسٹل نہیں ہے اور نہ ہی ان کے بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں کوئی خاص رہائش کا انتظام ہے ۔ برائے مہربانی وہاں کے لئے کوئی ہوسٹل کا انتظام کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ کوٹ مٹھن میں ہائی سکول کے بچوں کے لئے ہوسٹل کا انتظام کیا جائے ۔

You are nothing that, OK. !

پہاڑی علاقہ tribal areas کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ ہمارے ضلع کے ساتھ ایک پہاڑی علاقہ بھی شامل ہے جس کو tribal area کہا جاتا ہے وہاں پر ہر لحاظ سے بد حالی ہے اور اس علاقہ میں کوئی

سکول نہیں ہے ۔ اگر کوئی سکول کہیں پر ہے تو بہت ہی قلیل تعداد میں طلبا وہاں تعلیم حاصل کرسکتے ہیں ۔ وہاں پر ایک یا دو ڈسپنسریاں ہیں اور وہاں پر کوئی ہسپتال نہیں ہے رسل و وسائل کے انتظام نہیں ہیں ۔ براہ مہربانی وہاں کے لئے کوئی خصوصی گرانٹ دی جائے تاکہ وہاں پر شہری آبادی کی طرح سہولیات مہیا ہوں ۔

جناب چیئرمین یہ میں نے کل بھی کہا تھا کہ یہ جو شہر ہیں ۔ It should be taken as a directive کہ جہاں تک ان تین چار جگہوں کا تعلق ہے ۔ یہ ڈیرہ غازی خان ہوا راجن پور ہوا ۔ اٹک ، عیسیٰ خیل ہوا بھکر چولستان ہوا یہ ہمارے جتنے پسماندہ علاقے ہیں ان کے لئے آپ special consideration کریں ۔

Priority in school, priority in dispensaries, priority in veterinary dispensaries, hospitals etc., etc.

عام yard stick اس کے لئے استعمال نہیں ہوگا ۔ ان کے لئے ایک special yard stick استعمال کیجئے گا ۔ ان کو آپ encourage کریں ۔ جب تک آپ different yard stick نہیں کریں گے ۔ یہ تمام آپ کے علاقے میں اوپر نہیں آئیں گے ۔

حاجی غلام مجتبیٰ خان ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ ہمارا علاقہ تین حصوں میں بٹا ہوا ہے ۔ اس کا ایک حصہ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے وہاں پر دریا کا پانی دور چلا گیا ہے ۔ وسائل آبپاشی کوئی نہیں ہیں ۔ وہاں پر ٹیوب ویل لگانے کے لئے بجلی کی سپیشل لائنیں دی جائیں ۔ ایک حضرت والا مائنرز ہے ۔ اس کو extend کیا جائے اس سے میری مراد یہ تھی کہ سکھانی والا کے مقام سے نئی لنک نکالی جائے جو کچھ مواضعات کو لکھ اندروں کو لکی خدائی مڈ کسور سعید پورہ ۔ نوشہرہ شرقی ماون والا رنگ پور ۔ رکھ پہاڑ پور سے ہوتی ہوئی علاقہ تونگ تک سیرابی کرے گی ۔ دوسرے سکھانی والا لنک III کو extend کر کے town تک چلایا جائے ۔ تاکہ وہ رقبے جو ہیں وہاں کے علاقے کے لوگ مستفید ہو سکیں ۔ وہاں پر ایک جونئیر ماڈل سکول نیا کھلا ہے راجن پور میں اس کے لیے ایک سپیشل گرانٹ دی جائے تاکہ وہاں کے لوگ تعلیم حاصل کر سکیں ۔

جناب چیئرمین — his includes the tribal area اس پر آپ ضرور توجہ دیں ۔ چھوٹا سکول ، sorry excluded area چھوٹی ڈسپنسری تاکہ یہ جو لوگ ہیں ۔ ان کی quality of life change ہو جائے ۔

سید محمد صادق شاہ - (چیئرمین میونسپل کمیٹی راجن پور) — جناب والا یہ میرے فاضل دوست درست فرما رہے ہیں ۔ کہ excluded area کا جو علاقہ ہے وہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں شامل ہے - یہ پہاڑ کی طرف کا علاقہ ہے ۔ وہاں کا انتظام ایک خاص بی ۔ ایم ۔ پی کے پاس رکھا ہوا ہے ۔ وہ اس کو کنٹرول کرتے ہیں ۔ جتنے سارے وہاں کے جرائم پیشہ لوگ ہیں ۔ قاتل وغیرہ یا دوسرے مجرم وہ جا کر وہاں پناہ لیتے ہیں ۔ اور یہ ایک law and order situation کا مسئلہ بن جاتا ہے ۔ میں یہی استدعا کرتا ہوں کہ وہ جو ہمارا علاقہ ہے ۔ اس میں پولیس کا انتظام کیا جائے کسی خاص excluded area کو تحفظ دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ سردار لوگ ہیں ۔ انہوں نے اپنے آدمیوں کو بارڈر ملٹری پولیس میں بھرتی کروانے کے لیے اور ان کو تنخواہیں دلانے کے لیے یہ سلسلہ شروع کیا ہوا ہے ۔

حاجی غلام مجتبیٰ خان ۔ tribal area سرداروں کا نہیں ہے۔ میرا tribes سے تعلق ضرور ہے ۔ بی ۔ ایم ۔ پی سرداروں کی فورس نہیں ہے ۔ یہ حکومت پنجاب کی فورس ہے ۔ وہاں پہاڑی علاقے دشوار گزار ہیں ۔ وہاں پر عام پولیس نہیں پہنچ سکتی ۔ اس لیے وہاں کے مقامی باشندگان جو کہ علاقہ کے نشیب و فراز سے واقفیت رکھتے ہیں ۔ وہ اس فورس میں ملازم ہیں ۔

سید محمد صادق شاہ ۔ دوسری جناب والا میری عرض یہ ہے کہ میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لیے فارم وہاں پر اضلاع میں میسر نہیں ہیں ۔ کل میرے ایک دوست راجن پور سے لاہور آئے ۔ وہ صرف فارم کے حصول کے لئے یہاں تشریف لائے تھے ۔ کیونکہ فارم نہ وہاں پر ضلعی ڈپٹی کمشنر کے پاس دستیاب ہیں ۔ اور نہ ہی نشتر ہسپتال میں دستیاب ہیں ۔ ایک فارم کے حصول کے لئے جس کی قیمت صرف دس روپے ہے انہیں اتنا لمبا سفر کرنا پڑتا ہے اور پیسے کا علیحدہ زیاں ہوتا ہے ۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ یہ فارم داخلہ براہ مہربانی یا تو ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں یا نشتر ہسپتال میں رکھے جائیں تاکہ ان کے حصول کے لیے امیدواران کو یہاں نہ آنا پڑے ۔ اس کے بعد ان امیدواران کو کہا جاتا ہے کہ دس روپے جو کہ فارم کی قیمت ہے وہاں بینک میں جمع کریں ۔ اور پھر رسید دفتر میں دکھائیں تو پھر فارم آپ کو ملے گا ۔ اس سلسلہ میں میری گزارش یہ ہے کہ جو اتھارٹی ہے وہ فارم کی قیمت لے لے اور امیدواران کو فارم دے دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ اتنے مشکل Procedure آپ لوگ کیوں بناتے ہیں ۔ پیسہ لو اور فارم دو ۔ قصہ ختم ۔ کہاں ہیں ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب ۔

Why such difficult procedure? Is the kind of thing we should do?

یہ کیا ہے ؟ وہاں جائیے ۔ رسید لائیے ۔ یہ کیجئے ۔ وہ کیجئے ۔ اور فارم کی بات آئے ۔ تو پھر ۔ sorry یہاں نہیں ہیں ۔ وہ تو ملتان میں پڑے ہوئے ہیں ۔

سید محمد صادق شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ ڈپٹی کمشنرز کے پاس ہونے چاہیے یا نشتر ہسپتال میں ۔ جہاں سے easily available ہو سکیں ۔

جناب چیئرمین ۔ ہاں ۔ وہ ڈپٹی کمشنر ملتان کے ہاں ہوں یا پھر آپ کو دے دئیے جائیں ۔ کیا آپ کے پاس ہونے چاہیں ۔

سید محمد صادق شاہ ۔ نہیں جناب والا ۔ میرے پاس نہ ہوں ۔ وہ نشتر ہسپتال رکھے جائیں جہاں سے وہ تینوں ڈویژن کے لوگوں کو مہیا ہو سکیں ۔ علاوہ ازیں جناب والا ۔ وہاں پر ایک پروانشل کواپریٹو بنک ہے ۔ جو تقریباً ڈیڑھ سال سے معطل ہے ۔ وہ ایک جمہوری ادارہ تھا ۔ الیکشن کے ذریعہ سے اس کے ڈائریکٹر بنتے تھے ۔ 90 دن کا عرصہ اس کے لئے دیا گیا تھا ۔ 90 دن میں الیکشن ہونے تھے وہ 90 دن تو بڑھ رہے ہیں پتہ نہیں کہ کب تک بڑھتے رہیں گے میں یہی عرض کروں گا کہ مہربانی کرکے اس کو expedite کرائیں تاکہ لوگ منتخب ہوں اور منتخب لوگوں کی آواز وہاں پہنچ سکے ۔

شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ اب کے پاس رہے ہیں یہ آپ کے بارے میں ہے

آغا عبد الرشید جیلانی ۔ (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن ۔ راولپنڈی) ۔

جناب والا ۔ راولپنڈی شہر کے ایک اڈہ کی بات کرتا ہوں پھر وہاں میں حکومت نے ایک اڈہ قائم کیا تھا لوگ بھی اس سے بہت خوش ہوئے تھے ۔ کہ ان کی پریشانیاں دور ہوئی ہیں ۔ راولپنڈی میں ایک سڑک ہے مری روڈ ہے جو اسی طرح خوبصورت ہے جس طرح کہ لاہور میں مال روڈ ہے ۔ یہ دونوں سڑکیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں ۔ حالانکہ ہو

وہاں پر ویگن کے اڈے قائم ہونے شروع ہو گئے ہیں ۔ حکومت نے کروڑوں روپے خرچ کر پیرودھائی میں اڈہ قائم کیا ۔ لیکن ویگنوں کے اڈہ کی جگہ وہاں خالی ہے ۔ جبکہ نئے اڈے مری روڈ پر قائم ہو رہے ہیں ۔ ان ٹریفک کی صورت حال مزید خراب ہو جائے گی ۔ لہذا یہاں سے اڈے ہٹانے کے احکامات جاری کئے جائیں ۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ تقریباً دو تین ماہ قبل وہاں پر سینٹ میری سکول کے بالکل ساتھ ہی ایک اڈہ کھلا ہے اور سینٹ میری سکول کے پاس ٹریفک کی یہ حالت کہ صبح اور دوپہر کے وقت وہاں پر ٹریفک اگر تھوڑی سی رک جائے تو ایک ایک گھنٹہ اور آدھا آدھا گھنٹہ وہاں پر ٹریفک رکی رہتی ہے اور تمام گاڑیاں رک جاتی ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ مگر آپ لوگ تو ممبر ہیں ۔ وہاں پر آپ کیوں اجازت دیتے ہیں ۔

آغا عبد الرشید جیلانی ــ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں گذارش کر رہا ہوں کہ ایک تو ویگن والوں نے فٹ پاتھ پر قبضہ لے لیا ہوا ہے ۔ دوسری ضروری بات یہ ہے ۔ کہ میونسپل کارپوریشن کو قطعاً نہیں پوچھا جاتا ۔ سابقہ طریقہ کار تھا ۔ کہ این ۔ او ۔ سی کارپوریشن جاری کیوں کرتی تھی ۔ لیکن حال ہی میں جو اڈے تعمیر ہو رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں کارپوریشن سے بالکل رجوع نہیں کیا جاتا اور این او سی طلب نہیں کیا جاتا اور ہماری لوکل انتظامیہ اس سلسلہ میں بالکل بے بس ہے ۔ ابھی مزید سنا ہے کہ کمیٹی چوک کے قریب ایک اڈہ ویگن کی اجازت مل گئی ہے ۔ لاہور سے ان کو روٹ پر ملتا ہے ۔ ہمیں روٹ پرمٹ پر کوئی اعتراض نہ ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ نہ تو یہ کون کرتا ہے ۔ وہاں کی انتظامیہ بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں کرتی ۔ ممبر سے بھی نہیں پوچھا جاتا ۔ تو کون کرتا ہے روٹ پرمٹ کی اور بات ہے ۔ آپ تو اڈہ کی بات کر رہے ہیں ۔ آپ روٹ پرمٹ کو چھوڑئیے ۔ آپ اڈے پر آ جائیے ۔

آغا عبدالرشید جیلانی ۔ جناب والا یہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ کرتے ہیں بغیر ممبر سے پوچھے ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کرتے ہیں ۔ لاہور سے کہ وہاں پر اڈہ ہونا چاہیے بغیر ممبر سے پوچھے کیوں جناب؟

Why it happens ? It is a Local problem.

یہاں سے آپ کیسے کرتے ہیں ۔

جناب سیکرٹیری ٹرانسپورٹ - نہیں سر سیکرٹری آر - ٹی - اے سے پوچھ کر وریجنل ٹرانسپورٹ سے پوچھ کر اڈہ کی منظوری دی جاتی ہے - مقامی انتظامیہ سے ہمیشہ پوچھا جاتا ہے - چیئرمین آر - ٹی - اے کمشنر ہوتے ہیں - سیکرٹری آر - ٹی - اے ان کے ساتھ ان کے سٹاف آفسر ہیں -

جناب کمشنر راولپنڈی ڈویژن - (جناب محمد افضل کھوکھر) جناب والا کمیٹی چوک میں پہلے اڈہ تھا - اس کے بعد وہاں پر کوئی جھگڑا ہو گیا - اور قتل کی واردات ہو گئی - اس کے بعد انہوں نے درخواست دی کہ یہاں پر ان کا کاروبار نہیں چل سکتا ہے - تو محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے ان کو منتقلی کی اجازت دے دی - یہ کوئی نیا اڈہ نہیں بنا ہے - پہلی ایک جگہ سے شفٹ ہو کر دوسری جگہ ہے -

جناب چیئرمین - ہاں یہ نیا ہی ہو گیا - جہاں تک شفٹ کا تعلق ہے تو میرے خیال میں آپ لوگ اکھٹے بیٹھ کر کچھ کر لیں - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہاں سے ہٹنا چاہئیے تو آپ ان کو اپیل کریں - ایسی بات نہیں ہے - آپ بھی اس پر غور کریں دوبارہ اس کو دیکھیں اور ممبر صاحبان اور ان سے مشورہ کر لیجئیے گا -

آغا عبدالرشید جیلانی - جناب والا میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ ٹیلیفون جیسے ترجیحی بنیادوں پر ڈاکٹروں ، انجینئرز اور وکلاء صاحبان کو ملتا ہے - اس طرح کونسلوز صاحبان کو بھی ٹیلیفون کنکشن کی ضرورت پڑے تو ان کو بھی ترجیحی بنیادوں پر ٹیلیفون لگوانے کی اجازت ہو -

جناب چیئرمین - لوکل کونسلرز یا پراونشل کونسلرز -

آغا عبدالرشید جیلانی - جناب والا - لوکل کونسلرز - اگر وہ فون لگوانا چاہیں تو ان کو ترجیحی بنیادوں پر ٹیلیفون کی اجازت دینی چاہیے -

جناب چیئرمین - ہر کونسلرز کو یا جو چاہے ؟

آغا عبدالرشید جیلانی - جناب والا - جو لگوانا چاہے - تیسری میری گزارش ریکوری کے سلسلہ میں ہے - ریکوری کی وصولی کے سلسلہ میں ایک فارم ہوتا ہے جسکو جی - 8 فارم کہا جاتا ہے - وہ فارم وہاں راولپنڈی میں دستیاب نہیں ہیں - ان کے حصول کے لئے راولپنڈی کارپوریشن والوں کو اٹک ، جہلم اور مری سے جا کر وہ فارم لانے پڑتے ہیں - تو پرنٹنگ پریس والے کچھ اہتمام کریں اور ریکوری کے وصولی کے سلسلہ میں رسیدات فارم جی - 8 ہیں مہیا کرانے کا بندوبست فرمایا جائے -

جناب چیئرمین - بہر حال - اس کو نوٹ کریں -

جناب خواجہ بخش گورچنی - وائس چیئرمین ضلع کونسل راجن پور - جناب والا میں تھوڑی سی گذارش کروں گا کہ وہاں مرنے کی پابندی یہاں وقت کی پابندی آپ نے لگادی ہے۔

جناب چیئرمین - کس چیز کی بات یہ کررہے ہیں ؟

جناب خواجہ بخش گورچنی - یہ جو آپ نے وقت کی پابندی لگائی ہے اور گھنٹی بجنے لگتی ہے - اسلئے مجھے مختصراً کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین - ہاں مختصراً ہی کریں - آپ خود ہی سوچیں اتنے سارے لوگوں نے بولنا ہے ۔

جناب خواجہ بخش گورچنی - جناب والا میرے فاضل دوست نے ابھی ٹرائبیل ایریا کے متعلق فرمایا ہے - جناب والا قبائلی علاقہ میں نہ تو اتنے سکول ہیں اور نہ ہی سڑکیں ہیں نہ ہسپتال ہیں ۔

جناب چیئرمین - وہ ابھی یہی کہہ رہے تھے ۔

جناب خواجہ بخش گورچنی - میرے فاضل دوست بی-ایم-پی نظام کے متعلق فرما رہے تھے بی-ایم-پی نظام کافی عرصہ سے چل رہا ہے لیکن تھانوں میں صرف تین تین چار چار آدمی تعینات ہیں - آپ خود سوچیں وہ تین یا چار آدمی کسطرح کنٹرول کرسکتے ہیں - اسلئے وارداتیں ہوتی رہتی ہیں تو اسلئے میری یہ گزارش ہے کہ بی-ایم-پی کی نفری بڑھا دی جائے۔

جناب چیئرمین - کیا کردیا جائے ؟

جناب خواجہ بخش گورچنی - بی-ایم-پی کی نفری ضلع راجن پور اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں بڑھادی جائے - اور اس کے ساتھ ہی میں جناب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ڈیرہ غازی خان میں بی-ایم-پی کا رسالدار موجود ہے لیکن راجن پور کیلئے ابھی تک رسالدار کی تعیناتی نہیں ہوسکی - اس کی طرف بھی فوری توجہ دی جائے کیونکہ یہ ایک اہم پوسٹ ہے بی-ایم-پی کے چلانے کیلئے پولیٹیکل ایجنٹ بھی ایک اہم پوسٹ ہے پی-اے تو صرف الاونس لیتا ہے اسلئے میری یہ گزارش ہے مہربانی فرما کر اس سال اس پر توجہ دی جائے ۔

جناب ملک عطا محمد - (چیئرمین ضلع کونسل اٹک) ۔ جناب چیئرمین سب سے پہلے تو میں آپ کا اور آپ کی ٹیم کے لوگوں کا مشکور ہوں جنہوں نے صوبائی کونسل پنجاب کا یہ اجلاس منعقد کیا اور ہم سب کی خاطر تواضع کی - صدر گرامی جہاں تک آپ کے فرمان کے مطابق بات کا ذکر آتا ہے تو میں سب سے پہلے اٹک کے گورنمنٹ ڈگری

کالج کا ذکر کرنا ہوں جناب والا ہمارا یہ گورنمنٹ ڈگری کالج اٹک 1880ء میں ایک پرائمری سکول کی حیثیت سے شروع ہوا ، پھر 1924ء میں اسے انٹر کالج کا درجہ دیا گیا پھر 1944ء میں ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا اور اس کے ساتھ ھی ایک چھوٹی سی سائنس لیبارٹری بھی اس کالج کوعطا کی گئی اس کے بعد 1970ء اپنی چھوٹا سا ہال ایک لائبریری کیمسٹری اور باٹنی کی میں ایک چھوٹی سی لیبارٹری دی گئی ۔ 1956ء میں اس سکول کے طلباء کی تعداد 250 تھی ۔

جناب چیرمین ۔ 1970ء سے آپ 1956ء پر آگئے ہیں ۔ اچھا 1924ء میں کیا ہوا تھا ؟

جناب ملک عطا محمد۔ جناب 1924ء میں انٹر کالج بنا تھا ۔ اسی پرائمری سکول ۔

جناب چیئرمین۔ 1924 میں کالج بنا تھا ؟

جناب ملک عطا محمد ۔ اسی پرائمری سکول کی مختصر عمارت کو میں دوتین کمروں کا اضافہ کرکے اس کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دے دیا گیا۔

جناب چیئرمین — 1924ء ۔ میں ؟

جناب ملک عطا محمد جی ھاں۔

جناب چیئرمین—اور 1956ء میں کیا ھوا تھا ؟

جناب ملک عطامحمد—جناب والا 1944ء میں پھر اس کو ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین اور 1970ء میں ؟

جناب ملک محمد عطا — جناب والا 1970ء اس کالج کو ایک چھوٹا سا ہال عطا کیا گیا۔

جناب چیئرمین— اور 1947ء میں کیا ھوا ؟ (قہقہہ)

جناب ملک عطامحمد—جناب 1947ء میں بھی وھی کچھ تھا

جناب چیئرمین ۔ آپ ٹو دی پوانٹ بات کریں آپ کو چاھیے کیا ؟

جناب ملک عطا محمد— جناب والا میں کہنا یہ چاھتا تھا کہ اسوقت وھاں پر طلباء کی تعداد 1100 ہے ۔ اور کالج کے لیکچر رومز میں اڑھائی تین سو طلباء سے زیادہ گنجائش نہیں ہے ۔ اسوقت گیارہ سو طلباء ہیں جو کہ بہت زیادہ ہیں اور چونکہ ھمارے ڈسٹرکٹ میں صرف یہی

ایک کالج ہے کارکردگی کے لحاظ سے ہمارا یہ کالج تحصیل ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے سکولوں اور کالجوں کو beat کرتا ہے لہذا ہماری یہ گزارش ہے کہ اس کیلئے گرانٹ دی جائے تاکہ ہم کچھ لیکچر رومز تعمیر کر سکیں اور play ground اور servant quarterr کو renovate کرسکیں اس کے ساتھ ہی کالج کی پرانی عمارت کو بھی renovate کرسکیں یہی میری گزارش ہے اوراس کیلئے اگر کچھ گرانٹ مل سکے تو بہت مہربانی ہوگی —

جناب چیئرمین — میں عرض کروں گا کہ آپ please visit and accommodate

سیکرٹری تعلیم — (جناب احمد صادق) ہم نے اس کالج کو کافی مراعات دے رکھی ہیں ۔ ایک بس بھی ہم نے اس کالج کیلئے دی ہوئی ہے ۔

جناب چیئرمین — کب سے ؟ انیس سو کونسے سن میں؟ (قہقہہ)

سیکرٹری تعلیم — کافی عرصہ سے دی ہوئی ہے ۔ انیس سو کا معلوم نہیں ہے ۔

جناب ملک عطا محمد — جناب والا ۔ بس تو دے دی ہے لیکن میں لیکچر رومز کی بات کر رہا ہوں—

جناب چیئرمین — میں نے ان کو کہہ دیا ہے ۔ وہ آپ کو دیں گے —

جناب ملک عطا محمد — شکریہ—

سیکرٹری تعلیم — ہاں ان کو لیکچر روم دیں گے ۔

جناب چیئرمین — انشا اللہ آپ کو مزید کلاس روم دیں گے ۔ آپ کو ہوسٹل دیں گے اور میں نے سیکرٹری تعلیم سے کہا ہے کہ وہ آپ کے کالج میں جائیں معائنہ کریں جو چیزیں آپ کو چاہئیں وہ ضرور دیں گے ۔

جناب ملک عطا محمد — شکریہ بہت بہت شکریہ ۔

جناب چیئرمین — چائے پئیں یا شیخ صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے ۔

جناب شیخ غلام حسین— جناب والا ایک بڑا اہم مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین — شیخ صاحب چائے کے بعد

جناب شیخ غلام حسین — جیسے آپ کی مرضی ۔

(وقفہ برائے چائے)

(1.5 بجے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

چائے کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب لاہور 30-11 بجے شروع ہوئی۔

جناب چیئرمین۔ شیخ غلام حسین صاحب۔

شیخ غلام حسین۔ (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) جناب والا میں نے یہ محسوس کیا کہ جناب کی یہ خواہش ہے اور ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ جو نئے لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں وہ زیادہ بولیں اس لئے میں نے مری روڈ ٹریفک کا مسئلہ اپنے ڈپٹی میئر کے سپرد کیا لیکن وہ اسکو حل نہ کر سکے جس طریقے میں چاہتا تھا۔ یہ معاملہ معمولی نوعیت کا نہیں ہے۔ یہ بڑا سنگین معاملہ ہے۔ ہم نے شہر میں آٹھ ہزار تجاوزات ختم کی ہیں۔ اور لاکھوں کروڑوں کی جائدادیں اس میں متاثر ہوئیں ہیں۔ کہیں چھ فٹ جگہ ہٹائی اور کہیں چار فٹ جگہ ہٹائی۔ اور جب لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ مری روڈ پر جو پنڈی میں ایک ہی سڑک ہے۔ اس پر ہم نے تجاوزات ہٹا کر محض ویگنوں کے لئے اڈے قائم کرنے تھے تو بہت نا خوشگوار تاثر لیتے ہیں۔ اگر یہ صورت حال زیادہ دیر پا رہی تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ لوگ ہمیں زندہ در گور کر دیں گے۔ اور انہیں ایسا کرنے کا حق بھی ہے کیونکہ کوئی اپنی جائداد سے ایک اینٹ اکھاڑ کر دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ہم نے لوگوں کی چار چار پانچ پانچ منزلیں بلڈنگیں زمین بوس کی ہیں۔ میرے خیال میں یہ اختیارات حکومت نے اپنے پاس نہیں رکھنے تھے کہ جب بھی کسی آدمی کو روٹ پرمٹ دیا جائے تو اس کو جس جگہ پر اڈہ قائم کرنا ہے۔ مطلوبہ اجازت نامہ پنجاب گورنمنٹ لوکل باڈی سے مشورہ کئے بغیر جاری کر دے۔ اس میں تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں یہ معاملہ معمولی نوعیت کا ہے اور ایک نہیں وہاں اب چھ اڈے قائم ہو چکے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک آدمی 10 X 8 کی دوکان لیتا ہے اور باہر سڑک پر ویگنیں کھڑی کرتا ہے جناب والا کیونکہ تعمیر کو لوگ یاد کرتے ہیں اور ایسے ہی کارناموں پر یاد کیا جانا چاہیئے۔ یہ ایک خاص کارنامہ تھا اور پنڈی میں مخالفت کے باوجود اس وقت حکومت کے لوگ ایسے منصب پر تھے جو ان کو روک سکتے لیکن اس تمام مخالفت کے باوجود یہ اڈے شہر سے منتقل کئے گئے اب حالت یہ ہے کہ ہمارا ویگن سٹینڈ خالی پڑا ہے شروع میں

جناب کمشنر صاحب کا ایک قریبی آدمی تھا جسکی لوکل ویگینیں چلتی تھیں انہوں نے اسکو بھی اجازت نہیں دی کہ وہ شہر میں اڈہ قائم کرے کیونکہ یہ ہماری پالیسی تھی حالانکہ لوکل ویگنوں کو عام طور پر اجازت ہوتی ہے ہم نے ان کو بھی اجازت نہیں دی لیکن اسکے مقابلے میں یہ تصور ۔ فیصل آباد ۔ سیالکوٹ کے وہاں اڈے قائم ہو گئے ہیں یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے اب تو یہ یہاں کی بجائے لیاقت روڈ پر بھی آنے شروع ہو گئے ہیں یہ ایک مسئلہ تھا اسکے لئے میں عرض کروں گا کہ اس کو فوری طور پر حل ہونا چاہیئے جناب آخر خبریں ہم بھی رکھتے ہیں ایڈیشنل چیف سیکریٹری صاحب ہمیں معلوم ہے کہ بہت دیانتدار آدمی ہیں وہ ٹرانسپورٹ کے چیئرمین ہیں جہاں تک روٹ پرمٹ جاری کرنے کا مسئلہ ہے میں اس کو چھیڑوں کا نہیں لیکن ہماری طرف سے عرض ہے کہ خدا را وہ ہماری جگہ استعمال نہ کریں ۔

جناب چیئرمین۔آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔ دو گھنٹیاں بج گئی ہیں ۔ میں بعد میں آوں گا ۔

شیخ غلام حسین۔جناب میرے بڑے اہم مسائل ہیں ۔

جناب چیئرمین۔next round آپ کا ہو گا اور اگر آپ چاہیں گے اور ہاوس چاہیئے گا تو پھر ہم 3 سے 5 بجے تک ایک اور نشست کر لیں گے ۔ شامیں اپنی ہیں راتیں اپنی ہیں ۔ آپ آرام سے چلیں گھبرائیں نہیں ۔ میں سب کو بولنے کا موقع دوں گا لیکن 213 منٹ لیں لمبے جائیں میں آپ کا پوائنٹ سمجھ گیا ہوں میں نے انکو ہدایات دی ہوں ۔ اس کو دیکھیں اور اس کو اس جگہ سے ہٹا دے آپ ان سے مشورہ کر لیں ۔

شیخ غلام حسین ۔ جناب میرے ابھی دو منٹ بھی نہیں ہوئے یہ تو میرے ساتھ زیادتی ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ شیخ صاحب گھنٹی بج گئی ہے آپ تو ایسی بات کرتے ہیں کہ خدانخواستہ میری آپ سے کوئی عداوت ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے مگر جو قانون اوروں کے لئے ہے وہ ہی آپ کے لیے بھی ہو گا ۔

جناب صالح محمد نیازی ۔ (صدر آل پاکستان ٹرانسپورٹ کنفیڈریشن) جناب چیئرمین ۔ میں اپنی بات ایک شعر سے شروع کرونگا اور مختصر کرونگا ۔

رہنا ہے تو اس شان سے دنیا میں رہو تم
حق بات کو حق دار کے تختہ پر کہو تم

جو صوبائی کونسل کے ممبران کا معیار ہے اور ان کا جو image ہے اس کا مقامی انتظامیہ خیال نہیں رکھتی کہ کم از کم جو اراکین بھی یہاں آئے ہوئے ہیں وہ منتخب ہو کر آئے ہیں ہم لوگ بھی آئے ہوئے ہیں ۔ ہم بھی منتخب لوگ ہیں کیونکہ ہم لاکھوں مزدوروں اور محنتکشوں کے ریفرنڈم میں منتخب ہوتے ہیں ۔ ہمارے سخت الیکشن ہوتے ہیں اور ہم اس میں یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ لیکن جب ہم کسی تھانے یا کسی محکمہ میں جاتے ہیں تو تھانے والے بالخصوص دلال کی زیادہ عزت کرتے ہیں ہماری نہیں کرتے ۔ تو یہ تھوڑا سا صوبائی کونسل کے ممبران کا imege ہونا چاہیے ۔

جناب والا ۔ میں دوسری بات عرض کرتا ہوں کہ آج گاڑز ایجنسی کی سٹرائیک ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ کس کی سٹرائیک ہے

جناب صالح محمد نیازی ۔ جناب گڈز ایجنسی کی سٹرائیک ہے ۔ یہ جو سڑکوں کی ایجنسیاں ہیں ان کے اڈے شہر کے اندر ہیں اور 137 اڈے ہیں ۔ جن میں سے کوئی اسی نوے آدمیوں کو لنک روڈ پر اڈے مل گئے ہیں ۔ اور باقی ایک سو سترہ آدمیوں کو اڈے نہیں ملے اور ان کا کام کاج کارپوریشن نے lockup کر دیا ہے کہ آپ یہاں کام نہیں کر سکتے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ انہیں کم از کم نعم البدل جگہ تو دی جائے ۔ تو اس معاملے میں گزارش یہ ہے کہ انہیں جب تک جگہ نہیں ملتی انہیں اسی طریقے سے کام کرنے دیا جائے ۔ اور ان کی تالہ بندی کھول جائے اور ان کو کام کرنے کی اجازت دی جائے ۔ انہیں نعم البدل جگہ دے دیں اور شفٹ کر دیں وہ شفٹ ہونے کے لیے تیار ہیں ۔ دوسری بات جو ہم سب کے لئے بڑی ضروری ہے وہ طالب علم کا مسئلہ ہے ۔ طلباء اس وقت پنجاب میں 37 لاکھ ہیں اور ہماری بسیں کوئی 12 ہزار چل رہی ہیں ۔ اب 37 لاکھ طلباء کے علاوہ 6 لاکھ طالب علم جعلی بن گئے ہیں ۔ ان کے پاس جعلی کارڈ ہیں اور وہ 25 پیسے کا کارڈ لے لیتے ہیں اور مہر وغیرہ لگا لیتے ہیں اور بس ڈرائیوروں کو کہتے ہیں کہ ماں کو کھڑا کرو بہن کو کھڑا کرو ہم سوار ہوتے ہیں ۔ اس طریقے سے کافی لڑائیاں جھگڑے ہوتے ہیں ۔ ایسے آدمی بھی پکڑے گئے ہیں جن کے پاس کوئی کارڈ نہیں تھا تو یہ جعلی کارڈ جو چھ لاکھ بنا پھرتا ہے ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے لئے عذاب بنا ہوا ہے ۔ آپ گذشتہ ہفتے ہڑتال بھی انہوں نے اس وجہ سے کی تھی کہ ہم تو گاڑیاں

بھی نہیں چلا سکتے - کوئی چھتوں پر بیٹھے ہیں تو چھتوں سے سامان اٹھا کر لے جاتے ہیں - پولیس کے پاس جاتے ہیں - تو پولیس رپورٹ نہیں کرتی تو اس قسم کے واقعات کا تدارک ضرور کرنا چاہیے ۔

چوھدری ظہیر احمد تاج - (صدر کاونی ٹیکسٹائل ملز یونین (ملتان پنجاب فیڈریشن آف ٹریڈ یونین) ۔

جناب والا۔ کل ہماری پلاننگ والے سکرٹری صاحب نے بڑے اچھے انداز سے پلاننگ کی باتیں کیں - چارٹ بھی دکھائے - سب کچھ ہوا - تو میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں سائنس کی بات کرتے ہیں - جہاں آپنے بائیو گیس کی بات کی ہے - جہاں آپ solar energy کے متعلق ڈویلپمنٹ میں حصہ لے رہے ہیں وہاں پر آپنے wind factory کا ذکر نہیں کیا Sweden میں اگر آپ تشریف لے جائیں تو وہاں پر 75 فیصد بجلی wind factory سے پیدا کی جاتی ہے - تو مہربانی کرکے پنجاب میں جب منصوبہ بندی wind factory کی بھی اہمیت کو مد نظر رکھا کی جائے تو تاکہ ہمارے ہاں بجلی کی جو کمی ہے اس کو پورا کیا جاسکے - اس طرح جناب سمال انڈسٹری کارپوریشن ذکر نہیں ہوا ۔

جناب چیئرمین - اسکے لئے کتنی wind درکار ہوتی ہے ۔

چوھدری ظہیر احمد تاج - جناب والا - وہ تو علاقے پر منحصر ہے کہ جہاں hight کی wind زیادہ ہوگی وہاں کم ہو گی اور جہاں low ہوگی وہاں زیادہ ہوگی اس کے لئے تو باقاعدہ ایک تحقیق کی ضرورت ہے۔

جناب چیئر مین - wind

Ch. Zaheer Ahmad Taj Wind Factory Sir

Mr. Chairman Wind ?

چوھدری ظہیر احمد تاج- جی ہاں - سوئٹزر لینڈ سویڈن سویڈن میں یہ experiment ہوا ہے

That is Wind Factory for the electricity

جناب چیئرمین - Wind

چوھدری ظہیر احمد تاج - جی ہاں natural wind factory مصنوعی نہیں ۔

جناب چیئرمین — جو یہاں لگی ہوئی ہے وہ تو کھڑی رہتی ہے -

چوہدری ظہیر احمد تاج — جناب یہ تو آپ window factory کہہ سکتے ہیں - window factory سے مراد ہے کہ height پر آپ اس فیکٹری کا زیادہ استعمال کر سکیں گے وھاں پر بجلی اسی طریقے سے پیدا ہو گی اور یہ سویڈن میں experiment ہوا ہے - جس کی وجہ سے بجلی کی خاص قلت دور کی گئی ہے - تو اس سلسلے میں اگر وھاں کوئی کمیشن بیٹھ گیا تو ہم اس میں participate کریں گے اور بتائیں گے کہ کسطرح ہو سکتی ہے -

جناب والا اس کے علاوہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی بات ہوتی ہے جناب سمال انڈسٹریز کارپوریشن والے غریبوں کے پاس تو اپنا بینک ہی نہیں ہے - وہ دیہاتیوں کو سمال لون small loans کیا دینگے اور ولیج سائڈ پر migratory workers کو روکنے وھاں پرانڈسٹری کی ضرورت ہے جس کے لئے وھاں پرانڈسٹری کی ضرورت ہے اور خصوصی طور پر ہمارے ہاں agro based انڈسٹری کی ضرورت ہے - جس کے لئے ہم کہتے ہیں اور اس کی biproducts کی ضرورت ہے - molases ہمارے ہاں پنجاب میں کتنا ضائع ہوتا ہے - اس سے انڈسٹری ڈویلپ ہو سکتی ہے - فوڈ ہمارا کتنا ضائع ہوتا ہے - تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ biproduct industry in the villages be established

جناب والا - سب سے آخر میں یہ عرض کرونگا کہ افغان مہاجرین ہمارے دیہاتوں اور شہروں میں رجوع کر رہے ہیں - وھاں پر ان کی خریدو فروخت کم از کم بند کی جائے - وہ کتنے ہی ٹرک لئے پھرتے ہیں لیکن ان پر ایک پیسہ ٹیکس نہیں دیتے - مہربانی کر کے ان پر پابندی لگائی جائے جس طرح سعودیہ میں ہمارے اوپر پابندی ہے -

جناب چیئرمین - یہ جو افغان مہاجرین آئے ہوئے ہیں یہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارا فرض ہو جاتا ہے ، اخلاقی فرض ' انسانی فرض اور اسلامی فرض کہ ان کی دیکھ ، بھال کریں - اس کے متعلق - بہت احکام جاری کئے ہیں کہ ان کو جائیداد کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں ہوگی وہ یہاں پر آئے ہیں - بڑے شوق سے رہیں - اور اس کے اندر ذرا آپ بھی چوکنے رہیے گا - آپ کے باقی جو لوگ ہیں ان کو بھی چوکنا رہنا چاہیے - یہ جو افسر ہیں منسٹرز ہیں جن کا اس چیز سے تعلق ہے بغض برادری کے ساتھ ' وہ اس پر سخت احکامات جاری کریں اور دیکھیں کہ یہ چیز نہ ہو - اس پر خاص پٹواریوں کو اپیل کرنی ہو گی - ان کو کہنا ہوگا کہ یہ

غلط بات کررہے ہیں - یہ نیشنل اور قومی Interest کی چیز نہیں ہے وہ آئیں اور رہیں لیکن وہ یہاں پر اسی طرح پراپرٹی نہیں خرید سکتے جیسے ہم ان کے ملک میں نہیں خرید سکتے - آپ اس کی نشاندہی کریں اور جو یہ پٹواری اور دوسرے لوگ کر رہے ہیں یا رجسٹریشن آفس کررہا ہے وہ غلط کام کر رہے ہیں اور یہ ڈی سی صاحبان اور کمشنر صاحبان کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اس قسم کے کام ان کے علاقوں میں نہ ہوں -

جناب خاقان بابر (صدر آل پاکستان نری لیگل ایڈ سوسائٹی) - جناب والا - سنٹر کو لکھیں کہ وہ ان کے ڈبل پاسپورٹ نہ بنائیں -

جناب چیئرمین - جی ہاں - ان کی بھی آپ نشاندہی کریں اور جو اس قسم کے ہمارے افسر اس میں ملوث ہیں ان کی بھی نشاندہی کی جائے - یہ باتیں غلط ہیں - وہ آکر رہیں جب تک ان کو رہنا ہے - جب تک ان کے حالات درست نہیں ہوتے ہمارا یہ فرض ہے کہ ان کا خیال رکھیں ، لیکن آپ انہیں اپنے گھر بھی بیچیں زمینیں بھی بیچیں یہ غلط ہے - آپ آئیے گا -

چوہدری غلام حیدر سجاد (صدر کسان بورڈ پنجاب) جناب چیئرمین - میں نہایت مختصر بات کرونگا اور آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آپنے جو انسداد جرائم کمیٹیاں مقرر کی تھیں ان کے نہایت اچھے اثرات مرتب ہوئے تھے - لیکن اب ان کے اجلاس اور میٹنگیں نہ ہونے کے برابر ہیں - خاص طور پر فیصل آباد میں مارچ کے بعد انسداد جرائم کمیٹی کی کوئی خاص میٹنگ نہیں ہوئی اور کوئی اجلاس نہیں ہوا - تو میں یہ گزارش کرونگا کہ ان کو موثر بنانے کے لئے آپ ہدایات جاری فرمائیں -

جناب چیئرمین - یہ بہت لازمی ہیں ، یہ بہت اچھا پوائنٹ ہے اور جیسے میں اس میں کہہ بھی چکا ہوں کہ اس کا ایک بہت بڑا مقصد ہے - آپ لوگوں کو اختیارات دئیے گئے ہیں - آپ کو freedom of action دیا ہے تاکہ آپ ازخود اس کے لئے کام کریں - مل کے کام کریں - ایک دوسرے کو سمجھ کر کام کریں اور اس کے اوپر نگرانی رکھنی چاہیے آپ کے کمشنر صاحبان کو اور اس محکمے کو دیکھنا چاہیے کہ وہاں پر کم از کم ہر تین مہینے کے بعد ان کی ایک میٹنگ ہو -

چوہدری غلام حیدر سجاد - جناب والا - یہ چیز ڈپٹی کمشنر صاحب کے نوٹس میں لائی گئی ہے -

جناب چیئرمین — یہ تو ہے کرائمز کمیٹی اور دوسری کمیٹی ہے۔ یہ اتنی ہی اچھی یا اتنی بری Co-ordination ہونگی جتنے آپ کے اپنے چیئرمین ہیں۔ آپ کو مکمل اختیارات ہیں۔ لیکن اب آپ ان کو فعال بنائیے گا اور ہر تیسرے مہینے کم از کم آپ کو ملنا چاہیے۔ سال میں کم از کم چار دفعہ آپ ملیں۔ اگر زیادہ ملنا ہے تو آپ زیادہ دفعہ ملیں لیکن اس کی میٹنگز ضرور ہونی چاہییں۔ شکریہ۔

چوہدری نیاز احمد (چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر)۔ جناب والا۔ گزارش یہ ہے کہ گذشتہ پانچ سالہ منصوبہ میں حکومت نے دیہاتی لوگوں کو سستا ایندھن فراہم کرنے کے لئے بائیو گیس کے پلانٹ کی ایک سکیم منظور کی تھی ماشاءاللہ وہ سکیم بہت اچھی تھی اور اس پر لاکھوں روپے پبلسٹی پر لگائے گئے اور روزانہ ہم اخبارات میں اشتہار دیکھتے تھے تو بجائے اس کے کہ لاکھوں روپے پبلسٹی پر لگائے جاتے تو یہ بہتر حل تھا کہ اس رقم سے لوگوں کو بائیو گیس بنا کر دی جاتی لیکن بائیو گیس تیار کر دینا تو درکنار یہ بھی نہ ہوا کہ کہیں ٹیکنیشنز ہی بھیج دئیے جائیں تاکہ اگر کوئی خواھشمند ہے جو پبلسٹی پڑھ پڑھ کر پلانٹ لگانے پر آمادہ ہو گیا ہے تو اس کے پاس وہ ٹیکنیشنز پہنچتے اور بتاتے کہ بھئی اب اپنے صرفہ سے اس طرح پلانٹ بنا لیں۔ لیکن جب وہ ٹیکنیشنز بھی نہ ملے تو ہم نے خود یہ کوشش کی کہ کہیں سے یہ ٹیکنیک حاصل کر کے گیس بنایا جائے — ٹیکنیک حاصل کر کے جہاں پلانٹس کو بنا کر چلایا گیا تو وہ نہ چلے۔ ایک دو جگہ اور دیکھے تو وہ ہم کو چلتے نظر نہ آئے۔ مثلاً میں دیپال پور گیا وہاں پر bio-gas piunt بنا ہوا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ پلانٹ نے ایک دفعہ دیوے (دیا) کی طرح تھوڑی سی روشنی دی تھی اور اس کے بعد پھر نہیں چلا۔ تو میں عرض کروں گا کہ اتنا کچھ خرچ کرنے کے بعد اور اتنی پبلسٹی کے بعد بھی اس کا کوئی حل نہ نکلا اور باتوں باتوں میں اصل بات رہ گئی۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہے نہ باتیں ہی بنا کر بہلاو جن۔ کہ کھل پیلنے سے نہ نکلے گا گھی۔

جناب چیئرمین دیکھئے پہلے یہ چیزیں سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے دی جا رہی تھیں تو ہم نے ان سے یہ کہا کہ بجائے اس کے کہ آپ وہاں پر بیٹھ کر الاٹ کریں کہ کسی گاؤں کو دینی ہے کسی کو نہیں دینی ہے آپ اس چیز کو صوبے پر چھوڑ دیجیئے گا۔ یہ پھر ہمارا کام ہوگا کہ ہم اس کو کہاں لگوائیں ہم اس کو ایسی جگہ پر لگوائیں گے کہ جہاں لوگ اس کو دیکھ سکیں پہلی بات تو آپ والی آ جاتی ہے کہ سب

سے اچھا پراپیگنڈہ وہ ہے کہ جس کو لوگ آنکھوں سے دیکھیں ۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے والی بات ۔ اس کے لئے کچھ تصفیہ پایا ہے ۔ اب ہم از خود صوبے میں اپنے پیسوں سے اس چیز کو لگانا چاہتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں کچھ میچنگ گرانٹ کریں گے کچھ اور انتظام کریں گے اور انشاءاللہ ہم ہم اس کو دیکھیں گے اور اس میں بہت پھیلاو کریں گے ۔

چوھدری نیاز احمد ۔ سر ۔ اس میں ٹیکنیشن بھی مہیا کریں۔

جناب چیئرمین ۔ اس کی جو ٹیکنیک اور مائنس ہے اس کو ہم پھیلائیں گے ۔ ہم نے اس کا پورا منصوبہ بنالیا ہوا ہے ۔ تو انشاءاللہ اس کے اثرات اپ بہت جلد دیکھیں گے ۔اور اس کے لئے ہم خود پیسے خرچ کریں گے فیڈرل گورنمنٹ والے دیں یا نہ دیں لیکن ہم نے اس پر پیسے ضرور لگانے ہیں کیوں کہ اس میں میرا ایمان ہے کہ آپ کی لکڑی بچے گی اور یہ جو آپ روزانہ سوئی گیس کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں اب اس سے بھی بچیں گے ۔ اس کے بہت سے فائدے ہیں بلکہ ہم نے یہاں تک کیا ہوا ہے اور یہ آپ کو بتائیں گے کہ اس کے لئے گوبر کی ضرورت بھی نہیں ہوگی ۔ اس کی جگہ اور چیزیں بھی چلتی ہیں ۔ ہم آپ کو اس کی ٹیکنیک بھی دیں ے اور اس کے لئے جو پراپیگنڈہ وغیرہ کرنا ہے ۔ اس کے متعلق آپ کو بتائیں گے——— اور فرمائیے ۔

چوھدری نیاز احمد ۔ بہت شکریہ جناب ۔

میاں محمد منیر ۔ (سینئروائس پریذیڈنٹ آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز لاھور) جناب والا ۔ یہاں پر چند اچھی اچھی تجاویز پیش ہوئی ہیں ۔ اور یہ محسوس ہوا کہ چند ایک تکالیف ایسی ہیں جو ایوان حکومت پنجاب کے سامنے پیش کررہا ہے لیکن باقی ماندہ سب اچھا ہے کے مصداق ہے تو باقی جو سب اچھا ہے میں اس معاملے کی نشاندھی کرنا چاہتا ہوں اس میں یہ ہے کہ اس سال جولائی میں جناب صدر مملکت نے مہربانی فرماتے ہوئے تنخواہ دار طبقہ کو 40 روپے اضافہ دیا ۔ اور 40 روپے تک اضافے کے بعد کتنے فیصد مہنگائی ہوئی اس سلسلہ میں عرض نہیں کروں گا ۔ مگر گھی کی صورت حال یہ ہے کہ یہ 33 فیصد بڑھا اور پیاز کتنے فیصد بڑھا اس کا ہم حساب نہیں کرسکتے کیوں کہ اس کے لئے کوئی کمپوٹر استعمال کرنا پڑے گا ۔ امرتسر میں 10 آنے اور پاکستان میں 16 روپے سیر پیاز بکا ہے بہر حال میں وقت کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے جلدی سے فاصلہ

مطلع کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہمیں قرآن حکیم سے راہنمائی لینی چاہیے ۔
جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت
کا بیان فرمایا گیا ہے کہ اس قسم کی استعمال میں لائی جانے والی چیزیں
روزمرہ کے استعمال کی چیزیں perish ہونے والی اور بنیادی ضروریات کی چیزیں
گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ان کا سٹاک رکھے میں پنجاب گورنمنٹ کی
وساطت سے کیوں کہ سینٹرل گورنمنٹ سے تو میری مجال نہیں ہے کہ میں
کچھ کہوں استدعا کروں گا کہ پیاز دالیں اور دیگر ضروریات کی چیزوں کا
proper stock رکھ کر ۔ مارکیٹ پر اعتبار اور open market اوپن مارکیٹ
میں جو چیز آئے اس کو بر آمد کریں یہ تو جناب والا بات تھی مہنگائی
کے سلسلہ میں دوسری عرض میں یہ کروں گا کہ یہاں پر پاسپورٹ کے بوگس
ہونے کی بات ہوئی ہے ۔ recently اخباروں میں آیا ہے کہ افغان مہاجرین
کے پاس سعودی عرب میں 4 جعلی پاسپورٹ پکڑے گئے ۔ ان کے پاس شناختی
کارڈ بھی جعلی پاکستانی ہیں اور جعلی پاکستانی پاسپورٹ ہے ۔ بہر حال آپ
پوچھیں گے کہ اس کا علاج کیا ہے تو میں علاج کے طور پر عرض کروں
گا اور میں پہلے بھی عرض کرتا رہا ہوں کہ الیکشن کے سلسلہ
میں اپنی ٹرانسپورٹ کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں ڈرائیونگ
لائیسنس کے سلسلہ میں اور پاسپورٹ کے سلسلہ میں جب تک طریقہ کار کو
کمپیوٹرائزڈ نہیں کیاجائے گا یہ فراڈ اور یہ دھوکے یہ سب چکر بازیاں چلتی
رہیں گی ۔ جناب والا اس وقت ٹیکسیشن میں جو کچھ ہورہا ہے ۔ ٹرانسپورٹرز
حضرات جو کچھ کررہے ہیں وہیکلز کے سلسلہ میں جو کچھ ہورہا ہے
پرائیویٹ کاروں کے سلسلہ میں جو کچھ ہورہا ہے ۔ اس کا واحد حل یہ ہے
کہ اس سارے سسٹم کو computerised کیا جائے ۔ اور اتنا بڑا عملہ جو
چیکنگ وغیرہ پر لگایا گیا ہے اس میں سیونگ کی جائے ایک کمپیوٹر راوی
کے پل پر لگادیا جائے اور ایک آدمی وہاں پر بیٹھ جائے اور جو کار وہاں
سے گزرے وہ ایک منٹ میں one second just by pushing two or three
buttons he can check whether its tax has been paid or not whether
with In ہے licensing دوہرا it is an unfair vehicle plying on the road
system اس میں ammunition arms and کا licence اور دیگر ڈرائیونگ
لائسنس بھی آجائیں گے ۔ ان کی بھی شناختی کارڈز کے parallel میں شناختی
کارڈ پر بڑا زور دے prrallel computarization کی جائے اور اس کی base پر
voting کو بھی computatarive کیا جائے ۔ اس کو اور کنٹرول کیا جائے ۔
اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کی آبادی جس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ سے زیادتی

ہوئی ہے کا بھی میں ذکر کروں گا لیبر فیڈریشن سے ملحق ہوتے ہوئے یہ جانتا ہوں کہ فرنٹیئر میں کتنا پنجابی مزدور کام کرتا ہے سندھ میں پنجابی ورکر کتنا ہے۔ بلوچستان میں کتنا ہے لیکن اس کو فقط 60 فیصد کہہ کر سینٹر کی وہ مراعات جو کہ آبادی کے لحاظ سے اسے ملنی ہوتی ہیں سے محروم کردیا جاتا ہے ۔ بہر حال مجھے خدا نخواستہ چھوٹے صوبوں کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کرتا ہے ۔

جناب اقبال احمد قریشی (قرشی دواخانہ لیبارٹریز) - جناب والا - آج کل شہروں میں پرائیویٹ ہسپتالوں کی growth mulhroom شروع ہے۔ اور اس کے لئے اب کوئی ضابطہ اخلاق اور قانون نافذ نہیں ہوا ۔ گزارش یہ ہے کہ ان کی رجسٹریشن ہونی چاہئے تاکہ وہ قانون کی پابندی کریں ۔ اور malpracises بند ہوں ۔ دوسرا یہ کہ پاکستان کی 70 فیصد آبادی traditionalsystem of medicine سے فائدہ اٹھار ہی ہے ۔ حکومت کی جانب سے چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں 48 (اڑھتالیس) کروڑ روپے کی رقم اس کے لئے مختص کی گئی ہے ۔ لیکن ابھی تک پنجاب کے کسی بھی بورڈ میں کوالٹی کنٹرول بورڈ میں یا اور اس طرح کے جو بھی بورڈ ہیں ۔ نہ تو ملکی دوا ساز اداروں کو کوئی نمائندگی دی گئی ہے ۔ اور نہ ہی اس ہمارے میں traditionalsystem of medicine کو کوئی نمائندگی دی گئی ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس جانب توجہ فرمائی جائے ۔

اس کے بعد جناب والا تیسرا مسئلہ لاہور سے متعلق ہے اسوقت لاہور کے دواہم مسئلے میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ ایک مویشیوں کا مسئلہ اور دوسرا ٹریفک سے متعلق ہے ۔

جناب چیئرمین - ایک کونسا مسئلہ ۔

جناب اقبال احمد قرشی - مویشیوں کا مسئلہ ۔ یعنی گوالے ۔ جناب والا میاں صاحب نے اس کیلئے کوشش بھی کی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ جن ان کے قابو میں آنے والا نہیں ہے ۔ اسلئے آپ خود اس پر توجہ فرمائیں ۔

جناب چیئرمین - میاں شجاع الرحمن صاحب کہاں گئے ان کو بلوائیں ۔ ان کی بھینسیں یہاں آگئیں ۔ (قہقہہ)

جناب اقبال احمد قرشی - جناب والا یہ بھینسیں شہر سے نکل کر کارڈن ٹاؤن اور گلبرگ کے علاقہ میں چلی گئی ہیں اور جہاں کے رہنے والے

بلیوارڈ گلبرگ میں اکثر چہل قدمی کرتے ہوئے نظر آتی ہیں - اس جانب آپ اگر توجہ فرمائیں گے تو کچھ ہوگا ورنہ اس مسئلے کا حل ہونا بڑا مشکل دکھائی دیتا ہے - پچھلے پانچ سال سے اس مسئلے کو میں بھی سن رہا ہوں -

جناب چیئرمین - میاں صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ بھینسیں اب گلبرگ کے علاقہ میں چلی گئی ہیں -

میاں شجاع الرحمن - جی ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں -

جناب چیئرمین - شہر صاف ہو گیا اور بھینسیں گلبرگ میں چلی گئیں -

میاں شجاع الرحمن - شہر میں بھی ہیں -

جناب اقبال احمد قریشی - جناب والا میاں صاحب نے اس سلسلہ میں بہت کوشش فرمائی ہے - آپ مدد فرمائیں گے تو اس مسئلہ کا کوئی حل نکل آئے گا -

جناب چیئرمین - نہیں میاں صاحب خود کریں گے -

جناب اقبال احمد قریشی - جناب میاں صاحب بہت شریف آدمی ہیں لوگ ان سے ڈرتے نہیں ہیں (قہقہے)

جناب چیرمین - صرف میاں صاحب شریف ہیں (قہقہے)

جناب اقبال احمد قریشی - نہیں آپ بھی شریف ہیں - لیکن آپ سے لوگ ڈرتے ہیں - (قہقہے)

اس کے بعد ایک اہم مسئلہ ٹریفک سے متعلق ہے یہ سسٹم تو بہت پیچیدہ ہے اور اس کے بہت سی ضروریات ہیں - ہماری رابطہ کمیٹی میں اس پر بحث بھی کافی زیادہ ہوتی رہتی رہی ہے لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں اگر چند ایک معمولی سی تبدیلیاں کر دی جائیں - جیسے موجود سڑکوں کا نظام اور چند ایک ٹریفک کی چیزوں میں ردوبدل کر دی جائے تو اس سے flow of traffic کافی بہت ہو جائے گا - ایک فوٹو divider کے بارے میں عرض کروں گا - جہاں اکثر U'turn آتے ہیں اکثریہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں کوئی موڑ آرہا ہے یا کراسنگ ہے - یہ

یہ ٹرن اس کے بالکل ساتھ بنا دیا جاتا ہے اس ٹرن پر جب گاڑی مڑتی ہے تو اینک انیگل پر آکر کھڑی ہو جاتی ہے اور اگر دو تین گاڑیاں ہوں تو کراس لگ جاتا ہے ۔ اگر ان کو اس ٹرن سے کراسنگ سے سو دو سو گز آگے پیچھے کر دیا جائے تو اس سے ٹریفک کا ایک مسئلہ ختم ہو جائے گا ۔

حاجی مقصود احمد بٹ (صدرانجمن تاجران رجسٹرڈ لاہور) ۔ جناب والا آج کے اجلاس میں میں نے تاجران کے پیش آمدہ مسائل پر سیر حاصل بحث کرنی تھی لیکن آپ کے ساتھ ذاتی میٹنگ میں صبح کافی حد تک تسلی ہو گئی ہے اولا قانون کرایہ داری کے متعلق میں نے بات کرنی تھی مگر آپ کے پر خلوص رویے کے پیش نظر میری تسلی ہو گئی ہے لیکن ایک اور مسئلہ جو چند ایام کےبعد پیش آنے والا ہے میری خواہش ہے کہ وقت سے پہلے آپ کے علم میں یہ مسئلہ لے آوں کیونکہ مرکزی حکومت کی طرف سے لوڈ شیڈنگ کے مسئلے کی ابتداء ہونے والی ہے گزشتہ دنوں مرکزی حکومت نے اس پیش آمدہ مسئلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے چھوٹے جنریٹروں پر کسٹم ڈیوٹی معاف کر دی تھی تاکہ مستقبل میں لوگ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں ۔ لیکن اب حکومت مذکورہ جنریٹروں کو لوڈ شیڈنگ کے دوران استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے رہی جب کہ کسٹم ڈیوٹی اس پر معاف کردی گئی تھی جناب والا اگر یہ جنریٹر استعمال ہی میں نہ آئے تو ان سے کیا فائدہ حاصل ہوگا اس ضمن میں میری گذارش ہے کہ اگر تاجر اپنا ذاتی جنریٹر استعمال کرنا چاہے تو اس کو استعمال کرنیکی اجازت ہونی چاہئے اگر آپ اس کی اجازت نہیں دینا چاہتے ہیں تو اس سلسلہ میں میں مزید ایک تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ مدھم روشنی میں کاروبار کرنے کی اجازت دی جائے ۔ جس میں کم وولٹیج کے بلب استعمال کرنے کی اجازت ہو اسطرح بجلی کم خرچ ہوگی۔ اس کے برعکس جب تاجر اپنا کاروبار بند کرکے اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں وہاں بھی تو بجلی کا زیاں کرتے ہیں کیونکہ تاجر کاروباری مرکز سے زیادہ گھر بیٹھ کر بجلی کا زیاں کرتا ہے مثلا ہیٹر کا استعمال ٹیلی ویژن اور دیگر بجلی سے چلنے والی ایجادات وغیرہ ، اس بحران پر قابو پانے کے لئے مدھم روشنی میں کاروبار کرنے کی اجازت دی جائے یا پھر ان تاجران کو جنہوں نے جنریٹر خرید کئے ہیں جنریٹر کے استعمال کی اجازت دی جائے لاہور میں بیشتر مارکیٹیں ایسی ہیں جہاں کاروبار ہی رات کو ہوتا ہے جیسے لبرٹی مارکیٹ ہال روڈ پر ٹیلی ویژن بیچنے والے درست کرنے والے ان سب لوگوں کا کاروبار رات ہی کو شروع ہوتا ہے ان لوگوں کو یا تو مدھم روشنی میں کاروبار کرنے کی اجازت دی جائے یا پھر جنریٹر کے استعمال کی اجازت دی جائے ۔

دوسرا ایک مسئلہ جو ابھی اس ایوان میں اٹھایا گیا وہ ٹرکوں کے اڈا جات سے متعلق تھا ۔ جناب والا یہ تاجران ھی کا مطالبہ تھا کہ انہیں شہر سے باھر منتقل کیا جائے ۔ ان میں بیشتر کو جن کی تعداد 22 کے قریب ہے نئے اڈے بنانے کے لئے پلاٹ مل چکے ھیں اور وہ پھر بھی اندرون شہر ھی کاروبار کررہے ھیں لیکن آج انہوں نے خود اخبار میں یہ اشتہار دیا ہے کہ اگر باقی ماندہ لوگوں کو بھی پلاٹ فراھم کر دیئے جائیں تو وہ 24 گھنٹے میں شہر سے باھر اڈے منتقل کرنے کے لئے تیار ھیں اس لئے میری گذارش ہے کہ ان کو بھی پلاٹ دے دیئے جائیں اس سلسلے میں بند روڈ پر جگہ موجود ہے اور اس کا سروے بھی ھوچکا ہے ۔ لہذا اگر ان کو یہ جگہ ٹرکوں کے اڈے قائم کرنے کے لئے دے دی جائے تو سارے شہر کی ٹریفک کا مسئلہ فوری اور احسن طریقہ سے ھو سکے گا

Mr Chairman Who is doing this ?

ایک آواز - میاں صاحب کر رہے ھیں ۔

میاں شجاع الرحمان - جناب والا بعد میں اس کا جواب دوں گا ۔

جناب حاجی مقصود احمد بٹ - تیسرا جناب والا پارکنگ کے مسئلے کے متعلق ذاتی میٹنگ میں بھی آپ سے بات چیت ھوئی ہے کہ پارکنگ کی وجہ سے ٹریفک میں جو مشکلات حائل ھیں ان کو حل کرنے کے لئے یا تو انجمن تاجران لاھور کو جگہ دے دی جائے کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت پارکنگ کے لئے بلڈنگیں تعمیر کرے یا پھر کارپوریشن اس مقصد کے لئے اپنی بلڈنگیں تعمیر کرے شکریہ ۔

چوھدری ھارون رشید تھہیم (چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب گوجرانوالہ) جناب والا آپ کی یاد دھانی کے لئے یہ بات آپ کے نوٹس میں لانے کی جرات کرنا چاھتا ھوں کہ جو ھمارے نئے ممبران منتخب ھو کر آئے ھیں انہیں بھی ھماری طرح جسٹس آف پیس کا خطاب عنایت فرمایا جائے۔

نمبر 2 یہ سارے ممبران آپ کے بازو ھیں ان کو بھی وی۔ آئی پی کا خطاب دیا جائے جس طرح چیئرمین مجلس شوریٰ نے تمام ارکان کو یہ خطاب دیا ہے ۔ ھمیں بھی وی ۔ آئی ۔ پی کا خطاب دیا جائے تاکہ ھم جہاں کہیں جائیں ھماری بھی عزت ھو کسی ایرپورٹ پر جائیں کہیں سفر پر جائیں کسی دفتر میں جائیں لوگ سمجھیں کہ ھم بھی وی ۔ آئی ۔ پی ھیں

جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور)

جناب والا مختصر وقت میں دو تین مسئلوں پر عرض کروں گا پہلا مسئلہ ہے صوبہ بھر میں پرائیویٹ بلڈ بنکوں کا ۔ اور بلڈ بنکوں کے پاس نہ تو ٹیسٹوں وغیرہ کرنے کے مناسب انتظامات ہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی تربیت یافتہ عملہ ہے یہ بنک عموماً غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خون مریضوں کو سپلائی کرتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے کئی جانیں اب تک ضائع ہو چکی ہیں اس سلسلہ میں آپ نے مناسب تحقیقات بھی کروائی ہے ۔ اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ لوگ غیر معیاری خون بیچتے ہیں اور جانیں ضائع ہوئی ہیں ۔ لیکن یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ ان لوگوں پر کوئی بندش لگائی جاسکے ۔ میری آپ سے یہ گذارش ہے کہ اس بارے میں موثر قانون بنایا جائے اور ان غیر معیاری خون بیچنے والوں بلڈ بنکوں کے خلاف کارروائی کی جائے اور اپنے انتظامات بھی کئے جائیں کہ ان کی رجسٹریشن ہو اور یہ معیاری خون لوگوں کو فراہم کریں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے دنوں لاہور میں دوائیوں کا ایک ٹرک پکڑا گیا ہے ۔ اس وقت تقریباً سات لاکھ روپے کی دوائیاں پکڑی گئی تھی لیکن جب یہ دوائیاں متعلقہ حکام تک پہنچیں گرفت کا موقع آیا تو سات لاکھ روپے کی دوائیاں صرف ایک لاکھ روپے کی رہ گئیں حالانکہ اس کو جس نے یہ دوائیاں پکڑی تھیں ٹرک والا ایک لاکھ روپے کی رشوت پیش کرتا رہا لیکن پھر بھی اس انسپکٹر نے رشوت نہیں لی لیکن جن لوگوں نے اس کی گرفت کرنی تھی انہوں نے اس آدمی کو ایف ۔ آئی ۔ آر کے سلسلہ میں کوئی ایسی سہولت دے دی کہ اس سارے معاملہ کی تحقیقات کی بجائے اس کو دفنا دیا گیا ۔ میری یہ گذارش ہے کہ اس بارے میں وسیع تر تحقیقات کی جائے کہ اس ٹرک میں کتنی دوائیاں تھیں کہاں سے آئی تھیں کن لوگوں سے مل کر ایسا سلسلہ چل رہا تھا ۔ کیونکہ پورا ایک ٹرک چوری کرنا کسی ایک آدمی کے بس کی بات نہیں تھی ۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح وفاقی کونسل کے ارکان کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے مختلف سہولتیں دی گئی ہیں اس طرح وہ تمام سہولتیں صوبائی کونسل کے ارکان کو بھی ملنی چاہیں مثلاً ٹیلیفون کی دفتر کی ، سیکرٹری ، اور اس کے ساتھ سفر کے لئے خصوصی

سہولت (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس کے علاوہ اگر یہ دورے پر جائیں تو وہاں ان کے لئے رہائشی سہولت بھی فراہم ہونی چاہئے تاکہ اراکین صوبہ بھر میں وسیع تر رابطہ قائم کرسکیں ۔

جناب چیئرمین — کیا کیا چیز آپ نے کہی ہے ۔ ٹیلیفون

جناب سراج قریشی — ٹیلیفون دفتر سیکرٹری سفر اور رہائش کی سہولت یعنی سرکاری رہائش کی سہولت ۔

جناب والا میرا تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن کو لاہور کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے خصوصی طور پر صوبائی حکومت کی طرف سے فنڈز دیے جائیں ۔ چونکہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ لاہور کی سڑکوں کی جو ناگفتہ یہ حالت ہے ان کی پوری مرمت کے لئے احکامات جاری کئے گئے ہیں ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ سڑکوں کی تعمیر کے لئے بھی کم از کم دس کروڑ روپیہ لاہور کو دیا جائے تاکہ لاہور میں سڑکوں کی صورت حال بہتر ہوسکے ۔

جناب چیئرمین — بابر صاحب :

جناب خاقان بابر — (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی لاہور) ۔

جناب والا تنگی وقت تشنگی مضمون کا باعث ہوتی ہے میں ایک دو منٹ میں کوئی بحث تو نہیں کرسکتا صرف ایک دو گزارشات پیش کرنا چاہوں گا ایک تو یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ اجلاس زیادہ دن کے لئے کیا جائے ۔ حضور اگر فراغ دلی سے کام لیا جائے تو یہ اجلاس تین دن کی بجائے چھ یا سات دن کے لئے کیا جائے ۔

جناب چیئرمین — نہیں یہ تو ابھی افتتاحی اجلاس تھا ویسے ہم عموماً چھ یا سات دن کرتے ہیں ۔

جناب خاقان بابر — نہیں جناب تین دن سے زیادہ آج تک نہیں ہوا ۔

جناب چیئرمین — نہیں ۔ نہیں ہوا ہے ۔ بالکل ہوا ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں اور انشاءاللہ کریں گے ۔ یہ تو افتتاحی اجلاس تھا میں نے سوچا تھا کہ آپ ایک دوسرے سے مل لیں ۔

جناب خاقان بابر — ٹھیک ہے جناب۔ سپیکر صاحب آدھ منٹ تو اس میں ضائع ہوگیا۔ تو دوسری گزارش یہ تھی کل قائمقام صاحب نے ایک بات اٹھائی تھی کہ شاہدرہ میں کالج ہونا چاہیے۔ گو میں نے اس مضمون پر اس موضوع پر ماضی میں ایک دو تقریریں کیں اور تب شہر والوں نے ہماری اور لڑکیوں کا کالج منظور ہوگیا مگر اب جو مجھے اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق محکمہ تعلیم نے کوشش کی ہے لیکن ہمارے ہاں زمین حاصل کرنے میں ابھی کچھ گڑبڑ ہے۔ یہ سیکرٹری صاحب ہی بہتر بتا سکتے ہیں کہ کیا گڑبڑ ہے۔

جناب چیئرمین - کیا یہ شاہدرہ میں ہے؟

جناب خاقان بابر - جی جناب۔ شاہدرہ میں ہے۔ تو جناب والا میں گزارش کرونگا کہ اس کالج کو فوری طور پر چالو کرنا چاہیے کیونکہ لڑکیوں کو سخت شکایت ہے۔

جناب چیئرمین - نہیں میرے خیال میں اس میں تو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ کمشنر لاہور یہاں بیٹھے ہیں۔ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب خاقان بابر - جناب والا۔ وہ چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین - نہیں وہ چھپ کر نہیں بیٹھے ہوئے۔

جناب خاقان بابر - جناب وہ چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں۔

جناب چیئرمین - بالکل آمنے سامنے۔

کمشنر لاہور - (جناب محمد سعید مہدی) اس علاقہ میں سرکاری زمین available ہے جب بھی محکمہ رجوع کرے گا انشا اللہ زمین مل جائیگی۔

جناب چیئرمین نہیں۔ ابھی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب خاقان بابر - توجہ فرما دیجیے کہ جلد ہی اس کالج کو چالو کیا جائے۔

جناب چیئرمین ۔ (سیکرٹری تعلیم سے) How soom what is the problem?

جناب سیکرٹری تعلیم ۔ جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے ڈائریکٹو دیا ہے کہ شاہدرہ میں یہ کالج ہونا چاہئیے ۔ اور ہم نے زمین کیلئے ان سے رجوع کیا ہے ان کو شاید پتا نہیں ہے لیکن ہم ان سے زمین لے لیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ کس کو پتا نہیں ہے ۔

سیکرٹری تعلیم شاید ان کے نوٹس میں یہ بات ابھی تک نہیں آئی ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ اس کو کروا لیں مسائل لاہور میں والی کالجز نہیں ہیں ہسپتال نہیں ہیں ایک تو میاں صاحب اس کا کچھ انتظام کر رہے ہیں ۔

سیکرٹری تعلیم ۔ جناب والا اس کے ساتھ ساتھ میں بتانا چاہونگا کہ راوی روڈ ہم نے 1983ء میں ایک کالج کھولا اور شادباغ کا کالج بھی کھولا ہے وہ اگرچہ کرایہ کی بلڈنگ میں موجود ہے لیکن اس کے لئے بھی ہم نے سکیم بنائی ہوئی ہے اسکی عمارت کے لئے ہمارے پاس جگہ ہے اور اس کو جلد ہی شروع کررہے ہیں

جناب چیئرمین ۔ او ۔ کے ۔

جناب خاقان بابر ۔ جناب والا راوی روڈ اور شاد باغ والے یہ سب کالج ڈسکس ہو چکے ہیں

جناب چیئرمین ۔ نہیں میں تو شاہدرہ کی بات کررہا ہوں تو ۔

جناب خاقان بابر ۔ ٹھیک ہے جی یہ آپ نے مہربانی کی ۔

دوسرے جناب والا بات یہ ہے کہ مقررین نے تقریریں کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ پرائمری سکول بلدیاتی اداروں کو دے دینے چاہیں تعلیمی نقطہ نظر سے اس طرح سے ایک تو efficiency بھی بڑھ سکتی ہے دوسرے جو بلدیاتی نمائندے ہیں یہ لوگوں کو جوابدہ ہیں انہوں نے دو سال کے بعد پھر ووٹ مانگنے ہوتے ہیں اسلئے یہ انتہائی اہم تجویز ہے کہ پرائمری تعلیم لوکل باڈیز کو دے دینی چاہئے ۔

جناب چیئرمین — ویسے بھی یہ ان کے چارٹر میں ہے یہ ان کے ایکٹ میں ہے یہ کہ ان کی کتاب میں بھی ہے۔ ہم اس پر اگلی بار ڈیبیٹ کریں گے اور محکمہ تعلیم سے [میں نے] یہ کہا ہے کہ یہ دیکھیں کرسکتے ہیں یا نہیں کرسکتے۔

جناب خاقان بابر — جناب والا! ذہنی طور پر Monopolization یا Authoritarian ہونے کا ایک aspect ہوتا ہے کہ Efficiency اور قومی requirements کیا ہے کہ ایک تو قومی requirement یہ ہے کہ تعلیم کو توجہ اور محنت کے ساتھ حاصل کیا جائے وہ لوگ موجود ہونگے اور وہ خود دیکھ رہے ہونگے اور انسپکٹر صاحب کی ضرورت نہیں ہو گی جہاں پر ماسٹر صاحب کام نہیں کر رہے ہونگے وہاں شور پڑ جائے گا کہ بچے کام نہیں کر رہے تو اس لئے یہ بڑی اہم اور ضروری تجویز ہے اس کی میں پر زور الفاظ میں تائید کرتا ہوں۔

باقی جو اس پر بحث کا سوال ہے تو اس پر دو منٹ کے اندر تو بحث نہیں ہوسکتی تین منٹ میں بھی نہیں بلکہ ڈیڑھ گھنٹہ یا دو گھنٹے کی Presentation ہوگی۔

جناب چیئرمین — نہیں۔ پورا ایک دن اس پر رکھیں گے۔

جناب خاقان بابر — دیکھیئے نا جی۔ حکومت کی طرف سے presentation ہوتی ہے اور وہ دو گھنٹے کی ہوتی ہے اور ہم اس دو منٹ میں کیا کہہ سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین — لیکن ان دو منٹوں میں بھی آپ اپنے پوائنٹ سے ہٹ جاتے ہیں یعنی کل جو ڈیبیٹ اس پر ہونا چاہیئے تھی وہ میرے خیال میں بڑی اچھی presentation تھی لیکن اس پر شاید بہت کم لوگوں نے کوئی ایک آدھ بات کی ہو کہ اس percentage کو یوں نہیں یوں کریں وزن یہاں نہیں یہاں ذہن میں کہنا رہ گیا کہ آپ کو گراف کارڈ دکھائیں گے مگر آپ نے یہی کہا کہ جی ہمارے گاؤں کی جو بجلی ہے اس کو ٹھیک کریں۔

جناب خاقان بابر — Sir, human brains are not computers اگر یہ ہمیں پہلے مل گیا ہوتا تو ہم اسے پڑھ کر آتے۔

جناب چیئرمین — نہیں جناب۔ یہ تو پچھلی دفعہ آپ سب کو مل گیا ہوا تھا۔

جناب خاقان بابر — نہیں جناب والا ۔ اس دفعہ نہیں ملا ۔

جناب چیئرمین — نہیں ۔ اس دفعہ کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ یہ تو چوتھا ہے اور چھٹے پر خاص بحث ہوئی تھی ۔

جناب خاقان بابر — نہیں ۔ اس پر میں نے تقریر کی تھی ۔

جناب چیئرمین — اور بحث اب ہورہی ہے

رانا نعیم محمود خان — (وائس چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال) ۔ جناب والا ۔ میں صرف دو پوائنٹ بڑی جلدی سے پیش کروں گا ۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام جو کل پیش کیا گیا تھا اس میں ایک چیز معلوم نہیں ہو رہی تھی اور وہ تھی ریسرچ کے اوپر افسروں کی ٹیکنیکل ٹریننگ ۔ اس کے بارے میں ہم اپنے صوبے میں کیا خرچ کر رہے ہیں ٹھیک ہے ایگریکلچر کے لئے ایگریکلچرل ریسرچ کونسل سنٹر سبجیکٹ ہے مگر چونکہ ہمارا بہت بڑا صوبہ ہے اس لئے ایگریکلچر کے شعبہ میں ہمیں اس پر کچھ غور کرنا چاہیئے ۔

دوسرا جناب والا ۔ پوائنٹ یہ ہے کہ ٹیکنیکل ٹریننگ ٹیچر اور پیرا میڈیکل سٹاف ۔ اس میں لوگوں کی کمی ہے اور ٹیچرز ملتے نہیں ہیں یا پیرا میڈیکل سٹاف ملتا ہی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو طالب علم اول ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن میں امتحان پاس کرتے ہیں وہ کسی اور Vocation میں چلے جاتے ہیں اور جن کے امتحان میں نمبر کم ہوتے ہیں اور وہ ادھر آنا چاہتے ہیں مگر چونکہ ان کا تعلیمی معیار پورا نہیں ہوتا اس لئے وہ اس میں ملازم نہیں ہو سکتے تو میری گذارش ہے کہ selection system though test and interviews-introduce کیا جائے تاکہ ہم اس مسئلے کو حل کرسکیں ۔ اس ہمارا جو ایمپلائمنٹ کا مسئلہ ہے حل ہو جائے گا اس وقت ہمارے ملک کا جو سب سے بڑی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس پلان پر ہم نے کیا اقدامات کئے ہیں جس سے اس مسئلے کو ہم حل کر سکیں ۔ یہ میں جاننا چاہوں گا ۔ مہربانی ۔

جناب چیئرمین —دو قسم کی Employments ہوتی ہیں چونکہ آپ Employment پر آئیں گے آپ نوکریوں کی بات کریں گے ۔ ایک تو اس قسم کی Activity ہو جس سے نوکریاں generate یا پیدا کی جائیں ۔ دوسری طرف جس کا ہم پچھلے سال سے اشارہ کر رہے ہیں وہ یہ ہے Self-Exployment اس طرح کی تربیت دی جائے اس قسم کی ٹریننگ دی

جائے اس قسم کی تعلیم دی جائے کہ لوگ از خود اپنے لئے نوکریاں ڈھونڈیں Employment ڈھونڈ لیں ۔

رانا نعیم محمود خان ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ کے بارے میں تھا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی وہ تعلیم پر بات کریں گے تو یہ اس میں آ جائے گی کیونکہ ایجوکیشن نے Bifurcate ہونا ہے اور ہر سٹیج پہ Bifurcate ہونا ہے کہ اب اس کو تعلیم جاری رکھنا چاہیئے یا ٹیکنیکل تعلیم کی طرف جانا چاہیئے ۔

رانا نعیم محمود خان ۔ جناب والا ۔ Vocational Training

جناب چیئرمین ۔ جی بامقصد اس کی بہت ضرورت ہے ۔

چوہدری ممتاز حسین ۔ جناب والا ۔ کل چیئرمین منصوبہ بندی نے کارڈک سینٹر کے متعلق فرمایا تھا جو کہ لاہور میں قائم کیا جا رہا ہے اس میں انہوں نے تفصیلاً نہیں بتایا کہ یہ معاملہ التوا میں کیوں ہے ہر ایک کو پتہ ہے کہ دل کی بیماریاں دن بدن بڑھ رہی ہیں کسی وقت یہ امیروں کی بیماری سمجھی جاتی اب یہ غریبوں میں بھی پھیل چکی ہے تو اس میں ہمارا ملک کافی پیچھے ہے اور اس شعبہ میں ریسرچ بھی نہیں ہوتی اور اس کے لئے کوئی سینٹر بھی نہیں ہے یہاں تک کہ اگر Angiography بھی ہم نے کرانی ہے تو اس کے لئے ملک سے باہر انگلینڈ جانا پڑتا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ اس کے متعلق جلدی اور فوری سد باب کیا جائے تاکہ یہ سنٹر قائم ہو جائے اور لوگوں کو باہر جانے کی زحمت نہ ہو ۔

جناب والا ۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ حکومت نے آٹھ بازاری پچھلے ڈیڑھ سال سے بند کی ہوئی ہے اور اس وجہ سے ہماری بلدیات کو کافی نقصان ہو رہا ہے اس کے متعلق جلدی کیا جائے تاکہ اس نقصان کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے ۔

جناب والا ۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ کل کی بحث میں تعلیم بالغاں کے متعلق کافی زور نہیں دیا گیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ عام تعلیم بہت ضروری چیز ہے لیکن تعلیم بالغاں اس سے زیادہ اہم ہے جب تک ہم تعلیم کو زیادہ نہیں کریں گے تو ہم کسی صورت بھی ترقی کی طرف نہیں جا سکتے آپ نے میکسیکو کی مثال سنی ہوگی کہ وہاں صرف اچھے آدمی کی وجہ سے 15 فیصد literacy کو پانچ سال کے عرصہ میں ساٹھ فیصد تک لے گئے تھا تو جناب والا ۔ اگر ہم اس معاملہ میں مل جل کر کوشش کریں تو تعلیم بالغاں کو بھی بڑھا سکتے ہیں جس سے ملک کو بھی فائدہ ہوگا ۔ شکریہ

ملک محمد اقبال لنگڑیال۔ (چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال) ۔
جناب والا میں آپ کی توجہ بلدیاتی اداروں کی طرف مبذول کراؤں
آپ ان اداروں کو فعال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اسی سلسلہ میں یہ تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا گیا اور کنونشن بھی منعقد کیا گیا ۔ اس بارہ میں میری ایک تجویز ہے کہ چیئرمین صاحبان اور وائس چیئرمین صاحبان وغیرہ کو وفود کی شکل میں دوسرے صوبوں میں بھی بھیجا جائے تاکہ انہیں پتا چل سکے کہ ان صوبوں کی کارکرگی کیا ہے اور ہماری کیا ہے اور ایک دوسرے سے تبادلہ خیال ہو سکے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس کو تو فوراً اپنے resume کریں جیسے کرتے تھے اور ہر طرح کے اچھی composite چیز آپ اس میں بھجوائیں اور یہاں کے ہر ممبر کو بھجوائیں ہم اخباری media کے لوگوں کو بھی بھیجا کرتے تھے ۔ اس میں ان کو بھی آپ شامل کیجئے گا ۔ media والے بھی جائیں ہمارے وفود بھی جائیں ہر صوبہ میں جائیں ملنے کے لئے جائیں اور پوچھنے کے لئے جائیں کہ جناب ، آپ کے حال کیا ہیں ؟

ملک محمد اقبال لنگڑیال ۔ نمبر دو جناب والا لاکھوں روپے کی property ضلع کونسل کی ملکیت ہے ۔ اس میں اگر کوئی نقصان کرتا ہے ۔ یا کوئی ہیراپھیری ہو جاتی ہے تو ہم کیس درج کراتے ہیں ۔ مجسٹریٹ کے پاس کیس جاتے ہیں اور سالہا سال تک ان کے فیصلے نہیں ہوتے ۔ اس امر کا اختیار دیا جائے کہ ہماری property کے نقصانات کے سلسلے میں مقدمات میں ہم خود جرمانہ کر سکیں یا سزا دے سکیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت تعلیم پر بہت زور دے رہی ہے اور پیسہ خرچ کر رہی ہے بلکہ جناب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے جو بجٹ دیا ہے اس میں بھی اس مد کے لئے خاص رقم رکھی گئی ہے اس ضمن میں دیہی علاقوں میں اکثر بنیاد پرائمری سکولوں پر ہے ۔ جب تک بچے پرائمری سکولوں سے پڑھ کر ، سمجھدار ہو کر شہروں میں نہیں آئیں گے ، اس وقت تک ہمارا تعلیمی معیار نہیں بڑھ سکتا ۔ بلکہ ہم جتنا پیسہ خرچ کرتے ہیں تعلیم کا معیار اتنا ہی گرتا جا رہا ہے ۔ اتنا فائدہ نہیں ہو رہا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماسٹر صاحبان اس گاؤں کے ہوتے ہیں جو آٹھ یا نو بجے کی بجائے دس گیارہ بجے سکول آتے ہیں حقہ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور آرام سے مزے سے سکول میں آ بیٹھتے ہیں بچے پریشان ہوتے ہیں اور دوسرے انہیں بری عادتیں پڑتی ہیں ۔ میری گذارش ہے کہ استاد صاحبان

کے وہاں سے تبادلے کئے جائیں ۔ وہ اپنے گاؤں سے کم از کم دس میل کے فاصلے پر ہوں تاکہ پتہ چلے کہ وہ اس نوکری کی تنخواہ ۔ کھاتے ۔ ہیں ۔ اور ان کو کوئی اور بزنس یا کام کاج نہیں کرنا ۔ یا پھر جناب والا جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا ہے اگر یہ لوکل باڈیز کو سپرد کئے جائیں تو سب سے اچھا ہوگا کیونکہ 1958ء سے پہلے بھی یہ تعلیمی ادارے لوکل باڈیز کے پاس تھے ۔ نمبر تین ساٹھ کروڑ روپے سے ساہیوال لاہور سڑک بن رہی ہے ۔ ریڈیو سٹیشن سے نیاز بیگ سڑک کا بہت براحال ہے ۔ یہ ہماری جی ٹی روڈ ہے تو ہمارے ساٹھ کروڑ کا کچھ فائدہ نہ ہو گا جب تک ایل ڈی اے والے یہ سڑک نہیں بنائیں گے اور لاہور سے ملائیں گے نہیں ۔

نواب محمد یحیی ۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ)

اسلام علیکم جناب والا مجھے یہاں پر صوبائی ریونیو سے متعلق دو نکات پیش کرنے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ جو کچی آبادیاں صوبائی زمین پر ہیں ان کے قابضین کو ملکیتی حقوق دے دیں ۔ میری گذارش یہ ہے کہ ہمارے ہاں بارہ کچی آبادیاں ہیں جن کے خاندان کی تعداد تقریباً چھ ہزار ہے ۔ جناب والا کوئی خصوصی طریقہ استعمال فرمائیں کہ انہیں جلد از جلد حقوق ملکیت عطا فرمائیں ۔ یہ کار خیر بھی ہے اور ہمارا فرض بھی ۔ جیسا کہ منسٹر صاحب نے پچھلے کنونشن میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہم انہیں جلد حقوق ملکیت عطا کریں گے ۔ یہ معاملہ پندرہ بیس سال سے التوا میں چلا آ رہا ہے جو حکومت آتی ہے وہ وعدہ بھی کرتی ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا کرے کہ یہ سہرا ہماری حکومت کے سر رہے اور یہ کام احسن طریقے سے حل ہو جائے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اوکاڑہ کسی زمانے میں agricultural products کے لیے بڑا مشہور تھا ۔ وہاں ایک ستلج کاٹن مل ہوتی تھی جس کی بڑی مشہوری تھی ۔ کیونکہ اس وقت پاکستان بھر میں صرف دو ملیں تھیں ۔ ایک لائلپور میں اور ایک اوکاڑہ میں ۔ ستلج کاٹن مل اپنی capacity working کر چکی ہے اور agricultural products بھی کم آ رہی ہیں جس کی وجہ سے وہاں معاشی بد حالی کافی ہو گئی ہے ۔ یہ مل main line پہ ہے ۔ بد قسمتی سے آج تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی کہ main line پر ہونے کے باوجود وہاں کسی industrial estate کا قیام کیوں نہیں ہوا ۔ تو میں گزارش کروں گا کہ small scale انڈسٹری کے

لئے یہاں چھوٹی سی industrial estate قیام کے احکام صادر فرمائے جائیں - وما علینا الاالبلاغ -

سید یوسف رضا گیلانی—(چیئرمین ، ضلع کونسل ، ملتان) جناب والا ، جب آپ تشریف لائے ایک discussion ہو رہی تھی جس کا نتیجہ ابھی تک نہیں نکلا - میں ایک ہی نکتے پر بات کروں گا - وہ کسی تعلیمی ادارے ، کسی جگہ یا کسی مقام کے نام کے بارے میں ہے - میری ایک رائے ہے - ہمارے پورے خاندان کا تعلق تعلیم سے ہے -

And our family got experience of running several Schools and Colleges.

میری ذاتی رائے ہے کہ There are three types of people, lovers of honour, lovers of wisdom and lovers of wealth.

تو پہلی ٹائپ کے جو لوگ ہوتے ہیں ان کی رائے ہوتی ہے کہ وہ زندگی میں جو کچھ بھی کام کریں ، ان کا نام رہ جائے - تو جو لوگ اس قسم کے رفاعی کام کرتے ہیں ان کا نام رہنا چاہئیے - کیونکہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جو ہم نے گیلانی لاء کالج بنوایا تھا ، اب یہ University لاء کالج ہے - ضلع کونسل کے ہال کا نام رضا ہال تھا - اس وقت کی حکومت نے اس کا نام ریواز ہال رکھ دیا تھا - اس لئے میری رائے ہے کہ اولاً جو بھی نام منسوب کیا جاتا ہے اس کو ویسے ہی رہنا چاہیے - شکریہ -

مس شاہین عتیق الرحمن—(خاتون کونسلر لاہور میونسپل کارپوریشن) جناب چیئرمین ، باقی صوبوں میں خواتین مجسٹریٹ وغیرہ کافی ہیں - وہ مختلف فیلڈز ، مثلاً سیشن کورٹس ، سول کورٹس وغیرہ ہیں - مگر پنجاب میں آپ نے یہ عہدہ کسی خاتون کو نہیں دیا - حالانکہ کافی قابل خواتین ہیں -

جناب چیئرمین—ہم نے تو ایسی کوئی ممانعت نہیں کر رکھی - آپ آئیں -

مس شاہین عتیق الرحمن—جو D.M.G. میں ہیں جو پہلے بھیجتی ہیں آپ انہیں سیکرٹریٹ میں ہی ونگ میں full out کو لئے پوزیشن کی وغیرہ instead of giving them AC

کوشش کی جائے کر لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب میں کوئی خاتون کمشنر بھی اپائنٹمنٹ کمیٹی ہیڈ نہیں کر رہی۔ گریڈ - 20 کی کافی عورتیں ہیں جو Capable ہیں۔ طلعت عمر گریڈ - 21 کی افسر ہیں۔ انہیں سربراہی کے لیے کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین — یہ عمر صاحب تو آپ کو نہیں کہہ رہے وہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔

مس شاہین عتیق الرحمن — نہیں جی۔ یہ میرا اپنا تجربہ تھا۔ انہوں نے سوشل ورک میں بڑا کام کیا ہے۔

جناب چیئرمین — وہ ان کی سفارش کرتی ہیں اور یہ ان کی سفارش کرتے ہیں۔

مس شاہین عتیق الرحمن — نہیں جی۔ مجھے تو ابھی پتہ چلا ہے کہ وہ ان کی بیٹی ہیں۔ یہ میں نہ جانتی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی Through correspondence ہوتی ہیں Correspondence Degrees آپ کل کہہ رہے تھے کہ You can get a Degree. عورتیں تعلیم کی طرف نہیں آ رہی۔ اگر پنجاب یونیورسٹی میں ایسا کچھ انتظام ہوجائے تو خواتین گھر بیٹھ کر ڈگری لے سکیں گی۔ آخری تجویز میاں صلاح الدین صاحب کے لئے ہے آجکل حکومت اپنی سکیموں (Township) وغیرہ کیلئے زمین acquire کرتی ہے It should be at par with the current دیں compensation کو جو owners rate in the market وہ کبھی کبھی آپ زور سے دس ہزار روپے فی کنال لے لیتے ہیں جبکہ وہاں ریٹ پچاس ہزار روپے ہو۔

جناب چیئرمین ۔ ہم اس پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اسکو ہم درست کریں گے۔

مس شاہین عتیق الرحمان ۔ تھینک یو سر۔

جناب چیئرمین ۔ اب عمر صاحب بتائیں گے کہ اصل بات کیا تھی۔

سردار ظفراللہ عمر ۔ (چیئرمین ۔ ضلع کونسل ۔ لاہور) —

جناب والا ۔ مجھے ایک دو پوائنٹس پر عرض کرنا ہے ۔ ایک تو سپورٹس پر ہے ۔ گورنمنٹ نے تقریباً دو ملین ڈالر اس چھوٹے پنج سالہ منصوبے میں دئے ہیں ۔ لیکن جو رورل ایریاز ہیں ۔ ہمیں وہاں کوئی پیسے نہیں

ملتے - ہم اپنی سپورٹس کے لئے اپنی ڈسٹرکٹ کونسل کی سطح سے جو پیسے دیتے ہیں ہمیں وہی ملتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ روپے ملنے چاہیئے تاکہ ہم اپنے ضلع کی سطح پر سپورٹس کو کریں - کیونکہ جب تک سپورٹس نہیں کرینگے - اس وقت تک ہیلتھ نہیں بنتی - آگے پھر وہی سوال آئیگا کہ پھر لائبریری بھی بن جائے گی میں نے یہ عرض کرنا تھا کہ اسپورٹس میں خاص طور پر فنڈ ملنا چاہیئے - دوسرا یہ ہے کہ کچھ زمینیں ایسی پڑی ہیں جو سنٹرل گورنمنٹ کی ہیں یا محکمہ اوقاف کی ہیں گردواروں کی ہیں انکو ہم گراؤنڈ بنانا چاہتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ جب وہ زمینیں زراعت کے لئے ٹھیکہ پر دی جاتی ہیں تو ہمیں ان علاقوں میں جہاں وہ زمینیں ہوں ہم اپنی گراؤنڈ بنالیں اور اس میں بچے کھیل سکیں - دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ کچھ اوقاف کی زمینیں ایسی ہیں جن پر 15-20 سال سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان پہ آباد ہیں انہوں نے ان پر گھر بھی بنائے ہوئے ہیں اور وہاں اسکول بھی ان زمینوں پر بنے ہوئے ہیں- تو انکو بھی اجازت دی جائے کہ وہ انکو خرید لیں تاکہ ان کی اپنی جائداد ہوجائے اور جو بھی وہاں کی قیمت ہو وہ لگائیں یا کچھ کم کرکے کر دیں - تیسرے جناب ٹیکس جمع کرنے کی ڈسٹرکٹ کونسل کو تکلیف ہے - ہم نے پہلے ہی کئی کئی لاکھ روپے وصول کئے ہیں - وہ تمام کیسز ہمارے مجسٹریٹس صاحبان کے پاس پڑے ہوئے ہیں - جب وہاں جاتے ہیں تو دوسرا فریق کلرکوں کو دو - چار یا دس روپے دے دیتا ہے اور تاریخیں لگوا لیتا ہے - اس لئے ہماری وصولی نہیں ہوتی - میں یہ چاہتا ہوں کہ انکو ریونیو کے پاس لے جانے سے پہلے ڈپٹی کمشنر صاحب کو اجازت مل جائے کہ وہ ہماری ہی ٹرانسپورٹ استعمال کریں اور ہم انکو اپنے آدمی بھی دیں اور ان کے مجسٹریٹس موقع پر جاکر وصولی کرائیں - اگر اس طرح وصولی نہ ہو تو پھر آپ اسکو ریونیو کے پاس بھیج دیں - جناب والا - میں یہ چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کونسل کا ایک ماڈل بھی ہونا چاہیئے - یہ کسی بڑے شہر کے نزدیک کسی چھوٹی سی ڈسٹرکٹ کو لے لیا جائے - اور اس ڈسٹرکٹ کو ہر ماڈرن طریقے سے چلایا جائے - چونکہ کئی لوگ باہر سے آتے ہیں تو وہ دیکھیں گے کہ یہ لوکل گورنمنٹ کے ادارے کیا کر رہے ہیں اور کیا کرسکتے ہیں -

اسلئے میرا خیال ہے کہ ایسی ڈسٹرکٹ لی جائے جو چھوٹی ہو اور نزدیک ہو

جناب چیئرمین - no gladiators ہر کسی کو ماڈل ہونا چاہئے-

سردار خالد عمر - جناب والا اسطرح چھوٹی کے اوپر پیسہ بھی کم لگے گا اور وہ ماڈرن بھی ہو گی-پیسہ تو ہر کسی نے لگانا ہے-

جناب چیئرمین یہ ایسا solution دے رہے ہیں کہ ہر کونسل کو ماڈل ہونا چاہئے-

سردار خالد عمر-میں نام نہیں لے رہا ہوں-

جناب چیئرمین-ڈاکٹر صاحب آپ آئیں-

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف (موثر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ) جناب چیئرمین میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں-کل میں نے اس سلسلے میں ایک سوال بھی کیا تھا-جو وقت کی کمی کی وجہ سے ایوان میں پیش نہ ہو سکا- اور اس مسئلے کو مختلف سطحوں پر agitate کیا جا رہا ہے وہ ہے مولانا اسلم قریشی صاحب کی بازیابی کا کیس یہ جناب بڑا اہم ایوان ہے اگر اس مسئلے پر اس ایوان میں بحث ہو جاتی یا تبصرہ ہو جاتا یا آئی جی صاحب بتا دیتے تو ہم لوگ مختلف سطحوں پر جا کر حکومت کی پوزیشن صاف کر دیتے-تاکہ جو ایجیٹیشن لوگوں میں کی جا رہی ہے-اسکا سد باب ہو سکے-پچھلے اجلاس میں ہم نے لوکل باڈیز کی امپروومنٹ کے لئے کچھ تجاویز دی تھیں ان تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے کچھ سفارشات مرتب کی ہیں مناسب یہ ہوتا کہ ان سفارشات کو اس ایوان کے سامنے پیش کیا جاتا اور ان پر مکمل بحث ہو جاتی-

جناب چیئرمین-اگلی دفعہ کر لیں گے -

کیپٹن ڈاکٹرمحمد اشرف- ان میں سے اکثر تجاویز کا محرک میں تھا- اسلئے اگر ہمارا پوائنٹ آف ویو لے لیا جاتا تو شاید صورت حال بہترہو جاتی-میں سرسری طور اربن ایریا کے متعلق چند ایک پوائنٹ کا ذکر کرونگا-

جناب چیئرمین-دو تین موٹے موٹے پوائنٹ لے لیں جو آپ کر سکتے ہیں-اس پر فل بحث کر لیں گے-

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف-میونسپل فنانس کے متعلق وضاحت کی گئی ہے اس سے صوبے کے اجتماعی فنڈ متاثر ہو سکتے-اسلئے جرمانہ جات میونسپل کارپوریشن جہاں مجسٹریٹس ہوتے ہیں انکو نہیں دئے جا سکتے لیکن یہ تو ہو سکنے والی بات ہے اگر یہ ممکن ہو کہ وہ جرمانہ جات ہمارے

فنڈز میں آ جائیں تو اس سے ہماری مالی حالت میں دو چار لاکھ روپے کا اضافہ ہو سکتا ہے۔میرا دوسرا پوائنٹ میچنگ گرانٹس کے سلسلے میں تھا

جناب چیئرمین۔ آپ اس کو cover کریں یہ کامن پول consolidated پول ہے

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف۔ میچنگ گرانٹس کا تصور میں نے پیش کیا تھا۔شاید میں اسکو بہتر طور پر پیش نہیں کر سکا بات یہ تھی جتنی ایک اربن کونسل اپنے ریونیو میں اضافہ کرے اسکی نسبت سے گورنمنٹ اسکو گرانٹ یا ایڈ کی شکل میں رقم دے۔یہ میرا تصور تھا لیکن اسکو اسطرح propagate کیا گیا کہ لوکل کونسلوں کا کام self-help basis پر شروع کیا جائے۔سنجی بات یہ بھی ہے مگر میرا تصور کچھ اور تھا۔محکمانہ چارجز کے متعلق جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس نے اس بات پر مکمل اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے کہ محکمانہ چارجز 12 فیصد سے کم کرکے 5 کر دئیے جائیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ متفقہ تجویز کو محکمہ نے قبول نہیں کیا ابھی یہ ذکر چل رہا تھا کہ ہمیں ٹیکس کی وصولی میں دقت پیش آتی ہے ہمارے پاس بہت سے بقایا جات پڑے ہوئے ہیں جنکی وصولی ہمارے لئے مشکل ہے۔ ہم نے یہ تجویز کیا تھا کہ لوکل کونسلوں کے سیکشن آفیسرز کو یا چیئرمین حضرات کو کلکٹر کی پاورز دے دی جائیں لیکن اس کے متعلق بھی انہوں نے کہا کہ اختیارات نہ دینے پر اتفاق ہوا ہے ان کا عملہ کم ہونے سے وصولی نہیں ہوسکتی اگر وصولی کے اختیارات بطور کلکٹر مل جائیں تو وصولی بہتر ہو سکتی ہے آخری بات یہ ہے کہ ٹیکس لگانے کے متعلق گزارش کی تھی اپنے وسائل بڑھانے کے لئے جس طرز پر ہم اپنے ٹیکس لگاتے ہیں یا ٹیکس میں اضافہ کرتے ہیں وہ بہت ٹیڑھا مسئلہ ہے ہماری گزارش یہ تھی جس طرح صوبائی حکومت وفاقی حکومت بجٹ کے ساتھ ٹیکسز کا اعلان کر دیتی ہے اس طرح ہمیں بھی اجازت دے دی جائے کہ بجائے اس کے کہ ہم پبلک کی رائے مانگیں اور اپنے اجلاس میں اس مسئلے کو اٹھائیں اور کمیٹیاں بنائیں ہم خود ٹیکس بڑھائیں یہ ایک مسئلہ بن جاتا ہے اگر قانون میں ترمیم کر دی جائے کہ جب ہم اپنے سالانہ بجٹ کا اعلان کردیں یا ترمیمی بجٹ کا اعلان کریں تو اس میں عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ہم اس سلسلے میں آپ اجازت دیں تو محصول چونگی میں 10 فیصد اضافہ کر سکتے ہیں یہ میری گزارشات تھیں۔

جناب چیئرمین - آپ قادر بخش صاحب

جناب قادر بخش - (چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ)

جناب چیئرمین اشارتاً گوجرہ منڈی کی تباہی کا ذکر ہوا تھا ۔ جناب والا گوجرہ منڈی Grainers of Asia مشہور تھی لیکن اب اس کی حالت یہ ہے کہ وہ تباہی کے دھانے پر ہے ۔ اس کے ارد گرد پانی ہے۔ کمشنر صاحب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے کوئی سکیم بھیجی ہوئی ہے کہ پانی کو drain off کر دیا جائے میری درخواست ہے کہ اس سکیم پر جلد از جلد عمل کرایا جائے تاکہ لوگوں کو پانی سے نجات مل سکے ۔ دوسرے ان گوناگوں تکالیف میں محکمہ آبپاشی نے اور اضافہ کردیا ہے انہوں نے نہر کا پانی چھوڑ رکھا ہے سیم زدہ علاقہ مزید نہری پانی برداشت نہیں کرسکتا سمندری سے گوجرہ تک تمام لوگ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ اس کا تدارک کیا جائے ۔

جناب چیئرمین - کونسی جگہ ہے پانی کہاں چھوڑا ہے ۔

جناب قادر بخش - سمندری سے گوجرہ تک پانی ہی پانی ہے ۔

جناب چیئرمین — سمندری سے گوجرہ تک ؟

جناب قادر بخش — سمندری سے گوجرہ تک ہم کہہ رہے ہیں پانی ہے سب گاؤں ڈوبے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین — سب دیہات ڈوبے ہوئے ہیں

جناب قادر بخش — نہر کے پانی نے ان لوگوں کی مصیبتوں میں اضافہ کر دیا ہے چاروں اطراف پانی ہی پانی ہے اور اس میں نہر کا پانی بھی شامل ہے ۔

جناب چیئرمین — نہروں کا یا خاص نہر کا ہے ۔

جناب قادر بخش — نہر کا پانی بھی ہے وہاں رابجباہ میں ان کا پانی بھی چھوڑ دیا گیا ہے شاید ان کو پانی کی ضرورت نہیں ہے

جناب چیئرمین — سکریٹری صاحب سن لیں ان کے سوال کا جواب دیں ۔

I hope your Secretary will cover this. The Secretary heard this. Anyway consult and kindly answer.

جناب قادر بخش - میں نے موقع دیکھ کر بات کی ہے -

جناب چیئرمین - بالکل آپ نے دیکھی ہو گی انہیں کہہ رہا ہوں وہ بھی دیکھیں -

جناب قادر بخش - جناب ٹوبہ ٹیک سنگھ صدر مقام ہے لیکن لڑکیوں کے لیے ڈگری کالج نہیں ہے - اس کا انتظام کیا جائے -

جناب چیئرمین - ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈگری کالج نہیں ہے - کیا آپ ہر ضلع میں ڈگری کالج نہیں دے رہے اور یہ تو نیا ضلع ہے - اس میں بھی ڈگری کالج کا اجراء کریں -

سیکرٹری تعلیم - آپ نے حکم کیا تھا کہ اس کو دیکھ لیا جائے - وہاں انٹر کالج ہے - جو upgradation کے لیے بجٹ میں فٹ کرنا ہو گا -

Mr. Chairman کیوں بھئی خالد

Do'nt you think it should be the principle that every headquarter should have this ?

چیئرمین منصوبہ بندی و تعمیرات - (جناب خالد جاوید) - جناب بہت سے کالج ایسے ہیں - جن کی عمارات نہیں تھیں اور ہم زیادہ رقوم کو صوبائی سطح پر اس سلسلے میں مختص کر رہے ہیں - اور قومی پالیسی بھی یہی ہے -

جناب چیئرمین - میں اصول کی بات کر رہا ہوں کہ ہر ضلع میں ڈگری کالج ہونا چاہیے جو اس اصول کے تحت آ جائے گا - باقی اس میں ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہے - وہ ایک اصول ہے - اس کو آپ violate نہ کریں - جیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ ہر مرکز یا ہیڈ کوارٹر کے اندر یہ ہو گا یا ہر focal point کے اندر یہ ہو گا تو پھر اس میں کوئی further examination کی بات نہیں ہے This is a principle تو جو یہ کہہ رہے ہیں آپ انہیں دیں -

چیئرمین پی اینڈ ڈی - جی دیکھیں گے -

جناب چیئرمین ۔ او کے ۔ شکریہ ۔ انشاء اللہ یہ آپ کو دیں گے ۔

جناب قادر بخش ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے چیانہ تک دس میل کے فاصلے پر پانی کا انتظام نہیں ہے ۔ کھارا پانی ہے ۔ لوگوں کو سخت تکلیف ہے ۔ نہ کوئی وہاں سڑک ہے ۔ نہ وہاں بجلی ہے ۔ تو یہ جو رورل ہیلتھ سنٹر بنائے گئے ہیں ایک 316 گ ب میں اور ایک 394 ج ب میں ۔ نہ ہی وہاں کوئی approach road ہے اور نہ ہی electricity wiring ہے جس کی وجہ سے بجلی نہیں مل رہی ۔ ایک ہسپتال جو 394 ج ب میں ہے اس کے لئے میں نے دریافت کیا کہ وہاں وائرنگ تو ہو چکی ہے ، بجلی کیوں نہیں مل رہی تو معلوم ہوا ۔ کہ ایک سال ہوا انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ واپڈا والوں کو دیا لیکن پتا نہیں کیا بات ہے کہ آجتک وہ کنکشن نہیں دے رہے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ۔ اس کو ہم دیکھ لیں گے ۔

جناب قادر بخش ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال پالیسی کے متعلق ہے ۔ جو کہ division of assets کا ہے ۔ جب ہمارا ضلع تقسیم ہوا تو فیصل آباد سے الگ ہوا تو ہمیں صرف 59 لاکھ دے کر روانہ کر دیا گیا اس کے ساتھ ہمیں کہا گیا کہ چھ سات لاکھ recoverable assets ہیں ۔ میں نے تجزیہ کیا تو پتہ چلا کہ وہ recoverable نہیں تھے بلکہ irrecoverable assets تھے جو ہمارے نام پر لکھ دیئے گئے ۔ میں نے ڈائریکٹر آڈٹ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ ڈیڑھ سال میں سات لاکھ میں سے 130 روپے recover ہوئے ہیں ۔ تو یہ irrecoverable assets ہمارے نام پر ڈال دیئے گئے ہیں ۔

Mr. Chairman : Are you going to look into this. Will the Finance be looking into this or you will be looking into this one, Kindly look into it and let me know what the problem is, آپ آئیے گا جناب ۔

جناب قادر بخش ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ ضلع ہے جہاں آٹا پیسنے کی چکی تک نہیں ہے ۔ کوئی فلور مل نہیں ہے ۔ کوئی انڈسٹری نہیں ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ٹیکس لگائیں ۔ کونسی چیز پر ٹیکس لگائیں ۔ کونسی چیز وہاں manufacture ہو رہی ہے جس پر ٹیکس لگائیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو آنا ضرور دینگے ۔

جناب قادر بخش ۔ جناب والا ۔ میری استدعا ہے کہ جب تک آپ اس ضلع کو سپیشل گرانٹ نہیں دیں گے یہاں ڈویلپمنٹ کا کام چلنا بڑا محال ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے پوچھ کر آپ کو بتایا ہے ۔ جی آپ آئیے ۔

ملک نذیر احمد اترا ۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی بھکر) جناب والا ۔ میں بھکر کے چند مسائل کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمارا سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ بھکر کو ڈائریکٹ ڈائلنگ نظام کے ذریعے ملک کے دوسرے شہروں سے ملایا جائے ۔ دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی بھکر نے اپنا 20 فی صد حصہ جو کہ پانچ لاکھ روپیہ ہے سیورج کے لئے پبلک ہیلتھ کو ادا کر دیا ہے ۔ لہذا یہ سکیم جلدی شروع کی جائے ۔ بھکر شہر میں ریلوے کراسنگ سے بسوں کے اڈے تک ہائی وے کی ایک سڑک ہے جو بہت تنگ ہے ۔ ٹریفک کے سلسلے میں بڑی دشواری ہو رہی ہے لہذا اسے کشادہ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ شہر میں سڑک تنگ ہے اور اسے کشادہ کیا جائے ۔

ملک نذیر احمد اترا ۔ جناب والا ۔ یہ سڑک ہائی وے کی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ اسلم صاحب یہ جو شہر کا حصہ ہے اس کو ذرا آپ priority دے دیں ۔

سیکرٹری مواصلات و تعمیرات ۔ (جناب ایم ۔ ایچ ۔ اسلم) جناب والا ۔ یہ جو سڑک ہے یہ سرائے کرشنا سے لے کر دریا خان تک widening کے پروگرام میں شامل ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ ملک صاحب انشاءاللہ آپ کی وہ سڑک ہو جائے گی ۔

ملک نذیر احمد اترا ۔ جناب والا شہر میں محکمہ ہاؤسنگ نے کچھ رقبہ گرین پلاٹوں کے لئے مخصوص کیا تھا لیکن وہاں پر بسوں کے اڈے بن گئے ہیں ۔ ہوٹل بن گئے ہیں اور موٹروں کے ورکشاپ بن گئے ہیں ۔ لہذا یہ رقبہ خالی کرا کر گرین بیلٹ بنائی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔اس پر ذرا آپ غور فرمائیں ۔کہاں ہوں آپ کے کمشنر صاحب ؟ اس کو آپ دیکھیں اور کرین یلٹس میں تو آپ مت اڑے بجوائیں ۔ آپ kindly اس کو دیکھ لیجئے گا ۔ تھوڑی سی آپ بھی مدد کریں کہ جو اڈے ہیں ان کو ذرا سا باہر کردیں ۔

ملک نذیر احمد آترا ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرونگا کہ میونسپل کمیٹیوں کے جو نئے اضلاع ہیں ان کے لئے گرانٹ دی جائے تاکہ ہم شہر کو زیادہ ڈویلپ کریں ۔

جناب چیئرمین ۔ انشاء اللہ ۔

ملک نذیر احمد آترا ۔ شکریہ ۔

نواب امان اللہ خان ۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ) ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ فخر ہے کہ میں اس خاندان سے تعلق رکھتا ہوں جس نے آج سے پانچ سو برس پہلے جھنگ کی بنیاد ڈالی تھی ۔

جناب چیئرمین ۔ Hear Hear ۔ وہ کونسا سن تھا ۔

نواب امان اللہ خان ۔ پانچ سو سال پہلے ۔ More than five hundred years ago

جناب چیئرمین ۔ وہ کتنا ہوگا ہے ۔ آپ ذرا مجھے minus کرکے بتائیں ۔

نواب امان اللہ خان ۔ جناب گورنر صاحب ' جناب وزیر بلدیات صاحب ۔ سب سے پہلے میرا مطالبہ سڑکوں کی منتقلی کا ہے ۔ چند سڑکیں جو اس وقت میونسپل کمیٹی کے ایریا میں ہیں وہ محکمہ ہائی وے کے اندر ہیں یعنی ان کی تحویل میں ہیں اور اکثر سڑکات ٹوٹی پھوٹی رہتی ہیں جو کہ بلدیہ کی بدنامی کا باعث بنتی ہیں ۔ تو میری استدعا ہے کہ وہ سڑکیں بلدیہ کی تحویل میں دے دی جائیں تاکہ ہم ان کی maintenance اور مرمت وغیرہ کراکے شہر کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنا سکیں ؟

جناب چیئرمین ۔ کیا وہ سڑکیں آپ کی نہیں ہیں ؟

نواب امان اللہ خان ۔ جناب والا وہ سڑکات ہائی وے کی تحویل میں ہیں اگرچہ وہ بلدیہ کی حدود میں ہیں لیکن وہ اس وقت محکمہ ہائی وے کے کنٹرول میں ہیں ۔ تو مہربانی فرما کر وہ ہماری بلدیہ کو دے دی جائیں تاکہ ہم ان کی مرمت کرکے شہر کو زیادہ خوبصورت بنا دیں

جناب چیئرمین ۔ اس سلسلے میں ہم تو پورے دن کی بحث رکھیں گے ۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو سڑکیں دینا چاہتے ہیں ۔ کچھ ایسے ہیں جو سڑکیں لینا چاہتے ہیں ۔ ویسے اصولاً تو یہ ہونا چاہیے کہ جو سڑک شہر سے گزرتی ہے اس کو پھر آپ لیں ۔ آپ maintenance بھی کریں اور آپ اس پر سب کچھ کریں ۔

نواب امان اللہ خان ۔ جی بالکل ۔۔ ہمیں منظور ہے ۔ اگر وہ سڑکیں ہمیں دے دی جائیں تو ہم اسے زیادہ بہتر بنا سکیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ ویسے اس میں آپنے کوئی جمع تفریق کرکے دیکھا ہے ۔

نواب امان اللہ خان ۔ جناب والا ۔ دوسرا جو میرا مطالبہ ہے وہ سٹیڈیم کا ہے ۔ وہاں شہر میں ایک خوبصورت سٹیڈیم بنایا جا رہا ہے ۔ اس میں آپ نے پانچ لاکھ روپے کی گرانٹ بھی عطا فرمائی تھی اس کے بعد ہم نے بلدیہ کے فنڈز سے پانچ لاکھ روپے دیئے ہیں تاکہ اس سٹیڈیم پر لگائے جائیں یہ چونکہ 12 لاکھ روپے کا منصوبہ ہے جو کہ اس رقم سے مکمل نہیں ہو سکتا اور ہم نے جون تک وہ ختم کرنا ہے تو اس سلسلے میں ہماری یہ استدعا ہے کہ ہمیں کچھ فنڈ اور دیا جائے تاکہ ہم اس کو مکمل کرا سکیں اور شہر کو اور زیادہ خوبصورت بنایا جا سکے اس کے علاوہ ہماری آپ سے اپیل بھی ہے کہ جب وہ سٹیڈیم مکمل ہو جائے تو آپ وہاں جھنگ میں ضرور تشریف لے آئیں اور اس کا افتتاح فرمائیں انشاء اللہ ہم وہاں آپ کو جھنگ کی روایت کے مطابق گھوڑوں کا ڈانس بھی دکھائیں گے ۔

جناب چیئرمین۔۔یہ وہی سٹیڈیم ہے جہاں آپ کا ہارس اینڈ کیٹل شو ہوتا ہے ؟

نواب امان اللہ خان۔۔یہ سٹیڈیم ہے لیکن اب نیا بنایا جا رہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔۔اچھا وہ نیا ہے ۔

نواب امان اللہ خان۔۔جی نیا ہے اور جھنگ برابر سٹی میں ہے اور وہ ذرا شہر سے ہٹ کر ہے ۔ دوسرا سٹی کونسل کے لئے ہے وہ شہر سے باہر ہے اور یہ شہر کے وسط میں ہے اور نیا بنایا جا رہا ہے ۔

جناب چیئر مین—اچھا آدھا تو پھر بن گیا ہے ۔

نواب امان اللہ—آدھا تو میں نہیں کہہ سکتا ۔

جناب چیئر مین—آپنے یہ فرمایا تھا کہ اس پر پورے 21 لاکھ روپے لگیں گے ۔ پانچ لاکھ روپے میں نے دیئے اور پانچ لاکھ روپے آپ نے لگائے تو اس طرح پانچ اور پانچ دس ہو گئے ۔

نواب امان اللہ خان—جناب تقریباً 11 لاکھ روپے ابھی اور چاہئیں ۔ ہم نے وہ شروع کر رکھا ہے ۔

جناب چیئرمین—یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ذرا حساب میں کمزور ہیں (قہقہہ) جی آپ آئیے ۔

چوھدری دلاور خان—(وائس چیئرمین ضلع کونسل جھنگ) جناب والا میرے ضلع میں سیم اور تھور زور پکڑ رہی ہے ۔ خیر والا ڈرین کی کھدائی شروع ہے ۔ اگر اس میں دو سب ڈرین اور بنا دی جائیں تو بیس پچیس چکوک جو کہ بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں ۔ وہ سیم اور تھور سے نجات پا سکیں گے ۔ چک نمبر 184 تا چک نمبر 202 ایک سب ڈویژن اور دوسری سب ڈویژن چک نمبر 205 سے چک نمبر 203 ہے ۔

جناب والا ۔گورنمنٹ کالج انٹرکالج جامعہ آباد کے لئے ہم نے اپنی مدد آپ کے تحت تین کمرے تعمیر کئے ہوئے ہیں جوکہ ناکافی ہیں ۔ تو اس کے لئے ہمیں مزید کمرے چاہئیں ۔

جناب چیئرمین — تو اس میں آپکو کمرے چاہئیں ۔ کتنے کمرے ؟

چوھدری دلاور خان — تین کمرے ۔ جناب والا ۔

جناب چیئرمین — تین کمرے ، ان کو ضرور دیں جی ۔ بالکل ضرور ۔ تین کمرے منظور ۔ آگے آئیے ۔

چوھدری دلاور خان — خیر پور ڈرینیج کی کھدائی کا کام شروع ہوگیا ہے ۔ اس میں دو اور سب ڈرین بنا دی جائیں ۔ وہاں پر 25/20 چکوک میں سیم اور تھور کی جو شکایت ہے ۔ اس سے نجات مل سکتی ہے ۔

سیکرٹری آبپاشی و قوت برقی — (جناب سعد ہارون محمود) ہم اس پر کام کریں گے ۔

جناب چیئرمین — یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پر کام کریں گے ، ساتھ ساتھ اس پر بھی کام کریں گے ۔ یہ وعدہ کر رہے ہیں ۔ آپ کے سامنے ۔ سب کے سامنے ۔

بیگم نجمہ حمید — (لیڈی کونسلر ، میونسپل کارپوریشن ، راولپنڈی) جناب چیئرمین میں عوام کی ایک بات آپ تک پہنچانا چاہتی ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ آپ جب بھی کہیں دورہ پر آجائیں یا صدر مملکت کہیں جانا چاہیں ۔ جیسا کہ آپ نے ابھی پنجاب کا دورہ شروع کیا ہے ۔ تو دو تین سڑکوں کی بجائے آپ بہت سی سڑکوں پر سے گزرا کریں ۔ لوگوں کے دس دس سال کے مسائل حل ہو جاتے ہیں ۔ (قہقہے) یہ لوگوں کی رائے ہے کہ آپ ملتان کی جن جن سڑکوں سے گزرے ہیں ۔ ان کی بیس بیس سال سے حالت زار کی شنوائی ہوگئی ہے ۔ کوڑے کے ڈھیر وہاں سے اٹھائے گئے ہیں ۔ اور یہ سڑکیں ٹھیک ہوگئی ہیں تو وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ ہماری درخواست جناب گورنر سے یہ کریں کہ اگر کم از کم دس بارہ سڑکوں سے آپ گزر جاتے تو ان کے کافی مسائل حل ہوجاتے ۔

جناب چیئرمین — انہوں نے اپنی بات بتائی ہی نہیں ہے ۔

بیگم نجمہ حمید — دوسری میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے کونسلرز پر پابندی لگائی تھی کہ وہ زکواۃ کی کمیٹیوں میں حصہ نہیں لے سکتے ۔ اب جب کہ زکواۃ کمیٹیوں والے خود کونسلرز بن گئے ہیں ۔ اس پر سے یہ پابندی ہٹائی جائے ۔ تاکہ وہ بھی زکواۃ کمیٹیوں میں آسکیں اور خواتین اور مرد حضرات جو کونسلرز ہیں وہ زکواۃ کمیٹی میں حصہ لے سکیں ۔

Mr. Chairman : I will ask this question later

بعد میں آپ اس کے متعلق خبر کر لیجئے گا ۔

بیگم نجمہ حمید ۔ علاوہ ازیں اوقاف کی دکانوں کے سلسلہ میں آپ سے عرض کیا گیا تھا ۔ تو آپ نے کہا تھا کہ یہ بلند ہاؤس میں کیجئے گا ۔ کہ جو بہت پرانی اوقاف کی دوکانیں ہیں جن کی پگڑی بھی ایک ایک لاکھ روپیہ ہوگئی ہے ۔ یا اس سے بھی زیادہ ہے ۔ لیکن ان کے کرایے وہی دس دس اور بیس بیس روپے وصول کرتے ہیں ۔ تو یہ محکمے والے کیوں نہیں ان سے لے کر کسی نئے دکانداروں کو دے دیتے اور اپنی آمدنی کیوں نہیں بڑھاتے پگڑی وہ نہ بھی لیں لیکن کم

از کم کرایہ تو بڑھا سکتے ہیں - وہی جو کہ آج سے تیس تیس سال پہلے کے کرایہ پر دکانیں دی ہوئی ہیں وہی لے رہے ہیں - یہ نہ تو ان پرانے دکانداروں کا کرایہ بڑھا رہے ہیں اور نہ ہی ان سے دکانیں لے رہے ہیں -

Mr. Chairman. Aftab Sahib you will cover this -

بیگم نجمہ حمید—جناب والا تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے پہلی دفعہ کی بحث کے بعد ہم لوگوں کو یہ کہا تھا - کہ آپ کی recommendations پر لوگوں کو اسلحہ لائسنس ملے گا - وہ جی کسی کو تو کیا ملے گا - ہمیں خود نہیں ملتا - اگر ہم اپنے لئے مانگیں تو بھی نہیں ملتا - فیڈرل کونسلرز کو تو مل جاتا ہے۔ لیکن ہم لوگ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا گھر کے کسی فرد کے لئے مانگیں تو ہمیں نہیں ملتا -

جناب چیئرمین—مگر اس پر ہم اتنا وہی نہیں کرتے آپ تو جب چاہیں جتنا چاہیں لیں - ہماری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے - ہم اس کو بہت liberal کر رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے - جتنا آپ چاہیں جتنا آپ اپنے بیگ میں اٹھا سکیں لے لیں -

بیگم نجمہ حمید—نہیں جناب جتنا ہم نے کہا کرتا ہے ہمیں تو ایک آدھ بھی مل جائے - تو بہت بڑی بات ہے - شکریہ - جناب

بیگم سیدہ عابدہ حسین—(چیئرمین ضلع کونسل جھنگ) جناب چیئرمین ضلع جھنگ کا بہت ہی سنگین مسئلہ ہے جو لوگ اب محسوس کر رہے ہیں - وہ سکارپ سے متعلق ہے - ہمارے ضلع میں سکارپ نمبر 5 ہے گزشتہ 20 سال کے زائد عرصہ سے یہ سکیم چل رہی ہے ؛ غالباً جب یہ سکیم بنی تھی تو اس کی working life/anticipated life 20-25 سال کی تھی اب میعاد گزرنے کے بعد ان سکارپ ٹیوب ویلز کے فلٹرز جو کہ fibre glass کے ہیں - ختم ہو چکے ہیں - اب یہ ٹیوبویل بیٹھ رہے ہیں - ایکتو مسئلہ یہ ہے کہ سکارپ ایریا میں جس جگہ ٹیوبویل ناکارہ ہو گئے ہیں - وہاں معاملہ دوگنا ہو جاتا ہے - جو کہ ان لوگوں سے ابھی تک وصول کیا جا رہا ہے یہ ایک بہت بڑی زیادتی ہے - کہ ٹیوبویل نہیں چل رہا - ٹیوب ویل بیٹھ گیا ہے لیکن اس پر معاملہ raise ہو کر موصول ابھی جاری ہے دوسری بات یہ ہے کہ جہاں ہر سکارپ کے یہ ٹیوب ویل ہیں پچیس سال تک چلتے رہتے ہیں - تو نتیجہ ہے کہ لوگ اس سہولت کے عادی ہو گئے ہیں - اور

ان کی انتہائی درجہ کی یہ خواہش ہے کہ یہ rebore ہوں سکارپ کا ایک ٹیوب ویل دو کیوسک کا ہوتا ہے - اس کا I ebore کرانا کاشتکار کی سکت سے باہر ہے - حکومت کو اس بارے میں غور کرنا ہوگا - اور جتنا جلد یہ ہو سکے - اتنا ہی بہتر ہے - دوسری میری استدعا یہ تھی کہ ہمارے ضلع جھنگ میں گڑھ مہاراجہ ایک شہر ہے جس کی آبادی تقریبا 70/60 ہزار ہے اھالیان گڑھ مہاراجہ کی ایک کالج کے اجرا کی خواهش ہے اور چوں کہ تحصیل چنیوٹ میں ایک کالج ہے - اور گڑھ مہاراجہ دریا کے دوسری طرف ہے -

Mr. Chairman : College for girls or boys

Syeda Abida Hussain: Boys college for Garh Marajah Tehsil Shorkot

Mr. Chairman: Inter college.

بیگم سیدہ عابدہ حسین - جناب والا - اگر ڈگری کالج مل جائے تو nothing like it.

جناب چیئرمین - لیکن شروع تو انٹر ہی سے کریں گے -

بیگم سیدہ عابدہ حسین - شروع انٹر کالج سے کر لیں جناب والا - تیسرا مسئلہ تھا کہ جھنگ کا ایک علاقہ دریائے جہلم اور تھل کے درمیان ہے جو کہ کچی کہلاتا ہے fertile narrow strip ہے یہاں پر کوئی 70/60 ہزار لوگ آباد ہیں یہاں بجلی across the river ہی لے جائی جا سکتی ہے واپڈا نے ایک سوشل سروے کر کے اس کا ایک estimate بنا کر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ والوں کو بھجوا دیا ہے غالباً وہ تقریباً 36 لاکھ روپے کا منصوبہ ہے - استدعا تھی کہ اگر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اس پر غور کرے تو مہربانی ہوگی -

Mr. Chairman: for Garh Maharajah far-flung area. Secretary Education please look at it.

سیکرٹری تعلیم (جناب احمد صادق) جناب والا - اس پر غور کریں گے - لیکن یہ کافی مہنگا سودا ہے -

جناب چیئرمین - اس لئے انھوں نے انٹر کالج مانگا ہے ذرا مسما کرنے کے لئے همدردی سے غور کریں OK بڑے همدرد ہیں سیکرٹری ایجوکیشن غربا پرور -

What about this business of Katchi Provision of electricity Finance Secretary, please.

36لاکھ روپے کا منصوبہ ہے ۔ تو اس پر بھی غور کریں ۔ یہاں
[منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں Bussiness of I I K. V., etc. etc. پھر ان
کے اپنے پلان میں بھی ہے ۔ اگر ان کا 36 لاکھ سے فائدہ ہو جائے تو

We should be able to find thirty six lacs from some where.

بیگم سیدہ عابدہ حسین Thank you, Sir.

سیدہ ساجدہ نیر عابدی ۔ (لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ)
جناب چیئرمین میری گزارش محکمہ زراعت سے متعلق ہے ۔ اس دفعہ کاشت کاروں کو پیڈی کے منظور شدہ نرخ نہ مل سکے ۔ کیونکہ چاول کی مارکیٹ شاید کم ہو گئی ہے ۔ بہت سے رائس ھسکنگ پلانٹ بند پڑے ہیں ۔ مہربانی فرما کر اس بات پر نظر ثانی کریں کہ کاشت کار کو پیڈی کی support price ملے ۔ بجائے اس کے کہ چاول کی support price ادا کی جائے ۔ اگر یہ پیڈی کیلئے مقرر ہو جائے support price تو اس نظرثانی کے بعد اس کا براہ راست مفاد کاشت کار کو ملے گا ۔ روزانہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر اس وقت کاشتکاروں میں بالکل استطاعت نظر نہیں آ رہی ۔ کیوں کہ پیڈی کا یہ loss خاص دور تک جائے گا اور wheat grown میں بھی پیسے کا مسئلہ حائل رہے گا ۔

اس کے علاوہ دوسری گذارش یہ ہے کہ میچنگ گرانٹ والی سڑکوں کے لیے یہ ضروری تھا کہ ان کی چوڑائی 24 فٹ ہو ۔ لیکن جن اضلاع میں consolidation ہو چکی ہے ۔ کچھ کام تو 14 فٹ چوڑائی کی سڑکوں پر ہو سکا ۔ لیکن کچھ کام ایسا رہ گیا جو چوڑائی پوری نہ ہونے کی وجہ سے ہم یہ سڑکیں نہیں بنا سکے ۔ مہربانی کر کے بعض اضلاع میں سڑکوں کو اس پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تاکہ باقی ماندہ کام بھی اس میچنگ گرانٹ کے ذریعہ پورا کر سکیں ۔

اس کے علاوہ میری گزارش ہے کہ یہ بات پنجاب کونسل کے اجلاس میں ہی طے پائی تھی اور طے شدہ تھی کہ دیہاتوں میں پرائمری سکولوں میں ۔ پہلے اس استانی کو فوقیت دی جائے گی جو اس گاؤں کی رہنے والی ہوگی ۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے بہت سے پرائمری سکول بند پڑے ہیں ۔ کیونکہ استانیاں دور دراز کا سفر کرنے کے قابل نہیں ہوتیں اور حالات کا جلد شکار ہو جاتی ہیں .....

جناب چیئرمین — اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے ۔ ہم کئی دفعہ اس مسئلے پر بات کر چکے ہیں ۔ اب آپ یہ سن

رہے ہیں کہ کئی سکول اس لئے بند پڑے ہوئے ہیں کہ وہاں ٹیچرز نہیں ہیں اور ٹیچرز ' بچیاں ' عورتیں ' بیوہ ' پڑی ہوئی ہیں اور وہ وہاں کام کرنا چاہتی ہیں ۔ لیکن آپ ان کو وہاں بھرتی نہیں کر رہے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم — ہم نے یہ ہدایت جاری کی ہوئی ہے کہ حتی الوسع لوکل ٹیچرز کو اس علاقہ میں لگایا جائے ۔ ابھی چیئرمین صاحب نے بتایا ہے کہ انہیں مردوں کی اسامیوں پر خاص طور سے تکلیف ہو رہی ہے ۔ یہ تو خیر عورتوں کی سائڈ کے لئے بات کر رہی ہیں ۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر مقامی لوگوں کو وہاں تعینات کیا جائے تو وہ مختلف معاملات میں دخل اندازی شروع کر دیتے ہیں ۔ بہرصورت جہاں تک لیڈیز کا تعلق ہے ۔ ہم نے بڑی سخت قسم کی ہدایت جاری کی ہوئی ہے کہ لوکل لوگوں کی بھرتی کریں ۔ لیکن حال ہی میں ٹیچرز کے پے ۔ سکیل پر نظر ثانی ہونے کے بعد وہ اتنے اچھے ہو گئے ہیں کہ پہلے ان ٹرینڈ ٹیچرز ہمیں لگانے پڑ رہے تھے لیکن اب ٹیچرز ٹریننگ کالجوں میں اتنا رش ہو گیا ہے کہ آئندہ شائد ہمیں ان ٹرینڈ ٹیچرز کی بھرتی بند کرنا پڑے ۔ کیونکہ مستقبل میں شاید ہمیں ان ٹرینڈ ٹیچرز کی ضرورت نہ ہو ۔

جناب چیئرمین — ٹرینڈ اور ان ٹرینڈ کی بات ٹھیک ہے ۔ لیکن آپ نے یقین یہ کرنا ہے اور خاص طور پر بچیوں کے لئے جو سکول ہیں کہ وہ بغیر استاد کے نہ ہوں ۔

سیکرٹری تعلیم — ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین — یہ بات پکی ہوگئی ۔ اور ممبران سے یہ گذارش ہے کہ آپ لوگ ہماری مدد کریں ۔ جہاں کہیں ضرورت محسوس کریں اطلاع دیں ۔ ذرا سا وزن ڈالیں ۔ وزن دار سیکرٹری صاحب ہیں ۔ ۔ (قہقہہ) ۔ Sorry—My applogy to you تو انہیں آپ یاد کرائیں ۔ یا آپ کسی خاص پڑھانے والی بچی کا نام بتائیں ۔ جو پڑھی لکھی ہے .....

سیدہ ساجدہ نیر عابدی — جناب ایسی بہت سی ڈسٹرکٹس ہیں ....

جناب چیئرمین — آپ انہیں ملیں ۔ ذرا انہیں تکلیف دیں ۔ آپ کو ملیں گے ۔ دفتر سے نہ ملے تو یقیناً آپ کو کرکٹ گراؤنڈ میں ملیں گے ۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی — نہیں یہ تو بہت تعاون کرتے ہیں میں ان سے بھر گزارش کروں گی ۔

اس کے بعد جناب والا ایندھن کی قلت کے متعلق بائیوگیس ڈیپارٹمنٹ سے میں گزارش کروں گی ۔ بائیوگیس کو ابھی تک بجلی اور گیس کے سب سے بڑے شہر سے نہیں نکالا گیا ۔ برائے مہربانی اسے اسلام آباد سے چھوٹے شہروں میں لے آئیں ۔ تاکہ ہم اسے اپنے شہر میں رائج کرسکیں ۔ بائیوگیس پلانٹ لگیں اور ہم اس سے استفادہ کر سکیں ۔

جناب چیئرمین — بائیو گیس سے متعلق جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس سلسلہ میں ہمیں تھوڑی سی تکلیف تھی ۔ تھوڑی سی غلط فہمی تھی اس کو اب ہم نے دور کر دیا ہے انشاءاللہ اب بائیوگیس کو رائج کرنے میں کوئی دشواری نہیں آئے گی ۔ آپ کی مدد کریں گے ۔ بلکہ وہ اپنی طرف سے بھی کچھ پیسے خرچ کریں گے ۔ اس کے لئے ہم کافی پیسے خرچ کریں گے تاکہ جگہ جگہ پر بائیوگیس پہنچے ۔ یہ اچھی چیز ہے بری چیز نہیں ہے ۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی — شکریہ ۔

اس کے بعد جناب والا میں یہ عرض کروں گی کہ ویمن ڈویژن طرف سے 25 کمیونٹی سنٹرلیڈیز کیلئے منظور ہوئے تھے ۔ اس کیلئے ہماری پنجاب کے سطح پر ایک میٹنگ بھی ہوئی تھی لیکن اس کے بعد یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کب تک بننا شروع ہونگے ۔ یہ بھی ہمیں پتہ ہونا چاہیے ۔

جناب چیئرمین - نہیں اس کا تو اب ہم کچھ نہ کچھ کرھی رہے ہیں اور اس کا فیصلہ بھی اب تقریباً ہو ہی جائے گا ۔ اس کیلئے بھی میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ اس سلسلہ میں ہماری مدد کریں ۔ آپ لوگ آئیں بیٹھیں میں ان سے بھی کہہ رہا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کو بلوائیں ۔ آپ انہیں مشورے دیں ۔ تھوڑا سا وزن آپ بھی ڈالیں ۔ سیکرٹری ویمن ڈویژن بیگم احمد صاحبہ سے بھی کچھ مدد چاہیے ۔ وہ بہت اچھی سیکرٹری ہیں اور وہ اس سلسلہ میں کافی پیسہ دینے کیلئے تیار ہیں ۔ بشرطیکہ آپ اچھی سکیمیں بنائیں یہ سکیم بنانے پر ہے جب آپ کوئی اچھی سکیم بنائیں گی تو وہ فوراً آپ کی مدد کو آئیں گی ۔ اگر وہ نہیں آئیں گی تو ہم آئیں گے ۔ اور یہ آپ دو فیصد ان سے ضرور لیں ۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی - جی وہ تو ہم نے لیا ہے ۔ لیکن اس میں بھی ایک مجبوری تھی کہ ہمیں یہ پابندی ملحوظ خاطر رکھنی پڑی کہ ہم اپنے فنڈز سے صرف سلائی کی مشینں خواتین کو خرید کر دے سکتے ہیں - میں اس سے مطمئن نہیں ہوں -

جناب چیئرمین نہیں نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے -

سیدہ ساجدہ نیر عابدی - بہرحال پچھلے فنڈز سے تو ہم نے صرف مشینیں خرید کر ہی تقسیم کی ہیں -

جناب چیئرمین - نہیں نہیں - یہ بات نہیں ہے - ضروری نہیں ہے کہ صرف دو فیصد ہی ہو آپ سکیمیں بنائیں - اور اگر آپ کی یہ سکیمیں ہاوس یا کوئی اور پاس کر سکتا ہے تو وہ بھی پاس کرنی چاہیں 2 فیصد تو ہم نے ویسے ہی کہا ہے -

سیدہ ساجدہ نیر عابدی - ٹھیک ہے - بہت شکریہ ۔

جناب چیئرمین - شیخ صاحب آپ کے دو پوائنٹ رہ گئے تھے دو جمع ایک تین ، تین جمع تین چھ -

شیخ غلام حسین - (ممبر راولپنڈی میونسپل کارپوریشن) جناب والا گذشتہ اجلاس میں میں نے ٹریفک پولیس کے بارے میں بات کی تھی ۔ اس ایوان کے اندر شیخ غلام حسین صاحب کے حق میں بڑی تالیاں بجیں ، شیخ صاحب بڑے خوش ہوئے راولپنڈی گئے اور وہاں پر روزنامہ نوائے وقت نے اس بات کے حق میں ایک اداریہ بھی لکھا ۔ لیکن ساڑھے پانچ مہینے تک میری مقامی پولیس کے ساتھ بول چال بھی ختم رہی اس کے باوجود میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین - خان صاحب آپ یہ ضرور سنئیے گا -

شیخ غلام حسین - جناب والا وہی بات میں پھر عرض کرتا ہوں ، میں کسی کی شکایت نہیں کر رہا ۔

جناب چیئرمین - نہیں آپ ویسے کریں By the way

شیخ غلام حسین - جی ہاں - میں اپنے تجربہ کی بات کر رہا ہوں اور اس تجربہ کے باوجود مجھے آج پھر محکموں کے بارے بات میں کرنی ہے ۔

جناب چیئرمین - نہیں آپ ضرور کریں ہم اسے supporting سپورٹ میں لیں گے -

شیخ غلام حسین ۔ جناب والا گزارش یہ ہے کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو راولپنڈی کیلئے کام کرتے ہیں کے بارے میں عرض کروں گا کہ 15-7-74 کا ایک لیٹر ہے ۔ جب ایڈمنسٹریٹر حضرات ان اداروں کو چلاتے تھے تو ان کیلئے یہ پابندی تھی کہ جو کام راولپنڈی میونسپل کارپوریشن کیلئے کیا جائے گا ۔ اس کیلئے ایک جائنٹ اکاونٹ ہوگا جس کو ایڈمنسٹریٹر یا سربراہ ادارہ اور ایکس ای۔این ۔ پبلک ہیلتھ مل کر آپریٹ کریں گے ۔ اس کے اندر آج تک 26 لاکھ روپیہ پڑا ہے ۔ اس میں یہ بات بڑی واضح ہے چونکہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اپنے لئے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ وہ کسی ادارے کیلئے کام کرتا ہے ۔ تو پھر جس ادارے کیلئے کام کرتا ہے اسے یہ پتہ ہونا چاہیے کہ اس کام پر کیا خرچ ہو رہا ہے ۔ اس میں یہ واضح ہدایات ہیں کہ جو بل پاس ہوگا وہ ایڈمنسٹریٹر اور ایکس ای ۔ این ۔ مل کر پاس کریں گے اور اس اکاونٹ کا نام بھی کرنٹ اکاونٹ رکھا گیا ہے یہ کوئی فکسڈ ڈیپازٹ نہیں ہے ۔ تاکہ day to day اس کی ادائیگی ہونی چاہئے میں نے اس سلسلہ میں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کئی لیٹرز لکھے ہیں لیکن آج تک اس اکاؤنٹ کو آپریٹ نہیں کیا گیا اور 26 لاکھ روپیہ پچھلے چار سالوں سے پڑا ہے ۔ اب تک کام وہ مجموعہ اپنے طور پر کر رہا ہے ۔ حالانکہ وہ کام جب ہمارے لئے کرتے ہیں تو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ درست ہے ۔ سیکرٹری صاحب یا کمشنر صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں کیا ان کو اس بات کا علم ہے ۔

کمشنر راولپنڈی ڈویژن ۔ جناب والا جہاں تک میری جانکاریت کا تعلق ہے یہ ڈیپازٹ ورک ہے اور ڈیپازٹ ورک میں 26 لاکھ روپے کو میونسپل کارپوریشن کا Contributor Treat کیا جا رہا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں پوائنٹ یہ ہے کہ پچھلے چار سال سے کام بھی کوئی نہیں ہوا ۔ اور نہ ہی ان سے پوچھا گیا ۔

شیخ غلام حسین ۔ نہیں جناب یہ بات نہیں ہے ۔ کام ہو رہا ہے ۔ روپیہ وہاں پڑا ہے اور رقم کی ادائیگی یہ اپنے

طور پر کر رہے ہیں - بھی تو میری شکایت ہے کہ دوسرے فنڈز سے یہ روپیہ خرچ کر رہے ہیں - 26 لاکھ اس طرح National Bank میں پڑا ہے اس کے اکاؤنٹ نمبر بھی میرے پاس موجود ہیں - اصل میں جناب ہم صوبائی کونسل میں وہ بات لاتے ہیں جو کمشنر صاحب کے متعلق نہ ہو - کیونکہ یہ محکمہ براہ راست کر رہا ہے - پنجاب گورنمنٹ کر رہی ہے - کام ہو رہا ہے - ادائیگی بھی ہو رہی ہے لیکن میری شکایت ہے کہ اس میں ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے - اس کے باوجود کہ انہیں واضح ہدایت ہے کہ آپ کو ایک Joint Account Operate کرنا ہے -

جناب چیئرمین—یعنی آپ کو اس میں شامل کیا جائے -

شیخ غلام حسین—دوسری جناب والا جس طریقے سے ڈسٹرکٹ کونسل میں پروجیکٹ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں میری یہ تجویز ہے کہ اس طریقہ سے شہری علاقوں میں بھی یہ بنائی جائیں اس طرح سے ہم اپنے کونسلر حضرات کو بھی engage کر لیں گے جناب والا - اگر کسی علاقے میں پانچ سو روپے کا کوئی کام ہے مثلاً اگر نالی کا کوئی پچاس فٹ کا ٹکڑا ٹوٹا ہوا ہے اس کا کارپوریشن تو ٹینڈر کرنے سے رہی اور نہ ہی وہ بیس سال تک بنے گا اور اگر کہیں پچاس فٹ سیوریج لائن کا کوئی پائپ ہے اور اس کی مرمت کرنی ہے تو اس سلسلے میں میری یہ تجویز ہے کہ کونسلر حضرات کو دس ہزار روپے تک اختیارات دے دیئے جائیں وہ ایک وقت میں پانچ سو روپے سے زائد خرچ نہ کریں اور مقامی طور پر اپنا کام بھی کروا لیں اس کی شہری علاقوں میں بہت بڑی دقت ہے چونکہ کارپوریشن تو چھوٹے چھوٹے کاموں کا ٹینڈر نہیں دے سکتی اور ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں اس سے پہلے صدر ایوب کے زمانے میں -

چوہدری اختر علی - (چیئرمین ضلع کونسل - سیالکوٹ) جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ اپنے طور پر کارپوریشن اور ضلع کونسلیں اپنے فنڈز میں سے پروجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے کام کروا سکتی ہیں -

جناب چیئرمین—اس کا examination کر کے اس کے pros and cons دیکھیں گے اگر وہ سود مند چیز ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

شیخ غلام حسین—جناب والا۔ یہ ڈسٹرکٹ کونسلز میں ہو چکا ہے اب ہم شہری علاقوں کے لئے چاہتے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان۔ (چیئرمین میونسپل کمیٹی جہلم) جناب والا۔ یہ چیز کارپوریشن اور ڈسٹرکٹ کونسل کے لئے ہو چکی ہے۔

شیخ غلام حسین—نہیں۔ اس میں کارپوریشن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین—ضلع کونسل کا definitely ہم بہت جلد آپ سے مشورہ کر کے درست کر دیں گے۔

شیخ غلام حسین—ٹھیک ہے جی۔

دوسرے جناب میری عرض یہ تھی کہ میرے ڈپٹی میئر صاحب آپ کے نوٹس میں یہ بات لائے تھے کہ ہمیں پرنٹنگ پریس سے رسیدات نہیں مل رہی ہیں تو یہ مسئلہ واقعی پنجاب کونسل کے لیول پر نہیں آنا چاہئے تھا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہمیں جو بھی رسیدات مطلوب ہوتی ہیں اس کے لئے ہم سب کو آدمی بھیجنا پڑتا ہے اب بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہم پچھلے تین سال سے ان رسیدات کی دو دو کاپیاں اٹک جہلم اور مری سے لے کر اپنی رسیدات دے رہے ہیں تو یہ شکایت پرنٹنگ پریس کے بارے میں تھی۔

جناب چیئرمین—نہیں۔ انشاء اللہ ہم اس کو کر لیں گے۔

You will look into this. Insha allah we will come back within the next seven or ten days. They will inform you. Minister can look into it. Kindly have it resolved.

شیخ غلام حسین—ٹھیک ہے جی۔

تیسری جناب والا۔ یہ بات تھی کہ پنڈی میں سی۔ ڈی۔ اے چاہتی ہے کہ راول ڈیم کا پانی خود حاصل کر کے ہمیں خانپور سکیم میں ڈال دے میں نے اس کے بارے میں کل عرض کیا تھا۔ مگر جناب اس وقت تشریف نہیں رکھتے تھے۔

تور جناب چیئرمین ای۔ اینڈ ڈی نے جو کہا تھا وہ بات میں بعد میں بتاؤنگا ہم نے ایک سکیم M G D بنا کر بھیجی ہے اور یہ سات کروڑ روپے کی ہے پانی راول ڈیم کے اندر موجود ہے صرف ایک لائن بچھا کر پانی حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے جناب والا میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ اس سکیم کو ضرور دیکھا جائے کیونکہ سی۔ ڈی۔ اے ہمیں ادھر دھکیلنا چاہتی ہے اور اس کی قیمت بہت زیادہ ہے اس لئے میری بھی درخواست ہے وہاں اس مسئلے پر ہم علیحدہ لڑ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ I think technically financially اس میں دونوں چیزیں ہیں اور اس پر کچھ کام ہوا بھی ہے involve اور کچھ نہیں بھی ہوا تو منسٹر صاحب بھی بیٹھیں چیئرمین صاحب بھی بیٹھیں ہاوسنگ والے بھی بیٹھیں سب بیٹھ کر آپ نے اس کے متعلق جو تصفیہ کرنا ہے وہ کر لیں بعد میں آپ بتائیے گا کہ I know You know it

شیخ غلام حسین۔ اس میں جناب والا یہ کہا گیا تھا کہ ہم آپ کو خانپور ڈیم کا پانی دیں گے میری یہ درخواست ہے کہ جس وہ پانی بہت مہنگا پڑیگا اور پھر اس میں کئی سال لگیں گے پانی موجود ہے صرف ہم نے لائن بچھانی ہے اس کے لئے میری درخواست ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کو دیکھ لیں گے۔ ہم نقصان میں کیوں رہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

راجہ عظمت کمال خان۔ چیئرمین ضلع کونسل جہلم جناب والا۔ میں عرض کرونگا کہ کل جو جناب چیئرمین پی اینڈ ڈی نے تقریر فرمائی اور جو سلائیڈیں دکھائیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پنجاب زرعی ترقی کی بنیادی ضرورتوں پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور یہ بڑی خوش آئند بات ہے دیہاتوں میں مسائل بہت زیادہ ہیں مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ خدا کرے کہ اگر اس کی implementation ہو جائے تو ہمارے یہ مسائل کافی حد تک حل ہو جائیں گے۔ پندرہ بیس دن ہوئے کہ ہمیں ایک حکم جناب چیف انجینئر پبلک ہیلتھ کی طرف سے موصول ہوا ہے اور اس کے بارے میں کل چیئرمین ضلع کونسل میانوالی نے بھی بات کی تھی۔ کہ ضلع جہلم کی واٹر سپلائی کی سکیمیں آپ فوری طور پر take over

کر لیں نلکہ انہوں نے تاریخ بھی بتائی ہے کہ 15 جنوری 1984ء تک اگر آپ نے take over نہ کئے تو ہم لوگوں کو پانی دینا بند کر دیں گے تو جناب والا - یہ بات سمجھ نہیں آ رہی میں نے اس کا ورکنگ پیپر بنایا ہے اور اس پر ہمیں ساٹھ لاکھ روپے سالانہ خرچ کرنے پڑیں گے میں اس سلسلے میں عرض کرونگا کہ نہ ہی ہمارے پاس سٹاف ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی ایسا ٹیکنیکل آدمی ہے اور ہمیں پتہ ہی نہیں کہ وہ کس طرح چل رہے ہیں اور ان کی پوزیشن کیا ہے کیا وہ running حالت میں ہیں تو جناب والا - یہ بہت بڑا مسئلہ ہے جو چیئرمین ضلع کونسل میانوالی نے پیش کیا تھا تو میں ان کی تائید کرتا ہوں کل تو میں نے اس کے بارے میں اس لئے نہیں کہا تھا کہ اس موضوع سے ہٹ کر بات ہو رہی تھی اس لئے میں التماس کرونگا کہ اس کو examine کریں کیونکہ اگر ہمیں یہ لینا پڑے تو ہم financially crippled ہو جائیں گے -

جناب چیئرمین - یہ ویسے آپ کی درخواست پر سکیم لی تھی -

راجہ عظمت کمال خان - جناب والا - یہ سکیمیں تو ہم ہی دیتے ہیں - i

جناب چیئرمین - درخواست آپ ہی کی تھی -

راجہ عظمت کمال خان - جی جناب والا -

جناب چیئرمین یہ بھی تھا کہ آیا آپ نے ان کو لینا ہے -

راجہ عظمت کمال خان - جی - جناب والا - یہ under taking تھی کہ ہم اس کو دو سال کے بعد شروع کریں گے لیکن اب یہ کہتے ہیں کہ respective Union Councils کو دے دی جائیں All of sudden یعنی پچھلے چار سالوں سے تو کسی نے پوچھا تک نہیں - لیکن اب all of a sudden ایسا کہا گیا ہے -

جناب چیئرمین - نہیں - بعد میں اس پر آئیں گے اصول تو یہ ہے کہ ان کو آپ نے لینا ہے اور اس پر یہ قصہ کہانی آپ کو کرنا چاہئے - تو آپ بتائیں کہ Why suddenly

سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ - جناب والا - یہ بڑا بنیادی مسئلہ ہے - ہمیں جو فنڈز دیئے جاتے ہیں وہ بڑے محدود ہوتے ہیں

اور دو سال کے لئے ہم ان سکیموں کو maintain کرتے ہیں دوسرے جناب والا تمام پنجاب میں سکیموں کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ ان کو کرنے کے لئے بہت بڑی رقم چاہیے تو اس کا حل تو ضرور ہونا چاہیئے کہ کس مدت تک کب تک یہ take-over کریں گے یا تو ہمیں پیسے دئے دیئے جائیں کہ ہم خود ان کو maintain کرتے رہیں یا یہ اپنی وساطت سے لوگوں سے لے کر اتنے فنڈز raise کریں کہ وہ سکیمیں چلائی جا سکیں جناب والا یہ مسئلہ تمام پنجاب میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو بہت clear ہے یہ ایک سروس ہے اگر آپ کو وہ سروس چاہیے اور اس کی میعاد ہے تو اس پر آپ کو anticipate کرنا چاہیئے کہ یہ وقت آ رہا ہے اور یہ سروس ہم نے لینی ہے اگر آپ کو یہ سروس نہیں چاہیئے تو آپ درخواست نہ کریں۔

راجہ عظمت کمال خان۔ جناب والا۔ یہ تو ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔

جناب چیئرمین نہیں As a matter of detail وہ بعد میں کریں گے۔ میں تو ایک موٹے اصول کی بات کر رہا ہوں وہ تو آپ نے لینے ہی ہیں آپ میں سے تو کسی نے لینے ہیں۔

راجہ عظمت کمال خان — جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس کیلئے یا تو ہمیں کچھ وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین— نہیں وقت کا تو آپ کو پہلے سے پتہ تھا کہ دو سال کے بعد لینے ہیں۔

راجہ عظمت کمال خان — جناب والا۔ پچھلے چار سال میں تو کسی نے ہمیں پوچھا تک نہیں۔ اب All of sudden نہیں۔ وہ تو کوئی بات نہیں لیکن

جناب چیئرمین۔ وہ تو لینے ہی ہیں۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے بلکہ میں یہ سمجھتا کہ جتنی سکیمیں ہیں یہ اپنی میعاد کے اپنے وقت کے اندر automatically ان کو pass on کرنا چاہیں۔ آپ پہلے سے اس کیلئے بات کریں۔ اس سلسلہ میں بھی آپ بیٹھ جائیے گا اور work out a thing ان کو یہ واپس کریں۔ اور آپ پہلے سے اس کے لئے کام کریں۔ آپ بیٹھ جائیے گا۔ اور work out reasonable things. اور اس کام کو پھر آپ واپس کر دیجیے گا۔

چودھری انور علی چیمہ - (وائس چیرمین ، ضلع کونسل ، سرگودھا) میں تھوڑا سا explain کرنا چاہتا ہوں - واٹر سپلائی سکیمیں جو آپ نے دیہاتوں کے لئے منظور کی تھی ان کی سفارشات واقعی ضلع کونسل نے کی تھی لیکن اس کے ساتھ شرط یہ تھی کہ یہ یونین کونسلوں کو hand over کی جائیں گی لیکن یہ یونین کونسلوں کو hand over نہیں کی جارہی ہیں - وہاں بڑے بڑے ٹینک بنائے جارہے ہیں - پھر ٹینک سے آگے مین بازار میں چھوٹی سی ٹینکی بنائیں گے جہاں سے سارے دیہات والے جا کر پانی لیں گے - وہ ٹینکی سسٹم اس طرح کا نہیں جس طرح کا شہروں میں بنا ہوا ہے - تو عوام میں سے کوئی بھی وہاں جا کر پانی بھرنے کے لئے تیار نہیں - میں نے اس لیے کل یہ عرض کیا تھا کہ یا تو اس سکیم کو ختم کردیں ، یا ٹینکی سسٹم بنایا جائے تاکہ ہر گھر کنکشن حاصل کر سکے جس طرح شہر میں ہوتا ہے - وہ ریونیو دینے کے لئے تیار ہیں - تو یہ سکیم چل سکے گی ورنہ یہ سکیم نہیں چل سکے گی -

جناب چیئرمین — ٹھیک ہے - پلاننگ والے بھی ان سے مل کر کام کریں - میں تو پہلے بھی یہ کہہ چکا ہوں کہ اتنی بڑی huge schemes آپ مت بنائیں آپ آئیے -

راجہ عظمت کمال خان — میرا دوسرا پوائنٹ فارم ٹو مارکیٹ روڈ کے بارے میں ہے - میرے حلقے میں ایک بڑی اہم فارم ٹو مارکیٹ روڈ جھاہ چنڈا تا ڈھوک امریلا بنی ہے -

جناب چیئرمین - یہ آپ نوٹ کریں -

راجہ عظمت کمال خان — اس پر پل چاہیے - پل کے بغیر وہ all weather road نہیں بنتی - وہ تقریباً پچیس میل کی سڑک ہے جو تقریباً مکمل ہے اور تحصیل پنڈ دادن خان کو بھی ملاتی ہے اس سے خوشاب والوں کا بھی short cut ہو جائے گا - اس کے آگے ڈومیلی سے جی ٹی روڈ ہے -

جناب چیئرمین - یہ پل کتنا بڑا ہے ؟

راجہ عظمت کمال خان - چھوٹا ہے زیادہ بڑا نہیں

جناب چیئرمین - کتنا چھوٹا ہے ؟

راجہ عظمت کمال خان - صحیح اندازہ تو نہیں ، درمیانے درجے کا ہے -

جناب چیئرمین ۔ آپ کو اس کا علم ہے ۔ اسلم صاحب How you got the road? سیکرٹری صاحب اس کو نوٹ کر لیں ۔

راجہ عظمت کمال ۔ نہیں جناب Staight چھوٹا سا پل بنتا ہے ایک اور اہم سڑک جو ھائی ویز کی ہے ڈومیلی سے بڑھکوا جا رھی ہے وہ بھی اس پل سے مستفید ہو گی ۔ otherwise دو مہینے تو ٹریفک بند رھتی ہے ۔ کروڑ روپیہ لگ چکا ہے ۔ اگر all weather road نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ تو سڑک میں شامل ہونا چاھیئے ۔ Why is it that we have not got the road over there یا Bailey Bridge بنائیں گے ۔

سیکرٹری آبپاشی و قوت برقی ۔ وھاں پر تو یہ سڑکیں چھوٹی چھوٹی علیحدہ links سے بنی ہوئی ھیں ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ، پھر پل کی دوسری طرف links ھیں ۔ آپ یہ کہتے ھیں کہ یہ سارا ملا کر پل بن جائے تو through trunk raod بن جائے ۔ پہلے تو اب تک وھاں پر پل کی سکیم نہ تھی ۔

راجہ عظمت کمال خان ۔ آپ نے ایک کروڑ خرچ کیا ہے all weather road نہ بنے تو کوئی فائدہ ہی نہیں ۔

Mr. Chairman - Do we have a Bailey Bridges system or we do not I think in between we got to have something to go accross over there. How much baily Bridges have you got ?

راجہ عظمت کمال خان ۔ بیلی برج ھی بنا دیں ۔

جناب چیرمین ۔ ھمارے پاس بیلی برجنگ کتنی ہے ؟ یا کوئی نہیں ؟

How much a baley bridge costs لٹوں کے حساب سے کچھ Reserve میں ہونا چاھیئے ۔

I think we should build up a reserve of bailey bridges.

Reserve میں کچھ ٹھیک ہونا چاھیئے ۔ ٹھیک ہے ؟

راجہ عظمت کمال ۔ basic health units کافی بن چکے ھیں ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان میں سے بہت کم میں عملہ ہے ۔ وہ بند پڑے ھیں ۔ اس کا کچھ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ درست ہے لیکن یہ بھی تقریباً ہو جائے گا ۔ اس کی دو تین وجوہ ہیں ۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر نہیں ہیں ، اور عملے کی ٹریننگ وغیرہ بھی کرنی ہے ۔ وہ بھی اب ہم pick up کر رہے ہیں ۔ ہم gradually pick up کر کے اس کو rehabilitate کر رہے ہیں ۔

راجہ عظمت کمال خاں ۔ جناب والا ، ایک اور چیز ہمارے لئے بہت اہم ہے ۔ آپ نے کمال مہربانی فرمائی کہ دو سال پہلے پدھری سے کلری روڈ کا directive دیا تھا ۔ وہ پچھلے سال بھی اے ڈی پی میں آیا اور اس سال بھی آیا ہے ۔ مہربانی کریں ۔ ہمارا بہت پس ماندہ علاقہ ہے ۔ کوئی communication system نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ تو آ جائے گا ۔ Have you got this road آپ اس کا کچھ کیجیے گا ۔ یہ سڑک تحصیل جہلم میں ہے ۔

راجہ عظمت کمال خاں ۔ آخری بات یہ ہے ۔ پہلے بھی میرے ایک فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ مجلس شوریٰ کے اراکین کو arms licence دینے کا کوٹہ حاصل ہے ۔ میرا خیال ہے کہ ہم بھی elected لوگ ہیں ۔ ہمارے لیے بھی arms licence دینے کا کچھ کوٹہ مقرر ہونا چاہیے ۔

جناب چیئرمین ۔ کوئی شک نہیں ۔

راجہ عظمت کمال خاں ۔ شکریہ جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ میاں صاحب ' آپ کچھ کہنا چاہتے تھے ؟

(وزیر مواصلات و تعمیرات) میاں صلاح الدین ۔ جناب والا ' پچھلے سال ہم نے واٹر سپلائی سکیموں کا بڑا اچھی طرح معائنہ کیا تھا ۔ ملک صاحب بھی تھے اور چیمہ صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے ۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہم overhead tanks بنائیں تو پھر ان کو نالیاں بنانی پڑیں گی ۔ میرا خیال یہ نہیں ہے کہ یونین کونسلوں کے پاس اتنا پیسہ ہے ۔ فیصلہ یہی کیا گیا تھا کہ اگر نو نو دس دس میل سے جا کر ہماری بچیاں اور بہنیں سر پر پانی اٹھا کر لاتی ہیں تو ایک ٹینک گاؤں کے اندر بنا دیا جائے تو وہاں سے پانی لانا کون سا مشکل ہے ۔ overhead tanks میں زیادہ مشکلات پیدا ہوں گی ۔ اگر یہ اس چیز کے لیے تیار ہیں کہ باقی اخراجات کو خود برداشت کریں گے تو ہمیں کیا اعتراض ہے ؟ ہم بنا دیں گے ۔

جناب چیئرمین - انہوں - ہم نے اس پر خاص بحث بھی کی تھی جس پر میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم جو اتنے بڑے بڑے huge monsters create کر دیتے ہیں , اس کی بجائے آپ گاؤں کے اندر چھوٹی چھوٹی سکیمیں بنائیں اور پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ جب اتنا پانی ہوگا تو اس کے نکاس کے لیے کیا کرنا ہے ؟ خوامخواہ ہم بنا رہے ہیں اور ترجیح ہم ان جگہوں کو دیں جہاں کڑوا پانی ہے - پھر جو بھی سکیمیں آپ بنائیں ' وہ ایسی بنائیں جو اگلے دس پندرہ بیس سال تک چل سکیں - یہ حساب رکھ کر اس کو بنائیں - پھر صورت یہ ایک problem اب ان کو دے رہا ہوں - اس وقت بھی دیا تھا ' اب بھی یہ problem دے رہا ہوں ' آپ بھی ' میاں صاحب بھی بیٹھیں - چیئرمین صاحب بھی اٹھیں - یہ ورکس والے بھی بیٹھیں اور سوچیں کہ اس کا solution کیا ہے elected representatives بھی آپ لیں - دوسرے لوگ بھی لیں اور اس کی categorization کرنی ہوگی کہ کہاں ' کتنے کی وغیرہ - اس کے بعد اب وہ صاحب بولیں ' جو پہلے نہیں بولے -

جناب محمد صدیق اکبر بخاری - (سیکرٹری' چیمبرز آف ایگریکلچرل' ملتان)

جناب والا ' زراعت کی ترقی کے لیے حکومت نے کافی وقم مہیا کی ہے - مگر اس کو حاصل کرنے کا کاشتکاروں کے لیے جو طریقہ ہے -

جناب چیئرمین - آپ کس کی جگہ پر آئے ہیں

جناب محمد صدیق اکبر بخاری جو پہلے کسان بورڈ کے ممبر تھے

جناب چیئرمین - سلطان صاحب کہاں گئے

ایک فاضل ممبر - انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے -

جناب چیئرمین - کس کو دیا ہے مجھے تو آج تک نہیں ملا - کس کے پاس پہنچا ہے

چوہدری انور علی چیمہ - انہوں نے آج سے بہت پہلے کا استعفیٰ دے دیا ہوا ہے -

جناب چیئرمین - نہ مجھے ملا ہے نہ سیکرٹری کو اور نہ یہ سیکریٹریٹ میں ہے - میں تو ان سے سوال پوچھنے لگا تھا - ہمیں تو ان سے پیاز کا سوال بھی پوچھنا ہے -

چوہدری انور علی چیمہ - جناب والا میں نے اخبار میں پڑھا ہے - انہوں نے اپنے استعفے میں لکھا ہے کہ چونکہ میں منتخب

نمائندہ نہیں ہوں اور منتخب نمائندہ ہی صحیح کام کر سکتا ہے نامزد نمائندہ کام نہیں کر سکتا ۔ اس لیے میں گورنر پنجاب کو استعفیٰ دے رہا ہوں

جناب خاقان بابر - جناب والا کچھ سرکاری statistics تو کچھ ان کے تھے ۔ وہ کہتے تھے کہ میری مان لو سرکاری سے مانو ۔ اس دن یہاں پر بحث ہوئی ۔ اس کے بعد انہوں نے استعفیٰ دے دیا ۔ بات تو صرف یہ ہے ۔

جناب چیئرمین - نہیں نہیں۔

ایک فاضل ممبر - انہوں نے پریس میں دوبارہ اپیل کی تھی کہ میرا استعفیٰ منظور کیا جائے ۔

جناب چیئرمین - جب resignation ہی نہیں دیں گے تو accept کیے کریں گے انہوں نے کس کو دیا ہے آپ کو دیا ہے ۔ (قہقہے)

آوازیں — جناب اخبارات میں آیا ہے کہ انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے ۔

جناب چیئرمین — کس کو استعفیٰ دیا ہے بھائی کم از کم مجھے تو نہیں دیا ہے ۔ کیا آپ نے ہواز کی بات کرنی ہے ؟

جناب محمد صدیق اکبر بخاری — جناب چیئرمین چھوٹے کاشتکاروں کے لئے قرضہ جات کے حصول کا طریقہ کار بہت مشکل ہے اس میں بہت سی مشکلات حائل ہیں خاص طور پر آپ نے کمرشل بنک کی قرضہ کی رقم 6 ہزار روپے سے بڑھا کر 8 ہزار کردی ہے ۔ اگر کمرشل بنکوں سے اس قسم کی فہرست طلب کریں تو ان کے پاس موجود نہیں ہے ان قرضہ جات سے چھوٹا کاشتکار پورا فائدہ نہیں اٹھا رہا میری گذارش ہے کہ زراعت ایک صنعت ہے اس کے لئے بھی کریڈٹ سہولت ہونی چاہئیے بالکل اسی طرح صنعت میں ہوتی ہے جس کے بغیر انڈسٹری چل نہیں سکتی اس طرح موجودہ ماڈرن زراعت بھی اب صنعت ہے ۔ ہمارے ملک غربت دور کرنے کے لئے ہر کسان اور چھوٹے کاشتکار کے لئے ایک limit ہونی چاہئے جس طرح صنعت کار کے لئے ایک limit ہوتی ۔ بیشک چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہے اس کو ایک limit دے دی جاتی ہے ۔ اس طرح کاشتکار کے لئے کمرشل بنک اور زراعتی بنک میں وہ limit کی سہولت مہیا کی جائے تا کہ وہ اپنے اخراجات پورے کر سکیں ۔

جناب چیئر مین — اگلا پوائنٹ لیں ۔

جناب محمد صدیق اکبر بخاری — اس مرتبہ کپاس کی فصل پر جن لوگوں نے شروع میں بارشوں سے چند دن پہلے سپرے کیا وہ pesticides wash ہو گئی لیکن دوبارہ ان کے پاس فنڈ موجود نہیں تھے کہ وہ pesticides دوبارہ لیتے ہیں یہ صحیح spray نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے ہماری کپاس کی فصل کو خاصا نقصان ہوا ہے ۔

جناب چیئر مین — اس پر تو ان کو بہت کچھ کہنا ہوگا اور وزیر صاحب اس پہ کہیں گے کہ کیا ہوا ۔ اور کیا نہیں ہوا ہے ۔ اگلا پوائنٹ لیں ۔

جناب محمد صدیق اکبر بخاری — میری دوسری گذارش ہے کہ موسمیات کے سٹیشن Metreological ہر ضلع میں ہونے چاہئیں تاکہ کاشتکار کو ہر ضلع کے موسم کے متعلق معلوم ہو سکے کہ کب تک بارشوں کا امکان ہے ۔ اور کب کاشت ہونی چاہیے ۔ کیونکہ بہتر ہے کہ line soaring پر جب کپاس کی بیجائی کی جائے اور اگر بارش آجاتی ہے تو وہ completely damage ہو جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین — اس میں کوئی شک نہیں موسمیات کے Met. سٹیشن اچھے خاصے ہو گئے ہیں جب ٹی وی ریڈیو پر بتاتے ہیں کہ بارش ہوگی تو ہوتی ہے ۔

جناب محمد صدیق اکبر بخاری — وہ ٹھیک ہے اگرچہ کافی ٹی وی موجود ہیں ۔

جناب چیئر مین — اس طرح 30 فی صد بچت ہوسکتی ہے ۔ ان کا یہ دعویٰ ہے ۔ کہ ان سے یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔

جناب محمد صدیق اکبر بخاری — میرا خیال ہے humid clamite میں granular application ضروری ہے کس کاشتکار نے اس مرتبہ کی تھی اس کو خاصا فائدہ ہوا ہے ۔ اور sucking pests سے اپنی فصل کو بچایا تو اس کے لئے کمپنیز کو کہا جائے کہ granular application کاشتکار کو مہیا کئے جائیں دوسری چیز یہ ہے کہ ٹی وی پر اس قسم کے پروگرام کئے جائیں جس سے کاشتکار میں تعلیمی استعداد پیدا ہو جائے ۔ اور ہفتے میں دو تین مرتبہ اس قسم کے پروگرام ہونے چاہیئں ۔ کیونکہ ٹی وی پر کاشت کے متعلق اتنے اچھے پروگرام نہیں آرہے ۔ جتنے دینے چاہیئے ۔ چونکہ ہماری آدھی آبادی زراعت سے تعلق رکھتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اگلا پوائنٹ لیں۔

جناب محمد صدیق اکبر بخاری۔ ہمارے چھوٹے کاشتکاروں کے ایسے وفود ہونے چاہئیں جیسے سندھ کے کاشتکار پنجاب میں آئے تھے۔ انہوں نے یہاں کپاس کی فصل کو دیکھا اسیطرح ہمارے بھی چھوٹے کاشتکار کو Extension Department کے فارمز progressive farmers کا visit کرانے کے لئے ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے اور انکو ساتھ لے جا کر دکھایا جائے کہ اس نے کیا کیا ہے۔ کیونکہ زراعت کو دیکھنے سے کسان بہت کچھ سیکھ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ بولیں گی۔

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا۔ (لیڈی کونسلر میونسپل کمیٹی جہلم) جناب چیئرمین مجھے ایک بہت اہم گذارش کرنی ہے آپکو یاد ہوگا۔ میں نے تین سال پہلے بھی ایک کتاب کے سلسلے میں نشاندھی کی تھی میں ممنون ہوں بلکہ پوری قوم ممنون ہے کہ محکمہ تعلیم نے کافی کام کیا ہے اور کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ جہلم والی کتاب کی بات کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا وہ صرف جہلم کی ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات ہے لیکن یہ امرافسوسناک ہے کہ ابھی تک اکثر گورنمنٹ سکولوں میں انہوں نے اسے بند کر دیا ہے لیکن پرائیویٹ سکولوں میں جاری ہے لیکن جناب والا اس وقت میں آپکو ایک سنگین مسئلہ کی نشاندھی کرنا چاہتی ہوں کہ یہ کتاب آپکے سامنے پیش کر رہی ہوں سینئر کیمبرج کے طلبا کے لئے ہے۔ اسکا نام مون سون Asia ہے یہ جغرافیہ کی کتاب ہے اور یہ پاکستان کے تمام سینئر کیمبرج سکولوں میں اور دنیا کے اکثر سکولوں میں پڑھائی جارہی ہو گی اس میں پاکستان کے متعلق جو کچھ دیا گیا ہے بہت تکلیف دہ ہے اور اسکی نظر ثانی بہت ضروری ہے یہ ابھی نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہ کتاب تین سال سے چل رہی ہے بلکہ یہ اسکا تیسرا ایڈیشن ہے (نقشے میں) اسلام آباد کو کشمیر میں دکھایا گیا ہے۔ پہلے تو مشرقی اور مغربی پاکستان کی علیحدگی بڑے Pinchnig انداز میں بتایا گیا اسکے بعد جو نقشے دکھائے گئے ہیں اس میں اسلام آباد کو مسلسل کشمیر میں دکھایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ نے نقشہ الٹا پکڑا ہو۔

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا ۔ لاہور کو مختلف تین دریاوں پہ دکھایا گیا ہے ۔ کبھی دریائے راوی پر اور کبھی دریائے چناب پہ دکھایا گیا ہے ۔ یہ انکی جاہلیت ہے لیکن یہ کتاب پاکستان میں رائج ہے ۔ تو میرا مطلب یہ ہے ۔ کہ وقتاً فوقتاً ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین ۔ وقتاً فوقتاً نہیں ، یہ محکمہ تعلیم کا اولین فرض ہے ۔ یہ سیکرٹری ایجوکیشن ٹیکسٹ بک چیک کیا کرتے ہیں آپ یہ خاتون ہمیں دوسری مرتبہ بتا رہی ہیں محکمہ تعلیم اتنا بڑا محکمہ ہے نہ جانے وہاں کیا کچھ ہوتا ہے ۔ لیکن اصل کام نہیں ہوتا ۔ تعلیم کیا ہو رہی ہے not interested کیا پڑھایا جا رہا ہے not interested یہ نہیں ہونا چاہئے

سیکرٹری تعلیم ۔ در اصل ایک کتاب جسکی انہوں نے نشاندھی کی تھی وہ تو بہت ساری جگہوں سے withdraw ہو گئی اصل بنیادی پرابلم یہ ہے کہ انگلش ٹیکسٹ بک کی اتنی demand تھی کہ جو ایک وقت میں فیڈرل گورنمنٹ نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو روک دیا From publishing English Text Books وہ اسلئے کہ اسوقت انگلش میڈیم کو partial acceptance حاصل تھی ۔

Mr. Chairman why?

سیکرٹری تعلیم ۔ ابھی حال میں انہوں نے یہ decision reverse کر دیا ہے ۔ جو آپ کے پاس Presentation regarding Text Bock Board ہوئی تھی ۔ اس میں بتایا تھا ۔ کہ اب ٹیکسٹ بک بورڈ legally empowered ہو گیا ہے ۔ to publish text Books in English for English Medium Schools اس پہ یہ ہو گا کہ جو Demand of Supariuos books باہر سے آ رہی تھیں وہ اب ختم ہو گئی ہیں ایک بنیادی حل یہ ہے اسکے ساتھ ساتھ اس کتاب پر administrative action جاری ہے لیکن پرائیویٹ سکول ہماری زد میں نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ انکو زد میں لائیں ۔ جہاں تک regulation کا تعلق ہے اس میں کوئی زد ورد کی بات نہیں ہے ۔ وہ یہاں ایسا نہیں پڑھا سکتے جو اس ملک سے تعلق رکھتا ہو یا جو ہمارے ملک کے خلاف وہ پڑھایا جا رہا ہو یہ کیسے پرائیویٹ ادارے ہیں

سیکریٹری تعلیم ۔ ہم ان کے خلاف administrative action لے رہے ہیں ۔ ساتھ ہی ہم نے ایک قانون تجویز کیا ہے جو آئندہ کیبنٹ میٹنگ میں آئیگا ۔ Regarding private Schools

جناب چیئر مین - بالکل - شکریہ - ویسے آپ کو جہاں یہ پڑھایا جا رہا ہے ان کو لکھئے گا اور ان سینٹر کیمبرج والوں کو بھی جو اول اول یہاں غلط books introduce کرا رہے ہیں - کہ اگر پاکستان کے بارے میں کوئی چیز غلط ہے اسکو درست کریں - اور اس میں notify کریں - کہ صفحہ 15 کی بجائے یہ پڑھائیں -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - یہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی کتاب ہے-

جناب چیئر مین - آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کو بتائیں -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - جناب چیئرمین ایک دو چھوٹی چھوٹی باتیں اسکے علاوہ اور بھی مثلاً انسپکشن اتھارٹی کے متعلق بھی میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ جہاں بھی انسپکیشن کے لئے آئیں تو خواتین کونسلرز سے ضرور ملاقات کریں تاکہ وہ اپنے مسائل بیان کرسکیں -

جناب چیئر مین - یہ کس چیز کی انسپیکشن ہے؟

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - جناب ہمیں سرکلر موصول ہوئے تھے کہ وقتاً فوقتاً انسپیکشن ٹیم آئیگی

جناب چیئر مین - اس میں یہ بڑا لازمی ہے کہ خواتین کو بھی شامل کیا جائے - اسطرح جو وفد باہر جاتے ہیں ان میں بھی خواتین کو شامل کرنا چاہیے -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - دوسرے جناب 2 فنڈ ویمن ویلفئر کی بات ہورہی ہے - اس میں یہ قباحت ہے جیسا کہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ کوئی چیز لے کر تقسیم کردی جائے تو وہ تو ٹھیک ہے justified بھی سمجھی جاتی ہیں - لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم کوئی سکیم مستقل بنیاد پر بنانا چاہئیں مثلاً تعلیم بالغان کا سنٹر ہے ووکیشنل سنٹر ہیں - دارالامان ہے ورکنگ ویمن ہوسٹل وغیرہ ہو سکتا ہے - تو اسکے لئے عملے کی ضرورت ہوتی ہے یہ آج تک مسئلہ حل نہیں ہوسکا ہم عملہ کیسے رکھیں -

جناب چیئر مین - عملہ بھی انکو دینا چاہئے - جب ایک دفعہ سکیم منظور کریں گے یہ اس ضلع کی سکیم ہے یا کارپوریشن کی سکیم ہے ہر کسی قسم کی سکیم ہے اسکو پاس کرادیں تو اس میں عملہ بھی شامل ہے -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - وہ کہتے ہیں کہ جناب والا کی منظوری کے لئے سیکرٹری صاحب تک جانا پڑیگا اور اس میں 6 ماہ یا سال لگ جائیگا -

جناب چیئرمین - نہیں نہیں کوئی سال وال نہیں لگتا -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - جناب والا - خواتین یونیورسٹی کے متعلق میرا سوال تھا جو ایوان میں زیر بحث نہیں آسکا کیونکہ سوالات کا وقت ختم ہوگیا تھا -

جناب چیئرمین - نہیں نہیں - بعد میں کرینگے -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - جناب والا - صرف یہ پوچھنا ہے کہ اگرچہ اس میں بنیادی طور پر سب کچھ مان لیا گیا ہے - لیکن کب تک ہوسکے گا کیونکہ پانچ سالہ منصوبہ میں اس کا ذکر نہیں ہے -

جناب چیئرمین - میں اب یہ عرض کرونگا کہ جناب ابھی بہت سے لوگ بولنے والے ہیں تو میرے خیال میں ہم ایک اور نشست کرتے ہیں اب ہم تین بجے بیٹھیں گے - اب چلئے نماز کھانا اور تھوڑا سا آرام پھر تین بجے یہاں دوبارہ اکھٹے ہونگے -

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا - جناب - شکریہ -

شیخ غلام حسین - جناب والا- یہاں ہاوس کے اندر ایک اہم واقعہ ہوا ہے جس کی طرف میں جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین - جی فرمائیں

شیخ غلام حسین - جناب والا میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ یہ جو ہمارے سامنے ڈیسک بنے ہوئے ہیں ان کا انچارج کون ہے؟

جناب چیئرمین - کیا چیز بنی ہوئی ہے -

شیخ غلام حسین - جناب والا - ہال کے اندر ایک شخص کو اٹیک لگا ہے اور اس کے سر سے خون نکل رہا ہے - سیکرٹری ہیلتھ ابھی جاکر اس کا خون بند کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں - ابھی اس کوڈسپنسری بھیجا ہے -

جناب چیئرمین — کب ؟

شیخ غلام حسین — جناب ابھی ایک آدمی کو یہ مائیک گر کرلگا ہے ۔ اُن کے سر سے خون نکل رہا ہے ۔

جناب چیئرمین I am sorry ۔

شیخ غلام حسین — اصل میں یہ مائیک کل بھی جناب ملک عطا محمد صاحب کی تقریر کے دوران پاؤں لگنے سے تین مرتبہ نوچے گرے ۔ اس کی چوڑائی صرف چار انچ ہے کبھی ہماری عینک گرتی ہے کبھی ہماری پنسل گرتی ہے اور یہ جو آگے اسے کٹھگری ہے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے مائیک کے نیچے جگہ چوڑی ہے لیکن ہمارے سامنے یہ جگہ تنگ ہے ۔

جناب چیئرمین— وہ اصل میں پراونشل اسمبلی کے ممبران زرا دبلے پتلے ہوتے ہیں اب آپ آ کر ان کی جگہوں پر بیٹھ گئے ہیں ۔ لیکن یہ جگہ انہوں کی ہے

شیخ غلام حیسن — تو جناب اسے ذرا درست کرایا جائے

اناونسر — خواتین و حضرات تین بجے تک کھانے اور نماز کا وقفہ ہے یہ ظہرانہ لاھور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی طرف سے دیا جارہا ہے

ایوان کی کارروائی ایک بجکر بیالیس منٹ پر تین بجے تک کے لئے ملتوی ھوگئی

(جناب گورنر کھانے اور نماز کے وقفہ کے بعد 2—57 پر تشریف لائے اور کرسی صدارت پر متمکن ھوئے ٹھیک 3 بجے اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ھوئی)

جناب چیئرمین — میاں عبدالخالق صاحب ۔

میاں عبدالخالق (چیئرمین میونسپل کمیٹی رحیم یار خان) جناب والا میرا پہلا پوائنٹ کچی آبادیوں سے متعلق ہے ۔ پچھلے چار سالوں میں کچی آبادیوں کے متعلق بہت باتیں ھوتی رھی ھیں ۔ لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ھوسکا ۔ خاص طور پر میں رحیم یار خان کے بارے میں عرض کروں گا کہ وھاں پر پہلے 7 کچی آبادیاں منظور کی گیئں تھیں لیکن بعد میں کاٹ کر ان کو تین کردیا گیا ۔ ان تین کچی آبادیوں کے کاغذات ھم نے ایک سال پہلے سیکرٹریٹ میں بھجوائے تھے لیکن اسوقت تک ھماری ایک کچی ابادی بھی منظور نہیں کی گئی ۔

جناب والا میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ واپڈا نے سکارپ نمبر 6 رحیم یار خان میں شروع کیا ہوا ہے لیکن یہ کام بہت سست رفتاری سے چل رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے ضلع کی تمام زمینیں سیم سے متاثر ہو رہی ہیں ۔ اسلئے میری یہ گزارش ہے کہ کام کی رفتار کو تیز کیا جائے تاکہ قومی سرمایہ کا زیاں نہ ہوسکے

جناب والا میرا تیسرا پوائنٹ ہے کہ پچھلے دنوں ایک زکواۃ کنونشن ہوا اور دوسرا بلدیاتی کنونشن ہوا ان دونوں کنونشن میں کھانے کے وقت خاصی بدنظمی ہوئی اگر ایک دفعہ کوئی غلطی ہو جائے تو کم از کم اس کو دوبارہ دھرانا نہیں چاہیے کھانے کیلئے دو جگہ کی بجائے آٹھ جگہ پر انتظام ہوسکتا تھا بلکہ ہر ڈویژن کیلئے الگ الگ انتظام ہوسکتا تھا قومی نکتہ نظر سے یہ اچھا نہیں سمجھا گیا کہ لوگوں نے میز اکھاڑ دیئے اور ایک دوسرے کے اوپر سالن گرا دیا ۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اسلئے اس کو آئندہ دھرانا نہیں چاہیے

اس کے بعد جناب والا میرا آخری پوائنٹ ہے کہ کل یہاں چیئرمین منصوبہ بندی وترقیات نے بتایا تھا کہ population planning کیلئے 6 کروڑ روپیہ سے 9 کروڑ روپیہ کر دیا گیا ہے جب کہ سیوریج سیکم کیلئے اس سال 8 کروڑ روپیہ رکھا گیا اور آئندہ سال کیلئے بھی 8 کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے جناب والا غیر ترقیاتی کام کیلئے تو 3 کروڑ روپیہ بڑھا دیا گیا ہے لیکن ترقیاتی سکیموں کیلئے رقم نہیں بڑھائی گئی ۔ میری گزارش ہے کہ ترقیاتی کاموں کیلئے رقم بڑھائی جانی چاہیے نہ کہ غیر ترقیاتی پروگراموں کے لئے ۔

الحاج چوہدری محمد حیات (جنرل سیکرٹری پاکستان موٹرز ٹرانسپورٹ ۔ فیڈریشن) جناب والا میں سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی نماز کا وقت ہو جائے یا جب اذان ہونی شروع ہو جائے فوری طورپر کام کو وہیں چھوڑ دیا جائے ۔ وقت تو بہر حال آپ نماز کیلئے دیتے ہیں ۔ ۔ لیکن اگر فوری طورپر کام کو وہیں چھوڑ کر اور نماز کیلئے وقفہ دے دیا جائے تو کار ثواب بھی ہوگا اور اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل بھی ہوگی کیونکہ رب العزت کی طرف سے یہ ایک صدا ہوتی ہے اسلئے میری مودبانہ گزارش ہے کہ اس پر عمل کیا جائے ۔

دوسری میری گذارش یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ کے ضمن میں اس سے پہلے بھی کئی بار عرض کرچکا ہوں کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں متواتر خسارہ ہورہا ہے اور اس خسارے میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے ۔ اس وقت

والوو کا ایک نیا فلیٹ لاھور کی سڑکوں پر چل رھا ہے لیکن اس کے باوجود چالیس لاکھ روپے ماھانہ خسارہ ھورھا ہے ۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا خسارہ بھی تقریباً اس کے لگ بھگ ہے اور یہ دونوں ملا کر کوئی 75 لاکھ روپے ماھانہ کا خسارہ ھورھا ہے ۔ اس کا کوئی تدارک ھونا چاھیے ۔ اس کے علاوہ نجی شعبہ میں چلنے والی بسوں کی بھی تھوڑی سی حوصلہ افزائی ھونی چاھیے ۔

اس کے علاوہ حادثات کی روک تھام کیلئے ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کو بند کرنا چاھیے اور کوئی نیا لائسنس اسوقت تک جاری نہیں ھونا چاھیے جب تک کہ لائسنس لینے والا آدمی کسی باقاعدہ ادارے سے کورس کرکے نہ آئے یا حکومت کے کسی منظور شدہ ادارے کا کوئی سرٹیفیکیٹ نہ حاصل کرے ۔ اس کے علاوہ تجدید لائسنس بھی اس صورت میں ھونا چاھیے جب متعلقہ آدمی ٹریفک کے متعلق ریفریشر کورس کرے ۔

ٹریفک چیکنگ کے سلسلہ میں بھی میں کئی بار عرض کر چکاھوں کہ اس کو minimise ھونا چاھیے ۔ ابھی تک پچھلے احکامات پر بھی اچھی طرح سے عمل درآمد نہیں ھوا ۔ کچھ حصے پر عمل ھوا ہے اور کچھ حصہ ابھی باقی ہے ۔

ضلع کونسلوں کی حوصلہ افزائی کیلئے آپ نے انہیں یہ اختیار دیا ہے کہ وہ جسقدر چاھیں مناسب ٹیکس لگا سکتے ھیں ۔ اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ مجوزہ ٹیکس جو ان کی طرف سے لگایا جائے ۔ اس کو پہلے شائع کیا جائے اس کے بعد حتمی فیصلہ جناب گورنر آپ خود کریں ۔ کیونکہ ھم پہلے ھی ایسی سڑکوں کیلئے ٹول ٹیکس دے رھے ھیں جن کی دیکھ بھال ڈسٹرکٹ کونسل والے کرتے ھیں ۔ جہاں تک ھائی وے کا تعلق ہے وہ بھی ھم سے روڈ ٹیکس لے رھے ھیں لیکن ضلع کونسل والے جن سڑکوں کی دیکھ بھال کرتے ھیں ان کا بھی ٹول ٹیکس وصول کر رہے ھیں اور جن سڑکوں کی دیکھ بھال نہیں کر رہے ان کا ٹول ٹیکس بھی ھم سے زبردستی لے رہے ھیں ۔ باوجود اس کے کہ کئی دفعہ محکمہ کی طرف سے واضح ھدایات کی ھیں لیکن پھر بھی اس پر عمل نہیں ھو رھا ۔

اس کے علاوہ جناب والا میں نے صبح اپنے ایک سوال میں بھی یہ عرض کیا تھا کہ کالجوں میں داخلے میرٹ کی بنیاد پر نہیں ھو رہے ۔ ایک سوال تھا کہ 15 سیٹیں جناب گورنر آپ کی طرف سے تھیں لیکن اس کے مقابلے میں تقریباً 170 کے قریب سیٹیں اپنی مرضی سے رکھیں ھوئی ھیں

نے یہ پوائنٹ آوٹ بھی کیا تھا کہ کالج میں طلباء کی ایک مخصوص جماعت ہے جوغلط حربے استعمال کر کے انتظامیہ کو مجبور کرتی ہے کہ وہ زبردستی داخلے کریں - آج بھی آپ روزنامہ نوائے وقت دیکھ لیں front page پر خبر چھپی ہے اور ان کے سرکردہ لیڈر نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے بدامنی تخریب کاری وغیرہ کو فروغ دیا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ان باتوں کا موجب بنتے ہیں اور بعد میں بیانات جاری کرتے ہیں - اسلئے میری مودبانہ گزارش ہے کہ داخلے کے وقت آپ کیلئے کوئی خاص کوٹہ ہونا چاہیے اور وزراء کیلئے بھی کوٹہ ہونا چاہیے جیسے ممبران صوبائی کونسل کی سفارشات کے مطابق پورا کیا جائے -

جناب چیئرمین — ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ میرٹ پر ہونا چاہیے دوسری طرف آپ کوٹوں پر آگئے ہیں - فیصلہ تو بڑا مشکل ہو جائے گا -

الحاج چوہدری محمد حیات — نہیں جناب والا میرا مقصد یہ تھا کہ کوئی یتیم بچہ اگر داخلے سے رہ جائے جس کے وسائل نہیں ہیں جس کا مال ضائع ہو رہا ہو تو اسکو داخلہ مل سکے لیکن ایسا deserving case آپ اگر چاہیں تو کردیں مگر نہیں چاہتے تو بے شک نہ کریں مگر میرٹ کو ملحوظ خاطر ضرور رکھنا چاہیے -

جناب چیئرمین — میرے خیال میں معذوروں کیلئے تو رعایت ہوتی ہے اور ان کو تو ویسے ہی داخل کر لینا چاہیے - یہ کہ ہر ایک وزیر کا بھی کوٹہ ہو ممبر کا بھی کوٹہ ہو مجھے تو جناب اپنے کوٹے میں بھی جو ایک سیٹ ملی ہوتی ہے میں تو اس سے بھی بڑا تنگ ہوں - میں تو وہ کوٹہ بھی واپس کرنا چاہتا ہوں یعنی اس ایک سیٹ کیلئے کوئی چار سو درخواستیں آتی ہیں - اس طرح میرے پاس دس اور سیٹیں ہوں اور ان کیلئے چھ سو درخواستیں آ جاتی ہیں - کوٹہ تو اصل میں ہونا ہی نہیں چاہیے - میرٹ پر ہونا چاہیے میرٹ پرھو بیشک اس میں آپ آجائیں -

الحاج چوہدری محمد حیات — جناب والا آپ کے کوٹہ کے مقابلہ میں نے یہ پوائنٹ آوٹ کیا ہے کہ ایک مخصوص طلباء کی جماعت زبردستی داخلے کیلئے انتظامیہ کو مجبور کرتی ہے -

جناب چیئرمین — آپ نام لیں اس جماعت کا -

الحاج چوہدری محمد حیات — جناب والا وزیر تعلیم کے نوٹس میں یہ بات ہے سیکرٹری تعلیم کے بھی نوٹس میں ہے بہتر ہے کہ وہ بتائیں -

آوازیں—جماعت کا نام بتائیں - (آپ ڈرتے ہیں) -

الحاج چوہدری محمد حیات—مجھے جناب والا خدانخواستہ کوئی خطرہ تو نہیں ہے - چلیں میں بتا ہی دیتا ہوں - یہ جمعیت طلباء ہے -

جناب چیئرمین — آگے آف -

الحاج چوہدی محمد حیات— جناب والا- میں قصور کے متعلق عرض کرنا چاہتا تھا - قصور کی کمیٹی دیوالیہ کا شکار ہو چکی ہے وہاں اس وقت ایک بھی سڑک پکی نہیں ہے اور گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں کمیٹی کی طرف سے قطعی طور پر کوئی improvement نہیں ہو رہی اور معاملہ خراب ہے روہی نالے کا میں نے ذکر کیا تھا اور آپ نے حکم بھی صادر کیا تھا مگر اس کے بارے میں ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا -

جناب سراج قریشی - (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور) جناب والا - چند دنوں کے بعد دکانداروں کیلئے لوڈ شیڈنگ کا پروگرام شروع ہونے والا ہے تو میری گزارش تھی کہ اس بارے میں اگر تاجر تنظیموں سے پچھلے سال کی طرح مشورہ کر لیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا -

جناب چیئرمین—جی بالکل مشورے کے بعد ہوگا - وزیر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہر ایک سے مشورہ کریں گے تاکہ ہر ایک کو کم سے کم تکلیف پہنچائی جائے - اس میں ہم بالکل آپ لوگوں سے مشورہ کریں گے -

جناب خاقان بابر—ابھی اس ایون میں ایک بات ہوئی ہے کہ لا کالج ہے داخلے میں جمعیت کے لڑکوں کو accommodate کرنے کے لئے پرنسپل صاحب نے جو داخلے دئے تھے ان داخلوں کو روکا گیا کہ جب تک جمیعت کے لڑکے داخل نہیں ہوں گے اس وقت تک جو لڑکے genuinely admitted تھے وہ بھی کلاسوں میں نہیں بیٹھ سکتے - تو جناب والا کیا آپ اس معاملے میں enquiry کروانا پسند فرمائیں گے -

جناب صالح محمد نیازی - (صدر آل پاکستان ٹریڈ یونین کنفیڈریشن) جناب والا فیصل آباد کوہ نور ملز میں سات ہزار مزدور کام کرتا ہے اور گزشتہ سال مل انتظامیہ نے سی ڈی اے یونین کو ختم کر دیا ہے اور ڈیڑھ ہزار مزدور کو بھی ملازمت سے بر طرف کر دیا ہے تو میری اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ مزدور سخت پریشانی کا شکار ہیں کیونکہ وہاں یونین تو ہے نہیں وہاں وابستیاں بھی ہو رہی ہیں ڈسچارج بھی

ہو رہے ہیں اور وہ لوگ اپنے مطالبات سے محروم ہیں ۔ تو میں عرض کروں گا کہ اس بے چینی کا دوسرے مزدوروں پر بھی اثر ہو رہا ہے اور انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں ہو رہے تو مہربانی فرمائیے اس کے لئے کوئی اعلیٰ سطح کا افسر متعین کریں ۔ مہگل تو کہتا ہے کہ جی مجھ سے چابیاں ... لو ۔ میں تو کسی سے بات بھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ جناب والا وہ لوگ بے گناہ ہیں ۔ میں اس بارے میں حلف اٹھانے کے لیے تیار ہوں ۔ اس مل مالک نے ان کو قید بھی کروایا ہوا ہے ۔

دوسرے جناب والا میں رحیم یار خان کے متعلق عرض کروں گا کہ رحیم یار خان کی عباسیہ ٹیکسٹائل ملز میں ویونگ کا کھاتہ بند ہے ۔ وہاں کچھ ورکروں نے احتجاج کیا تو مل انتظامیہ نے سالم عہدیداران بمعہ مجلس عاملہ کو ملازمت سے برطرف کردیا ۔ اس معاملہ میں یہ عرض کروں گا کہ جناب عباسیہ ٹیکسٹائل ملز کے معاملے پر بہاولپور کے کمشنر صاحب کی ڈیوٹی لگا دیتے اور کمشنر صاحب موقع بھی دیکھ لیتے اور یہ ان ورکروں کے ساتھ انصاف بھی کر دیتے کیونکہ وہ ایک سال سے بے روزگار پھر رہے ہیں اور کمشنر صاحب اس معاملے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں تو جناب کی مہربانی ہوگی ۔

جناب چیئرمین — (کمشنر بہاولپور سے) ۔ کیا آپ نے یہ نوٹ کرلیا

کمشنر بہاولپور — (چوہدری محمد شریف) جی ۔ جناب

میاں مقصود احمد سوہل — (وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر) آپ سب حضرات نے کھانا کھایا مگر میرے لئے یہاں پر دو منٹ بھی کھڑا ہونا بہت مشکل ہے کیونکہ سر میں شدید درد ہو رہا ہے تو میں نے یہ ضروری سمجھا کہ ہو سکتا ہے کہ میں زبانی نہ بول سکوں اسلیے میں نے چند پوائنٹ نوٹ فرما لئے ہیں ۔

جناب چیئرمین — کیا یہ آپ کی پہلی تقریر ہے ؟

میاں مقصود احمد سوہل — کل نہیں ابھی لکھی ہے ۔

جناب چیئرمین — کیا آپ پہلے تقریر کر چکے ہیں ؟

میاں مقصود احمد سوہل — نہیں جناب والا ۔ پہلی دفعہ یہ تقریر کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین — تو آپ یہ تقریر پہلی دفعہ کررہے ہیں

ہو چلتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کو کونسل ٹھیک اوور کرلے ۔ ہمیں ٹھیک اوور کرنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن ایک بات اس میں ضرور ہونی چاہیے کہ اس کی physical verification کروا لیں ۔ یہ محکمہ underground سے متعلق بات ہے تو یہ ہے کہ ہمیں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کتنی length لگی ہے ۔ کتنا پائپ لگا ہے اور کتنی trubines ایک ہی سکیم کے لئے لگی ہوئی ہیں ۔ وہ بھی میونسپل کمیٹیوں اور کونسل نے agairnst ادا کرنا ہوتا ہے ۔ باقی جگہوں پر بھی یہی ہوگا ۔ میں جہلم کے متعلق عرض کرتا چلوں کہ کم از کم دس بور ہوئے ہیں اور وہ بور خاصے مہنگے ہوئے ہیں ، کیونکہ کچھ Strata boulders والا ہے اور percussion رگز سے ہوتا ہے ۔ تو دوسرے بور سے وہ چار چھ گنا زیادہ cost کرتا ہے ۔ بارہ یا تیرہ بورز ہوئے ہیں جن میں سے صرف چار ٹیوب ویل آج چل رہے ہیں ۔ وہ بھی اگر کوئی ایک کیوسک کا تھا تو آدھ کیوسک پانی دے رہا ہے ۔ ہم سکیموں کو لینے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہمیں اس کی physical verification کروا دیں اور وہ اپنی running condition میں ٹھیک ہوں ۔ ہم ٹیک اوور کرلیں گے لیکن جب تک یہ اس کی physical verification نہیں کرواتے اور سکیمیں اپنی running condition میں ٹھیک نہیں ہوتی تو ہماری گزارش ہوگی کہ اس وقت تک اسی محکمے کے پاس رہیں ۔ میری اگلی گزارش ہے کہ آپ کتنا مہربانی اور شفقت سے کنزیومرز کنٹرول کمیٹیاں وجود میں لائے ۔ لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ کمیٹیاں بھی بالکل غیر موثر ہیں ۔ جس طرح کہ آپ کا vigilance cell تھا اس میں کسی ممبر یا کسی اور آدمی کے پاس کوئی اختیار موجود نہیں جو لوگ اس کو preside کرتے ہیں ان کے پاس تو پہلے ہی سے اختیارات ہیں ممبر کی پوزیشن وہاں بھی یہی ہے کہ ایک قسم کا شکایت کرنے والا ہوتا ہے کہ جا کر میٹنگ میں بیٹھ جائے اور کچھ شکایات کرکے چلا آئے ۔ اس پر عمل درآمد کرنا انہیں لوگوں کا کام ہے جن کے پاس پہلے ہی سے یہ اختیارات موجود ہوتے ہیں ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس سے تو میرا خیال ہے کہ کسی کو بھی اختلاف نہیں ۔

جناب چیئرمین — نہیں راجہ صاحب میرے خیال میں یہ تو verdict ہو گیا ۔ بہت جلدی ہو گیا ابھی تو اس کو کل جو میٹنگ ابھی نہیں ہوئی اس کو work کرلیں ۔ آپ ورک کرکے دیکھیں ۔ اگر نہیں ہوتا تو پھر اس کا کوئی جواب ڈھونڈا ہوگا ممکن ہے کہ پھر ان لوگوں کو elected representatives

کے متبادل ہر موگھے پر ایک پڑھا لکھا اور تربیت یافتہ آدمی بطور ملازم بھرتی کرلیا جائے اور وہ اس موگھے پر مشتمل اراضی کو جدید کاشت کاری کے مطابق کنٹرول کرے ، فصلوں کو لگنے والی بیماریوں اور ان کے انسداد کے لیے درست دوائی وقت اور طریقہ استعمال سے سادہ لوح کاشتکاروں کو باخبر رکھے اور ایسی ہدایات جاری کرتا رہے ایک گاؤں یہ دو یا تین موگھے کاشت کے حساب سے آپس میں مقابلہ کرتے رہیں اور اس کے بعد یونین کونسل مرکز ' ضلع کونسل اور صوبے کی سطح پر مقابلہ کرتے رہیں تو اس طرح سے ایک تو حکومت کو مکمل حالات سے آگاہی ہوتی رہے گی ' اور دوسرے زرعی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا ۔

جناب چیئرمین — بہت اچھے ۔ (نعرہ ھائے تحسین)

راجہ محمد افضل خاں — (چیئرمین ، میونسپل کمیٹی ، جہلم) ۔ صدر مجلس ! میری پہلی گزارش ہے کہ ھماری سیوریج اینڈ ڈرینیج سکیم 1972ء میں شروع ہوئی جس کو دو سال میں مکمل ہونا تھا ۔ اب 1984ء بھی آچکا ہے ۔ لیکن سکیم آج تک مکمل نہیں ہوئی ۔ اس کی تکمیل پر جتنا فالتو عرصہ لگے گا ، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ اس پر دو تین سال اور بھی لے جائے ،تو اس سے لوگوں کی تکلیف میں اضافہ ہوگا ہورھی اتنے سالوں سے وہ شہر اکھاڑا جارھا ہے ۔ یا اس کی بحالی دوبارہ نہیں کی جارہی وہ تو اپنی جگہ پر ہے ۔ لیکن میونسپل کمیٹی کو جو فنڈ دیا جا رہا ہے اس کا سود بھی ھمیں کو ادا کرنا ہے اورمیونسپل کمیٹی جہلم کو نقصان ہوگا تو میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے میری گزارش پر پہلے بھی گورنرز انسپکشن ٹیم کو بھیجا ، بلکہ لوگوں کو معطل بھی کیا گیا اور پھر کچھ لوگ بعد میں بحال بھی ہوگئے نوکریوں پر بھی آگئے ۔ لیکن ! میری عرض صرف یہ ہے کہ جتنا ہم پر اضافی خرچہ پڑرھا ہے یا جتنا میونسپل کمیٹی پر فالتو بوجھ پڑتا ہے ۔ تو اس کا سر چارج اس محکمے پر ڈالا جائے جس کی غلطی سے یہ مسئلہ خراب ہوا ہے یا جن کے تاخیری حربوں کے باعث ایسا ہوا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ والے زور دیتے ہیں کہ سکیموں کو ٹیک اوور کر لیا جائے ۔ واٹر سپلائز ہوں یا سیوریج ہو

جناب چیئرمین — میں سمجھا نہیں ، کیا کرتے ہیں اس کو ؟

راجہ محمد افضل خاں — وہ کہتے ہیں کہ کونسل اس سکیم کو ٹیک اوور کرلے بناتے تو یہ ہیں ۔ اس کے بعد جب دو چار سکیمیں ، اکثر

تین تین نمبر داروں پر مشتمل ہیں اور حکومت کی یہ ہدایت ہے کہ جتنے نمبردار ہیں اتنے ہی چوکیدار رکھے جائیں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ بہاولنگر ایک پسماندہ ضلع ہے اور جن دیہاتوں کی سالانہ آمدنی بیس پچیس ہزار روپے ہے وہ دو تین چوکیداروں کی پندرہ ہزار روپے تنخواہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں لہذا میرا مطالبہ ہے کہ چوکیدار کی تنخواہ کا مسئلہ حکومت اپنے ذمہ لے اور اس نظام کو فوری طورپر سختی سے رائج کرے اس ذریعہ سے تمام ملک جرائم میں کمی اور ہر معاملہ کی حقیقت سے باخبر ہونے میں آسانی رہے گی۔

اس کے بعد میں تعلیم کے بارہ میں اپنی کچھ تجاویز پیش کرونگا اور وہ یہ ہیں کہ خاص طورپر دیہات کے گرلز سکول میں ٹیچرز حاضری نہیں دیتیں 25 فیصد استانیوں کے تبادلے اٹرنل طورپر کئے ہوئے ہیں ان تبادلوں کو روک کر ان استانیوں کو اپنی اصل ڈیوٹی پر حاضری دلوانا ضروری ہے کیونکہ عورت کیلئے موجودہ دور میں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا ضروری ہے اسلئے جناب والا ۔ میں استدعا کرونگا کہ اس کمی کو دور کیا جائے بالی ہمارے ضلع بہاولنگر میں ابھی تک کافی عرصے سے لیڈی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر نہیں ہے لہذا میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کی فوری تقرری فرمائی جائے۔

اس کے بعد میں سب سے اہم مسئلے کے لیے آدھ منٹ لونگا اور وہ محکمہ زراعت کے بارے میں ہے اس ضمن میں مظہر سی تجویز پیش کرونگا ۔ جناب والا ہم سب کہتے ہیں کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے جسکی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے گزشتہ سالوں میں ہم نے زراعت میں جس قدر ترقی کی وہ ہمارے پاس نہری وسائل قدرتی طورپر ہونے کے سبب دوسرے ممالک سے کم ہے ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا زمیندار طبقہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ۔ اور جو تعلیم یافتہ ہے وہ حصول ملازمت کی فکر میں لگا رہتا ہے ۔ میں یہ زور دے کر کہوں گا کہ کم از کم جن کے پاس اپنی زمینیں ہیں ۔ وہ ملازمت کرنے کی بجائے زراعت کرنے پر از خود زور دیں ۔ زراعت جدید طریقوں سے کی جائے نہ کہ اپنے نوکروں اور منشیوں کے انحصار پر چھوڑ دی جائے ۔ جناب والا ریڈیو ' ٹی وی اور پمفلٹوں کے ذریعے آئے روز محکمہ زراعت ادویات کی مشتہری کے سلسلے میں اپنا منشور پیش کرتا رہتا ہے ۔ اگر اس

میاں مقصود احمد موہل — جناب –

جناب چیئرمین — تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑے ہوں

میاں مقصود احمد موہل — (وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر)۔ جناب والا - میں حکومت پاکستان اور خاص حکومت پنجاب کا بے حد ممنون اور مشکور ہوں جنہوں نے غیر جانبدارانہ اور منصفانہ طریقہ سے انتخاب کا انعقاد کیا عوام کے خیالات کی ترجمانی کی ورنہ بقول چیئرمین صاحب جو 60 فیصد میرے دوست اور نئے ساتھی اس مقام پر موجود ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید نہ پہنچ پاتے - اس کے بعد جناب گورنر صاحب اور ایوان کو میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ یوں تو ہمارا تمام ملک پسماندہ ہے مگر ضلع بہاولنگر تمام اضلاع سے زیادہ پسماندہ اور قابل رحم ہے جو سکیم میچنگ گرانٹ کی بنائی گئی ہے جناب والا میں تجویز کرتا ہوں کہ اس سکیم میں سے جتنا بھی ہوسکے زیادہ سے زیادہ حصہ ضلع بہاولنگر کو دیا جائے تاکہ وہ دوسرے علاقوں کے برابر آسکے۔

اس کے بعد میں حکومت پنجاب کی اس منصوبہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کا ضلع بہاولنگر کی طرف سے بڑی دیر سے یہ مطالبہ چلا رہا ہے کہ دریائے ستلج پر پھکان پتن پر پل کی تعمیر ہر صورت میں ہونی چاہیئے اس سے قبل بھی حکومتیں وعدہ کرتی آئیں مگر عملی طور پر کچھ دیکھنے میں نہ آیا اب بھی شنید ہے کہ اس پل کی تعمیر کیلئے منصوبہ تیار ہو جائے گا اگر ایسا ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور موجودہ حکومت کے سر پر ہمارے ضلع کی طرف سے ایک سہرا ہوگا جسکو آئندہ نسلیں مثال کے طور پر پیش کیا کریں گے -

اس کے بعد جناب والا — میں چوکیدارہ نظام کی بابت بھی حکومت پنجاب کو آگاہ کرنا ضروری سمجھونگا وہ یہ کہ کچھ عرصہ قبل اخبارات میں پڑھا جاتا کرتا تھا کہ حکومت ملک میں چوکیدارہ نظام رائج کرنا چاہتی ہے جسکی بنا پر محکمہ مال نے ہر گاؤں سے چوکیداروں کی فہرست لیکر ان کو نامزد کرلیا تھا اشاعت میں یہ بھی ہوتا تھا کہ چوکیداروں کو وردی لائسنس اور ماہانہ الاونس کی مراعات حکومت کی طرف سے دی جایا کریں گی اب مسئلہ یہ ہے کہ نئے چوکیدار تقریباً ہر مقام پر اپنے فرائض پورے کر رہے ہیں مگر ان کی تنخواہ کا مسئلہ گاؤں کے اوپر ہی ڈال دیا گیا ہے کہ ہر گاؤں کا نمبر دار از خود اس کی تنخواہ کا بندوبست کرے جناب والا یہاں پر میں یہ کہنا مناسب سمجھونگا کہ بعض گاؤں ایسے بھی ہیں جو کہ دو دو

لئے مانیٹر کرنا ہوگا یعنی اگر اس کا کام ٹھیک کہ نہ ہوا تو پھر اس کا دوہرا answer یہ ہوگا کہ departments کو elected representatives کے under کر دیں ۔ یہ دیکھنا ہوگا کہ کیوں کام نہیں کرتے آپ ان کو چلائیں ۔ کوشش کیجئے کہ یہ چیز کا مطالب ہو ۔ اگر نہیں ہوتے تو پھر دوہرا جواب ممکن ہے وہ ہو ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

راجہ محمد افضل خان— کسی چیز کو دیکھنے یا آزمانے کی کوئی حد ہوتی ہے ہم سینتیس سال سے دیکھتے آئے ہیں ۔ آپ نے دیکھا کہ آج corruption آج اپنی peak پر ہے — ہم نے ڈویلپمنٹ کی باتیں کیں اور ہمارے دوستوں نے بھی بہت سی باتیں کیں — جس طور پر corruption آج اپنی peak پر ہے شاید ہی کسی ملک میں ہو یا اس ملک میں کبھی رہی ہو ۔ تو ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اس کا حل کیا ہے ہم اس مسئلہ کس طرح حل کرسکتے ہیں ۔ آزمائے کو آزمانا تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی غلطی ہوتی ہے ۔ اس کی out put اور کچھ نہیں ہو سکتی — پہلے آپ نے vigilance cell میں آزما کر دیکھ لیا ۔ اس سے پہلے anti corruption کو بھی آپ نے دیکھا سینتیس سال سے یہ process جاری ہے ۔ جتنے ادارے بنتے ہیں ۔۔ اتنی ہی corruption بڑھتی ہے یہ corruption اس معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے ۔ اگر آپ نے سب سے بڑا کوئی کارنامہ کرنا ہے ۔ اس ڈویلپمنٹ سے بھی زیادہ افضل بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر کام سے افضل تو اس corruption کو کسی طرح ختم کریں اور جو لوگ آزمائے جا چکے ہیں اگرچہ ان میں tatent بہت زیادہ ہے ۔ وہ ہم سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں ' وہ طبقہ ملک کی cream ہے ' لیکن ان کے contacts عوام سے بالکل نہیں ہیں ۔ جب تک آدمی کی foundation پبلک میں نہ ہوگی اس وقت تک صحیح حالات نہیں ہوں گے عوامی نمائندوں پر آپ trust کرکے دیکھ لیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ لوگ آپ کے اعتماد پر پورے اتریں گے ۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ان کو پورا بااختیار کرکے اور ان کا mandate لے کے ان کو اختیار دے گے تو ایک مہینے کے اندر اندر corruption اگر پوری ختم نہ ہوتی ہے تو mialmise ہو کر 50 فی صد ضرور رہ جائے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین— اس کے اوپر میں چاہوں گا منسٹر صاحب ۔ بھی بولیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو آپ کے انڈر گراؤنڈ ورکس ہیں اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بھی کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ہماری کوتاہیوں کے لیے جو جرمانہ ہے وہ سب ہم ان پر ڈالیں ۔ تو ان کوتاہیوں کا بھی ہمیں کوئی

جواب ڈھونڈنا ہوگا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ ہم ہر جگہ جاتے ہیں اور یہی بات سنتے ہیں ۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آخر ایک سکیم جب آپ نے لی ہے اس ڈیپارٹمنٹ نے لی ہے تو اس نے اس چیز کا ذمہ لیا ہے کہ اس نے یہ سکیم کرنی ہے ۔ جناب اس کی کوئی حد ہوتی ہے دس سال ، گیارہ سال بارہ سال پھر پتا نہیں چلتا کہ اس کا کیا ہورہا ہے ناقص چیز بنتی ہے اور میں کتنے عرصہ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر ہمارے پاس technical know how نہیں ہے تو آپ آدمی trian کریں یا ہر بھیجیں ۔ یہ تو ایک ڈیپارٹمنٹ ہے as a department میں تو محسوس کرتا ہوں کہ کوئی کام بھی درست نہیں ہے ۔ تو امید ہے کہ آپ کوئی comment کریں گے اور مجھے وجہ بتائیں گے کہ ڈیپارٹمنٹ کو کیوں نہ ہم جرمانہ لگائیں اور کیوں ہم ان elected bodies کو یہ جرمانہ لگارہے ہیں جن کا کوئی قصور نہیں آپ ان سے فنڈز لیتے ہیں آپ حکومت سے فنڈز لیتے ہیں ۔ اور کام آپ پورے کرتے ۔ ہر دفعہ یہی کہا جاتا ہے کہ کام خراب کیا گیا ہے ۔ خراب کام کر کے بھاگ گئے ہیں ۔ اور اگر بھاگے گے تو انکوائری کے بعد آپ ان کو پھر وہیں لگا دیتے ہیں ۔ تو اس کا بھی کوئی حل کرنا ہوگا ۔ آپ یہ بھی سوچیں کہ یہ کام ہم پرائیویٹ سکٹر میں کیوں نہ دیں ۔ کیا وجہ ہے کہ یہ کام صرف حکومت کرتی ہے اور اس قسم کے کام کرتی ہے یہ غلط کام کررہی ہے ۔ اس کو ہم پرائیویٹ سکیٹر میں کیوں نہیں دیتے ۔ یہ بھی سوچ کر آپ ہمیں بتائے گا ۔

(وقفہ برائے نماز عصر)

جناب چیرمین ۔اب نماز کے لیے جاتے ہیں ۔ 3.50 پر پھر ملیں گے (ایوان کی کارروائی برائے ادائیگی نماز عصر ساڑھے تین بجے تا 3.50 ملتوی کی گئی ۔

نماز عصر کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت جناب چیرمین شروع ہوئی ۔

جناب محمد بشارت راجہ۔(چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی)

جناب چیرمین۔سب سے پہلے آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراؤں گا کہ منسٹر صاحب مقامی حکومت و دیہی ترقی نے پہلے دن کے اجلاس میں اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ ضلع کونسلوں کی ملکیت سڑکات سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے فنڈز ضلع کونسلیں مخصوص کریں گی

شروع سے ہی ضلع کونسلوں میں ایک روڈ گینگ کا سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ پرانی سڑکوں کی مرمت کے لئے ضلع کونسلوں میں گینگ لگائی جاتی تھی لیکن گذشتہ کچھ عرصہ سے ان روڈ گینگز پر محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے روڈ گینگز پر پابندی لگا دی گئی ہے اور ضلع کونسلوں کو یہ کہا گیا ہے کہ اگر آپ مستقل طور پر یہ گینگ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو مستقل طور پر recruit کر لیں۔ جناب والا اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے تقریباً ایک سو آدمی جز وقتی پارٹ ٹائم رکھے ہوئے تھے۔ جہاں پر ہمیں ضرورت ہوتی تھی ہم ان کو لگا لیتے تھے جتنا کام ہم چاہتے تھے ان سے کروا لیتے تھے لیکن اگر ہم ایک سو آدمیوں کو مستقل طور پر اپنی strength پر رکھ لیں۔ تو میرے خیال میں کسی بھی لوکل کونسل کے وسائل اس کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ان ایک سو آدمیوں کو مستقل طور پر recruit کر لیں۔ میری یہ گذارش ہے کہ اگر ہم اپنی سڑکوں کی مرمت کے لئے پارٹ ٹائم گینگز رکھنا چاہیں تو ہمیں یہ اجازت ہو کہ ہمیں جس وقت ضرورت ہو لگا لیں اور جتنا کام ہم ان سے کروانا چاہیں کروا لیں اور ان کو پیسے دے دیں تو ہمیں اس سلسلہ میں اجازت دیں۔

جناب چیئرمین - یہ بہت اچھا پوائنٹ ہے۔ ہم اس میں کیوں دخل دیتے ہیں یعنی یہ ان کی اپنی مرضی ہے رکھیں یا نہ رکھیں۔ آپ کون ہوتے ہیں۔ آپ یہ کر دیں۔

good point——— excellant

جناب محمد بشارت راجہ thank you, sir دوسری جناب میری یہ گذارش ہے کہ رورل ڈویلپمنٹ کے جو پراجیکٹ میرے ضلع میں شروع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک پراجیکٹ 1974ء میں شروع ہوا تھا اور آج 1984ء جا رہا ہے۔ 1974ء تا 1983ء اس ایک پراجیکٹ کے لئے صرف دس لاکھ روپیہ دیا گیا ہے۔ ایک سڑک کا پراجیکٹ تھا۔ اب جناب اندازہ فرمائیں کہ 1974ء میں اگر ایک لاکھ روپے دیا گیا وہ تو ضائع ہو گیا اور 1983ء تک مکمل نہیں ہوا جو کچھ 1974ء میں ہوا اس کو مرمت کرنے کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہے اور 1983ء میں پھر ایک لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیا جائے گا۔ تو اس سے وہ مکمل نہیں ہوگا۔ میری یہ گذارش ہے کہ ہمیں ایسے نئے فنڈز نہ دئیے جائیں۔ ہمارے جتنے رورل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ اس وقت شروع ہیں۔ صرف ان کو مکمل کرنے کے لئے ایک دفعہ

میں فنڈز دئیے جائیں آئندہ کے لئے بے شک rural development کے لئے میں کوئی allocation نہ کی جائے ۔

جناب چیرمین یہ تو آپکو یاد ہوگا کہ یہ ہماری ایک پالیسی ہے ہمارا ایک فلسفہ ہے جو کہ ہم نے دیا ہوا ہے کہ اگر آپ ایک punch لگائیں تو زور دار punch لگائیں ۔ یہ نہیں کہ چار آنے یہاں دو آنے وہاں اور پھر ہم ہر سال آپ کو پانچ ہزار روپیہ دیں گے پانچ کرتے کرتے آپ 20 سال تک ان کو بڑھائیں گے اور پھر اس کو complete کریں گے ہم نے اس لئے یہ کہا ہے کہ آپ چن لیں اور پھر اس پر پورا زور دیں ۔ زیادہ پیسے دیں ۔

اس سال کا کام اس سال ختم کر دیں ۔ پھر اس کے بعد آگے نکلیے گا ۔ اصل میں میرا اصول ہے ۔ آپ بھی اس اصول کو اپنائیں ۔ efforts کی concentration آپ وہاں پر لائیے گا۔ آپ ان کو اس پر کانٹ کریں اور اس طرح یہ جو ایک جائزہ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ maching grants کو بھی ہم نے penny packets میں بانٹنا شروع کر دیا ہے Drawn a proper Programme اس پر ایک جامع پروگرام بنا کر پھر آپ یہ کریں کہ ان چیزوں پر بجائے اس کے کہ ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ دیں اور اس کو آپ ہنڈر بانٹ بنالیں تو یہ درست نہیں ہے ۔ آپ کہیے کہ ہم اتنا دیں گے ۔ بڑا پروگرام بنائیں گے اور آپ اس میں اکٹھا پیسہ ڈال دیجئیے you must come back to that ورنہ یہ penny packets میں بٹ جائے گا اور اس کا کچھ اثر نہیں ہوگا پھر یہ اثر آج سے پچیس سال بعد جا کر ہوگا ۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ کل dose concentrated کرکے ایسے کریں ۔ تو اس کا پھر effect ہو گا ۔ میں نے یہی کہا ہے کہ آپ اس کو ہنڈر بانٹ میں نہ لے جائیں ۔

Thank you

جناب محمد بشارت راجہ ۔ دوسرا مسئلہ جناب والا farm to market roads کے بارے میں ہے جن سڑکوں پر کام ہو چکا ہے ۔ مائی ہے ڈیپارٹمنٹ اس میں executing agency ہے اور ultimately یہ سڑکیں ضلع کونسل کو transfer ہونی ہیں ضروری اشتمال ہے کہ وہ سڑکیں نہ ہر وقت ٹرانسفر کر دی جائیں تاکہ ہم ان پر ٹول ٹیکس لگا دیں ایک تو اس

ہے ہماری آمدنی میں اضافہ ہوگا ۔ دوسرا ان سڑکوں کی دیکھ بھال early stage پر ہمارے پاس آجائے گی ۔ ایسا نہ ہو کہ سڑکیں ٹوٹنی شروع ہو جائیں اور rural development roads کی طرح بعد میں ہمیں ٹوٹی ہوئی سڑک ٹرانسفر کر دی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ Farm to market road کی بات کر رہے ہیں کہ Farm to market roads پر وقت نہیں دیتے ۔ کیوں جناب ۔

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا یہ گورنمنٹ خود maintain کرتی ہے اور خود ہی فنڈز دیتی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ No problem

جناب محمد بشارت راجہ ۔ Then it is al-right ۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں ایک ٹیکسلا میونسپل کمیٹی ہے ۔ اس میونسپل کمیٹی کو اس ہاؤس میں نمائندگی دی جائے ۔ وہ بڑی کمیٹی ہے اگر اس کو نمائندگی نہیں دی جاتی ہے تو اس کی تعلیمی حالت کو improve کریں ۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ وہاں پر کوئی انٹر کالج نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ سیکرٹری ایجوکیشن ۔ Kindly اس کو دیکھیں ۔

جناب راجہ محمد بشارت ۔ جناب والا ۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا یہ موقف ہوگا ۔ کہ واہ آرڈیننس فیکٹری میں کالج موجود ہے ۔ اس لئے دو میل کے ایریا میں نیا کالج نہیں کھل سکتا ۔ لیکن میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ واہ آرڈیننس فیکٹری کالج میں صرف آرڈیننس فیکٹری کے ملازمین کے بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے ۔ باہر سے کسی بچے کا داخلہ نہیں ہوتا ۔ اس لئے ہماری دس یونین کونسلیں اس کمیٹی کے ساتھ منسلک ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ وہ دیکھ لیں گے ۔ اس کی حقیقت کو بھی دیکھ لیں گے اور اس سلسلہ میں مدد کرنے کی کوشش کریں گے ۔ اچھا جی ۔ ایک کوئی صاحب جو گزشتہ تین دن سے نہیں بولے ۔ میں چاہتا ہوں نئے ممبران کی حوصلہ افزائی ہو اچھا آپ آئیے ۔

خان محمد ظفر اللہ خان ۔ وائس چیئرمین ضلع کونسل بھکر

جناب چیئرمین چند ایک مسائل ہیں ۔ بھکر ایک غریب ضلع ہے اس کے اندر ایک انڈسٹریل اسٹیٹ اور ایک ٹیکنیکل کالج کا قیام ضروری ہے اس کے علاوہ بھکر ضلع greater تھل میں واقع ہے وہاں پر نخود کی فصل پاکستان کی کل پیداوار کا 80 فیصد ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ وہاں پر

گورنمنٹ کا کوئی تحقیقاتی ادارہ نہیں ۔ حالانکہ وہاں پر تحقیقاتی ادارہ ہونا چاہیے تھا ۔ یہ تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں موجود ہے جس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا نہ وہ ہمیں وہاں کوئی مشورہ دیتے ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس آ کر مشورہ دیتے ہیں اس لئے مانچھرہ کے مقام پر ایک تحقیقاتی ادارہ بنایا جانا بہت ضروری ہے دوسرا جناب والا ہمارے ضلع کی کل آبادی 7 لاکھ کے قریب ہے لیکن ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر پر کوئی ہسپتال موجود نہیں ہے ۔ اگر ہسپتال ہے تو اس کی شکل ہسپتالوں والی نہیں جناب سیکرٹری ہیلتھ صاحب اس کا معائنہ کر چکے ہیں اس کے علاوہ تحصیل ہیڈ کواٹر مانچھرہ پر اور کلور کوٹ پر کوئی ہسپتال واقع نہیں ہے ہمیں اس کے بغیر کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ ایک عام آدمی کو ایک ایکسرے کے لئے دو دو دن پھرنا پڑتا ہے اور بڑی مشکل سے وہ ایک ایکسرے حاصل کر پاتا ہے ۔

جناب چیئرمین :- کیوں بھئی ۔ سیکرٹری ہیلتھ نہیں ہیں تو پھر

- Then Health Minister you will cover it in your sum up please we will give you the opportunity.

خان محمد ظفر اللہ خان ۔ اس کے علاوہ جناب والا تحصیل کلور کوٹ کے ہیڈ کوارٹر پر اور مانچھرہ کے ہیڈ کوارٹر پر کوئی انٹر کالج برائے طلباء و طالبات نہیں ہے ۔ اس کا اجراء بہت ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ ایک اور ضروری مسئلہ یہ ہے کہ آباد کاری سکیم کے تحت 1952ء میں جن آباد کار ان کو رقبے الاٹ کئے گئے تھے ۔ انہوں نے 20 سال کے عرصہ میں گورنمنٹ کو اقساط واپس کرنا تھیں ۔ سال 1972ء میں ان کو حقوق ملکیت دئیے جانے مناسب تھے لیکن اب 1984ء ہے ابھی تک انہیں حقوق ملکیت نہیں دئیے گئے نہ جانے ان کو کب حقوق ملکیت ملیں گے ۔ اس ضمن میں بورڈ آف ریونیو کو ڈائریکٹ کیا جائے ۔ کہ وہ ایسے طریقہ کار وضع کرے کہ وہ کاشتکار باقی اقساط ادا کر سکیں ۔ یہ جن آباد کاران کی طرف بقایا جات نہیں ہیں ۔ ان کو فوری طور پر حقوق ملکیت دئیے جانے کے مناسب بندوبست فرمائیں ۔ علاوہ ازیں جناب والا سیم کا مسئلہ ہے خوشاب کے ایک مقام آدھی کوٹ پر سیم کا ایک پراجیکٹ ہے ۔ اور اس کے ساتھ ضلع بھکر کا علاقہ ہے adjacent لیکن وہ علاقہ سیم سے متاثر ہے ۔ خدا جانے وہ آدھی کوٹ کی چلتے چلتے کیوں بند ہو گئی ہے ۔ اس میں کوئی کرپشن ہوئی ہے ۔ یا کوئی اور گھپلا ہوا ہے ۔ بہر حال اگر وہ سکیم چلتی رہتی تو ہمارے علاقہ کو بہت فائدہ پہنچ سکتا تھا

اس سلسلہ میں میری گذارش یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بھکر کے ایک علاقہ جھنگاں والا کو بھی اس سکیم میں شامل کیا جائے ۔ تاکہ وہاں پر بھی سکیم کا خاتمہ ہو سکے ۔

اس کے علاوہ میری ایک گذارش ہے ۔ کہ ہمارا علاقہ بہت پسماندہ ہے ۔ میڈیکل کالجوں اور انجنیئرنگ یونیورسٹی میں ہماری سیٹوں کا کوٹہ بڑھایا جائے ۔ تاکہ ہمارے پسماندہ علاقے کے لوگ تعلیم حاصل کر سکیں اور ان کو صحیح نمائندگی مل سکے ۔

جناب ظفر احمد بندیال —چیئرمین ضلع کونسل خوشاب

جناب والا سکیم کے متعلق میں اتنا عرض کروں گا ۔ کہ ضلع خوشاب کا تقریباً آدھا رقبہ سیم زدہ ہو چکا ہے ۔ اور تھور کی وجہ سے ساری زمین بیکار پڑی ہوئی ہے ۔ سیم کے لیے کوئی نالہ تجویز کیا جائے اتنی ہی ہماری شکایت ہے ۔ اور اتنی ہی گذارش ہے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ ۔

چوھدری حاکم علی — چیئرمین ضلع کونسل قصور

جناب والا ہمارے علاقہ کا ایک تہائی حصہ سیم اور تھور کی نذر ہو گیا ہے ۔ روھی نالے اور ڈرینیں 66_1965ء میں نکالی گئی تھیں ۔ آج تک ان کی صفائی نہیں کی گئی ۔ اگر ان کو صاف کیا جائے تو کھیتوں کا پانی ان میں چلا جائے ۔ اور اسطرح وہ دریائے راوی میں خارج بھی ہو سکتا ہے ۔

دوسرا ہمارا سڑک کا معاملہ ہے ۔ جو کہ دفاعی نقطہ نظر سے باڈر بیلٹ پر واقع ہے ۔ یہ تھینگ موڑ سے کنگن پور تک ہے اور بہت ضروری ہے ۔ یہ تقریباً 11 میل کا فاصلہ ہے اور سڑک کوٹ رادھا کشن تا لمبے جاگیر جس کا فاصلہ تقریبا 13 میل ہے ۔ دونوں سڑکوں کی حالت خراب ہے ۔ براہ مہربانی یا تو دونوں سڑکیں حکومت خود اپنی تحویل میں لے لیں یا ان کی مرمت کے لئے خصوصی فنڈ مہیا کرے ۔ ان دونوں سڑکوں کی فوری مرمت اس ضلع کے لئے بے حد سود مند ہے ۔

اس کے علاوہ میری دوسری گذارش یہ ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کو جو 100 میل سڑک ملی تھی ۔ وہ ابھی 24 میل بنی ہے لیکن اس دو سال میں جو بنی ہے ۔ وہ بھی ٹوٹنا شروع ہو گئی ہے اگر اس سلسلہ میں بھی جناب کوئی احکام جاری کر دیں تو ہمارے لئے بہتر ہوگا ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ راجہ جنگ کی آبادی 60 ہزار نفوس پر مشتمل ہے ۔

جناب چیئرمین—کسی جگہ ۔

چوہدری حاکم علی — راجہ جنگ ضلع قصور میں واقع ہے ۔ جناب والا ، وہاں پر کوئی انٹر کالج نہیں ہے ۔ اگر آپ اس کے لئے منظوری دے دیں ۔ تو یہ آپ کی نوازش ہوگی ۔ جناب والا ۔ یوں تو ہمیں پسماندہ کہا جاتا ہے ۔ ہمارا ضلع پانچ میل باڈر ایریا میں واقع ہے ۔ وہاں پر نہ تو کوئی انڈسٹری ہے ۔ نہ ہی ہم وہاں پر ٹیکس لگا سکتے ہیں ۔ نہ ہی ہمارے پاس اثاثے ہیں ۔ ہمارے لئے براہ مہربانی کوئی خصوصی فنڈ مہیا کئے جائیں اور آپ کی عین نوازش ہو گی ۔

جناب چیئرمین—یہ جو 24 میل کی بات کر رہے تھے ۔ اس سلسلہ میں آپ کچھ کریں گے ۔؟

سیکریٹری مواصلات و تعمیرات—جناب والا اس کے لئے ٹھیکے کینسل کئے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین—وہ تو کہہ رہے ہیں ۔ کہ دوسال بھی نہیں ہوئے ہیں کہ سڑک ٹوٹ گئی ہے ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ 24 میل بنی ہے ۔ اس کو بھی پھر سے بننا ہے ۔

سیکریٹری مواصلات و تعمیرات—جناب والا اس سلسلہ میں ٹھیکے کینسل کئے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین—نہیں یہ جو 24 میل کا ذکر کر رہے ہیں ۔ اس کی انسپکشن آپ کروا دیں گے ۔ Wi llbe possaible to put it right

سیکرٹری مواصلات و تعمیرات— جناب والا 24 میل کی انسپکشن کروا دیں گے ۔

جناب چیئرمین— It will be. That is very nice

وزیر مواصلات و تعمیرات—جناب والا یہ سڑک تو ہمارے لئے درد سر بنی ہوئی ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سلسلے میں ہم نے کچھ آدمی بھی نکالے ہیں ۔ کچھ ٹرانسفر بھی کئے ہیں اور بہت کچھ کیا ہے ۔

جنابچیئرمین—اچھا یہ وہی سڑک ہے ۔ I know یہ 37 لاکھ والی سڑک ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات—جی ہاں

جناب چیئرمین—شکریہ ۔

جناب محمد ارشاد—(وائس چیئرمین ، ضلع کونسل سیالکوٹ) ۔ جناب والا سیالکوٹ کا زیادہ علاقہ بارانی ہے اور اس کے ساتھ تحصیل پسرور نارووال اور شکر گڑھ میں زیر زمین پانی کی سطح اتنی گہری ہے کہ عام ٹیوب ویل سے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے پانی کی سطح تقریباً دو ڈھائی سو فٹ نیچے واقع ہے ۔ پسرور اور نارووال کی زمین تو کافی زرخیز ہے اگر پانی کی سہولت مل جائے تو پسرور میں لگی ہوئی شوگر مل کو گنا سپلائی کر سکتے ہیں اور اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے علاقہ کے لوگوں کی معاشی حالت میں بھی تبدیلی لا سکتے ہیں اس لئے میری گذارش ہے کہ ٹربائین سسٹم شروع کیا جائے یا پھر عام ٹیوب ویل کی طرح ٹربائین میں بھی subsidy دی جائے اس طرح اچھے نتیجے نکل سکتے ہیں ۔

دوسرا جناب والا نارووال تحصیل میں ایک ہی ڈگری کالج ہے ، کمرے بھی ناکافی ہیں ہوسٹل تو موجود ہی نہیں ۔ اس لئے تحصیل کے دور دراز کے آئے ہوئے طلباء کو بسوں پر واپس جانا پڑتا ہے ۔ بعض اوقات حادثات بھی رونما ہو جاتے ہیں اگر نارووال کالج کیلئے ہوسٹل مہیا کر دیا جائے تو ہمیں ایک بہت بڑی تکلیف سے نجات مل سکتی ہے ۔

جناب چیئرمین — کیوں احمد صاحب؟ Narowal is big place.

A famous place.

سیکرٹری تعلیم — جی ہاں یہ بڑا deserving case ہے ۔

جناب چیئرمین — It is a war affected place.

سیکرٹری تعلیم- ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس ہوسٹل کی تعمیر کیلئے فنڈز کی پرویژن ہو جائے لیکن اس سال بھی ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اسلئے اگلے سال اس ہوسٹل کی تعمیر کیلئے کوشش کریں گے ۔

جناب چیئرمین — اگلا سال تو آگیا ۔ دو دن ہوگئے ہیں ۔

سیکرٹری تعلیم — جناب والا میں اگلے مالی سال کی بات کر رہا ہوں ہم تو مالی سال کو نیا سال سمجھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین — ٹھیک ہے ۔ جناب سیکرٹری تعلیم فرما رہے ہیں کہ اگلا سال ابھی نہیں آیا ۔

جناب محمد ارشاد — جناب اگر آپ فرما دیں تو شاید اگلا سال آ جائے نعرہ ہائے تحسین اسکے علاوہ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ بھی ایک کرائے کی عمارت میں ہے اس کیلئے بھی اگر عمارت مہیا کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اسکے بعد محکمہ تعلیم کے لئے میری ایک تجویز ہے کہ پرائمری سکولوں کا ہم بہت زیادہ اجراء کر رہے ہیں ان کو کم کرکے جاری شدہ سکولوں کی حالت بہتر بنائی جائے ۔ شکریہ

جناب چیئر مین — اب ایک دو کڑاکے دار تقریریں ہونی چاہیں میرؤں میں سے کوئی کڑاکے دار تقریر کر سکتا ہے ؟ یا سب ہی کر سکتے ہیں

چوہدری منور حسین تارڑ (وائس چیئرمین ' ضلع کونسل ، گجرات) جناب والا گزارش ہے کہ منڈی بہاؤالدین بہت بڑا سب ڈویژن ہے اور اس کا پنجاب میں پہلا نمبر ہے۔

جناب چیئرمین یہ تو پھر جغرافیہ ہو گیا ۔

چوہدری منور حسین تارڑ
جی ہاں اس میں ایڈیشنل سیشن جج ہونا چاہیئے کیونکہ جناب والا گاؤں بہت دور ہیں اور لوگوں کو سو میل کے فاصلے پر گجرات جانا پڑتا ہے تو میری اس سلسلے میں عرض ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں ایڈیشنل سیشن جج مقرر کر دیں اس سے لوگوں کو بہت سہولت ہو جائے گی۔

میاں منظور احمد وٹو (چیئرمین ۔ ضلع کونسل اوکاڑہ) ۔
جناب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب و وزیر بلدیات ۔ میں آپ حضرات کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا کہ میں اپنی بات کر سکوں کیونکہ جناب والا ۔ یہ اختتامی اجلاس ہے اس لئے میں آپ کی اجازت سے چاہتا ہوں کہ عرض کروں کہ آپ کی موجودگی نے اور آپ کی ذاتی کاوش نے اس ایوان کی کارروائی کو بیحد مفید بنا دیا ہے اور اس کے لئے آپ کی کوششیں قابل تحسین ہیں ۔ جناب والا مجھے یہ کہنے دیجئے کہ ملک اللہ یار صاحب نے بھی آپ کی عدم موجودگی میں اس ایوان کی کارکردگی کو نہایت خوبصورت انداز میں conduct کیا ۔

اب جناب والا میں اپنے ضلع کے مسائل کا ذکر کرونگا جو اگرچہ بیحد گھمبیر ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس چھٹے پانچ-سالہ منصوبے پر میں اپنی بات کروں اور چیئرمین پی۔ اینڈ۔ ڈی جانتے ہیں کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے وہ مسکرا رہے ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چھٹا پانچ سالہ منصوبہ جناب چیئرمین - پی - اینڈ ڈی نے نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ٹوٹل allocation 422 کروڑ میں سے 27 فیصد خرچ ہو چکا ہے لیکن 25 دسمبر کے پاکستان ٹائمز میں دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ 13-4 فیصد خرچ ہوا ہے تو اگر وہ پاکستان ٹائمز کی غلطی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ چیئرمین پی اینڈ ڈی کو یہ غلطی ٹھیک کروانی چاہیئے اور اگر وہ صحیح ہے تو پھر 1983-84ء کے اے۔ ڈی۔ پی کی implementation کی رفتار نہایت سست ہے اور اس کو تیز کرنا چاہیئے اور اس کے لئے کوارڈینیشن کمیٹیوں کو خصوصی اختیارات ہونے چاہیں تاکہ وہ مقامی افسروں سے اس کی implementation کروا سکیں۔

جناب والا۔ کہیت سے منڈی تک سڑکوں کے متعلق گذارش کروں گا کہ میچنگ گرانٹس کی سکیمیں حکومت پنجاب کی بہترین سکیمیں ہیں اور ان سکیموں کی بدولت دیہی ترقی اور دیہی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی رونما ہو رہی ہے جیسا کہ آپ نے بھی فرمایا ہے کہ مقامی طور پر عمل درآمد کرواتے وقت میچنگ گرانٹ کی سکیموں کو مرکز وائز تقسیم کر دیا گیا ہے جس کا حسب خواہش impact نہیں ہو گا تو اس کو اگر ڈسٹرکٹ وائز رہنے دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر منصوبہ جات بن سکیں گے بجائے اس کے کہ مرکز وائز تقسیم کو دیا جائے اور تھوڑے تھوڑے پیسے بانٹ دیئے جائیں۔

اس کے علاوہ جناب والا۔ بجلی کی فراہمی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے چالیس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اس سلسلے میں میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اگر مقررہ حد کو آدھا میل سے بڑھا کر دو میل کر دیا جائے تو ویلیج الیکٹریفیکیشن کی سکیموں پر بہتر انداز سے عملدرآمد ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ میں ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے کنکشن دینے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلے میں جناب والا میں یہ کہوں گا کہ انڈیا میں

اس کے لئے فکسڈ ریٹس ہیں اور ہمارے جو بل آتے ہیں یہاں جو اراکین تشریف فرماتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ بجلی کے بل عجیب انداز میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں ۔ مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی ہم کہتے ہیں کہ فکسڈ ریٹ کر دیں جو واپڈا والوں کو convenient ہیں اور جو آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ فکسڈ ریٹس ہونے چاہیں وہ آپ فکس کر دیں وہ ہم دینے کو تیار ہیں لیکن خدارا فکس کر دیں ۔

اس کے بعد میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیم میں خواندگی کی شرح جناب چیئرمین بی اینڈ ڈی نے 24 فی صد بتائی ہے یہ بڑی افسوسناک ہے اگرچہ حکومت پنجاب کی مساعی قابل قدر ہے اور ان کے کہنے کے مطابق 29 ہزار پرائمری اسکولوں کا اجراء ہو چکا ہے تو اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے اس کی بہتر implementation کے لئے میں یہ کہوں گا کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ upgradation of schools and opening of new primary Schools for girls and boys providings Buildings for the schools کے لیے تمام اضلاع میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی لیکن جناب والا ۔ اس کی implementation بہتر طور پر نہیں ہو رہی اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں پرائمری اسکول موجود ہے اور اس میں دو سو بچے تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہیں لیکن ان میں سے تیس بچے اسکول جاتے ہیں اور 170 بچے گلیوں میں پھرتے ہیں ۔ میں جناب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ لازمی تعلیم کا ایک قانون موجود تھا کہ جو والدین اپنے school going age کے بچوں کو اسکول میں نہیں بھیجتے تھے تو متعلقہ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب ان کے بارے میں عدالت مجاز کو رپورٹ کر دیتے تھے اور ایک تاریخ پڑنے پر وہ والدین اپنے ہونہار بچوں کو جو مویشی چرا رہے ہوتے تھے کو اسکول بھیج دیتے تھے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ بچے جو اس وقت پہلی جماعت میں تعلیم حاصل نہیں کر رہے بیس سال کے بعد پاکستان کے کتنے ذمہ دار شہری بنیں گے تو جناب والا ۔ یہ امر انتہائی قابل غور ہے ۔
اور ان بچوں کو سکولوں میں بھجوانا انتہائی ضروری ہے

میں اس سے آگے آب رسانی کی سکیموں کے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ واٹر سپلائی کی مد میں 36 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اس کا اگر نصف کر دیا جائے کہ جہاں کڑوا پانی ہے وہاں واٹر سپلائی کی سکیمیں ہو جائیں اور جہاں کڑوا پانی نہیں ہے وہاں دیہاتوں میں

سیوریج اور ڈرینج کی سکیمیں ہو جائیں اس کی allocation اگر نصف نصف ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑے مفید نتائج نکل سکتے ہیں علاقائی عنصر کے ہیڈ کے تحت آپ کی گورنمنٹ نے پسماندہ علاقے کو ترقی دینے کے لیے ایک جامع منصوبہ بنایا ہے تو اس میں جو علاقے آپ نے رکھے ہیں ان میں کچھ اور علاقوں کو شامل کرنا چاہیئے میں خود عرض نہیں کروں گا اگر میں یہ کہوں کہ اوکاڑہ ضلع میں دریائے ستلج کے کنارے جو لوگ آباد ہیں اور جو لوگ دریائے راوی کے کنارے آباد ہیں وہ زندگی کی ابتدائی ضروریات سے بھی محروم ہیں تو جناب والا ۔ میں یہ التماس کرونگا کہ اس علاقائی عنصر میں ضلع اوکاڑہ کے دریائے ستلج اور دریائے راوی کے کنارے کے لوگوں کو شامل کیا جائے ۔

زراعت کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ محکمہ زراعت کاشعبہ واٹرمینجمنٹ کا شعبہ ہے اس کی بہت اچھی کارکردگی ہے اور یہ زمینداروں کے سو فیصد فائدہ میں ہے اس کے علاوہ پنجاب سیڈ کارپوریشن جو زراعت کا شعبہ ہے وہ بھی ابحد مفید ہے ہم گندم میں یہ رزلٹ حاصل نہ کر سکتے اگر پنجاب سیڈ کارپوریشن معرض وجود میں نہ آتی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گا کہ ساھیوال کے لیے آٹھ کروڑ روپے کا جو پلانٹ ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہے اس کی طرف نظر دوڑانی انتہائی ضروری ہے اس کے علاوہ ھماری کپاس کی فصل تباہ ہو گئی ہے اس کے متعلق ضرور سوچنا چاہیئے کیونکہ اگر ھماری تحقیق کا ادارہ دو سال پہلے کاٹن کی اس نایاب قسم کے بارے میں سوچ لیتا اور یہ approve ہو جاتی تو جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کاٹن میں یہ بحران کبھی نہ آتا اس وقت پنجاب بھر میں جن لوگوں نے کاٹن کی یہ نایاب nayab قسم کاشت کی ہے ان کی بہترین crops ہیں اور جنھوں نے 7-5 کاشت کی ہے ان کی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں ۔

سب سے آخر میں میں یہ عرض کرونگا کہ سکارپ کے متعلق بہت سی باتیں کی گئی ھیں اوکاڑہ میں میں نے دیکھا ہے کہ سکارپ کے ٹیوب ویلوں پر حکومت نے کروڑوں روپیہ خرچ کیا لیکن وہ سارے کے بارے تہہ سال ھیں اور ان کی کارکردگی صفر کے برابر ہے جہاں ھمارے سیم زدہ علاقے ھیں وھاں سکارپ کی سکیمیں بناتے وقت اور بھی سکیمیں سوچنا ہوں گی کیونکہ سکارپ کے ٹیوب ویل لگانے سے سیم ختم نہیں ہوئی میں نے اوکاڑہ اور باقی اضلاع میں بھی دیکھا ہے یہ ٹیوب ویل بیکار پڑے ہیں اور

چلتے نہیں ہیں اس کے علاوہ راجباہوں پر پانی کو سپورٹ دینے کے لیے جو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں جہاں نشیبی پانی ہے وہاں وہ ٹیوب ویل بھی بیکار پڑے ہیں صرف ان وجوہات کی بنا پر کہ ان ٹیوب ویلوں کو آپریٹ کرنے والے محکمہ آبپاشی کے ایس ۔ ڈی ۔ او ۔کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے وہاں مقامی طور پر اگر ابتداء میں consnmers ان ٹیوب ویلوں کا چارج دے دیتے اور ان کے ذمہ ڈال دیتے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ٹیوب ویل چلتے رہتے اور ان میں کوئی بھی خرابی واقع نہ ہوتی اور ان سے پورا فائدہ اٹھا جا سکتا تھا ۔

جناب چیئرمین — ہم کیوں نہیں اس کو consider کرتے اور میں اتنے زیادہ ہیڈ کوارٹرز کیوں ہیں every body is in Lahore Traditional

وزیر آبپاشی —(جناب غضنفر محمد خان— جناب والا ۔ لاہور میں ان کے Traditional دفاتر ہیں ۔

جناب چیئرمین — صوبائی کونسل پنجاب ۔ نہیں انکے کوئی traditional دفاتر نہیں ہونے چاہیں جن کو فلیڈ میں کام کرنا ہے ان کو فیلڈ میں ہونا چاہئیے ۔

وزیر آبپاشی — جناب والا ۔ ۔ وہ ایس ۔ ڈی ۔ او کے بارے میں فرما رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین — ایس ۔ ڈی ۔ او یہاں کیا کرتا ہے کام تو اس کا اوکاڑہ میں ہے یا اور کہیں ہے آپ اسکو review کریں ان کے ہیڈ کوارٹرز لاہور سے شفٹ کریں ۔ why too many headbuarter کوئی وجہ نہیں کہ یہ ڈائریکٹر وغیرہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ in Lahore لاہور میں کیا کرتے ہیں ویسے ۔

Your Extension Service is therefore, bad whother it is about Irrigation, whether it is about Agriculture. Extention Services and Services.

میاں منظور احمد وٹو — جناب والا ۔ آخر میں میں ایک بڑے اہم ، بڑے دیرینہ اور بڑے سنگین مسئلے پر عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ مسئلہ بارڈر کے درختوں کا ہے ۔ پاک و ہند سرحد کے پانچ میل کے اندر مالکان زمین درخت کاٹنے کے مجاز نہیں ۔ جب انہیں اپنے implements بنانے کے لئے درخت کاٹنے کی ضرورت پڑتی ہے تو انہیں

اس کے لئے آرمی کے مقامی کمانڈر سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے ۔

جناب چیئرمین — یہ مسئلہ تو ہم نے smoothen out کیا تھا ۔ آپ کو یاد ہوگا ، منسٹر فاریسٹ ، آپ اس کو دیکھیں کہ یہ وہاں پر implements کیوں نہیں ہورہا ؟

وزیر جنگلات — (جناب غضنفر محمد خان) جو presidential Directive کی فائل ہے وہ آپ کو put up ہورہی ہے ۔ بارڈر ایریا کے صرف درخت ہی نہیں ، اور چیزیں بھی اس میں شامل ہیں ۔

جناب چیئرمین — درخت ہی نہیں ہیں ، یہ movement کی چیزیں ہیں ، development کی ہیں ۔ تو ہم نے اس کو ایک package دے رہے ہیں ۔ لیکن اس مسئلے پر ہم نے ان سے خاص طور پر کہا تھا کہ آپ مہربانی کریں اور ان لوگوں کو وہاں سہولتیں دیں ۔

وزیر جنگلات — وہ فائل آپ کے پاس چلی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین — وہ فائل آپ کو نکال دیں گے آپ دوبارہ گھنٹے میں دیکھ لیں ۔ کیونکہ یہ genuine تکلیف ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ بس جناب ۔

میاں منظور احمد وٹو — یہ مسئلہ جی ایچ کیو کا ہے اور میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ بارڈر ایریا میں ہر جو درخت ہیں ڈیفنس کے لئے چاہئیں ، وہ درخت وہاں موجود نہیں ہیں ۔ کیونکہ درخت لگاتا ہی کوئی نہیں ۔ جب مالک کاٹ نہیں سکتا تو لگائے کیوں وہاں سرے سے درخت ہیں ہی نہیں ۔

جناب چیئر مین — یہ ہم نے کہا تھا کہ آپ ایک درخت کاٹیں وہ اب کو دس درخت لگا دیں گے ۔ no problem یہ ہونا چاہیے ۔ اب میرا خیال ہے کہ ختم کریں ۔ کیونکہ ساڑھے چار بج رہے ہیں ۔ sum up کرنا ہے اور اس میں کوئی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا ۔

میاں سجید اکبر فاروقی — (چیئرمین ، میونسپل کمیٹی ، گجرات) میں کچھ نکات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ شاید وہ متعلقہ ہوں ۔ مختصر کرونگا ۔

جناب چیئرمین — پکی بات ہے یا ویسے ہی ہے۔

میاں مجید اکبر فاروقی — پکی بات ہے۔ جناب والا۔ آپ بھی اس میں بہت زیادہ Interested ہیں کہ ٹاؤن پلاننگ ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر جس طرح ہمارے شہر بڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین — اس پر احکامات جاری ہو چکے ہیں اور ہم ہر ٹاؤن کی پلاننگ کر رہے ہیں۔

میاں مجید اکبر فاروقی — اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے سرکولر آتے رہتے ہیں لیکن اگر آپ ایک پینل ٹاؤن پلانرز کا بنادیں جس سے ہمیں کچھ آئیڈیا ہو جائے کہ اس کے اخراجات ہمیں کس طرح برداشت کرنے پڑیں گے اور qualified planners کا پینل بھی ہمارے سامنے ہو کہ ہم نے ان میں سے ہی لینے ہیں۔

جناب چیئرمین — چیئر مین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، ہاؤسنگ پلاننگ، میرا اس پر بڑا تفصیلی نوٹ ہے اور اس میں میں نے یہی کہا ہے کہ porper town planning کریں اور دیکھیں کہ ہمارے شہر آئندہ پینتیس چالیس سال میں کیا صورت اختیار کریں گے اور اس کی پلاننگ بھی آج سے کریں۔ کچھ جو کیے ہوئے ہیں، ان پر نظر ثانی کریں اور ان کو update کریں۔ تاکہ یہ چیز درست ہو جائے۔

میاں مجید اکبر فاروقی — physically on the spots ہو تو ٹھیک ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پرسوں میں نے ہی مصالحتی عدالتوں کا ذکر کیا تھا۔ کونسلرز کو یا یونین کونسلوں کے چیئرمین صاحبان کو پاورز ہیں اس کے متعلق میرا نکتہ نظر یہ تھا کہ اس پر صحیح عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ یعنی جو پاورز کونسلرز کو یا یونین کونسلوں کے چیئرمین صاحبان کو ملی ہیں وہ عملی طور پر ان کے پاس نہیں ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ جن کو بہت چھوٹے چھوٹے جرائم کہا جاتا ہے ان میں انہیں مداخلت کا حق ہے۔ لیکن وہی کرائمز پولیس کی اصل آمدن کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی نے پولیس کے پاس جا کر ایک شکایت کی کہ فلاں آدمی نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ تو شام کو سات بجے پولیس مین آیا اور اس کو پکڑ کر لے گیا۔ رات کو سودا کیا اور صبح چھوڑ دیا۔ اصل کرائمز وہی ہوتے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا تھا کہ اگر اس طرح exclusively bifurcate

کر دیا جائے کہ وہ پاورز صرف اس مصالحتی عدالت کے پاس ہوں گی یا صرف پولیس کے پاس ہوں گی ۔

Police should not be allowed to interfere in those crimes or in those affairs.

میرا ذاتی خیال یہ ہے جب میں ذکر کرتا ہوں Law and order situtlon. یا common man کا جو لوگوں میں پیدا ہوتی ہے تو وہ یہی ہے کہ frustration جس کی کہیں پہنچ (reach) نہیں اگر اسے ایک کنسٹیبل تھانیدار کے حکم سے پکڑ کر ....

Mr. Chairman: I have understood the point. Minister for Law and Next point. your sit down yourself and discuss and come back to me. Next point.

میاں مجید اکبر فاروقی—میرا تیسرا پوائنٹ گجرات کے حوالے سے ہے ۔ آپ نے مہربانی فرمائی تھی اور وہاں over head bridge کی اجازت دی تھی اس کے ٹینڈر بھی ہو رہے ہیں ۔ ابھی جب آپ سے وقت ملیں گے تو میں اس کا ذرا تفصیل سے ذکر کروں گا ۔

جناب چیئرمین—بس پھر وہیں کریں گے ۔ یہ وہیں کی بات ہے۔

میاں مجید اکبر فاروقی—ٹھیک ہے جی ۔ بہت بہت شکریہ ۔

الحاج چوھدری محمد حیات—جو 130 دفاتر میاں صاحب نے لئے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین—میاں صاحب تو آج بولے ہی نہیں ۔

میاں شجاع الرحمن—(میئر لاہور میونسپل کارپوریشن) ٹرکوں کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے seal کئے ہیں یہ کمشنر صاحب سے کروائے گئے ہیں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز نے جتنے آدمیوں کے لیے منظور شدہ پلاٹ بنا کر ہمیں بھیجے تھے ان کو لائسنس جاری کر دئے گئے ان کی کل تعداد 85 تھی جس میں سے 55 کو 1970 ء میں پلاٹ دے دیے گئے تھے اور 29 کو 1980 میں دیئے گئے ۔ لیکن ان لوگوں نے یہ کیا کہ پلاٹ بھی ہم سے سستے وصول کر لیے ۔ جو پانچ لاکھ روپے کی ایک کنال زمین تھی وہ ایک کنال زمین انہیں 90 ہزار روپے میں دی گئی اور جس جگہ سے انھوں نے اٹھ کر وہاں جانا تھا وہاں بھی اپنا کاروبار یا تو اسی نام پر جاری رکھا یا نام بدل کر دوبارہ وہی کام شروع کر

دیا - جگہیں بھی ساری encroachment ہیں - باغ میں انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے - نمبر ایک ہو گئے encroachment اور دوسرا پلاٹ بھی انہوں نے علیحدہ لے لیا اور اس کے باوجود وہاں یہ اتنا کاروبار کرتے ہیں کہ ہماری جو سو فٹ کی سڑک ہے کسی بھی وقت آپ دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں اس میں سے ساٹھ ستر فٹ سڑک ان کے قبضے میں ہوتی ہے - وہاں سے گزرنے والے لاہور کے کم از کم بیس تیس لاکھ شہریوں کو اتنی problem ہے کہ وہ وہاں سے نہیں گزر سکتے - نہ تانگہ گزر سکتا ہے اور اور نہ کار اور نہ کوئی آدمی گزر سکتا ہے - اور بچوں کو سکول جانے میں جتنی تکلیف ہوتی ہے اس کا اندازہ وہ بچے ہی لگا سکتے ہیں یا ان کے والدین -

جناب چیئرمین - اس میں تو آپ کی مدد کرنی چاہیے -

میاں شجاع الرحمان - جب ہم نے ان سب کو پلاٹ دے دیے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنی جگہ پر جائیں - وہاں انہوں نے ورکشاپیں بنا لی ہیں دکانیں بنا کر کرائے پر دے دی ہیں اور اپنا کاروبار اٹھا کر وہاں نہیں لے گئے -

جناب چیئرمین - یہ تو درست ہے -

میاں شجاع الرحمان - یہ تو تمام لاہور کے شہریوں کا مطالبہ ہے - انہیں چاہیے کہ یہ اپنے اڈے اٹھا کر وہاں لے جائیں - ورنہ ہم بقایا کو بھی کل سے seal کرنا شروع کر دیں گے (نعرہ ہائے تحسین) - اور انہیں وہاں جانا پڑے گا -

جناب سراج قریشی - جناب والا - میاں صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں - یہ ناجائز تجاوزات کر کے بیٹھے ہیں -

جناب چیئرمین - میاں صاحب - اب دوسری بات ہو جائے -

میاں شجاع الرحمان - دوسرے بھینسوں کا ذکر کیا گیا تھا - انہیں پلاٹ الاٹ کر دیے گئے ہیں ہم نے ساٹھ ستر فی صد بھینسوں والوں کو نکال کر وہاں ان کی جگہوں پر پہنچا بھی دیا ہوا تھا - مگر الیکشن کے دنوں میں ان پر کچھ زیادہ ... (قہقہے) -

آوازیں - ووٹ لینے تھے - اس لیے -

میاں شجاع الرحمان — جناب لمں میں ذرا نرمی ہوگئی ہے ۔ جو ایک vigilance کے تحت تھی ۔ یہ ووٹنگ کا معاملہ نہیں ہے ۔ کیونکہ ان کے اتنے زیادہ ووٹ نہیں تھے ۔ جس کے متعلق یہ سوچا جائے ۔ کہ انہوں نے ووٹ دینے تھے ۔ ہم نے vigilance کی یہ رعائت کارپوریشن کی طرف سے رکھی ہوئی تھی وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی طرف سے نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ دو تین بھینسوں میں شہر میں آ گئے اب انشاءاللہ ہم دوسرا پروگرام بنا رہے ہیں سارا پروگرام طے ہو گیا ہے اور فروری کے آخری 15 دنوں سے پہلے ہم سو فیصد بھینسوں کو شہر سے نکال دیں گے ۔ اور اس کے بعد واپس نہیں آنے دیں گے ۔ (تالیاں) میں ایک ضروری پوائنٹ پیش کرنا چاہتا ہوں اپنی چونگیوں کو نیلام کرتے وقت ہمیں پچھلے سال ایک مشکل پیش آئی تھی ۔ کہ اس پر 3% Advance Income Tax لگایا گیا تھا ۔ اس کا سب سے بڑا نقصان بلدیاتی اداروں کو پہنچا ہے کیونکہ ٹھیکیدار صاحبان 3% کم بولی دیتے ہیں ۔ جس سے ہر بلدیاتی ادارے کو نقصان پہنچا ہے ۔ حالانکہ انکم ٹیکس کے قانون میں ایڈوانس ٹیکس لینے کا طریقہ کار موجود ہے ۔ وہ انہوں نے اس سے وصول کرنا ہے ۔ جس نے ہم سے ٹھیکہ لیا ہے اور وہ باقاعدہ اپنے انکم ٹیکس کے حساب میں پیش بھی کرتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ وہ بلدیاتی اداروں کو یہ کہیں کہ وہ 3% Advance Income tax جمع کرائیں ان کو چاہئے کہ اس کا حساب کتاب ان سے لیں اگر انہوں نے منافع کمایا ہے تو اس منافع کے ساتھ انکم ٹیکس وصول کریں ۔ ہوا یہ ہے کہ 3% کے چکر میں ٹھیکیدار کو 3% کا فائدہ ہو گیا ہے اور محکمہ انکم ٹیکس کو بھی انکم ٹیکس نہیں ملے گا 2/4 ماہ کے بعد مئی میں دوبارہ نیلامی ہونی ہے اس لئے اس سے پہلے فیصلہ ہو جانا چاہئے ۔

جناب چیئرمین — یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔

میاں شجاع الرحمن - اور اس میں کئی نیلامیاں بھی نہیں ہو سکیں تھیں ۔ دوسرے جناب لاہور میں جو رجسٹریاں مکانوں اور زمینوں کی کرائی جاتی ہیں رجٹریشن ایکٹ کے مطابق ہوتی ہیں ۔ اس میں اڑھائی فیصد حصہ بلدیاتی اداروں کو ملتا ہے اور 10 فیصد پنجاب گورنمنٹ کو ۔ لیکن اس میں ہوتا یہ ہے کہ اگر کوئی جائیداد 5 لاکھ روپے کی بیچ رہا ہوتا ہے تو وہ رجسٹری 25 ہزار یا 50 ہزار کی کراتا ہے ۔ جس سے بلدیاتی اداروں اور حکومت پنجاب کو کروڑوں روپے کا

نقصان ہو رہا ہے ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ یا تو کوئی ایسا سروے کر کے قیمتیں مقرر کر دی جائیں اور انکو نوٹیفائڈ کر دیا جائے ۔ کہ اس سے کم قیمت کی رجسٹری نہیں ہو گی ۔ یا ایسا قانون بنایا جائے ہندوستان میں اسکو ختم کرنے کے لئے بنایا تھا ۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ جو رجسٹریشن کے لئے وہاں آئے اگر رجسٹریشن آفیسر یہ سمجھتا ہے کہ یہ سستی بیچ رہا ہے تو وہ حکومت کے کھاتے میں اس کو خرید لے اور اس پر قبضہ کر لے اور آٹھ لاکھ کی چیز 25 ہزار میں بیچنا چاہے تو حکومت اسکو 25 ہزار میں خرید لے اور اسکو بعد میں 8 لاکھ کی بچت رہے ہندوستان میں تو اس طرح ختم کیا گیا ہے ۔ اگر کوئی دوسرا طریقہ کار نہیں ہو سکتا تو اس کو اپنا لیا جائے ۔ کیونکہ ایسا قانون نہ ہونے کی وجہ سے بہت زبردست نقصان ہو رہا ہے ۔ پچھلے دس سالوں میں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے ۔ اسلئے محکمہ قانون کو کہا جائے کہ اسکا کوئی ایسا حل ڈھونڈیں ۔ جس سے ہمیں دونوں یعنی بلدیاتی ادارے اور حکومت پنجاب نقصان سے بچ جائیں ۔

جناب چیئرمین ۔ اس پہ میاں صاحب بھی غور کر رہے ہیں اور اس پہ سیکریٹری صاحب ٹیکسیشن والے بھی بیٹھیں گے اور پھر اس کو discuss کریں گے ۔

میاں شجاع الرحمان ۔ کمیٹی بنائی تھی جناب والا وہ ایک بہت عمدہ قدم تھا ۔ لیکن جو وہاں فیصلے ہوتے ہیں ان پر Implementation نہیں ہوتا سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جن افسران بالا کو ممبر نامزد کیا گیا ہے وہ حاضر نہیں ہوتے اگر حاضر ہوتے ہیں تو صحیح جواب نہیں دیتے اگر انکو کچھ کہا جائے تو وہ صحیح عمل درآمد نہیں کرتے ۔ اسکے متعلق کوئی ایسا سختی سے قانون بنایا جائے کہ جو کچھ وہاں فیصلہ ہو اس پر عملدرآمد ہو ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ تو قابل قبول نہیں ہے ۔

میاں شجاع الرحمان ۔ جو ہم وہاں سے فائدے حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں ابھی تک حاصل نہیں ہو رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین یہ قابل قبول نہیں ہے ۔ چیف سیکریٹری صاحب No Officer can absent himsalf from that- It si very simple اور اگر کوئی غیر حاضر ہو گا تو چیئرمین کی اجازت سے ہو گا ۔ اس کی اجازت سے کہ میں نہیں آ سکتا ورنہ ہم یہ کریں گے کہ

The name is to be submitted here to the Minister concerned. اس میں آپ چیئرمین کی اجازت کے بغیر غیر حاضر نہیں ہو سکتے۔ اس کا آپ monitor کریں ۔ کمشنر صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ انکی مدد کریں ۔ کیونکہ ہم اس چیز کو فعال بنانا چاہتے ہیں ۔

We want them to work Voluntarily. We must monitor this in the interest of the system that we are trying to introduce.

آپ نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے میں آپکا شکرگزار ہوں ہم اس چیز کو فعال بنانا چاہتے ہیں ۔ آپ اسکو مضبوطی سے پکڑیں میرے خیال میں وقت ساڑھے چار سے اوپر ہو گیا ہے پانچ بجے تک ختم کر دینا چاہئے ۔ انشا اللہ اس دفعہ ہم 6/7 روز یہاں بیٹھیں گے اور لمبی تقاریر ہونگی یہ تو صرف افتتاحی میٹنگ تھی ۔ میں نے کہا ہے کہ آپ لوگ اس موقع پر ایک دوسرے کو مل لیں دیکھ لیں کچھ نئے لوگ آئے ہیں جان لیں پہچان لیں آپکے رابطے ہونگے آپ انہیں بلائیں گے ایک دوسرے کو مدعو کریں گے ۔ دوستی بڑھے گی ایک دوسرے کو اپنے اپنے ضلعوں میں بلائیں گے ۔ آپ ذرا اسکو آگے بڑھائیں ۔ میں اب یہ طریقہ کار رکھوں گا ۔ کہ میں وزراء صاحبان کو کہونگا کہ وہ 4/5 منٹ میں موٹے موٹے پوائنٹس پر آکر کچھ کہنا چاہئیں تو بڑے شوق سے major کہیں ۔ باقی چھوٹے پوائنٹ بعد میں کرلیں گے جوکہ ریکارڈ ہو چکے ہیں ہر پوائنٹ ریکارڈ ہو رہا ہے ۔ لکھے بھی جا رہے ہیں ۔ کوشش کریں گے کہ جتنے بھی پوائنٹ کرسکیں یا یہاں جتنے بھی پوائنٹس اٹھے ہیں ان پر اس کے بعد ہمار میٹنگز ہوں گی ۔ ہماری اپنا تنقیدی اجلاس ہوگا ۔ کہ اس اجلاس میں کیا ہوا تھا کیا نہیں ہوا تھا کیا ممکن ہے کیا ممکن نہیں ہے اس اجلاس اور اگلا اجلاس جو 3/4 مہینے میں ہوگا ۔ آپکی سبجیکٹ کمیٹیوں کو بھی ملنا چاہئے ۔ تھوڑا زور ڈالیں ۔ میں آپ سے بھی عرض کر چکا ہوں ۔ سیکریٹری صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ اپنا پروگرام ایشو کریں کہ فلاں فلاں روز سبجیکٹ کمیٹیاں یہاں ملیں گی اس میں آ کر بیٹھیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ صلاح مشورہ کریں۔ پھر یہاں اس پر بحث ہو سکے گی ۔ اگلی میٹنگ بڑی serious ہو گی۔ اسکی آپ تیاری کر کے یہاں آئیے گا۔ یہ تو افتتاحی اجلاس تھا۔ غفور صاحب آپ پسماندہ علاقے کے ہیں آپ سب سے پہلے آئیں ۔

وزیر قانون و تعلیم کا خطاب

وزیر قانون و تعلیم — (چوہدری عبدالغفور صاحب) جناب چیئرمین میں آپکی اجازت سے یہ عرض کرونگا کہ محکمہ تعلیم ایک ایسا محکمہ ہے جس میں پاکستان کا ہر گھر اور ہر فرد ملوث ہے ۔ اسلئے دیکھنے میں آیا ہے کہ نہ صرف قومی سطح پر بلکہ ہر فرد محکمہ کا تنقیدی جائزہ لیتا رہتا ہے ۔ اور کوئی گھر ایسا نہیں ہوگا جسکو محکمہ تعلیم سے کسی نہ کسی شکل میں واسطہ نہیں پڑتا ۔ لیکن ایک بات محسوس کی گئی ہے کہ جنرل قسم کی شکایات زیادہ ہوتی ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ انکو ناقدانہ تنقید کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے ۔ اور اسکے حل کے لئے نہ تو قومی پریس نے اس بارہ میں کوئی مثبت اور ٹھوس لائحہ عمل پیش کیا ہے اور نہ ہی ناقدین نے اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل پیش کیا ہے ۔ لیکن یہ درست ہے ۔ کہ اسپر تنقید بڑھ چڑھ کی جاتی رہی ہے ۔ آج اس سیشن کے دوران نکات سامنے آئے ہیں اور چیئرمین صاحب پی اینڈ ڈی نے چھٹے پنجسالہ منصوبے کے ضمن میں اور موجودہ اے ڈی پی کے ضمن میں جو باتیں پیش کیں ہیں اور جو چند نکات فرداً فرداً بھی اٹھے ہیں انکو میں اس تھوڑے وقت میں پیش نہیں کر سکونگا۔ جو جنرل topics یہ باتیں ہوتی ہیں۔ ان کے بارے میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میں categorize کروں تو ایک سب سے بڑا مسئلہ جو ہر شخص کی زبان پر ہے وہ معیار تعلیم کا مسئلہ ہے۔ کہ اسکا معیار کم ہو گیا ہے ۔

دوسرے نمبر پر جو پوائنٹس میں ریکارڈ کرتا رہا ہوں اور جو محکمہ تعلیم کے بارے میں مسئلہ آیا ہے وہ یہ ہے کہ محکمے میں سپرویژن درست نہیں ہو رہی جس کے لئے ٹیچرز اور خاص طور پر ہماری لیڈی ٹیچرز ڈیوٹی کے مقامات پر پہنچنے میں مستعد نہیں ہیں ۔ تیسرے نمبر جو سب سے بڑا مسئلہ تھا وہ تھا کہ عمارات کے بغیر سکول اور کالجز کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے ان کو کسی طرح کم کیا جائے ۔ نمبر 4 سکولوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے سلسلے میں یہ مسئلہ بھی آیا کہ بچیوں اور بچوں کی شرح داخلہ میں کمی ہو رہی اور اس کے لئے یہ بھی کہا گیا کہ پرائمری سکول تک مخلوط تعلیم جاری کی جائے اس کے علاوہ جب داخلوں کا مسئلہ سامنے آیا تو لاہور کے شمالی حصہ میں لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے مزید کالجز کی تجویز سامنے آئی اس اس معزز ایوان میں اس پر بھی باتیں ہوئیں کہ پرائمری سکول یا پرائمری ایجوکیشن کی بنیاد درست کی جائے اور یہ ایجوکیشن پرائمری سطح تک

بلدیاتی اداروں کے سپرد کی جائے ۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ تعلیمی اداروں کے نام عمارات بنانے والوں کے نام پر رکھے جائیں ۔ تعلیم بالغاں کے سلسلے میں باتیں ہوئیں اور رجسٹریشن آف سکولز کے سلسلے میں بھی باتیں ہوئیں کہ آیا جو ان تعلیمی اداروں میں پڑھایا جاتا ہے اور خاص کر پرائیویٹ اداروں کے سکولوں میں اس کو کس طرح چیک کیا جائے ۔ اس کے ساتھ ہی لائبریریوں اور کھیلوں کی بات بھی ہوئی ۔ تو میں مختصراً چند الفاظ میں ان کا جائزہ لینا چاہونگا ۔ جناب چیئرمین آپ کی اجازت سے ایک بات جو آپ کے گوش گذار کرنا ضروری چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ واقعی حقیقت ہے کہ محکمۂ تعلیم پنجاب میں خاص طور پر پھیل کر اتنا بڑا ہوگیا ہے کہ اس کا اندازہ لگانے کے لئے میں آپ کو دو چار فگرز بتانا پسند کرونگا ۔ قیام پاکستان کے وقت ہمارے پاس پرائمری سکولوں کی تعداد 5272 تھی لیکن آج ان کی تعداد بڑھ کر تقریباً 38181 ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر میں آپ سے عرض کرونگا کہ ہائی سکول جو 297 تھے وہ اب 1972 ہیں ۔ اس طرح کالجوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور محکمہ تعلیم کے تمام اداروں کی جو اساتذہ ہیں وہ کوئی دو پونے دو لاکھ کے قریب ہیں لیکن اس کے ساتھ جو سپروژن کا عملہ ہے جن کے ذمے یہ کام ہے کہ وہ جاکر معائنہ کریں اور دیکھیں کہ یہ کام کس طرح ہو رہا ہے ۔ ان میں بتدریج اور نسبتاً اوسطاً ہماری مالی مشکلات ہیں اور اس پر اپنے طور پر حکومت یہ کر پائی ہے کہ زیادہ سے زیادہ زر اس محکمہ پر خرچ کئے جائیں لیکن اپنے وسائل کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں صرف یہ عرض کرونگا کہ اس بات کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا ترقیاتی بجٹ جو 78-1977ء میں 15 کروڑ 70 لاکھ روپے تھا اس کو بڑھا کر 83-1982ء میں 41 کروڑ 56 لاکھ کیا گیا اور اس موجودہ سال 84-1983ء کے ترقیاتی بجٹ میں 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اس کے علاوہ non developmental charges جو تنخواہوں اور اس طرح کے Reckoring expenditnre کی شکل میں خرچ ہوتے ہیں وہ کوئی 250 کروڑ ہیں ۔ اب موجودہ سکیل جو حکومت پاکستان نے دئے ہیں ان کو اگر ہم مد نظر رکھیں تو میرا خیال ہے کہ تقریباً ایک ارب روپے مزید اس پر خرچ کرنا پڑے گا ۔ تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تعلیمی سہولتیں میسر کرنے کے لیے اپنے دور دراز علاقوں پر حکومت نے کتنی زیادہ توجہ دی ہے ، فنڈز کے سلسلے میں سکولز کو open کرنے کے سلسلے میں تو یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ سپرویژن کے طور پر کچھ کمزوری

واقع ہوئی ہے ۔ لیکن میں ایک بات کرنا پسند کروں گا کہ جناب گورنر کی ہدایت پر میں نے پچھلے دنوں اس معاملے میں صوبہ سرحد کے ذیلی ادارے جو محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹوریٹ کے لیول تک ہیں ان میں خود جا کر اونچی نچلی سطح کے جو ہمارے وہاں formation ہیں ان میں جا کر چارٹ دیکھے ان کی تیاری دیکھی کہ وہ وہاں کس طرح کنٹرول کرتے ہیں میں یہ اس لیے بتا رہا ہوں کہ پنجاب میں یہ محکمہ اتنا بڑا ہے اتنا پھیلا ہوا ہے ظاہر کہ اس کی نگرانی کے لیے جب تک آپ حضرات اس میں پوری توجہ نہیں دینگے یہ associate نہیں ہوں گے یہ صرف محکمہ کے افسران کے لیے ممکن نہیں ہو گا کہ اس کو پورے طور پر کنٹرول کر سکیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہماری کمزوری ہے جس کو میں تسلیم کرتا ہوں وہ کمزوری ضلعی سطح پر ہے ۔ ضلعی سطح پر سپرویژن میں کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جو وہاں ایک آفیسر ہوتے ہیں ان کے ذمے بہت زیادہ کام ہوتا ہے مثلاً ان کے بلوں کی پے منٹ تنخواہوں اور دیگر میٹنگز کے سلسلے میں یا ڈاک کے سلسلے میں اتنے مصروف ہوتے ہیں یا اے ۔ ای ۔ او کم ہیں جس کے باعث وہ اس کام کی سپرویژن کر نہیں پا رہے ۔ اس کے باوجود 70 اے ۔ ای ۔ او کی 70 آسامیوں کے لیے گورنر صاحب نے اس دفعہ خصوصی مہربانی کر کے منظوری دی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ میں سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر موجود ہیں تا کہ اس لیول پر سپرویژن بہتر ہو سکے ۔ وہ سکیم ہمارے ہاں فنڈز کی کمی کی وجہ سے رائج نہیں ہو سکی ۔ لیکن جناب چیئرمین کی ہدایت پر ہم محکمے کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اس کو کس طرح reorganize کر کے اس کی انسپکشن کو سپرویژن اور اس کی efficiency کو بہتر بنایا جائے اور چند یوم میں انشاءاللہ ہم جناب گورنر کی خدمت میں پیش کر دیں گے ۔ اگر گورنر صاحب کی طرف سے ضروری ہوا تو ہم اس کی presentation بھی کریں گے ۔ تا کہ یہ بتا سکیں کہ نچلی سطح پر ہم اس کو کس طرح بہتر اور effective طریقے پر چلا سکتے ہیں ۔ تو یہ وہ باتیں تھیں جن کے لیے میں عرض کرنا چاہوں گا ۔ ایک یہ ذہن میں آتا ہے کہ شاید محکمہ تعلیم کا یا تعلیم کا معیار اتنا سب سٹینڈرڈ ہو گیا ہے جہاں تک معیار کا سوال ہے اس سے میں اختلاف کرنے کی جرات کروں گا ۔ کیوں کہ جو ہمارے ماہر تعلیم ہیں ۔ ان کی رائے میں تعلیم کا معیار گرا نہیں بلکہ پہلے سے بہتر ہوا ہے ۔ اس کے لیے میں عرض کروں گا کہ معیار کو قائم کرنے کے لیے یا اس کو جانچنے کے لیے جب تک کوئی سکیل یا

پیمانہ مقرر نہ کیا جائے اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تعلیمی معیار گر گیا ہے یا بہتر ہوا ہے۔ لیکن میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ آج کا جو ہمارا پرائمری کا طالب علم ہے یا دوسرے شعبہ کا طالب علم ہے۔ جیسے سائنس میں ٹیکنیکل اور فنی تعلیم میں معلومات عامہ میں۔ مطالعہ پاکستان میں اور دیگر جو ہمارے اسلامی قوانین ہیں وہ ان میں اتنا درک رکھتا ہے اور اس کو اتنا ادراک ہے کہ ہمارے پہلے میٹرک یا گریجویٹ کے پاس یہ درک نہیں ہوتا تھا۔ آپ اپنے بچوں کو دیکھیں۔ ان کے تعلیمی معیار سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ جس سطح پر آپ لوگ سوچا کرتے تھے اس سے وہ کہیں آگے ہیں۔ اس لئے میں یہ بات کرنے کی جسارت کرونگا کہ یہ اپنی جگہ درست ہے کہ ہم وہ نتائج ابھی تک حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں جتنا اس پر خرچ کر رہے ہیں جتنا اس کو expand کیا ہے۔ لیکن معیار کسی طور پر پہلے سے کم نہیں ہوا چاہے اس کو pass percentage کے پیمانے پر ناپا جائے یا معلومات عامہ کے پیمانے پر یا ان کے عام تعلیمی معیار سے ناپا جائے۔ لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ گلستان بوستان ان کو پڑھنی نہیں آتی یا یہ کہیں کہ ان کی خوشخطی ٹھیک نہیں ہے تو یہ الگ بات ہے لیکن ترجیحات کے معاملے میں بچے کا علم بڑھانا دوکار ہے۔ اس معاملے میں وہ کسی صورت میں پہلے سے پیچھے نہیں ہے بلکہ اس کا علم پہلے سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اس لئے اس بارے میں درستی چاہونگا کہ معیار تعلیم پہلے سے کم نہیں انشاء اللہ بہتر ہوا ہے۔ دوسری بات میں عرض کرنی چاہونگا کہ پرائمری سکولوں کی عمارات کے سلسلے میں گورنر صاحب نے خصوصی طور پر دلچسپی لی اور میں آپ کو عرض کردوں کہ جسطرح میں نے بتایا کہ صوبے کی 38 ہزار سے زائد سکولوں کی عمارات میں سے ہمارے پاس کوئی گیارہ بارہ ہزار پرائمری سکولوں کی عمارات نہیں تھیں۔ جن کو ہم shelterless سکول کہتے ہیں۔ جن کو buildingless سکول کہتے ہیں لیکن گورنر صاحب نے یہ اصول وضع کیا کہ اگر تعلیم کی ترویج میں interested ہیں تو پرائمری سطح تک عمارات کے لئے جو لوگ interested ہیں ان کو خود بنانی چاہییں البتہ ان میں عملہ فرنیچر اور دیگر سامان حکومت مہیا کریگی چنانچہ self-help basis پر عمارات بننی شروع ہوئیں اور ہماری انتظامیہ اور آپ حضرات کے تعاون سے لوکل کونسلرز کے تعاون سے 2304 عمارات self help basis پر تیار ہو چکی ہیں اور 152 عمارت زیر تعمیر ہیں۔ اس کے باوجود 9788 عمارات ابھی یک بننی بقایا ہیں۔ اس

لئے میں عرض کروں کہ اگر ہم تقریباً 60 ہزار یا 58 ہزار روپیہ دو کمرےمعہ برآمدہ ایک پرائمری سکول پر لگائیں تو ساتھ کرول ہے بھی زیادہ رقم صرف پرائمری سکولوں کی عمارات پر خرچ آئے گا۔ تو یہ حکومت کے محدود وسائل کے پیش نظر اس وقت ممکن نہیں ہے اس لئے ہمیں آپ کی اور انتظامیہ کی ضرورت پڑے گی۔ self help basis پر جسطرح گورنر صاحب نے شروع میں کہا ہے کہ اس میں بتدریج کمی کی جائے لیکن یہ بات اپنی جگہ بدستور موجود ہے کہ ہم ہائی سکول ، مڈل سکول اور کالجز کی عمارات میں وقتاً فوقتاً اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر اے ڈی پی میں اور گورنر صاحب کی خصوصی ہدایت کے مطابق جہاں ضرورت محسوس ہوتی ہے اس کا سروے ہم کروا رہے ہیں جس کے لئے آپ کو بھی تکلیف دیں گے کہ کونسی مخدوش عمارات ہیں تا کہ بچوں کا نقصان نہ ہو وہ عمارات dangerous position میں نہ ہوں تو وہ کونسی عمارات ہیں جن کا سروے کرنے کے بعد ہم فوری طور پر repair کریں اور ان عمارتیں مزید اضافہ کیا جا سکے ۔ دوسرا پوائنٹ جو میں عرض کرنا چاہوں گا اور اس سلسلے میں ایک بات جو میں آپ سے نہیں کر پایا ہوں وہ سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ جب میں ٹور پر جاتا ہوں تو آپ حضرات کی طرف سے یہاں بھی سامنے آیا کہ بچیوں کے سکولز پرائمری سکولوں مڈل سکولوں یا ہائی سکولوں کی چاردیواری نہیں ہے ۔ بچوں کے سکول کھولیں تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جھاڑیاں لگا لیں۔ کسی طریقے سے کچی دیوار اپنے طور پر بنالیں ۔ لیکن یہ واقعی ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ بچیوں کے سکولز کے لئے چار دیواری مہیا کی جائے چاہئے وہ آپ کی مدد سے ہو جائے وہ self help basis پر ہو یا گورنمنٹ اس کی مدد کرے ۔ تو 824 سکولوں کے لئے 23 ہزار روپیہ فی پرائمری سکول کے حساب سے ہم نے اس اے ۔ ڈی ۔ پی۔ میں رقم مختص کی ہوئی ہے کہ بچیوں کے 824 سکولوں کو ہم چار دیواری مہیا کر سکیں ۔

جناب والا ۔ اس طرح سے 436 بچیوں کے مڈل اور ہائی سکول عمارتے پاس ہیں ۔ انمیں سے ایک سو سکولز کی چار دیواری مہیا کرنے کے لئے فی سکول ایک لاکھ روپے کے فنڈز ہم نے اس اے ۔ ڈی ۔ پی ۔ میں رکھے ہوئے ہیں اور اس طرح سے باقیماندہ 336 سکول ہم انشاءاللہ 86-1985ء میں مکمل کروائیں گے اور اس طرح تمام مڈل اور ہائی سکولوں کی چاردیواری کو ہم انشاءاللہ مکمل کر لیں گے ۔ اس طرح سے

ان کی پہلی ترجیحات کی بات تھی تو ان کی Priority ترجیحات کی بنیاد پر ہم کوشش کریں گے کہ اس کمی کو بھی پورا کیا جا سکے۔ ایک مسئلہ بچوں کی کمی شرح داخلہ میں کمی کا تھا ۔ کہ یہ کیوں کم ہو رہی ہے اس کے لئے میں یہ عرض کرونگا کہ جو اعداد و شمار پاکستان لیول پر اس وقت تک مجھے مل پائے ہیں ۔ اس کے حساب سے بچوں اور بچیوں کی شرح داخلہ میں 32 فیصد ہے ۔ اس میں پنجاب کسی طور پر بھی پیچھے نہیں ہے ۔ یہاں پر پنجاب کا درج داخلہ 35 فیصد ہے جب کہ سندھ کی شرح داخلہ 33 فیصد ہے سرحد میں 16 فیصد ہے بلوچستان میں 7 فیصد ہے اور مرکزی حکومت کے زیر نگرانی جو علاقے ہیں ان میں شرح داخلہ 25 فیصد ہے اس طرح سے پنجاب داخلہ کے معاملہ میں سرفہرست ہے اور اس میں ہم کسی بھی طور پیچھے نہیں ہیں ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ انشاءاللہ آئندہ چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں داخلہ کی شرح فیصد بڑھا کر 62 سے 70 تک لے جایا جائے ۔ ہم انشاءاللہ یہ کوشش بھی کریں گے کہ اس منصوبہ کو کامیابی سے نافذ کریں ۔اور یہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچے ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا ۔ کہ جہاں تک نگرانی کی بات کا تعلق ہے ۔ اس کے لئے ہم انشاءاللہ ڈویژنل لیول پر ایجوکیشن آفیسر کی تقرری کی ایک سکیم بنا کر جناب گورنر کی خدمت میں پیش کریں گے ۔ اس طرح سے رولز میں اور بھی جو خامیاں اور کمزوریاں ہیں ۔ پروسیجر میں جو کمزوریاں ہیں ۔ ان کو ہم چاہیں گے کہ فوری طور پر حل کیا جائے رہا سکولوں میں مخلوط تعلیم کا معاملہ ۔ ہم پہلے ہی مسجد مکتب سکولوں کی شکل میں اور شہروں میں خاص طور پر پرائمری سکولوں کی حد تک مخلوط تعلیم رائج کر چکے ہیں ۔ تاکہ بچے اور بچیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرسکیں ۔ اور اس طرح سے ہم مزید یہ کوشش کر رہے ہیں کہ مسئلہ حل ہو جائے ۔ اب رہا یہ سوال کہ پرائمری تک ایجوکیشن کو کس طرح سے بہتر بنایا جا سکتا ہے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا اس سلسلہ میں جناب والا نے پہلے ہی حکم فرمایا تھا اور اس سطح پر یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا ۔ یہ مسئلہ اتنا پیچیدہ ہے کہ اس کو ہم یک طرفہ طور پر نہیں دیکھ سکتے ۔ اس کے لئے ہم باقاعدہ پہلے ایک presentation جناب گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کریں گے ۔ اور اگر ضروری ہو تو اس میں آپ کو شامل کریں گے ایک سیمینار منعقد کریں گے جس میں ہمارے سکولوں کے نمائندے ٹیچر حضرات اور

آپ کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر اور آپ نکتہ نظر معلوم کر کے ہم کوشش کریں گے اور سوچیں گے کہ آیا اس کی supervision آپ کے سپرد کی جائے گی اور آیا یہ بدستور گورنمنٹ کے ملازم ہی رہیں گے آیا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کا کوئی ادارہ قائم کیا جائے ۔ جو فیڈرل گورنمنٹ کے زیر تجویز بھی ہے کہ آیا اس میں آپ کو associate کیا جائے ۔ تاکہ پرائمری تک تعلیم کے جو مسائل ہیں ۔ وہ ڈسٹرکٹ لیول پر حل ہو جائیں ۔ اس کا ہم انشاء اللہ تعالیٰ جائزہ لے کر آپ کی خدمت میں دوبارہ پیش ہوں گے ۔ علاوہ ازیں لاہور کے شمالی علاقہ کے مسئلے کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں جناب چیئرمین میں یہ عرض کروں گا کہ وہ اس سے پہلے بھی شمالی علاقوں کے لئے گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج باغبان پورہ ۔ گورنمنٹ انٹر کالج شاد باغ , راوی روڈ , گرلز کالج شاہدرہ اور اس کے علاوہ علامہ اقبال ٹاؤن میں بھی وحدت روڈ پر ایک کالج قائم کیا گیا ہے ۔ یہ گرلز انٹر کالج اس سال کھول دیا گیا ہے ۔ البتہ علامہ اقبال ٹاؤن کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے لڑکوں اور لڑکیوں کے دو مزید ہائی سکول کھولے جائیں گے اور اس کے لئے زمین خرید لی گئی ہے 19 لاکھ روپے کے خرچہ سے اور اس کے لئے کوئی 22 لاکھ روپے حالیہ اے ۔ ڈی ۔ پی میں رکھے گئے ہیں تا کہ ہم ان کی عمارات وغیرہ مکمل کرا سکیں البتہ کالج کا مسئلہ جگہ کے نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک زیر التواء ہے ۔ اس کے لئے ہم کوشش کریں گے کہ کالج کا مسئلہ بھی جلد حل ہو جائے ۔ ایک دو اور چیزیں میں ابھی بیان کر کے ختم کروں گا کہ جناب گورنر کی ہدایت کے مطابق ہم اپنی اپنی لائبریریوں کو بہتر بنا رہے ہیں ۔ ان کے لئے باقاعدہ سروے کرایا گیا ہے , کتابوں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں ۔ کالجز پر سکولوں پر , ٹاؤن کمیٹیوں پر لائبریریوں کی حالتوں کو بہتر بنانے کے لئے مکمل طور پر سروے ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہم بہت جلد جناب گورنر کے حتمی آکر حاصل کر لیں گے کھیلوں کے میدان میں بھی ہم کسی طور پر کسی سے پیچھے نہیں ہیں ۔ پہلے سے ہمارے میدان بہتر ہیں ۔ لڑکے بہتر ہیں ۔ نرسری کے طور پر جو لڑکے آ رہے ہیں , ان کے لئے نہ صرف پرائیویٹ اداروں میں ہماری کھیلوں کی ایسوسی ایشنز موجود ہیں بلکہ ان کو ہم بہتر طور پر فنڈز مہیا کر کے ان کے لئے سرمایہ فراہم کر رہے ہیں ۔ لیکن اس بات پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے ۔ کہ ہم کھیلوں کے میدان مہیا کریں ۔ بڑی بڑی

بلڈنگ یا بڑے بڑے سپورٹس کمپلیکس ہیں ۔ ان کو معرض وجود میں لانے کی بجائے ہم کھیلوں کے لئے اچھے اچھے میدان مہیا کریں جہاں پر بچوں کے کھیلنے کے لئے سہولیات میسر ہوں ۔ اس کے علاوہ چند یوم پہلے جناب گورنر صاحب نے یہ ہدایت کی ہے کہ غریب طلباء کے لئے اور talented students کے لئے professional colleges میں books bank قائم کئے جائیں ۔ یہ تجویز ابھی زیر غور ہے۔ انشاء اللہ ہم بہت جلد اس کا مطالعہ کر کے اس کو آرڈرز کیلئے پیش کر دیں گے ۔ اور اس طرح سے ایک قرض حسنہ کی سکیم بھی بنی ہوئی ہے ۔ جناب گورنر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس سکیم کا جائزہ لیا جائے ۔ کہ ایسے talented بچوں کی کس طور پر ہم بہتر مدد کر سکتے ہیں۔ جہاں تک پرائیویٹ اداروں کی تعلیمی سرگرمیوں کو جانچنے کا تعلق ہے ۔ میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ ہم نے صوبہ پنجاب کی طرف سے ایکٹ رجسٹریشن کا قانون ماڈل کی شکل میں بنا کر وفاقی حکومت کو بھیجا تھا ۔ اور اس کی روشنی میں ہماری ایک میٹنگ پشاور میں ہو چکی ہے اور وہ ماڈل کی رجسٹریشن لاء کے قانون کے طور پر لا کر ہم یہ جان سکیں گے کہ ان پرائیویٹ سکولوں میں کیا کچھ پڑھایا جا رہا ہے ۔ کیا ان میں پاکستان کی ideology کے خلاف یا کہ اسلامی نکتہ نظر کے خلاف کچھ چیزیں پڑھائی جا رہی ہیں ۔ اس کے لئے ہم بہت جلد صوبہ پنجاب میں ایک قانون Cabinet Meeting میں لا رہے ہیں ۔ اور اس کو ہم جلد نافذ کریں گے ۔ کیوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ان پرائیویٹ اداروں کو discourage کرنے کی بجائے encourage کیا جائے اور اس میں ہم least interference کرتے ہوئے ضروری طور پر یہ دیکھ سکیں گے کہ ان کا معیار تعلیم کیا ہے ۔ اور ان کا نصاب کیا ہے تو اس کو جانچنے کے لئے ہم بہت جلد انشا اللہ ایک قانون عمل میں لائیں گے۔ اس کے علاوہ باقی جو فرداً فرداً مسائل کالجز اور سکولوں کے بارے میں جو پوائنٹس ہیں ان کو نوٹ کر لیا گیا ہے ۔ اور اس کے علاوہ گزشتہ اجلاس میں تعلیم پر مکمل ایک دن ڈیبیٹ ہوئی تھی ۔ ان نکات کا بھی تنقیدی جائزہ لینے کے بعد ان کے جوابات آپ کو مہیا کر دیے گئے ہیں ۔ اس پر بھی آپ کی آراء سے مستفید ہونے کی کوشش کریں گے ۔ اگر آپ چاہیں گے ۔ تو آپ ہمیں لکھیں کہ اس کو کس طرح سے بہتر بنایا جا سکتا ہے ۔ آئندہ بھی جس طرح سے جناب گورنر نے فرمایا ہے ایک لمبا اجلاس ہو گا ۔ تعلیم کے ان پوائنٹس کی روشنی میں اور مزید آپ کی طرف سے جو

کچھ ہم کو ملے گا ۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کوشش کریں گے کہ اس مسئلہ کو زیادہ بہتر اور عمدگی سے حل کیا جا سکے ۔ جناب چیئرمین چونکہ وقت کی کمی ہے ۔ میں آپ سے اور اس ہاؤس سے اجازت چاہوں گا ۔ جنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا اور ہمیں یہ روشنی مہیا کی کہ ہم انشاءاللہ اس ڈیپارٹمنٹ کو پہلے سے بہتر بنیادوں پر استوار کر سکیں ۔ بہت بہت مہربانی ۔

شکریہ

وزیر صحت کا خطاب

وزیر صحت ۔ (چوہدری حامد ناصر) ۔ جناب چیئرمین و معزز اراکین کونسل شعبہ صحت کے بارے میں چند نکات اٹھائے گئے ہیں ۔ سب سے پہلے چیئرمین میونسپل کمیٹی راجن پور نے فرمایا تھا کہ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کے داخلہ فارم کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے ۔ اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ ہم محکمہ تعلیم اور وائس چانسلر حضرات سے رابطہ قائم کریں گے اور اگلے سال ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ فارم مہیا کر دیے جائیں گے ۔ اگلا سوال جناب اقبال قریشی صاحب نے پرائیویٹ ہسپتالوں کی رجسٹریشن کے بارے میں کیا تھا اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ محکمہ صحت نے ایک مسودہ تیار کر کے کابینہ کو پیش کیا تھا لیکن کابینہ نے اس میں کچھ ترامیم کرنے کا حکم دیا ہے ۔ ترامیم ہو چکی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ کابینہ کے اگلے اجلاس میں یہ مسودہ پیش کردیا جائے گا دوسرا سوال آپ نے یہ کیا تھا کہ طب کو حکومت زیادہ اہمیت نہیں دے رہی ۔ اس سلسلہ میں میری گذارش ہے کہ موجودہ مالی سال میں طب کی 18 ڈسپنسریاں ہم نے منظور کی ہیں جو کہ اس مالی سال میں کام کرنا شروع کر دیں گی ۔ اس کے علاوہ سیکرٹریٹ میں طب کا ایک شعبہ کھول دیا گیا ہے اور ڈائریکٹوریٹ میں بھی طب کا ایک شعبہ کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے جو کہ اس مالی سال میں کھول دیا جائے گا ۔ اس کے بعد Blood Bank کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ پرائیویٹ بلڈ بنک سب سٹینڈرڈ یا ناقص خون لوگوں کو بیچ رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاءالحق صاحب ہمارے گورنر صاحب اور محکمہ صحت نے بھی لوگوں سے متعدد بار اپیلیں کی ہیں کہ خدا را آپ رضاکارانہ طور پر آ کر خون دیجئے تاکہ ہمارے مریضوں کو قیمتاً خون نہ خریدنا پڑے ۔ اس کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے اس مالیاتی سال میں

ہم ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک Blood Bank کھول رہے ہیں اور اس بات کا بھی انتظام کر رہے ہیں کہ لاہور میں ہمارے صوبائی بلڈ بنک کو بھی بہتر کیا جائے ۔ اب آپ سب سے استدعا ہے کہ آپ جب اپنے گھروں میں واپس جائیں آپ کوشش کریں کہ صحت مند لوگ مریضوں کے لیے رضا کارانہ طور پر خون دیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا تھا کہ ادویات کا ایک ٹرک جو سات لاکھ روپے کی مالیت کا تھا پکڑا گیا ہے جو بعد میں ایک لاکھ روپے کی ادویات رہ گئی ہیں ۔ جس ڈرگ انسپکٹر کی انہوں نے بہت تعریف کی ہے اسی ڈرگ انسپکٹر کی ہمیں یہ رپورٹ ملی ہے کہ ادویات کی مالیت تقریباً ایک لاکھ روپے کی تھی ۔ کیس رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مقدمہ ملٹری کورٹ میں چلایا جائے ۔

ساہیوال کے چیئرمین کی طرف سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ کارڈیک سنٹر میں delay کیوں ہو رہی ہے ۔ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ پلان بن چکا ہے ۔ فنڈز بھی موجود ہیں ۔ صرف ہم نے گورنر صاحب کو ایک presentation دینی ہے اور اس کے بعد اس کے اوپر کام شروع ہو جائے گا ۔ اس کے علاوہ ہم نے دل کے امراض کے لیے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک equipment دینے کا فیصلہ کیا ہے جو اسی مالیاتی سال میں دیا جائے گا ۔ اور چند beds بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں دل کے مریضوں کے لیے مختص کر دیئے ہیں ۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چیئرمین صاحب نے فرمایا ہے کہ 316 جے وی کے بیسک ہیلتھ یونٹ اور 333 جی ۔ وی کے بیسک ہیلتھ یونٹ میں بجلی کے کنکشن نہیں ہیں ۔ ہم تمام بیسک ہیلتھ یونٹوں کو مرحلہ وار جہاں بھی بجلی مہیا ہو سکتی ہے مہیا کر رہے ہیں ۔ انشاء اللہ اگلے مالیاتی سال میں دونوں بیسک ہیلتھ یونٹوں کو بجلی مہیا کر دی جائے گی ۔

جناب چیئرمین۔ جہاں جہاں یہ بیسک ہیلتھ یونٹ بن گئے ہیں کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ان کو جلدی سے rehabilitate کریں ۔ بجلی بھی پہنچ جانی چاہیے ۔ دوائیاں بھی مل جائیں ۔ عملہ بھی مل جائے ۔ ڈاکٹر بھی پہنچ جائیں جتنا جلدی ہو سکے یہ کیا جائے ۔

وزیر صحت — ٹھیک ہے جناب کوشش کریں گے ۔

اس کے بعد بھکر کے بارے میں یہ سوال کیا گیا تھا کہ وہاں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے ، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے

اس میں کوئی شک نہیں اور میں جب بھکر گیا تو وہاں پر ایک چھوٹا سا 20 بستروں کا ہسپتال تھا جو کہ بہت پرانا اور ناکافی ہے اسی لیے ہم نے اسی مالیاتی سال میں 125 بستروں کے ہسپتال کی منظوری دی ہے ۔ اسی مالیاتی سال میں اس کے لیے فنڈ بھی مختص کئے گئے ہیں اور اس پر کام انشاء اللہ اگلے چند روز میں شروع ہو جائے گا ۔ اس سلسلے میں زمین محکمہ مواصلات و تعمیرات سے حاصل کر لی ہے ۔ ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو انشاء اللہ اگلے مالیاتی سال میں منظور کیا جائے گا اور دوسری تحصیل کو اس سے اگلے سال تحصیل ہسپتال مہیا کیا جائے گا اور اس طرح مجھے امید ہے کہ آپ کی کچھ مشکلات کا ازالہ ہو سکے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ ۔ اب جناب غضنفر محمد خان آپ کے سامنے ہیں ان کے پاس بہت سے محکمے ہیں ۔ زراعت ، محکمہ نہر ، ٹرانسپورٹ امداد باہمی بھی ہیں یوں سمجھیں کہ کئی وزیر بول رہے ہیں

وزیر زراعت و امداد باہمی (جناب غضنفر محمد خان) ۔ جناب چیئرمین ۔ صاحب و معزز اراکین مجلس ، پانچ بج کر دس منٹ پر میں اپنی جوابی تقریر ختم کر دوں گا ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ دس منٹ میں ختم کر دیں ۔

وزیر زراعت و آبپاشی کا خطاب

وزیر زراعت و آبپاشی (غضنفر محمد خان) ۔ جناب والا میں پہلے بجلی کے متعلق بات کروں گا کیونکہ دیہاتوں میں بجلی لگانے کے متعلق کافی غلط فہمی پائی جاتی ہے یعنی اس وقت گورنمنٹ کی پالیسی میں غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ۔ پہلے آدھے میل کی شرط تھی پھر woightage فارمولے میں ۔ میل ڈیڑھ میل ہوئی پھر دو میل ہوئی اور ابھی تک اسی کا ذکر ہوتا رہا ہے ۔ میں یہ وضاحت کر دیتا ہوں کہ اس وقت حکومت کی موجودہ پالیسی یہ ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں پنجاب کی ہر تحصیل میں 80ء63 فیصد دیہاتوں میں بجلی پہنچا دی جائے گی ۔ اس میں پھر خود بخود weightage آ جائے گا ۔ آدھ میل یا تین چوتھائی میل ہو ڈیڑھ میل ہو یا تین میل ہو ۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک شرط یہ ہے کہ جس گاؤں میں ترجیحی بنیادوں پر بجلی جائے گی اس کی آبادی 1981ء کی مردم شماری کے مطابق ایک ہزار کی ہو ۔ پہلے یہ weightage 1971ء مردم شماری کے مطابق کیا جاتا تھا اب 1981ء کی مردم شماری کے مطابق کیا

جانے گا ۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے آپ کی ڈسٹرکٹ کونسل کے ساتھ میٹنگ ہوتی ہے پھر آپ اپنی سفارشات کی ایک لسٹ بھیجتے ہیں ۔ اگر آپ کے کوٹے میں بیس گاؤں ہوتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ 40 گاؤں کی لسٹ بھیجیں اس کے بعد جب محکمہ میں تجزیہ کیا جاتا ہے تو کچھ گاؤں ایسے نکلتے ہیں جو اس حد میں نہیں ہوتے یا اس مردم شماری کے مطابق آبادی میں پورے نہیں اترتے ۔ اس لئے وہ گاؤں لسٹ میں سے خارج کر دیے جاتے ہیں ۔ اس کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس کوئی انجینئرنگ کا سٹاف نہیں ہے اسلئے بالکل صحیح سروے نہیں ہو سکتا صرف اندازہ ہوتا ہے کہ یہ فاصلہ اتنا ہے پھر اس کے بعد ایک لسٹ ہم واپڈا سے بھی مانگتے ہیں اس ضمن میں وہ بھی ایک لسٹ ہمیں بھیجتے ہیں ۔ ابھی تک جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تیس پینتیس نام ڈسٹرکٹ کونسل کی لسٹ میں سے اسی وجہ سے رہ جاتے ہیں کہ یا تو وہ آبادی کی حد پر پورا نہیں اترتے یا پھر فاصلہ بہت زیادہ ہوتا ہے ۔ اسی طرح واپڈا کی لسٹ فاصلے کے لحاظ سے پوری ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود دس پندرہ فیصد غلط نام آ جاتے ہیں ۔ تو ان دونوں لسٹوں کو ملا کر ایک نئی لسٹ بنائی جاتی ہے اور پھر میں نے جیسا کہ عرض کیا تھا کہ اگر 20 گاؤں ہوں تو واپڈا کے پاس تیس یا چالیس گاؤں کی لسٹ چلی جائے گاؤں کی بجلی لگانے کیلئے پھر اس طرح عمل کیا جاتا ہے ۔ اسلئے آپ لوگوں کے لئے آدھے میل کی شرط نہیں رہی بلکہ اسوقت پالیسی یہ ہے کہ ہر تحصیل میں اگلے پانچ سالوں میں 63.08 فیصد دیہاتوں میں انشاء اللہ بجلی پہنچ جائے گی ۔

اس کے بعد واپڈا کے بلوں کے متعلق کہا گیا ہے ۔ جیسا کہ چیئرمین صاحب نے کہا ہے کہ میں وزیر آب پاشی بھی ہوں ۔ چیئرمین واپڈا نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ ہم آپ کے بہت مشکور ہیں ۔ محکمہ آبپاشی کے اکثر ٹیوب ویلوں کے میٹر نہیں ہیں اور وہ اپنا نقصان وہاں سے پورا کر لیتے ہیں ۔ بہر حال ایک مرحلہ وار پروگرام میں ہم اپنے میٹر تو لگوا رہے ہیں ۔ لیکن اب میں نے دوبارہ چیک کیا تو ایک شکایت اور آئی ہے کہ یہ واپڈا والے آ کر میٹر توڑ جاتے ہیں ، اس کے لئے بھی میں نے کہا ہے کہ تحقیقات کریں کہ وہ میٹر کیوں توڑ جاتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں مجھے کمزوری اپنے نظام میں نظر آئی ہے کہ یہ معاملات ایس ۔ ڈی ۔ او کے لیول پر طے ہو جاتے ہیں یعنی واپڈا کے ایس ۔ ڈی ۔ او اور ہمارے محکمہ آب پاشی کے ایس ۔ ڈی ۔ او اس کو دیکھ رہے ہیں اور اپنے محکمہ کی

re organization کر رہے ہیں اس میں اس بات کو بھی مد نظر رکھا جا رہا ہے ۔ کیونکہ پچھلے سال کے بجٹ میں میں نے واپڈا کو جو بجلی کا بل دیا ہے وہ تقریباً 90 کروڑ روپے کا ہے میں ان 9 ہزار سکریپ کے ٹیوب ویلوں کی بات کر رہا ہوں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے ۔ جہاں تک آپ کے بلوں کی شکایت ہے ۔ واپڈا کے الیکٹریسٹی ایکٹ اور رولز میں حکومت پنجاب کو یہ پاور ہے کہ بحیثیت ایک بجلی سپلائی کرنے والے ادارے کو چیلنج کرسکے ۔ لیکن ان کو چیلنج اسلئے نہیں کیا جاسکا ہے کہ ہمارے پاس ان کے پانچ ریجنل چیف انجینئر ہیں ۔ ایریا چیف انجینئر ہیں ۔ وہ گریڈ 20 کے افسر ہیں اور ہمارے پاس 2 انسپکٹر ہیں جو گریڈ 18 میں ہیں ۔ ایک ملتان میں ہے اور دوسرے لاہور میں ہے جن میں سے ایک کو ہم نے ڈپٹی سیکرٹری پاور لگایا ہوا ہے تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۔ کہ reorganization کی فائل گئی ہوئی ہے اور اگلے ایک دو مہینے تک انشاء اللہ اس سلسلہ میں فیصلہ ہو جائے گا اور پھر ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ آپ کی شکایات پر ہر ضلع میں واپڈا کو چیلنج کر سکیں کیونکہ قانون میں گنجائش موجود ہے لیکن تکلیف یہ ہے کہ ہمارے پاس آدمی نہیں ہیں جو آپ کی شکایتوں کا تفصیلی طور پر ازالہ کرسکیں ۔

اس کے بعد نہروں اور ڈرینوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 1290 ملین روپے سے سپورٹ ڈرینیج پراجیکٹ منظور ہو چکا ہے اور اس سال 12 کروڑ روپے کا خرچہ منظور ہوچکا ہے ۔ اس پر کام شروع ہو چکا ہے ۔ اور اگلے پانچ سالوں میں مرحلہ وار پروگرام میں یہ کام مکمل ہو جائے گا ۔ یہ آپ کیلئے خوشخبری ہے ۔

اس کے بعد اوکاڑہ کی حالت کا ذکر کیا گیا ۔ واقعی اس کی حالت ناگفتہ بہ ہے ابھی میں گورنر صاحب کے ساتھ ساہیوال گیا تھا ۔ ہم نے دیکھا کہ بہت سا علاقہ سیم زدہ ہو گیا ہے اور ترجیحی بنیادوں پر اس کے متعلق بھی کچھ کرنا پڑے گا ۔ ماہرین نے مجھے بتایا ہے کہ دریائے ستلج میں اب تقریباً پانی آنا ختم ہو گیا ہے اس لئے اس کی سطح اونچی ہو گئی ہے ۔ پہلے پاکپتن کینال کا ڈرینیج دریائے ستلج میں ہوا کرتا تھا جو کہ اب نہیں ہو رہا ہے ۔ اور ادھر سے لوئر باری دوآب کینال کا ڈرینیج بھی ہوتا تھا تو یہ نشیبی علاقہ ہے سارا ڈرینیج یہاں ہوتا ہے یہاں پانی کی سطح بہت اونچی ہوگئی ہے بلکہ اب تو زمین کی سطح پر بھی پانی ہے

تو اس کو یقینی طور پر ہم دیکھیں گے اور اس ڈرین کا بلدیہ کے چیئرمین صاحب نے بھی ذکر کیا تھا اس کے متعلق بھی نوٹ کر لیا گیا ہے انشاء اللہ اس کے بارے میں بھی کچھ کریں گے ۔

اس کے بعد رحیم یارخان کے سکارپ نمبر 6 کے متعلق کام شروع ہو رہا ہے چیئرمین پی اینڈ ڈی نے تذکرہ کیا تھا کہ اس کے تخمینوں میں کچھ فرق ہے اس سارے پروجیکٹ کی حکومت پنجاب نے قیمت ادا کرنی ہے اور جب اس کی قیمت بنی تھی وہ تقریباً 57 کروڑ تھی اور اب یہ 168 کروڑ کے قریب ہو گئی ہے حالانکہ پروجیکٹ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے تو اتنی بڑی رقم پنجاب حکومت بغیر کسی خاص وجہ سے اپنی جیب سے تو نہیں دے سکتی ایک طریقہ یہ ہے کہ اگر پروجیکٹ کی قیمت 15 فیصد سے بڑھ جائے تو پھر یہ ECNEC میں جاتا ہے اس میں کچھ دوسرے بھی نقائص ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں اسلئے شاید کچھ کام سست ہو لیکن ہم نہیں چاہتے کہ رحیم یار خان جو کہ ہمارا بڑا زرخیز ضلع ہے اسکو تباہ و برباد کر دیں اس میں کچھ اور فنی نقائص بھی ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں تو میرے خیال میں انہیں اس کی شکایت نہیں ہونی چاہیئے یہ شاید آپ کے حق میں بہتر ہو ۔

اس کے بعد میں زراعت کے مسئلے پر آونگا اور چاول کے علاقے میں کھڑا ہوں اور چاول پر بھی کچھ بات چیت ہوئی کہ چاول کی فصل تباہ ہو گئی ہے برباد ہو گئی ہے لیکن ایسا نہیں ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین - گزارش ہے کہ ہم یہاں ساڑھے پانچ بجے آجائیں ساڑھے پانچ بجے تک ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی کی گئی ۔

(ساڑھے پانچ بجے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت لفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان ، چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب شروع ہوئی)

جناب غضنفر محمد خان-جناب چیئرمین میں نے کہا تھا کہ ہم چاول کے علاقے میں کھڑے ہیں - میں اب چاول کی بات کرونگا کچھ اخبارات میں خبریں آئی ہیں - کچھ یہاں لوگوں نے کہا ہے اسکا زراعت کی سبجیکٹ کمیٹی میں بھی ذکر اٹھا تھا ۔ کہ چاول کی فصل تباہ و برباد ہو گئی ہے - میں مانتا ہوں - کہ ہمارے پاس 20 لاکھ ایکڑ کے قریب باسمتی کا رقبہ ہے - کچھ ہزار ایکڑ میں نقصان ہوا ہے اور جسکا نقصان ہوتا ہے اس کے دل کو لگی ہوتی ہے لیکن میں تو سوچ کے averages second estimate کے مطابق جو موجودہ فصل جاری ہے اس

کے بارے میں بات کر رہا ہوں - اس وقت میرے پاس اعداد و شمار ہیں 20 لاکھ 20 ہزار ایکڑ باسمتی چاول کاشت تھا - اس کی متوقع پیداوار 9 لاکھ 11 ہزار ٹن ہے پچھلے سال ہمارا 20 لاکھ 31 ہزار ایکڑ کاشت تھا - اور پیداوار 9 لاکھ 87 ہزار ٹن تھی - اس کا مقصد یہ ہوا کہ باسمتی کی پیداوار میں 7.7% کمی آئی ہے لیکن یہ خوش آئند بات ہے کہ اری کی پیداوار 15% بڑھ گئی ہے - اور اری کا رقبہ 5 لاکھ 70 ہزار ایکڑ تھا پچھلے سال 5 ہزار ایکڑ تھا - اس سال ہماری پیداوار 4 لاکھ 11 ہزار ٹن ہے پچھلے سال 3 لاکھ 57 ہزار ٹن تھی - اس کا مقصد ہے کہ ہماری پیداوار 15% بہتر ہے چاول کی over all پنجاب کی پیداوار پچھلے سال کے مقابلہ میں اس میں میں other varieties کا ذکر نہیں کرتا وہ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے - (40% بڑھی ہے)

جناب چیئرمین—آپ band varieties کی بات کر رہے ہیں -

وزیر زراعت—جی ہاں band varieties کی بات کر رہا ہوں band varieties ہمارے لئے بڑا مسئلہ ہے آپ کے حکم کے مطابق اس کو ہم نے discourage کیا تھا - پچھلے سال محکمہ خوراک نے compulsion میں RECP یا مرکزی حکومت نے compulsion میں ان varieties کو خریدا تھا - اس سے ہمارا رقبہ بڑھ گیا ہے یہ 62 ہزار ٹن کی بجائے 87 ہزار ٹن ہو گیا ہے - اور رقبہ بھی بڑھ گیا ہے - یہ ایک لاکھ 20 ہزار ایکڑ تھا - اب ایک لاکھ 60 ہزار ایکڑ ہو گیا ہے - اور میری درخواست یہ ہو گی کہ مرکزی حکومت کو کہہ دیں اور محکمہ خوراک کو ہدایات واضح طور پر چلی جائیں کہ وہ کسی صورت میں band varieties کو نہ خریدیں ورنہ ہم ان varieties کو ختم نہیں کر سکتے - یہ ضرور ہے کہ چاول لگانے سے کاشتکار کو تھوڑا سا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ فصل جلدی آتی ہے اور پیداوار زیادہ ہوتی ہے - اور قیمت بھی اکثر اچھی مل جاتی ہے - اور ملاوٹ میں کچھ varieties بڑی اچھی کام آتی ہے میں بھی تین چار سال پہلے چاول کی کاشت کیا کرتا تھا تو ایک بی سی 177 تھی جو بڑی آسانی کے ساتھ باسمتی 370 میں لگائی جاتی تھی - اس کو ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں روکنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا - کیونکہ وہ رکتی نہیں تھی - یہ ایک پالیسی میٹر ہے اس کو ڈیل کریں گے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ چاول کی پیداوار

وزیر زراعت و آبپاشی کا خطاب

خطر ناک حد تک کم نہیں ہوئی ہے - تقریباً اسی سطح پر جہاں پہلے تھی - اور پروکیورمنٹ procurement بھی پچھلے سال کے مقابلے میں بہتر ہو رہا ہے ہمارا جو ڈیڑھ لاکھ ٹن کا ٹارگیٹ ہے پورا ہو جائے گا - پچھلے سال کی نسبت پروکیورمنٹ ان تاریخوں میں اس سال زیادہ ہے پیڈی کی price بھی اچھی ہے - اس کو میں مزید cover کر رہا ہوں -

جناب چیئرمین — پیڈی کی قیمت کیسے کم ملی - وہ منظور صاحب کریں گے -

وزیر زراعت — اس کو دیکھیں گے اور وزیر خوراک بھی دیکھیں گے - مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے پیڈی پروکیور کرنا ہے جیسے آپ نے کہا ہے ملیں یہ خالت جیت کریں گے - اس کے بعد ایک بڑی ضروری چیز بہت اہم ہو گئی ہے وہ ہے پیاز کی shortage تھی جو بہت اہم ہو گئی ہے کچھ جگہوں پر پیاز 20 روپے کلو 16 روپے کلو بکا ہے - میں کیبنٹ میں پوچھا گیا تھا انہوں نے کہا کہ یہاں 30 روپے کلو پیاز بک رہا ہے - میں نے اس وقت نہیں خریدا جب میں گیا تو وہاں 12/10 روپے کلو بکا پڑا تھا - پنجاب میں پیاز کی فصل اپریل - مئی میں آتی ہے - اور جون جولائی تک چلتی ہے - اور فرنٹیئر سے تھوڑا پیاز آتا ہے اس کے بعد اگست - ستمبر - اکتوبر میں بلوچستان کی Crop آتی ہے بلوچستان میں ایک تو بارش متاثر ہونے کی وجہ سے 15/20 فی صد فصل ختم ہو گئی اور کچھ 15/20 پرسنٹ لیٹ ہو گئی جب یہاں بھاؤ بڑھے تو وہاں قدرتی طور پر بڑھنے تھے وہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن نے کوئٹہ کی منڈی میں پیاز کا بھاؤ off روپے من رکھا تھا - جب 12/14 روپے فی من منڈی کا بھاؤ تھا تو وہاں انہوں نے دفعہ 144 لگا کر کہا کہ کوئی تین روپے سے زائد نہیں بیچ سکتا جس کے باعث ہماری منڈی میں پیاز غائب ہو گیا - اور یہاں تک یہی حالت رہی ملی کا اثر لامحالہ پنجاب پر بھی ہونا تھا - اس وقت یہیں تمام پیاز بلوچستان سے آتا تھا - ساتھ ہی ٹرک والوں نے 4 ہزار سے 5 ہزار روپے ٹرک کا کرایہ کر دیا اور وجہ یہ ہماری حکومت کے پاس تھوڑا بہت پیاز تھا اس کی لوگوں نے فروخت روک لی اس میں حکومت نے دو کام کئے ایک تو امپورٹ عام کر دی اور اوپن ایل سی کا ایک نوٹیفکیشن بھیجا جس کے ساتھ ایک ممبر ٹریڈنگ کارپوریشن کا تھا وہ ہندوستان سے ایک ہزار ٹن پیاز لے کر آیا اور اس کا بھی ابھی مظاہر

خواہ نتیجہ نہیں نکلا ۔ ابھی پیاز تھوک میں ساڑھے پانچ روپے کے قریب بک رہا ہے ۔ ابھی مجھے سعید قادر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اور پیاز منگوا رہے ہیں ۔ اور یہاں ہماری مارکیٹ کمیٹی کے ذریعے جمعہ بازاروں میں آ جائے گا ۔ اور کسی بیوپاری کو فروخت نہیں کیا جائے گا اس کے ساتھ مجھے بتایا گیا ہے ایک یا دو جہاز عنقریب کراچی لگ رہے ہیں ان جہازوں کے لگنے کے بعد اور situation ease ہو جائے گی ایک نتیجہ یہ بھی نکلا ہے کہ سندھ کا پیاز جو تقریباً ایک مہینہ لیٹ ہو چکا تھا وہاں سے بھی اب بس پچیس پچیس ٹرک آنے شروع ہوگئے ہیں مجھے امید ہے کہ اس پر قابو پالیا جائے گا لیکن ایک ضروری چیز یہ ہے کہ آخر اتنا پیاز کیوں نہیں لگا سکتے کہ ہم اپنی ضرورتوں میں خود کفیل ہوں ہمارے پاس لاکھوں کروڑوں ایکڑ رقبہ موجود ہے جس پر ہم ہر قسم کی چیز کاشت کرتے ہیں اور جس طرح جنوبی پاکستان کے علاقوں کی ہمارے جنوبی پنجاب کے علاقوں کی اور ان علاقوں کی آب و ہوا کافی ملتی جلتی ہے مثلاً راجن پور ہے رحیم یار خان کی کچھ تحصیلیں ہیں جیسے صادق آباد وغیرہ وہ تمام چیزیں جو جنوبی پاکستان میں ہوسکتی ہیں ہمارے ہاں آسانی سے ہوسکتی ہیں ان میں پیاز سرفہرست ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ دیہاتوں میں آج بھی اور آج سے چند سال پہلے بھی جب زیادہ فصل آتی تھی تو گھر میں بڑی بوڑھیاں اور لوگ سبزی خشک کر رکھتے تھے گوبھی کریلے اور اس طرح کی ہر چیز سوکھا کر رکھ لیتے تھے یہ کچھ میں نے دیکھا ہے کہ دیہات میں میں اسے اپنا تجربہ تو نہیں کہونگا لیکن میں یہ کہونگا کہ میری observation ہے کہ یہ عادت کچھ کم ہوگئی ہے تو اس کی طرف بھی ذرا توجہ دیجئے اور خاص طور پر آپ لوگ جو جنوبی اضلاع سے آئے ہیں جو راجن پور سے آئے جو رحیم یارخان سے تعلق رکھتے ہیں یہ اور علاقوں میں بھی پیاز کی پیداوار بڑھائیں اس کا مقصد تھا کہ فصل جب آتی تھی تو بھاؤ بہت کم ملتا تھا لہذا ہم نے مرکزی حکومت کے ساتھ بات چیت کرکے ایک آرگنائیزیشن بنائی ہے جس کا کام صرف آلو اور پیاز اس وقت خریدنا ہے ۔ جب یہ فصلیں میدان میں ہوں اور بھاؤ کم مل رہے ہوں پچھلے سال انہوں نے کچھ آلو خریدے تھے جس میں انہیں چھ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ۔ چلیے چھ کروڑ روپے کا نقصان ہے کوئی بات نہیں ۔ وہ نقصان گورنمنٹ کا ہوگیا لیکن انہوں نے کچھ سبق سیکھ لیا ۔ اور اس سبق کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پیاز کے کاشتکار کو مناسب قیمت مل جائے گی اور آلو کے کاشتکار کو بھی مناسب قیمت مل جائے گی اور انشاءاللہ یہ کمی آئندہ

نہیں ہوگی - لیکن میں نے درخواست کی ہے کہ پنجاب کے جنوبی اضلاع میں اس کی کاشت بڑھائی جائے تو سیکرٹری زراعت بھی نوٹ کر لیں ، یہ بڑی اہم چیز ہے ، اس کے بعد میں دوسری بڑی اہم فصل ، کپاس کی طرف آؤنگا جو چاول کی طرح foreign exchange earner ہے ۔ 6 - اکتوبر کو ایگریکلچرل پالیسی کمیٹی کی میٹنگ فیڈرل گورنمنٹ میں ہوئی تھی میں اس میں شرکت نہیں کر سکا - میں نے سیکرٹری صاحب کے ذریعے پیغام دیا تھا - اس وقت اندازہ ہے کہ اس میں تقریباً 15 فیصدی کے قریب نقصان ہوگا - شائد اس سے زیادہ بھی ہو - اس وقت یہ بات نہیں مانی گئی تھی پھر ہمارے پاس ایک ڈویژن میں کوارٹر ہے ۔ ایک ڈائریکٹوریٹ ہے جو 1014 گاؤں کا سروے کرتے ہیں - 16 second estimate - اکتوبر کو دیتے ہیں - انہوں نے 16 - اکتوبر کو estimate دیا اور 35 سے 40 فیصد انہوں نے نقصان بتایا - میں اپنے فارمز کا پیداوار کا سروے خود کر چکا تھا - یہ سروے ایک ماہرین کی ٹیم کو بھیج کر بھی کرایا گیا تھا اور دونوں کا نتیجہ ملتا جلتا تھا - crop reporting والوں کو میں نے ان کو کہا کہ آپ مجھے بتائیے کہ آپ نے کیا estimate لگایا ہے؟ تو تینوں کا تقریباً تقریباً ایک ہی اندازہ تھا ۔ پھر میں نے ماہرین کے ساتھ چھ دن کے لیے کپاس کے علاقوں کا دورہ کیا جو random sampling دورہ تھا - ہم نے random بھی کی اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ نقصان واقعی 35 — 40 فیصد ہے ۔ شائد تھوڑا سا زیادہ بھی ہو - پھر میں نے یہ بات گورنر صاحب کو بتائی - انہوں نے کہا کہ آپ بتائیے "Howl about it" تو میں یک دم تو نہیں چیخنے لگا - تھوڑے دنوں کے بعد میں نے ایک پریس کانفرنس کر کے صحیح حالات بتائے کہ 35 سے 40 فیصد نقصان ہوگا ۔ ابھی تک جو اطلاعات مل رہی ہیں وہ ہم confirm کر رہے ہیں - تو فیڈرل گورنمنٹ بھی اب تقریباً ہماری فگرز مان رہی ہے - سندھ کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا لیکن (ginners) کے ساتھ جو میری بات ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب آپ بیس لاکھ ٹن کہتے ہیں یہ بیس لاکھ ٹن آپ کی پیداوار نہیں ہوگی بلکہ 16 لاکھ ٹن ہوگی اور سندھ کی گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ 13 لاکھ ٹن نہیں ہوگی 9 لاکھ ٹن ہوگی تو ابھی تک میری فگرز میں کوئی خاص تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی - انشاءاللہ ہماری پیداوار بیس لاکھ ٹن کے قریب ہو جائے گی - لیکن اس میں کئی عوامل ہوتے ہیں pesticides میں adulteration تو شاید ہوگی لیکن وہ کمپنیاں جو پچھلے سال

ہی تھیں اب بھی یہ کام ان کے سپرد ہے ۔ پچھلے سال ہماری ہونٹ پاکستان کی تاریخ میں ریکارڈ crop ہوئی تھی ۔ یا ہماری crop جو 72 - 1971ء میں ہوئی تھی یا جو پچھلے سال کی تھی اس کو بھی surpass کر دیا ۔ اس وقت کیا pesticides میں adulteration نہیں تھی کیونکہ اس وقت ابھی کچھ Pesticides استعمال ہوا ہے ۔ تو pesticides ہی نہیں ہے موسمی حالات کا بھی بڑا فرق پڑتا ہے ۔ صرف بارش سے فرق نہیں پڑتا بلکہ clouds کا بھی فرق پڑتا ہے ۔ اس میں Enzymes ہوتے ہیں اس میں پروٹینز کا سوال پیدا ہوتا ہے اور کئی nutrients ہوتے ہیں جن کا اثر shedding پر پڑتا ہے یا جب humidity بڑھ جاتی ہے shedding شروع ہو جاتی ہے ۔ پچاسوں چیزیں اس میں اثر انداز ہوتی ہیں ماہرین کی کمیٹی کو یہ مسئلہ دیا ہے اور پرسوں ان کے ساتھ میری میٹنگ بھی ہے اس میں چھوٹی سے چھوٹی وجہ ہو سکتی ہے لیکن انشا اللہ ہم ایسے دیکھ کر اور صرف اس لحاظ سے دیکھ کر نہیں کہ scape goat پکڑ لیں یا کوئی attitude یا defensive posture اختیار کر لیں بلکہ آئندہ اگر اس قسم کے حالات ہوں جیسے کہ 1976ء میں بھی تھے اور ہم انہیں موسمی حالات سے گزر چکے تھے اور ہم نے بھی مار کھائی تھی ۔ وہی ہم نے غلطی کی تھی کہ ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کرکے بیٹھ گئے تھے لیکن پنجاب گورنمنٹ کا مطمع نظر یہ ہے کہ ہم ان تمام عوامل کا جائزہ لیں اور جائزہ لے کر ایک رپورٹ مرتب کریں تاکہ اس کے مطابق فیصلہ کریں ۔ Pesticides ایک بڑی ضروری چیز ہے اس پر بھی دیکھنا ہے ۔ اس پر بڑی میٹنگز ہو رہی ہیں اور صدر صاحب نے بھی ملتان میں فرمایا تھا اور ابھی ساہیوال میں مجھے کہا تھا کہ وہ خود ایک میٹنگ Preside کریں گے اور غالباً اس پر ایک کمیشن بھی بٹھائیں گے تو وہ انہوں نے مجھے کچھ رکھا ہے تو انشاء اللہ ہم لائحہ عمل اختیار کریں گے کہ آئندہ میں کم سے کم نقصان ہو لیکن ایک بات میں چلتے چلتے بتا دوں کہ موسمی حالات کا مقابلہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ۔ امریکہ میں Arizona Desert ہے اس پر کپاس پیدا ہوتی ہے وہ جگہ میری دیکھی ہوئی ہے وہاں بھی بارش کی وجہ سے 15 فیصد کپاس کا نقصان ہوا ہے اور امریکہ کی جو ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے پاس Posts Scouting کی Firms ہیں ۔ وہ آپ کے کھیتوں کو جا کر دیکھ لیتی ہیں اور آپ کو آ کر کہتی ہیں کہ فلاں کیڑا ہے کہ آپ سپرے کر لیجئیے ۔ آپ ٹیلیفون اٹھا کر کسی کمپنی کو ٹیلیفون کرتے ہیں وہ آ کر ہوائی جہاز سے سپرے کر دیتی ہے ۔ ان

چھوٹوں کے باوجود ان کا 15 فیصدی نقصان ہوا ہے ۔ برازیل وغیرہ کی میں بات نہیں کرتا ۔ میکسیکو کی بات نہیں کرتا ۔ سپین کی بات نہیں کرتا ۔ میں امریکہ کی صرف اس سٹیٹ کی بات کرتا ہوں۔ جو کہ ڈیزرٹ سٹیٹ ہے ۔ اور کپاس کے متعلق کہا ہے کہ وہ سورج کو وہاں پسند کرتی ہے اور سورج ابھی کنوا پسند کرتا ہے ۔ اس سٹیٹ میں 15 فیصدی نقصان ہوا ہے ۔ ہم تو ابھی دور جہالت سے نکل کر ترقی کی طرف گامزن ہیں ۔ ہمارے پاس تو کوئی سروس بھی نہیں ہے ۔ میرے پاس کوئی ایسی ایجنسی نہیں ہے جس کو میں کہوں کہ ذرا آ کر میرے کھیتوں میں سپرے کر دو ۔ تو وہ ہم نے دیکھنا ہے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ تو کپاس کے متعلق ابھی میں یہ کچھ بتا سکتا ہوں ۔

جناب چئیرمین ۔ آپ کسی کی ریسرچ research کرنے لگے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ایگریکلچرل ریسرچ کرتے ہیں ۔

جناب چئیرمین ۔ مگر اس کے متعلق آپ یہاں یہ بھی کہتے نئے گا کہ about the pink balls اور بیج کے متعلق جو آج یا کل اخبار میں نکلا تھا کہ آپ جو نئے بیج لائیں گے اس میں اور کئی قسم کے کیڑے آئیں گے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی (مشیر سیونسپل کارپوریشن ، ملتان ۔ سیڈز کے متعلق آپ فرما رہے ہیں ؟

جناب چئیرمین ۔ ہاں سیڈز کے متعلق ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ملتان میں جناب صدر کے سامنے ایک صاحب نے خطرہ ظاہر کیا تھا کہ بیج ناکارہ ہے اور یہ باہر سے درآمد کیا جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے ایک فاضل دوست نے سیڈز کارپوریشن کی بڑی تعریف کی تھی کہ پانچ لاکھ من بیج خرید لیا ہے ہمارا طریقہ کار یہ ہے اور غالباً آپکو ایک چھوٹی سی briefing دینا پڑے گی اگلے لمبے سیشن میں کہ ہم ریجسٹرڈ growers سے خریدتے ہیں ان کی crop inspection کرتے ہیں ۔ زیادہ تر ہماری خرید و فروخت وہاں ہوتی ہے ۔ کچھ ہمارے growers ہیں جو کہ رجسٹرڈ growers ہیں جو ہم کو نہیں بیچتے لیکن جننگ خود کرواتے ہیں ۔ بیج ہمیں دیتے ہیں ۔ تو وہ بھی ہم سپروائز کرتے

ہیں اور صوبہ پنجاب ان بیجوں کو ٹیسٹ نہیں کرتا ۔ ہم سیڈ ٹیسٹ ایک فیڈرل ایجنسی کرتی ہے ۔ جس کا نام ہے سیڈز سرٹیفیکیشن ایجنسی جب تک وہ certify نہیں کرتی ہم اس سیڈ کو نہیں خرید سکتے ۔ اور نہ خریدتے ہیں ۔ تو یہ ہم نے ایک حفاظت اس کی رکھی ہے اپنے growers کے لئے کہ ہم اپنے افسروں کو یہ اختیار نہیں دیتے کہ وہی اچھا برا جو چاہے کریں ۔ ایک دوسری فیڈرل ایجنسی ہے ۔ ہم نہ ان کی اے ۔ سی ۔ آر (A C R) لکھتے ہیں نہ ان کی پوسٹنگ کر سکتے ہیں ۔ نہ ان کو ترقی دے سکتے ہیں نہ تنزلی کر سکتے ہیں اور نہ ہمارا محکمہ ان کو کوئی رشوت دے سکتا ہے ۔ یہاں پر بار بار رشوت کا سوال اٹھایا گیا لیکن یہ چیز بھی نہیں ہے کیونکہ سیڈز کارپوریشن کے پاس کم از کم کوئی مد نہیں ہے جہاں سے وہ رشوت لے سکے تو میرے خیال میں حالت اتنی بری نہیں ہے ایک خبر پتا نہیں آج آپنے اخبار میں پڑھی ہے یا نہیں ۔ کوئی بیس ہزار گانٹھ کپاس کی آرہی ہے ۔ اس میں فیڈرل گورنمنٹ کے Director General and Advisor Plant Projection جو بڑے افسر ہیں ، انہوں نے اخبار میں وارننگ دی ہے کہ جو جہاز آئے گا وہ fumigate ہوگا ۔ گانٹھیں جو ہونگی وہ رکھی جائیں گی وہ Fumigate ہونگی ۔ چونکہ بول ویول ایک بہت ہی موذی کیڑا ہے جو ابھی تک ہمارے ملک میں نہیں ہے اور جن ملکوں میں آیا ہے وہاں ان کیڑوں نے فصلوں کی تہس نہس کردی ہے ۔ تو وہ یہ یقین کرنا چاہتے ہیں کہ بال ویول ہمارے پاس نہ آجائے ۔ ابھی ہمارے پاس ایک اور موذی کیڑا ہے جیسے ہم گلابی سنڈی کہتے ہیں ۔ انگریزی میں اسے (Pink ball worm) کہتے ہیں ۔ وہ بدبخت ایسی ظالم چیز ہے کہ وہ ڈوڈی میں گھس جاتا ہے اور باہر سے پتا ہی نہیں چلتا کہ اندر کچھ ہے یا نہیں ۔ جب آپ کاٹ کر دیکھتے ہیں پھر بھی پتہ نہیں چلتا ۔ یا فصل اتر جائے پھر بھی نہیں کھلتا ۔ تو وہ بڑا مشکل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سویا ہوا ہے ۔ جہاں بھی ہے ۔ زمین میں ہے یا ڈوڈے میں ہے ، جہاں بھی ہے تو ہماری جو مہم ہے وہ آپ روزانہ اخباروں میں دیکھتے ہیں ۔ اور ہمارے جو ریڈیو کے دیہاتی پروگرام ہیں ۔ اس میں تقریباً روز آتا ہے ۔ دو تین دفعہ تو میں مائینڈ کر چکا ہوں کہ جو کسان کپاس لگاتے ہیں یہ ان کا فرض ہے ، مذہبی فرض تو میں نہیں کہوں گا لیکن اخلاقی اور

قومی فرض ضرور کہوں گا ۔ اور خود ان کے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ وہ ایک ایک ڈوڈے کو توڑ کر جلا دیں اور اپنی چھڑیوں کو رکھ لیں ، چھڑیاں فیول کے کام آتی ہیں ۔ ضرور رکھیں ۔ لیکن ڈوڈے توڑ کر جلا دیں یا اپنے تندور میں جلا دیں ۔ دو چار دن کی بات ہے اگر یہ کام 31 جنوری تک یا 7/6 فروری تک ہو جائے تو ہمیں کافی حد تک نجات مل جائے گی اس میں ایک اور کام جو ہم کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ 5 لاکھ من سیڈ ہم لے چکے ہیں total requirement ہماری 5 لاکھ من ہے ۔ اور ہم 6 لاکھ من Procure کر رہے ہیں ۔

میاں منظور احمد وٹو ۔ (چیئرمین ضلع کونسل اوکاڑہ) ۔ جناب والا میں figure کی بات نہیں کر رہا میں اس کی quality کی بات کر رہا ہوں

وزیر زراعت ۔ شاید آپ نے سنا نہیں ہے میں نے quality کی بات کی ہے کہ Seed Certification Agency اس کو test کرتی ہے اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کی ایک ایجنسی ہے انہوں نے جو test کر کے ہم کو دیا ہے وہی ہم نے خریدا ہے ۔

میاں منظور احمد وٹو ۔ جناب والا ۔ چیئرمین صاحب نے مجھے اجازت دے دی ہے میں ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں ۔ بات صرف یہ ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ agriculture کے سلسلہ میں اور cotton کا یہ جو بحران پیدا ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بیج کی جو قسمیں ہیں ۔ cotton کا نایاب سیڈ ہمارے تحقیق کرنے والے اداروں نے پہلے اس کو approve نہیں کیا ۔ پچھلے سال اس کو approve کیا ۔ اس سال لوگوں نے اس کو کاشت کیا ہے ۔ لیکن زیادہ تعداد میں وہ اس کو کاشت نہیں کر سکے ہیں ۔ اس لئے کہ وہ introduce نہیں تھا ۔ اور لوگ اس سے متعارف نہ تھے ۔ results کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ آپ نایاب کے results دیکھیں ۔ تین یا چار تو ہمارے پنجاب کے صرف cotton growing اضلاع ہیں ۔ ان میں آپ نایاب کے results collect کریں ۔ اور 557 کے esult بھی collect کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ۔ کہ جہاں جہاں بھی لوگوں نے نایاب کاشت کی ہے ۔ اس کی average اس دوائی کی application سے اس کا result 22/20 من سے کم نہیں ہوا ۔ بیج 557 کی جو average ہے وہ بھی کم ہے ۔ اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ پنجاب سیڈ

کارپوریشن نے جو سیڈ خریدا ہے اس کی وجہ سے پنجاب میں کاٹن کم ہوا ہے۔ اس لئے میں اب یہ وارننگ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سیڈ معیاری نہیں ہے - از راہ کرم اس کو آئندہ کاشتکاروں میں تقسیم کرتے وقت اس کی احتیاط کیجئے گا - (شکریہ)

وزیر زراعت :- شکریہ میں اس بات کو ختم کرتا ہوں - آپ تشریف رکھیے - میں اس کو deal کر لیتا ہوں - نایاب یا کوئی بھی ورائٹی ماہرین منظور نہیں کرتے کسی بھی ورائٹی کی منظوری پنجاب گورنمنٹ دیتی ہے - کپاس ، گندم ، جوار ، مکئی ، گنا یہ ساری ورائٹی پنجاب سیڈ کونسل approve کرتی ہے اور میں بحیثیت وزیر اس کونسل کا چیئرمین ہوں - اور سب ماہرین شامل ہیں مثلاً researchers to breeers کاپلس کے growers اس میں شامل ہوتے ہیں - صدیق اکبر بخاری صاحب ہیں - اقبال صاحب ہیں - راو صاحب ہیں اور جتنے اصحاب ہیں - سب شامل ہوتے ہیں اب میں آپ کو یاد دلاوں گا - اوکاڑہ میں deltapine آپ کاشت کرتے تھے بڑی اچھی تھی - سولہ - سولہ اور اٹھارہ - اٹھارہ من آپ کرتے تھے جو نیشنل پالیسی کے خلاف ہے کہ کوئی ایسی ورائٹی introduce کی جائے جس میں ملک کی دولت کا ضیاع ہو اور جس کی وجہ سے (Army Worm) ہمارے ملک میں آیا ہے - آج اس کے متعلق میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ یہ اب تنزانیہ وغیرہ میں گندم اور شلغم کی فصل کو کھا رہا ہے تو نایاب جو ہے یہ ان کسانوں کے لئے approve کی گئی تھی اور لفظ تھا not progressive but enlightered growers جنکو کپاس لگانے کا اور کپاس کو بچانے کا طریقہ آتا ہو - تو وہ تو دوسری ورائٹی سے بھی اتنی ہی yield لے گئے ہیں - اس میں ایک دوسرے سے زیادہ کرنا ہوتا ہے : یہ زیادہ smooth leaf variety ہے اور یہ زیادہ early maturing variety ہے اور یہ جو early maturing variety ہے - اس پر post attack جلدی ہوتی ہے اور جلدی protection کی ضرورت ہوتی ہے - اس لئے اس کی کاشت کی selected growers کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ لوگ جو اس کی حفاظت کرسکیں - وہی اس کو کاشت کریں لفظ ہے enlightered growers not progressive اور میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں کہ کپاس بڑی مشکل فصل ہے - یہ ان پڑھ آدمی کی فصل نہیں ہے جب تک حکومت بذات خود ایسے کام نہ کرے کہ ان کی فصل کو protection دے - یہ عام ان پڑھ کاشت کار کی فصل نہ ہے - چونکہ دنیا کی جتنی بھی variable climatic conditions ہیں - انکا اس کپاس پر اثر ہوتا ہے -

جناب چیئرمین : ویسے یہ emphasis کی بات ہے ۔ میرے خیال میں you have made the point اور آپ نے بھی بڑی contribution کی ہے تو جب آپ کی next meeting ہو تو ان دو صاحبان کو ضرور بلوائیے گا اور ہمیں اس کا اگلے سال خاص خیال رکھنا پڑے گا ۔ ابھی تو آپ اس بال (کیڑا) کو destroy کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد اس کے بیج کا خیال کیجئے گا ۔ کھاد کا خیال کیجئے گا ۔ اس کے لگانے کے طریقے techniques کا خیال کیجئے گا ۔ انشاء اللہ تعالے یہ نقصان جوکہ اب کی دفعہ ہوا ہے ۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اسکو make up کریں ۔ پورا کریں ۔

وزیر زراعت : علاوہ ازیں ریسرچ کے متعلق بات تھی تو اس سلسلہ میں میں آپ کو بتاوں کہ جناب گورنر نے مجھے blank cheque دیا ہوا ہے کہ جو چاہیں ۔ آپ لے لیں ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں اس blank cheque کو بھی کیش نہیں کراسکا ہوں ۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپ کو جتنی رقم چاہیے اس سے لے لیں پنجاب میں research کے متعلق بہت coordination ہوئی ہے Punjab Research Coordination Board بنا ہے ۔ ہمارے پاس بہت بڑا Research Institute ہے ۔ اس میں کئی ڈائریکٹرز ہیں ۔ لیکن اس میں سب سے بڑی مجھے یونیورسٹی والوں سے شکایت ہے کہ وہ آج تک مجھے تفاصیل نہیں دے سکے جسکو میں جناب گورنر صاحب کے سامنے پیش کرکے پیسے لے لوں ۔ انہوں نے تو دستخط کرکے چیک دے دیا ہے کہ جتنے پیسے ضرورت ہوں لے لیجئے گا ۔ لیکن میں اس کو کیش نہیں کراسکا ، میرا خیال ہے کہ سیکریٹری صاحب یونیورسٹی والوں کو یاد کرائیں کہ وہ کوئی بڑا پراجیکٹ بھیج دیں ۔ اس کے بعد cropping pattern کا ذکر آیا

سردار خالد عمر صاحب ، علاوہ چیئرمین ضلع کونسل ہونے کے زراعت کے گریجویٹ بھی ہیں — انہوں نے cropping pattern کی بات کی تھی — پانی کی بات کی تھی — کھاد کی بات کی تھی تمام چیزیں تھیں اس کے متعلق سوچنا ہو گا — اور ہم یہ cropping pattern بھی بدلیں گے — اب دو چار باتیں پانی کے متعلق موٹی موٹی کرنا چاہوں گا ۔ وہ یہ ہے کہ تھل کنال کے پیسے اس دفعہ خود ہم نے منظور کئے ہیں ۔ اور فیڈرل گورنمنٹ بھی تقریباً مان گئی ہے ۔ داجل کینال کے متعلق بھی مان لیا ہے اس کے متعلق بھی کچھ رقم ملی ہے ۔ اس کے علاوہ ہماری کوشش یہ ہے کہ بہاولپور کی جو abandoned canals ہیں ۔ ان کو بھی منظوری مل جائے اور چشمہ رائٹ بنک کے لئے بھی ہم لگے ہوئے ہیں ۔ تو یہ جناب والا پانی کے متعلق موٹی موٹی چیزیں جن کے لئے حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے ۔

وزیر خوراک کا خطاب

وزیر خوراک (جناب سردار رفیق حیدر خان لغاری)– جناب والا محکمہ خوراک سے متعلق تو صرف ایک ہی پوائنٹ تھا جو کہ پیڈی کی قیمت کے بارے میں تھا ۔ اس سیزن میں پیڈی کی قیمت پر ہم نے خاص طور پر دھیان دیا ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ زمینداروں کو اس کی صحیح قیمت ملے کہیں کہیں انفرادی کیسوں میں اگر قیمت صحیح نہیں ملی تو اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ مگر مجموعی طور پر اسوقت باسمتی کی سرکاری قیمت 90 روپے ہے اور مارکیٹ میں 92 روپے سے 95 روپے تک مختلف مارکیٹوں میں مختلف ریٹ چل رہے ہیں ۔ اسی طرح اری کی سرکاری قیمت 54 روپے اور 55 روپے چل رہی ہے ۔ انفرادی کیسوں میں اگر کوئی ایسی بات ہے تو آپ اس کی نشاندھی کریں تو میں اس پر توجہ دوں گا ۔ ویسے growers کو اور فلور ملوں کو assure کراتا ہوں کہ اگلے سیزن میں ہم پاسکو کو induct کر رہے ہیں اور ان سے پیڈی پرچیز سنٹر کھلوا رہے ہیں تاکہ براہ راست پیڈی کی خرید کی جا سکے ۔ اور زمینداروں کو پیڈی صحیح قیمت مل سکے ۔ تو یہ ایک ہی سوال تھا اور میں ھاوس کا مشکور ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ میں بھی یہی عرض کر رہا تھا کہ پنجاب کو بھی وہی سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں جو سندھ کے growers کو حاصل ہیں ۔

وزیر خوراک۔۔ جی اسی لئے ہم پیڈی پرچیز سنٹر بنا رہے ہیں ۔

We have taken steps about that Sir.

MR. CHAIRMAN : Farm storage to purchase. . .

وزیر خوراک ۔ مرکزی حکومت نے اصولی طور پر ہم سے اتفاق کر لیا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی اس پر عمل ہو جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی ہاں وہی چیزیں آپ بھی یہاں لائیں ۔

وزیر خوراک–جی ۔ انشاللہ تعالی ایسے ہی کریں گے ۔

جناب چیئرمین–

Now the battle is between the two Mian Sahibaan

آوازیں–پہلے وڈے میاں صاحب ۔

جناب چیئرمین–وڈے میاں صاحب ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات کا خطاب

(وزیر مواصلات و تعمیرات) میاں صلاح الدین–جناب چیئرمین و معزز اراکین مجلس ۔ دو چار چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق

اکثر شکایات آئی ہیں ۔ ایک تو واٹر سپلائی اور سیوریج کے متعلق ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے اجلاس میں بھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا اور اپنے ٹیلیفون نمبر بھی آپ کو دیے تھے یہاں تک کہ میں نے اپنے بیڈروم کا نمبر بھی دیا تھا اور مجھے گورنر صاحب نے کہا تھا کہ میاں صاحب آپ نے سونا ہے کہ نہیں (قہقہہ) ۔

بہر صورت ان ڈھائی سالوں میں مجھے صرف دس ٹیلیفون آئے ہونگے اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ جب کسی بھی چیز کے متعلق مجھے شکایت پہنچتی ہے تو میں نے فوراً قدم اٹھایا ہے ۔ دیکھیے آپ ہمارے بازو ہیں آپ ہماری آنکھیں ہیں ۔ آپ ہمارے کان ہیں ۔ اگر آپ ہماری مدد نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا میں تو ہر جگہ پہنچ نہیں سکتا ۔ جس طرح معاشرے کا حال ہے جس طرح چکروں میں ہم پھنسے ہوئے ہیں آپ نے بھی یہاں سب نے بہت بجا کہا ہے تو اس میں آپ کی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔ یہی استدعا ہمیشہ میں اپنے کمشنر صاحبان سے بھی کرتا رہتا ہوں کہ جہاں کہیں آپ دیکھیں کہ کام خراب ہو رہا ہے تو مجھے فوراً اطلاع دیں تاکہ میں اس کو صحیح کر سکوں ۔ باقی یہ سیوریج اور واٹر سپلائی کا کام اگر صحیح نہ ہوا تو اس کو صحیح کرانے کی میں پوری کوشش کروں گا یہ مشکل کام ہے ہمارے پاس اس سلسلہ میں ایکسپورٹ بہت کم ہیں ۔ بہت سے لوگ باہر کے ملکوں میں چلے گئے ہیں ۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ لوگ اگر کام ٹھیک طرح سے نہ کر سکے تو ہم یہ کام پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیں گے اور میں سب سے پہلے گورنر صاحب کو اس کی سفارش کروں گا ۔

دوسرا سڑکوں کا مسئلہ ہے ۔ ہماری کچھ سڑکیں تو اتنی پرانی ہو گئی ہیں کہ ان کو ازسر نو بنانا پڑے گا ۔ پھر آجکل کی جو ہیوی ٹریفک ہے اس کے مطابق اگر ہم سڑکیں بنائیں تو اس کے لئے بے پناہ روپے کی ضرورت ہے ۔ بہر حال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں بھی سڑکیں بن چکی ہیں ان کی صحیح طرح سے مرمت کریں ۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک ریسرچ سیل بھی بنایا ہے ۔ کیونکہ اب یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ کہاں سیم اور تھور آ گئی ہے ۔ کس جگہ کی مٹی کیسی ہے ریت کے اس میں کتنی مقدار ہے ۔؟ اور اس کے مطابق پلان کرکے انشاءاللہ اب جو بھی سڑک بنے گی اس میں کوئی خرابی نہیں ہوگی جہاں بھی کہیں سڑک بن رہی ہو اور اس کے متعلق آپ کو شکایت ہو کیونکہ وہ آپ کی سڑکیں ہیں آپ کے علاقے ہیں تو میں آپ سے پھر یہ استدعا کروں گا کہ آپ مجھے فوراً اطلاع دیں ۔ اگر آپ ٹیلیفون کے پیسے نہیں خرچ کرنا چاہتے تو وہ کال آپ میرے

نام بک کروائیں اور مجھ سے چارج کر لیں - (نعرہ ھائے تحسین) میں اس میں بہت خوشی محسوس کروں گا - سکیموں کے متعلق سب سے اچھی بات بیگم سیدہ عابدہ حسین نے کی تھی کہ سب سے پہلے ہمیں فیملی پلاننگ کے متعلق سوچنا پڑے گا - کیونکہ اسلام اعتدال پر مبنی ہے - کھانے پینے میں اعتدال خرچ کرنے میں اعتدال حتی کہ عبادت کرنے میں اعتدال تو پھر فیملی پلاننگ میں بھی اعتدال ہے اور اگر ہم نہیں کریں گے تو انہوں نے اس دن بالکل صحیح فرمایا تھا کہ 20 سال کے بعد ہمیں اتنے ہی نئے شہر بنانے پڑیں گے اور اتنی ہی اور زیادہ خوراک پیدا کرنی پڑے گی - جو سب سے بڑا مسئلہ آپ کو پیش آنے والا ہے اور جو سب سے زیادہ سنگین ہے ، وہ یہی ہے - خدارا اس کے متعلق کچھ سوچیں اور سنجیدگی سے اس پر دھیان دیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے -

(قہقہے)

آپ ھنسیں یا نہ ھنسیں بات بالکل صحیح ہے - میں آپ کو ورلڈ فوڈ پروگرام والوں کے پمفلٹ بھیج دوں گا آپ اس پر بیٹھ کو سوچیں اور اگر آپ اسے پڑھ لیں تو آپ کو رات بھر نیند نہیں آئے گی

اس کے بعد ایک اور سوال اٹھایا گیا تھا compensation of land to be acquired اس کے متعلق گورنر صاحب نے مجھے اجازت دی تھی ایک کمیٹی بھی بنی دتھی ، اس میں ہم نے اس سارے مسئلے کو طے کر لیا ہے - انشاءاللہ اب یہ معاملہ ھماری اگلی کابینہ کی میٹنگ میں پیش ہو جائے گا - اسلام کے مطابق منصفانہ طور پر جن لوگوں کی بھی ہم زمینیں لیں گے ان کی قیمت ادا کی جائے گی اور ہم یہ کوشش کریں گے کہ جو زمینیں زیادہ غلہ دیتی ہیں ان پر آبادیاں نہ بنائیں - صرف مصیبت یہ ہے کہ ھمارے لوگوں کو یہ عادت پڑی ہوئی ہے کہ وہ فلیٹوں کی زندگی کو پسند نہیں کرتے - بہر صورت اگر آبادی اسی طرح بڑھتی رہی تو پھر ہم کو اونچا جانا پڑے گا پھیلنا نہیں پڑے گا -

ایک آواز اللہ لے جائے گا -

وزیر مواصلات وتعمیرات اللہ ویسے اٹھا لے تو اور بہتر ہے (قہقہہ)

ایک اور بات جو بڑی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ میرے پاس جو محکمے ہیں ایل - ڈی - اے ، ایف - ڈی - اے اور ایم - ڈی - اے ، ان شہروں کے جو میئر ہیں ان کی آپس میں ہم آہنگی ہونی چاہئیے - کیونکہ شہری زندگی میں سب سے زیادہ سہولتیں یہ محکمے دے سکتے ہیں - کسی کسی جگہ ان کی چپقلش ہو جاتی ہے تو اللہ سب

حصے میں استدعا کروں گا ساتھ ہی جہاں جہاں کمشنر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ان کی مدد کریں اور ایک بات کو مت بھولیں کہ آپ سب اس قوم کے فرد ہیں چاہیے وہ فوجی ہوں چاہے وہ چاہے وہ بیورو کریٹ ہوں چاہیے سیاست دان ہوں چاہے وہ منتخب نمائندےہوں ۔ آپ نے مل جل کر اس قوم کو صحیح رکھنا ہے ان کی تکلیفوں کو دور کرنا ہے اور لوگ تو سیکورٹی ۔ سیفٹی اور استحکام مانگتے ہیں چاہے کسی قسم کا آئین ان پر مسلط کردیں عام لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی یا اس ملک کی آئندہ جو طاقت ہے جو ترقی کرنی ہے کم ازکم جو بڑے شہر ہیں ان کا انحصار ان محکموں پر ہے ایک تو اتھارٹیز جن کا میں نے ذکرکیا ہے دوسرے میئر صاحبان تیسرا ہمارے آفیسرز صاحبان یہ سب کچھ ان پر انحصار کرتا ہے اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ سب پاکستانی شہری ہیں ۔ ان کو اپنے ملک سے بے حد پیار ہے ۔ اپنی رنجشوں کو بھول کر ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں گے اور اپنے شہریوں کی مدد کریں گے ۔ ایک بات میں نے اور کرنی تھی کہ ایک چیز ہم میں بہت بری آگئی ہے وہ یہ کہ ہر کوئی شخص یا افسر اپنی ذمہ داری سے بھاگتا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے ٹھیک ہے بعض اوقات نقصان بھی ہو جاتا ہے تو کوئی بات نہیں آپ کا ملک ہے ۔ اگر آپ نے کوئی قدم اٹھانا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ملک کے لئے اچھا ہے یہ ملک کی ترقی کیلئے اچھا ہے تو وہ قدم بے شک آپ اٹھائیں اور خدانخستہ کوئی کسی کو کھا نہیں جاتا ۔ ذمہ داری کو قبول کریں ۔ کچھ میں اپنے گورنر صاحب سے استدعا کروں گا کہ قوانین کی طرف توجہ دیں کیونکہ جتنے قوانین ہیں جب سے میں وزیر بنا ہوں میں نے یہ دیکھا ہے وہ ہمارے افسروں کو بچانے کیلئے زیادہ ہیں پبلک کی تکلیف دور کرنے کیلئے کم ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Sorry Sir, but with due apology

Mr Chairman No. No.bnt—

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ وہ قوانین پبلک کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے کم ہیں مگر افسروں کو بچانے کے لئے زیادہ ہیں ۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمیں اپنے رولز میں کچھ نہ کچھ تبدیلی لانا پڑے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) باقی آپ نے دیکھا کہ آپ کے جو منتخب نمائندے اس دفعہ آئے ہیں ان میں بہت اچھے لوگ آئے ہیں ، شریف لوگ آئے ہیں ، پڑھے لکھے لوگ آئے ہیں اور اگر گورنمنٹ کی پالیسی اسی طرح رہی اور بکرپٹ تلک ہوتی رہی تو یقیناً بہتر لوگ آتے رہیں گے اور گورنمنٹ اچھے

لوگوں کو مت نیوڑا ہونے دیے جنہوں نے ادھر ادھر سے کچھ پیسے کمائے ہیں اور پھر ان کا کام بھی یہ ہے کہ پیسے کمائیں - ایسے لوگوں کو اس طرف آنا چاہئیے جن کے پاس کچھ ہے اور جو قوم کی خدمت بھی کرنا چاہتے ہیں - تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم کیا نہیں کر سکتے - اللہ تعالی نے ہماری قوم کو اور خاص طور پر پنجاب کا جو صوبہ ہے اس میں ہمیں ہمت بھی بہت دی ہے ، طاقت بھی بہت دی ہے ، قوت بھی بہت دی ہے لوگ بھی بہت دلیر ہیں ، ان میں بے اندازہ کام کرنے کا جذبہ بھی ہے ، اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ پر ذمہ داریاں ہیں ان کو آپ پورا کریں اور پچھلی اگلی بات چھوڑیں علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

زمانے کی ہے گردش جاودانہ
حقیقت ایک تو باقی فسانہ

کسی نے دوش دیکھا ہے نہ فردا
فقط امروز ہے تیرا زمانہ

بہت بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اوقاف و سماجی بہبود کا خطاب

وزیر اوقاف ، سماجی بہبود و زکواۃ - (میاں محمد ذاکر قریشی ملتان سے بیگم زاہدہ جعفری صاحبہ فرمایا ہے کہ جہیز دینے کے لئے پچیس ہزار روپے کی رقم بہت کم ہے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کو اس وقت پچیس ہزار روپے کی طرف دھیان نہیں کرنا چاہئیے بلکہ ہم تو آپ کواربوں روپے زکواہ اور عشر فنڈز سے غریب عورتوں اور بیواؤں کے لئے دے چکے ہیں اس وقت ہم نے ایک ارب چالیس کروڑ روپے آپ کے ان ہی کاموں کے لئے دیئے ہیں اور ان میں سے آپ خرچ کریں -

دوسرے آپ نے فرمایا ہے کہ دلاور بخش وقف میں دکانیں نہیں بنی ہوئی ہیں اس کے بارے میں بھی انشاء اللہ تعالی میں سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ ان کو اگلے بجٹ میں رکھیں اور وہ وہاں پر دکانیں بنوا دیں -

باقی آپ نے فرمایا ہے کہ بی بی پاک دامن یا دوسرے قبرستانوں میں دیواریں وغیرہ نہیں ہیں اس کے لئے بھی ہم نے وہاں بڑی مشکل سے encroachments دور کروائیں ہیں اور میں نے پچیس ہزار روپے مختص کر دیئے ہیں کہ وہاں پر باڑ وغیرہ لگوا دیں تاکہ وہاں پر آئندہ encroachments نہ ہوں -

اس کے علاوہ خالد عمر صاحب نے فرمایا ہے کہ اوقاف کی زمینیں جو لوگوں نے لے رکھی ہیں وہ ان کو ملکیت دی جائے میری گذارش ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائے تھے اور میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ نیلے گمنبد میں جہاں لوگوں نے گمنبد کے اوپر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور جو اس کے اردگرد تھڑے ہیں ان پر بھی ان لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے وہ مہربانی کر کے ہمیں خالی کروا دیجیئے آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں وہ خالی کروا دونگا لیکن وہ آج تک خالی نہیں ہوئے اس لئے میں کیسے ان کو کہہ سکتا ہوں کہ اب ان کو دے دو ۔

سردار خالد عمر ۔ جناب والا ۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ رورل ایریا میں ہماری جو مشکلات ہیں ۔

وزیر اوقاف ۔ نہیں آپ میرے پاس encoarchment کیلئے آئے تھے کہ وہاں پر جو encoarchers بیٹھے ہوئے ہیں ان کو آپ نہ اٹھائیں ۔

سردار خالد عمر ۔ جناب آپ نے گراونڈز کیلئے کہا تھا ۔

وزیر اوقاف ۔ میں گراونڈ کے متعلق بھی بات کروں گا لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ آپ کو بتاوں کہ آپ نے کہا تھا کہ آپ ان کو ملکیت دیں جن کو لوگوں نے گنبد کے اوپر بھی اور چلڈرن پارک میں بھی قبضہ کر رکھا ہے اور وہاں پر مکان بنا رکھے ہیں اور وہاں گنبد کے اوپر سوتے ہیں تو اس کیلئے ہم کیا کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ ہم ان کو وہاں سے ہٹائیں ہم نے تین ، چار آدمیوں کو remove کروایا ہے اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ جو گنبد کے اردگرد کے تھڑے ہیں ان پر سے میں ان کو remove کروا دونگا ۔ لیکن آج تک آپ نے remove نہیں کروایا اسلئے مجھے مجبورا وہ encroachments اٹھانی پڑیں ۔

سردار خالد عمر ۔ آپ وہ ضرور وہ کروائیے کیونکہ میں آپ کے ساتھ ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ this is unfair کیوں میاں صاحب ۔ یہ تو آپ کو remove کروانی چاہیں ۔

وزیر اوقاف ۔ کیونکہ وہ گنبد کے اوپر بیٹھ گئے تھے یہ آپ کو پتہ ہی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ۔ جہاں جہاں ہماری جگہوں پر encroachments ہیں نولا گنبد ہو گیا آپ کی وزیر خان کی مسجد ہو گئی اس میں تو لوگوں سے اپیل کرنی چاہیئے کہ جی یہ جو جگہیں ہیں یہ بڑی بڑی بھاری جگہیں ہیں بڑی عقیدت والی جگہیں یہاں سے encroachments ہٹا کر ہم اس کے متبادل جگہ دے سکیں یا نہ دے سکیں ان کو آپ خالی کریں تاکہ ان کو اچھا بنایا جائے ان کو خوبصورت بنایا جائے وہاں لائبریریاں بنائی جائیں وہاں ہم ریسرچ کی facilities دے سکیں تحقیق کی facility دے سکیں ۔ اچھا باغ بنا سکیں تو اس پر تو ہر کسی کو مدد کرنی چاہیئے ۔

وزیر اوقاف ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ جو اوقاف کی زمینیں ہیں وہ گراونڈ کے لئے استعمال کی جائیں تو جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس دو قسم کی زمینیں ہیں ایک ہندو اوقاف ہے دوسرے مسلم اوقاف ہے مسلم اوقاف کو تو ہم نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں تو ہمیں وقف کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے اور جو ہندو اوقاف کی جگہ پڑی ہے اس کیلئے تو میں گورنر صاحب سے بھی عرض کروں گا اور آپ بھی عرض کریں کہ ہم وہ زمین آپ کو لیز پر دلا دیں ۔ راجن پور کے چیئرمین صاحب نے فرمایا تھا کہ دھندی اسٹیٹ میں ملکیت نہیں ملی تو میں اس کے بارے عرض کروں گا کہ ابھی تک نوے فیصد کو اس کو ملکیت دی جا چکی ہے اور بقایا جو دس فیصد ہیں ان کی طرف بھی ہم ضرور توجہ دے رہے ہیں اور جہاں بین کر کے انہیں بھی انشاء اللہ تعالے حقوق ملکیت مل جائیں گے ۔

باقی آپ نے کہا تھا کہ لینڈ ریفارم کی زمینیں پڑی ہیں تو اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ لینڈ ریفارم کی زمین تقریباً 83 ہزار ایکڑ ابھی تک پڑی ہے جس کے کیس ہائی کورٹ ۔ سپریم کورٹ اور سول کورٹ میں pending ہیں اور جس وقت ان کیسوں کا فیصلہ ہو جائے گا ۔ وہ زمینیں بھی انشاء اللہ تعالے ملازمین کو الاٹ کر دیں گے ۔

اس کے علاوہ کچھ ایسی زمینیں ہیں جو قابل کاشت نہیں اور وہ لوگ لینے کو تیار نہیں اگر وہ لینا چاہیں تو ہم ان کو دینے کو تیار ہیں ۔

آپ نے رکھ کے بارے میں فرمایا تھا تو میں عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ رکھ کیلئے اوپن آکشن میں لینے کے لئے تیار ہیں یا جو مزارعین جن کی زمین چار ایکڑ سے کم ہے ۔ وہ اگر اوپن آکشن میں لینا چاہیں تو ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ

وزیر آبکاری و محصولات و خزانہ کا خطاب

جناب چیئرمین وزیر مالیات ۔آبکاری و معصولات ۔ (محمد نواز شریف):۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب وٹو صاحب جو اوکاڑہ کے چیئرمین ہیں نے فرمایا تھا کہ 25 دسمبر کے اخبار میں انہوں نے یہ پڑھا ہے کہ ہمارے پنجاب کا جو اے ڈی ۔ پی ہے اس کے فنڈز کی utilization کی پوزیشن 12 فیصد ہے تو میں عرض کرونگا کہ ان کی یہ اطلاع ٹھیک نہیں ہے شائد اخبار میں کوئی غلط فگر چھپ گئی ہو ۔ صحیح پوزیشن یہ ہے کہ 422 کروڑ روپے کا ہمارے پنجاب کا اے ڈی۔ پی ہے اس میں سے نومبر کے آخر تک جو پوزیشن ہے وہ 112 کروڑ خرچ ہو گئے ہیں اور یہ تقریباً 27 فیصد بنتا ہے تو اگر آپ source availability کی پوزیشن دیکھیں جو 37 کروڑ ہے اور یہ دستیاب وسائل کے مقابلے میں تقریباً 30 فیصد ہے اور یہ پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ ہے اور کافی تسلی بخش ہے ۔ میاں شجاع الرحمن صاحب نے ابھی کارپوریشن فیس کے بارے میں بات کی تھی جس میں گین ٹیکس شامل ہے اس میں میری ان سے گزارش ہے کہ یہ بات ٹھیک ہے اور میں بھی مانتا ہوں کہ جو گین ٹیکس کا assessee ہے اور جو transaction کرتا ہے اپنی پراپرٹی بیچتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ اسکی قیمت کو جو understate کرے اسکو suppress کرے اسکو کم ظاہر کرے تو اس طرح کے بیشمار کیسز آئے ہیں اور میرے آدمی پھر موقع پر جا کر دیکھتے ہیں اور ان کی پراپرٹی assess کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ جو understatement ہے اور اسکی صحیح قیمت ہے اسکو دکھایا جائے لیکن میں سمجھتاھوں کہ یہ سسٹم fool proff نہیں ہے اور گورنر صاحب کی ھدایات کے مطابق ہم نے پنجاب کے پورے شہروں میں yardstick بنائی ہیں اور سرگودھا میں ہم نے یہ Yardstick نافذ کر دی ہے ۔ جیسا کہ آپ لاہور کی مثال لے لیں مثلاً چیل روڈ پر زمین کے ایک کنال کے ٹکڑے کی قیمت

کچھ اور ہے شاہدرہ میں اس کنال کے ٹکڑے کی قیمت کچھ اور ہے تو اس میں ہم نے ڈسٹرکٹ administration کیساتھ مل کر یہ yardstick مقرر کی ہے کہ جیل روڈ پر اگر ایک کنال کا ٹکڑا ہے اور اس پر مکان بھی پکا بنا ہوا ہے تو جس سال وہ مکان تعمیر ہوا ہے ہم اس سال کے حساب سے اس کی قیمت مقرر کرتے ہیں اور اس کے basis کے اوپر انشاء اللہ آئندہ گین ٹیکس لگائیں گے سرگودھا میں یہ سلسلہ چل رہا ہے اور اس میں کارپوریشن کی جو فیس ہوتی ہے جو کہ لاہور میں اڑھائی فیصد ہے اور مختلف شہروں میں اس کے مختلف ریٹ ہیں اس میں تقریباً جولائی 1982ء سے اکتوبر 82 تک کارپوریشن کی فیس 74 ہزار روپے تھی جو جولائی سے اکتوبر 1983ء میں بڑھ کر ایک لاکھ 98 ہزار روپے ہوگئی و یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ یارڈسٹک اور جو ہمارے گین ٹیکس کی recovery ہے وہ خاصی بہتر ہے جبکہ 1970-71ء میں گین ٹیکس کی recovery تقریباً 10 لاکھ تھی اور 1982-83ء میں یہ یارڈسٹک 8 کروڑ اور 61 لاکھ ہوگئی تو اس میں 861 فیصد کا اضافہ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید گنجائش ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ آئندہ آنے والے عرصہ میں بہت بہتر ہوگی مجھے امید ہے کہ جیسا جیسا گنہ ٹیکس بڑھے گا اس کی کارپوریشن فیس بھی بڑھے گی اور ساتھ ساتھ سٹمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس بھی بڑھے گی -

دوسرے مجھے اپنے اراکین سے یہ گزارش کرنا تھی کہ یہاں پر تین دن کی بحث میں میں نے نوٹ کیا ہے کہ معزز رکن نے اپنے ضلع یا شہر کیلئے مزید گرانٹ کی فرمائش کی ہے تا کہ ان کی ترقیاتی سکیموں کیلئے جو وہ وہاں پر بنانا چاہتے ہیں زیادہ سے زیادہ رقم فراہم ہو جائے مجھے علم ہے کہ شیخوپورہ کی ضلع کونسل کا ترقیاتی بجٹ تقریباً ایک کروڑ روپے کا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے ضلع میں پندرہ میل کی سڑک بنانا چاہتے ہیں تو یہ ایک کروڑ روپے کا بجٹ تو اس میں صرف ہو جائے گا اور باقی کاموں کیلئے تو ان کے پاس کوئی رقم نہیں بچتی اسیطرح یہاں پر کل ایک معزز رکن ذکر کر رہے تھے کہ واٹر سپلائی اسکیم کی maintenance ان کے ذمہ کردی جاتی ہے اور ان کے بجٹ کا بیشتر حصہ اس پر خرچ ہو جاتا ہے اور ڈویلپمنٹ کی باقی اسکیمیں ویسے کے ویسے ہی رہ جاتی ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی یہ بات بالکل جائز ہے - اگر آپ حکومت سے یہ کہیں کہ ہمیں گرانٹ دیں تو اس میں آپ حق بجانب ہیں - لیکن حکومت کی طرف سے میں یہ گزارش کروں گا کہ گورنر صاحب نے آپ کو بڑا اختیار دیا ہے اور آپ کو یہ بڑی طاقت بخشی ہے کہ آپ لوگ اپنے ٹیکسز لگا سکتے ہیں - ٹیکس لگانے کی بات تو خیر بعد کی ہے - لیکن آپ کے جو عائد شدہ ٹیکس ہیں

آپ دیکھیں کہ ان میں کتنی گنجائش ہے ۔ گورنر صاحب کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ پنجاب میں پچھلے چار سالوں میں ہماری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کی تقریباً 33 فی صد recovery بہتر ہوئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اچھی خاصی کامیابی ہے ۔ یہ کوشش ہم اپنے طور پر کر رہے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اپنے عاید شدہ ٹیکسوں کی recovery کو زیادہ بہتر بنا سکتے ہیں ۔ بہت سی کارپوریشنوں ۔ ٹاؤن کمیٹیوں ۔ یا ڈسٹرکٹ کونسلوں نے اس میں کامیابی حاصل کی ہے ۔ مزید کامیابی حاصل کر سکتی ہیں اور آپ لوگ بھی جنہوں نے کامیابی حاصل نہیں کی یا جنہوں نے اس لیول تک حاصل نہیں کی وہ اپنے ریونیوز کو اس طریقے کے ساتھ بڑھانے کی کوشش کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس رفتار سے آپ اپنی ضروریات کی تکمیل کے ضمن میں چل رہے ہیں ، اپنی منزل کو پاتے میں ، حاصل کرنے میں بہت عرصہ درکار ہوگا ۔ لہذا یہ بہتر ہو گا کہ آپ اپنی recoveries کو اپنی آمدنی کو بڑھائیے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ جو غیر ترقیاتی اخراجات ہیں یا جو establishment پر خرچ کرتے ہیں یا آپ کے جو بے شمار overheads ہیں ۔ ان کو کم کرنے کی کوشش کریں ۔ اپنے سٹاف کو خاطر خواہ حد تک کم کرنے کی کوشش کریں ۔ عوام کو جو آپ پانی جیسی اور دوسری چیزوں کی سروسز فراہم کرتے ہیں ۔ ان کے اوپر جو cost آتی ہے ، اس کی recovery ضرور کیجئے ۔ سروسز کے اوپر آپ کے جو اخراجات آتے ہیں اس کے حساب سے آپ چارج کریں اس کی recovery کریں ۔ یہ گذارش میں آپ سے ہی نہیں کر رہا بلکہ یہاں پر جتنی بھی گورنمنٹ اتھارٹیز ہیں جو پانی یا دوسری چیزوں کی سروسز فراہم کرتی ہیں ان سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ وہ بھی اس سلسلے میں اپنے overheads کو زیادہ سے زیادہ کم کریں ، اپنی cost کو کم کریں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی recovery بھی ہر صورت میں کرنے کی کوشش کریں ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ، اپنے ڈی پی کا تقریباً 61 فی صد حصہ ہم اس وقت دیہی ترقی کے لئے خرچ کر رہے ہیں ۔ یہ کام آپ ہی کے علاقوں میں ہو رہے ہیں ۔ آپ کے علاقوں کی بہتری اور خوش حالی کے لئے ہو رہے ہیں اور یہ چیز آپ کی خوش حالی کی ضامن ہے جو projects آپ کے علاقوں میں بنتے ہیں آپ خود بھی ان کو visit کیا کریں آپ جایا کیجئے اور دیکھا کیجئے کہ وہاں کتنا کام ہو رہا ہے اور ہمیں feed back دیا کریں تاکہ ہمیں پتہ لگے کہ عملی کیا کمزوریاں ہیں اور ہم یہاں بیٹھ کر اس کا جو جائزہ لیتے ہیں ، کیا وہ حقیقت پر مبنی ہوتا ہے یا وہ بعض کاغذوں کے اوپر rely کرتا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ کے علاقوں میں جو projects بن رہے ہیں جو چل رہے آپ

خود ان میں دلچسپی لیجئے - ان کو دیکھ کر آپ ہمیں feed back دینے کی کوشش کیا کریں - میری گذارش یہ ہے کہ انشاءاللہ آئندہ جب ہماری پنجاب کونسل کی میٹنگ ہو تو آپ سبھی اراکین جب اپنا اپنا تعارف کرائیں جب اپنی تقریر شروع کریں تو تو اس سے پہلے یہ بتائیں کہ پچھلے سال ان کی کیا collectionتھی اور کونسل کے گذشتہ اور آئندہ اجلاس میں جو درمیانی وقفہ ہوتا ہے اس اثنا میں انہوں نے اپنی آمدنی کو کتنا بڑھایا ہے اور اپنے اخراجات کو کتنا کم کیا ہے میں سمجھتا ہوں ہوں کہ یہ آپ کے لئے بھی اور حکومت کے لئے بھی بڑی اچھی بات ہوگی میں سیالکوٹ کے میئر ڈاکٹر صاحب کی sewerage کی problm سے آگاہ ہوں بلکہ آج انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے ہاں بھی ایک ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کردی جائے - تو ڈویلپمنٹ اتھارٹی source بڑھانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتی - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس جو sources موجود ہیں ، وہ transfer کیے جاتے ہیں - بلکہ ہم ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو جو رقم دے رہے ہیں ، وہ بھی بیشتر loan کی شکل میں دے رہے ہیں - بہت کم حصہ ہوتا ہے جو گرانٹ کی شکل میں دیا جاتا ہے - تو آپ کی بھی جو سکیمیں ہیں ، اس میں گرانٹ کی شکل میں بھی آپ کو کچھ حصہ دیتے ہیں - تو آپ اپنی ترقیاتی سکیموں کو اپنے ذرائع سے meet کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ اپنے اوپر بھی اور حکومت کے اوپر بھی کم سے کم بوجھ ڈال سکیں - بہت بہت شکریہ -

(نعرہ ہائے تحسین) -

وزیر مواصلات و تعمیرات – (میاں صلاح الدین) جناب والا ، قانون شفع آپ دوبارہ رائج کر دیں - جب یہ ختم ہوا ، تب بھی میں نے 1967ء میں شور ڈالا ہے - اس سے یہ بھی ہوتا ہے کہ جو جائیداد کی قیمت ہوتی ہے ، لوگ اس سے زیادہ لکھاتے ہیں اور اس طرح gajn tax کے ذریعے آپ کو جو فیس آئے گی وہ اس سے بہت زیادہ ہوگی جو اب آپ وصول کر رہے ہیں - آپ اس کا جائزہ پچھلے سالوں سے لے لیں تو شاید آپ کو اس سے کچھ فائدہ ہوجائے گا -

وزیر مالیات – gain tax کے بارے میں گذارش ہے کہ ہماری جو exemption limit ہے ، وہ تقریباً دس ہزار روپے کی ہے - بعض دوستوں کی طرف سے یہ تجاویز تھیں کہ آپ اس کو raise کر کے بیس ہزار کریں - آپ دیکھیں کہ دس لاکھ میں جو property بکتی ہے ،

آدمی بھی چاہتا ہے کہ دس ہزار سے نیچے نیچے اس کو رجسٹر کروانے کی کوشش کرے اور gain tax سے بالکل بچ جائے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات — اگر حق شفع کا قانون ہوگا تو پھر وہ دس لاکھ کی property کم از کم بارہ لاکھ میں جائے گی ۔ ساری عمر بھی ہوتا رہا ہے ۔

وزیر مالیات — yard stick کے بعد اس کی بہتری کے لئے انشاءاللہ ہم اس کا جائزہ لیں گے ۔

جناب چیئرمین — Thank you Minister چیئرمین پی اینڈ ڈی آپ کا کوئی پوائنٹ ہے کوئی چیز جو رہ گئی ہو ، جس کی آپ وضاحت کرنی چاہتے ہوں

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ — Consolidation Fund کے بارے میں ہے ۔

جناب چیئرمین — ہاں ، اس پر تھوڑا سا ضرور فرمائیں ۔ کیونکہ یہ ت ہمیشہ ہوتی ہے ۔ صرف اس کا اصول واضح کر دیجیے گا کہ اگر آپ اس اصول کو توڑیں گے سب چیزیں ٹوٹ جائیں گی ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ — ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ جو taxes fines ہیں ان میں سے کچھ share یونین کونسلوں کو دیا جائے ۔ صرف اس کی وضاحت بہت مختصر طریقے سے کرنی چاہتا ہوں ۔ صوبائی حکومت کو جو آمدنی ہوتی ہے وہ تمام ایک فنڈ میں جاتی ہے جسے ہم کہتے ہیں Provincial Consolidated Fund اس فنڈ میں سے تمام خرچ کیا جاتا ہے maintenance پر محکمہ جات پر اور اگر کچھ بچ جائے تو وہ development expenditure میں چلا جاتا ہے اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ باوجود ہماری effort کے اگرچہ ہم نے collection بہت improve کی ہے خرچہ پھر بھی بڑھ رہا ہے ۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہم maintenance yardstick improve کر رہے ہیں سڑکوں کی ٹیوب ویلوں کی ہسپتال کی ، تعلیم کی ۔ اس وقت ہمارا جو Provincial Consolidation Fund ہے اس میں اس سال کے ends میں ہمارے پاس deficit ہوتا ہے پچھلے سال انیس کروڑ deficit تھا تو اگر اس کو share کرنا شروع کر دیں تو یہ اخراجات ہم چلا ہی نہیں سکتے ایک قابل ذکر چیز ہے اور پچھلے دس سالوں میں expenditure کی

کچھ سیکٹرز میں تقریباً 10 فی صد ہوتی ہے ، کچھ میں growth rate
6 فی صد ، کچھ میں جو Developing Departments ہیں ، ایجوکیشن ،
ہیلتھ وغیرہ ، 15 فی صد ہوتی ہے یہ جو growing expenditure ہے جو
اخراجات بڑھ رہے ہیں ، ان کو meet کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جیسا کہ اس
دفعہ بھی salaries کی increases اور ایڈھاک اور دوسری بھی ہوئی دوسری
گزارش یہ ہے کہ چند محکمہ جات یا کونسلیں ایسی ہیں جن کا
collection کے ساتھ کچھ connection ہوتا ہے اور کچھ ایسے محکمہ
جات ہیں جن کا کوئی connection نہیں ہے ۔ جیسا کہ سروسز اینڈ جنرل
ایڈمنسٹریشن ہے ، تمام سیکرٹریٹ ہے اور حکومت کے دوسرے دفاتر ہیں ،
مثال کے طور پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ جتنا collect کرتا ہے ،
اس سے کچھ ان کو بھی دے دیں تو پھر ان محکمہ جات کے خلاف
discrimination ہو جائے گی جو اس قسم کا کام نہیں کرتے ۔ لیکن اتنا
ہی اہم کام کرتے ہیں ۔ لہذا ان دو وجوہات کی بناء پر ، کئی دفعہ یہ
معاملہ زیر غور آیا اور پھر یہی خیال ہوا کہ یہ قابل عمل نہیں ہے کہ
اس طرح جو centrality ہے Provincial Consolidated Funds کی ، یہ
اگر ایک دفعہ ختم ہو جائے تو پھر حکومت کو خرچہ چلانا مشکل ہو
جائے گا ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ شاہ صاحب ، کیپٹن نصیر ہوم سیکرٹری ہیں

ہوم سیکرٹری جناب صدر محکمہ داخلہ کے متعلق تین چار
تجاویز اور سوالات پیش کئے گئے تھے ۔ ان میں سب سے پہلے اہم مسئلہ
جس پر معزز ممبران نے کافی کچھ کہا ہے وہ اسلحہ کے لائسنس کے متعلق
تھا ۔ صوبہ پنجاب کی یہ پالیسی ہے اور مرکزی حکومت کی بھی یہی پالیسی
ہے کہ اسلحہ کے لائسنس زیادہ سے زیادہ مقدار میں دئیے جائیں ۔ جہاں
تک اسلحہ کے لائسنس کا تعلق ہے آج سے تقریباً دو سال پہلے لائسنس بند
تھے ۔ لائسنس کھولنے کے بعد 12 سو لائسنس فی ماہ دئیے جانے شروع کئے
اس کو بعد میں بڑھا کر کوٹا اڑھائی ہزار کیا گیا ۔ پھر تین ہزار کیا
گیا ۔ اب زیر غور تجویز کے مطابق ماہانہ تعداد سات ہزار یا آٹھ ہزار کی
جا رہی ہے ۔ آبادی کے لحاظ سے شروع میں ہر دو لاکھ کی آبادی پر ایک
لائسنس دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔ حال میں گورنر صاحب کے احکامات
کے تحت کہ اس کو اور کم کیا جائے اور ہر 20 ہزار آبادی پر ایک
لائسنس دیا جائے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے جہاں تک حصول لائسنس کے
طریق کار کو آسان کرنے کا مسئلہ ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ موجودہ

طریقہ سالہا سال سے رائج ہے - اس میں پولیس کو لائسنس لینے والے کے کوائف کی تصدیق کرنی پڑتی ہے - اس طریق کار کو صرف ایک صوبے میں ختم نہیں کیا جا سکتا جبکہ مرکزی حکومت کی پالیسی کے تحت یہ طریق کار دوسرے صوبوں میں بھی رائج ہے - یہ بات درست نہیں کہ ممبران مجلس شوریٰ کے لئے کوئی کوٹہ مقرر ہوا ہے ان کے لئے کوئی کوٹہ مقرر نہیں کیا گیا جہاں تک ممبران صوبائی اسمبلی اور مجلس شوریٰ ڈسٹرکٹ کونسل کے چیرمین اور میئر صاحبان کا تعلق ہے , ہم نے ڈپٹی کمشنر حضرات اور جملہ کمشنر صاحبان کو ہدایات جاری کی ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ ان کی سفارشات کو باقاعدہ ترجیح دیں اور ایسے درخواست دھندگان کو لائسنس دیں جن کی سفارش منتخب حضرات نے کی ہو - ایک اور نقطہ False Criminal cases کے متعلق پیش کیا گیا ہے - اس کا تعلق محکمہ داخلہ اور محکمہ قانون دونوں سے ہے کچھ عرصہ پہلے گورنر صاحب نے ایک کمیٹی وزیر قانون کے تحت تشکیل دی تھی - اس کمیٹی نے اس بات کا پورا جائزہ لیا ہے اور اپنی سفارشات پیش کی ہیں - سفارش کی گئی ہے کہ جو حضرات جھوٹے بیانات دیں گے ان کے خلاف تمام عدالتیں دفعہ 182 کے تحت فوری کارروائی کریں - آج یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ سرگودھا میں پاسپورٹ آفس قائم کیا جائے - یہ سفارش مناسب ہے اور اس پر مرکزی حکومت عمل کرے گی ہم یہ سفارش مرکزی حکومت کو بھیج دیں گے - بارڈر ملٹری پولیس کی کارکردگی بہتر کرنے کے متعلق بھی واضح احکامات گورنر پنجاب کی طرف سے موصول ہوئے ہیں - کوشش کی جا رہی ہے کہ اچھے اور تعلیم یافتہ لوگ بھرتی کئے جائیں اور ان کی تنخواہیں بھی بڑھائی جا رہی ہیں اور وائرلیس سیٹ گاڑیاں بھی دی جا رہی ہیں - شناختی کارڈ کا مسئلہ بھی پیش کیا گیا - حال ہی میں مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کیا گیا ہے تو جیسا آپ سب کو معلوم ہے کہ شکایات یہ ہیں اور موجودہ بلدیاتی انتخاب کے دوران بہت سے غلط قسم کے شناختی کارڈ بنے ہیں تو آپ لوگوں سے درخواست ہے اور ہم نے لوکل گورنمنٹ کے ذریعے لکھ کر بھی بھیجا ہے کہ اگر اس قسم کے شناختی کارڈ بنے ہیں تو آپ ہمیں ان کے متعلق بتائیں اور نشان دہی کریں - اس کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت نے اس بات کی under-taking دی ہے کہ اگر لوکل کونسلر یا منتخب حضرات ہمیں ان حضرات کی فہرست دے دیں جن کو ابھی تک شناختی کارڈ نہیں ملا تو وہ تقریباً دو تین ماہ

کے اندر ایسے انتظامات کر دیں گے جس کے ذریعے تمام حضرات کو پنجاب کے صوبے میں شناختی کارڈ مل جائیں گے - جن کو ابھی نہیں ملے -

محترمہ سیدہ ساجدہ نیر عابدی -

جناب چیئرمین—وائلڈ بور کے شکار کی بارڈ ایریا میں پابندی ہے جس سے کافی نقصان فصلوں کو ہو رہا ہے -

جناب چیئرمین—کیوں جی - اس کو بھی آپ protect کر رہے ہیں -

ہوم سیکرٹری—یہ میرا محکمہ نہیں ہے - لیکن میں یہ گزارش کرونگا کہ وائلڈ بور کے شکار پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے - جہاں تک بارڈر ایریا کا تعلق ہے ایسے علاقہ میں بارڈر شکار پر پابندی لگائی ہے - یہ پابندی سیکیورٹی کے وجوہات کی بنا پر ہے - وائلڈ بور کے شکار پر کوئی پابندی نہیں ہے اور یہ سارا سال کھلا رہتا ہے -

محترمہ سیدہ ساجدہ نیر عابدی—سیالکوٹ میں وائلڈ بور کے شکار پر پابندی ہے وہاں شکار نہیں کیا جا سکتا جہاں تک بارڈر ایریا کا تعلق ہے وہ درست ہے لیکن اس کے علاوہ بھی پابندی ہے، جس کی وجہ سے وہاں کے لوگ بہت پریشان ہیں -

جناب چیئرمین - آپ مجھے مشورہ دیں مجھے بتائیں آپ مجھے رائے دیں کہ اگر ہم ممبر کو یہ دیں کہ ایک لائسنس ماہانہ جسے چاہیں دے دیں - کیا یہ درست ہے -

بہت سی آوازیں - دو کو دیں - تین کو دیں -

شیخ غلام حسین - راولپنڈی میں 85 لائسنس ماہانہ بنتے ہیں اور جلدی ہوتے ہیں اس میں کم از کم 5 تو کونسلر کو دیں -

محترمہ سیدہ ساجدہ نیئر عابدی - اب اس کو 5 کر دیں -
(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین - فرض کریں کہ اگر ہم 5 کر دیں تو میں ایک چیز آپ سے عرض کر دوں کہ وہ جو پانچ ہیں آپ کو لوگ بہت تنگ کریں گے - اس میں کوئی شک نہیں آپ ایسے لوگوں کو دینے کی کوشش کریں جس کا اچھا ریکارڈ ہو - اچھا کیریکٹر ہو اسے پھر ڈپٹی کمشنر صاحب رجسٹر میں چڑھائیں گے - اس کام کا ذمہ آپ کا ہے لیکن اگر آپ صرف ایک

بطور ایک حفاظت کے لیے کہیں تو پولیس رپورٹ بھی اس سے لیں گے اگر ان کا کچھ ہوا تو لوگوں کو بتا دیا جائے گا اس کو آپ نہ دیں کیونکہ اس کے خلاف پتہ نہیں چل سکے رکھنے کا یہ منظور ہے ۔

جناب صالح محمد نیازی - جناب چیئرمین آپ کو معلوم ہے آج کل کتنے لوگوں کے پاس بغیر لائسنس کے اسلحہ ہے ۔

جناب چیئرمین - اب پتہ نہیں آپ کے پاس کتنے ہیں میں تو یہ کہتا ہوں کہ لائسنس کے ساتھ رکھیں ۔

آوازیں - فیصلہ کیا ہوا

جناب چیئرمین - میں نے تو ایک کہا تھا لیکن ہاؤس نے دو کا کہا ہے میاں صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے ۔

میاں شجاع الرحمن - جس کی آبادی 30 لاکھ ہے اسکے بھی پانچ اور جس کی آبادی 50 ہزار اس کے بھی پانچ تو یہ درست نہیں ہے

میاں صلاح الدین - جناب چیئرمین بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ سختی کی ہوئی ہے

جناب چیئرمین - ہم نے کوئی سختی نہیں کی ہے ۔

میاں صلاح الدین - جناب سوروں کو مارنے والے تو ٹھیک ہیں مگر جو یہاں بغیر لائسنس کے چلا جاتا ہے اور سوروں کو تو وہ مارتے نہیں ہیں لیکن مقابلہ میں تیتروں اور باقی جانوروں کا برا حال کرتے ہیں اس کو نہ پوچھیں اس مرتبہ میں شکار کھیلنے گیا تو مجھے فاختہ بھی کم نظر آئی ۔ پابندی بھی ہم نے لگا دی ہیں یہاں تو ہر چیز کا صفایا ہے ذرا لیں ہر سوچ سمجھکر اپنے احکامات جاری کریں ۔

جناب چیئرمین - آپ نے اعلان نہیں سنا جس میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ میاں صاحب بولیں یا وہ میاں صاحب بولیں تب نے کہا کہ بولنے میاں صاحب بولیں ۔

میاں صلاح الدین - یا تو ہم لائسنس جو مارنے والا لیکن خود شکار کرنے والا ہے یا کسی کو شکار نہ کریں باقی گوشت کا شکار کرنا ہے نہ کریں تو ٹھیک ہے اگر بھی کرنا ہے تو یہ بات غلط ہو جائیگی ۔

سردار خالد عمر - میری عرض یہ ہے کہ ممبران کو لائسنس دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم بلکہ مصیبت ڈال لیں گے سب سے بہتر یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس جائیں ہوم سکیریٹری صاحب کے پاس جائیں ہم تو بلاوجہ یہ مصیبت ڈال لیں گے -

(قطع کلامیاں)

چوہدری انور علی چیمہ - جناب چیئرمین میں اس ایوان کی طرف سے جناب گورنر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے لائسنس کا کوٹہ مقرر فرمایا - لہذا میں اس شعر پر ختم کرونگا کہ -

گورنر ہمارا شیر ہے باقی سب ہیر پھیر ہے (نعرہ ہائے تحسین)

MR CHAIRMAN. Yes All right Order, order please

OK. Fine

جناب خاقان بابر - جناب والا سیالکوٹ میں بھی بیان دیا گیا تھا اور ہم حکومت کی پوزیشن بھی سننا چاہیں گے کیونکہ بات ایجیٹیشن کی شکل اختیار کر گئی ہے اور ہر مسجد میں بات ہو رہی کہ مولانہ اسلم قریشی صاحب kidnap ہو گئے ہیں - کوئی کہتا ہے کہ قتل ہو گئے ہیں -

جناب چیئرمین - جی ہاں - Absolutely.

MR KHAQAM BABAR, We would like to hear what Government says on the point.

MR. CHAIRMAN. Would you like to say something or we would like to say something ?

اور اس پر میں اپیل بھی کرونگا -

سیکرٹری امور داخلہ - جناب والا - جہاں تک مولانا اسلم قریشی کے واقعہ کا تعلق ہے ضلعی - ڈویژنل اور صوبائی سطح پر ان کی باز یابی کے لئے تمام کوششیں جاری ہیں - اس کے متعلق پہلے ایک ٹیم ضلعی سطح پر بنائی گئی اور کیس لوکل پولیس کو دیا گیا - اس کے بعد علاقہ کے لوگوں کی یہ ڈیمانڈ آئی کہ اس کو کرائمز برانچ کے سپرد کیا جائے - لہذا تفتیش کرائمز برانچ کو دے دی گئی اور لاہور سے ٹیم constitute کی گئی ہے جو کہ اس کیس کی تفتیش کر رہی ہے - ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے

کہ ابھی تک یہ investigation ٹیم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی۔ جہاں تک یہ کہا جاتا ہے کہ چند خاص اشخاص یا حضرات اس میں ملوث ہیں تو ابھی تک اس کے متعلق کوئی ثبوت نہیں ملا جہاں تک پولیس کا ریکارڈ ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ اس کے بعد اگر مزید کچھ آئی جی صاحب کہنا چاہیں گے تو وہ کہہ دیں گے لیکن اس وقت تفتیش ڈی آئی جی کرائمز خود ذاتی طور پر کر رہے ہیں اور ایک ٹیم ہے جو یہ کام کر رہی ہے ۔

جناب آئی جی پنجاب۔ جناب چیئرمین و معزز حضرات مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کے اغوا کا معاملہ نہایت افسوس ناک ہے اور زیادہ افسوس ہمیں اس بات پر ہے کہ دن رات کی کوششوں کے باوجود ہم ابھی تک اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے کہ ان کے اغوا کرنے میں کن اشخاص کا ہاتھ ہے اور کون اصلی ملزم ہے ۔ جہاں تک کیس کی تفتیش کا تعلق ہے جیسا کہ ہوم سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ پہلے یہ لوکل لیول پر تفتیش ہوتی رہی اور وہاں بھی directly ڈی آئی جی کی سپرویژن میں ہوتی رہی بعد ازاں اس کام کے لئے ٹیم تشکیل دی گئی اور ہر پہلو کو دیکھا گیا اور ہر clue کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ۔ ہر ایسی انفارمیشن جو کسی Source سے بھی مل رہی تھی ۔ اس کی چھان بین کی گئی لیکن کامیابی نہیں ہوئی ۔ اس کے بعد یہ معاملہ ہم نے کرائمز برانچ کے سپرد کر دیا ۔ کرائمز برانچ میں seasoned آفیسر جن کو ہم نے سارے پراونس سے جو اچھے investigators اچھے interrogators تھے ان کو لگایا لیکن ابھی تک ہمیں اس میں اتنی کامیابی نہیں ہو سکی جتنی کہ امید تھی لیکن کچھ شواہد ایسے مل رہے ہیں جن سے ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہم کامیاب ہونگے ۔ لیکن کتنا وقت لگتا ہے اس کے متعلق فی الحال نہیں کہا جا سکتا ۔ جو تفتیش پولیس نے اس سلسلے میں کی وہ یہی تھی کہ آیا kidnap ہوا ہے اور کن لوگوں نے کیا ہے ۔ آیا کوئی ذاتی دشمنی تھی جس کی وجہ سے ہوا ہے یا مولانا خود اپنے طور پر کہیں باہر چلے گئے ہیں تو ان تمام فیلڈز (fields) کی چھان بین کی گئی ہے ۔ جب ہمیں کامیابی نہیں ہوئی تو گورنمنٹ نے اس چیز کا بھی اعلان کیا کہ جو شخص ان کے اغوا کے سلسلے میں کوئی امداد کر سکے یا کوئی ایسی اطلاع دے سکے جو مولانا کی باز یابی کا ذریعہ ثابت ہو تو اس کو انعام دیا جائے گا اور یہ بھی خیال ہوا تھا کہ شائد مولانا کی natural death ہو گئی ہو یا مارے گئے ہوں ، تو ہم نے تمام صوبوں میں جتنی بھی unidentified bodies تھیں ان کے finger prints اکٹھے کئے مولانا کے اپنے finger prints جو ان کے پاسپورٹ

اور Identity Card سے مل گئے تھے ان سے موازنہ کیا لیکن کوئی ایسی کوئی شہادت موصول نہیں ہوئی جس سے کامیابی ہو سکے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس میں ہمیں ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن پولیس کی طرف سے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری کوششیں اسی طرح برقرار ہیں۔ پولیس کی چار ٹیمیں ڈی ایس پی کے ماتحت کام کر رہی ہیں اور ان کا کام ہر روز ایس پی اور ڈی آئی جی کرائمز سپروائز کر رہے ہیں اور جس کے متعلق میں بھی وقتاً فوقتاً پوچھتا رہتا ہوں اور گورنمنٹ کو باخبر رکھتا ہوں۔ گورنر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب نے بھی اس سلسلے میں میٹنگز کی ہیں اور اس کا احساس گورنمنٹ کو بھی اتنا ہی ہے جتنا آپ لوگوں کو ہے۔ انشاء کوشش جاری ہے۔

جناب چیئرمین۔ — وہ سیالکوٹ کے خاص رہنے والے تھے یا گاؤں سے تھے۔ وہ کرنسی مسجد کے امام تھے۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف۔ جناب والا وہ امام نہیں تھے بلکہ وہ تحریک ختم نبوت کے ایک رکن تھے۔

جناب چیئرمین — اچھا۔ وہ امام نہیں تھے۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف۔ جناب والا اس سلسلے میں اپیل کرنا چاہونگا کہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کی بیوی ہے۔ جن کو look-after کرنے والا کوئی نہیں لوکل سطح پر ہم کوشش کررہے ہیں کہ انکی سپورٹ کی جائے تو اس سلسلے میں آپ ان کے بچوں کیلئے کچھ امداد کر دیں تو بہت اچھا ہوگا۔

جناب چیئرمین — اس سلسلے میں تو سارے شہر کو توجہ کرنا چاہیے۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف — جناب والا۔ ہم تو کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ — وہ ایک عظیم شہر ہے اور میں جو اپیل کرنے والا تھا وہ یہی تھی کہ سیالکوٹ کو چاہیے کہ انکے بچوں کا ضرور خیال کرے۔ ایک اور اپیل میں کر رہا ہوں کہ ہر کسی کو چاہیے کہ اگر اس بارہ میں کسی کو خبر ہے تو وہ بتائے اور مطلع کرے بتائے یہ بہت لازمی ہے۔

جناب خاقان بابر — جناب والا - میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ سیالکوٹ کی بات نہیں ہے - تفتیش میں دو تین باتوں کا آئی جی صاحب پتہ کرلیں کہ جس دن وہ رپورٹ لکھوانے گئے اسکے بعد انکے بھائی اور بیٹے کو کئی دن تک پکڑ کر مارتے رہے اس سے evidence کے غائب ہونے کے chances بھی ہو سکتے تھے کیوں مارا کس نے غلط لائن پر اس تفتیش کو لگایا - I.G. is a very competent man I am sure. میں نے point out کر دیا ہے یہ انکی وارثوں نے میرے گھر آکر شکایت کی ہے کہ اس کے بھائی کو مارتے رہے اور بیٹے کو مارتے رہے کہ تم نے غائب کیا ہوا ہے۔ انکو غائب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی -

جناب چیئرمین — نہیں کوئی ضرورت نہیں تھی -

جناب خاقان بابر — یہ مفروضہ غلط تھا جس نے مفروضہ غلط بنایا ذمہ دار وہی ہوگا - اینویں ہی ہو سکتا ہے کوئی باہر نہیں ہو سکتا - اس کا motive میں بتا دیتا ہوں کہ کیا ہے - آئی جی صاحب اس بات کو ذہن میں رکھیں - جناب جب پاکستان بنا - اس وقت ایم ایم احمد صاحب سیالکوٹ میں ڈی سی تھے اور جس ایم ایم احمد کو مولوی اسلم قریشی نے چاقو مارا تھا - ایم ایم احمد کے ساتھ انکی ڈائریکٹ دشمنی ہے معراجکے جو گاؤں ہے وہ ایم ایم احمد نے بسایا ہوا ہے اور قادیان کے مرزائیوں کو وہاں آباد کیا ہوا ہے - اس کے آدمیوں پر بھی شبہ کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ربوہ کی ہائی کمانڈ اس میں involve ہو سکتی ہے - مولوی حضرات یہ تقریریں کر رہے ہیں اور ہر جگہ پر یہ تقاریر ہو رہی ہیں - تو motive کا ایک پہلو یہ بیان کیا جاتا ہے - میں آئی جی صاحب سے یہ سننا چاہونگا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی motive ایسا آیا ہے کیونکہ motives چار بھی ہو سکتے ہیں دو بھی ہو سکتے ہیں - ہر کیس کے اپنے مفروضے ہوتے ہیں - یہ بھی ایک مفروضہ ہے - اس کے علاوہ بھی ایک مفروضہ آیا ہے - ایسی کئی باتیں ہیں -

جناب چیئرمین - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو پوائنٹ آپ نے اٹھائے ہیں - وہ اس کو دیکھ لیں گے - یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہم اس پر یہاں بحث کریں - اتنی ہی مجھے تسلی ہے کہ آئی - جی صاحب کوشش کر رہے ہیں - اور ان کے باقی متعلقہ آفیسر بھی یہ کوشش کر رہے ہیں - ہر کسی کو ان کے متعلق تشویش ہے اور ہم یہ چاہتے

ھیں اور ہماری دعا ہے کہ اصلیت ہمارے سامنے آ جائے - تو یہ بھی آپ چیلنج کی طرح اس کو قبول کریں اور جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ اگر آپ کو یا کسی اور صاحب کو یا کسی شہری کو کوئی اس قسم کے Ideas of points دماغ میں آئیں یا وہ کوئی اطلاع دے سکتے ھیں - یا نشاندھی کر سکتے ھیں تو وہ پولیس کی امداد کریں - ایسی کوئی بات نہیں ہے - اس کی as a professional ہم تفتیش کریں گے اچھا جی - اب میں گزارش کروں گا ریوینیو منسٹر صاحب سے کہ وہ اس کو sum up کریں بہت باتیں ھو چکی ھیں یہ sum up کریں گے - اس کے بعد میں خدا حافظ کہوں گا - دعا ھو گی - بہت کچھ کہہ دیا ہے -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کا خطاب

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - (ملک اللہ یار خان) بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب صدر محترم - اس نشست کی طوالت کے پیش نظر انتہائی اختصار سے میں عرض کرنے کی کوشش کروں گا - چند ایک اہم ترین نکات جو کہ میرے شعبوں کے متعلق اٹھائے گئے ھیں - ان کے بارے میں عرض کروں گا - سب سے پہلے صنعتی شعبہ کے ضمن میں چند ایک باتیں میرے معزز اراکین نے کی ھیں - ایک mineral کے بارے میں غالباً sand سے متعلق تھی - ریت سے متعلق تھی -

اس کے بارے میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ اس mineral کو mineral چھوڑ نہ کیا جائے یا پھر اس mineral سے auction کے ذریعہ جو رقم حاصل ھوتی ہے اسکا کچھ حصہ ڈسٹرکٹ کونسل کو دیا جائے اس ضمن میں تو جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ نے واضح طور پر وضاحت کر دی ہے کہ یہ شاھد ممکن نہ ھو - لیکن جہاں تک مقامی طور پر ہمارے بعض بھائیوں کو ، بعض دوستوں کو بعض کاشتکاروں کو اس سلسلہ میں مشکل یا دقت پیش آتی ہے میں چیئرمین ضلع کونسل حضرات سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ آکشن انہیں کی وساطت سے ھوتی ہے - اور جس وقت رقبہ جات کی نشاندھی ، انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے نمائندگان کرتے ھیں - اس وقت بات کی ضرورت ہے آپ کوشش کریں - کہ ایسے رقبہ جات منتخب کئے جائیں جہاں پر ہمارے مقامی کاشتکار بھائیوں کو کم سے کم دقت یا مشکل پیش آئے - اگر آپ کسی ضلع ، کسی تحصیل یا کسی بھی علاقہ میں یہ محسوس کر رہے ھیں کہ زیادہ رقبہ اس آکشن میں لیا گیا ہے تو اپنی صوابدید کے مطابق اس میں ترمیم کروا سکتے ھیں - دوسرا میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں

کہ جو مقامی کاشتکار ہیں جن کے رقبہ جات سے یہ mineral نکل رہا ہے ۔ شاید یہ بات مربے بہت کم بھائیوں کے علم میں ہے کہ اس کا آپ surface rent بھی وصول کر سکتے ہیں ۔ یعنی جو اس زمین کے مالکان ہیں اگر کسی رقبہ سے ریت نکل رہی ہے اور وہ آکشن ہوا ہے تو اس زمین surface rent قواعد کے مطابق بھی چارج کیا جا سکتا ہے ۔ جس کے بارے میں assesment اس ضلع کے کلکٹر صاحبان کر سکتے ہیں ۔ اور جو متعلقہ کاشتکار ہیں وہ ان کو درخواست دے کر باقاعدہ اس کی assesment کروا کر اس کا rent مقرر کرا سکتے ہیں ۔ لیکن اس سلسلہ میں زیادہ تر ذمہ داری چیئرمین حضرات پر عائد ہوتی ہے کیوں کہ انہیں کی وساطت سے رقبہ کے رقبوں کا نیلام کیا جاتا ہے ۔ اور انہوں نے ہی اس کی منظوری دینا ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک معزز خاتون رکن نے چھوٹی صنعتوں اور دستکاری کی صنعتوں کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اس ضمن میں بہت کم توجہ دے رہی ہے ۔ مجھے اتفاق ہے کہ اب تک اس ضمن میں بہت کم توجہ دی جاتی رہی ہے ۔ اس میں شک نہیں ہے ۔ لیکن گزشتہ ایک سال سے ہم نے دستکاری چھوٹی صنعتوں اور گھریلو صنعتوں کے فروغ کے لئے بہت زیادہ کام کرنا شروع کیا ہوا ہے ۔ اور اس ضمن میں ہم نے Small Industries Corporation کے دفتر میں ایک علیحدہ cell مقرر کیا ہوا ہے جو کہ اس میں نہ صرف تحقیق کرتے ہیں بلکہ ڈیزائین بھی تیار کرتے ہیں ہم نے گزشتہ ایک سال میں ان تمام علاقوں کی نشاندھی کی ہے جہاں پر گھریلو صنعتوں اور دستکاری کی خاص اہمیت ہے ۔ اور خاص قسم کی دستکاری کی جاتی ہے ۔ ان جگہوں میں اٹک ۔ مری ۔ کہوٹ ۔ چکوال ۔ پنڈ دادن خان ۔ بھیرہ ۔ خوشاب ۔ سلانوالی ضلع سرگودھا میں ۔ چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۔ کمالیہ اور ملتان شہر کہروڑ پکا ضلع ملتان ۔ ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ جات اور چولستان کے علاوہ علاقہ جات شامل ہیں ۔ ان تمام علاقوں میں ہم نے ایک ٹیم مرتب کی ہے ۔ اور اس ٹیم کے تحت ان علاقوں میں ۔ جہاں جہاں پر ایک خاص نوعیت کی دستکاری کی جاتی ہے ۔ وہاں پر ان کاریگروں کو یا ان خواتین کو جو کہ اس دستکاری میں خاص شغف رکھتے یا رکھتی ہیں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ہم اپنے ادارے کی طرف سے ان کو سرمایہ فراہم کرتے ہیں ۔ اور یہ سرمایہ خام مال کی صورت میں اور نقدی کی صورت میں بھی ہوتا ہے اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کی زیادہ تر امداد خام مال کی صورت میں کی جائے تاکہ ان کو خام مال کے حصول میں دقت پیش نہ آئے اس کے بعد جناب والا وہی مال جس وقت وہ تیار کر لیتے ہیں یا کر لیتی ہیں تو پھر اسی جگہ ہمارے نمائندگان جا کر ان کو اسی وقت

قیمت ادا کر دیتے ہیں ہنڈی کرافٹس یا جو مال تیار ہوتا ہے اس کو خرید کر کے ہم مختلف شہروں میں جہاں سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی دکانیں ہیں وہاں پر ہم یہ مال بھیج دیتے ہیں جہاں ان کو بیچ دیا جاتا ہے۔ اس وقت ہم نے جو پراجیکٹ قائم کر رکھے ہیں وہ دو جگہوں پر ہیں۔ ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقے اور تحصیل کہوٹہ۔ یہاں پر ہم نے یہ پراجیکٹ شروع کر دیئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے ایک دو اور جگہوں پر اس سال اسی پراجیکٹ پر کام کرنے کے لئے 13 لاکھ روپے کی لاگت سے کام شروع کر دیا ہے یہ جگہیں بھیرہ، خوشاب، تلاگنگ، جام پور اور بہاولپور ہیں۔ ان جگہوں پر بھی اسی سال یہ سکیم شروع کر دی جائے گی اور یہ تمام سہولیات ان تمام علاقوں میں بھی مہیا کر دی جائے گی مجھے یقین ہے کہ ہماری ان کوششوں سے ان تمام علاقوں میں دستکاری کے جو کام ہیں یا گھریلو صنعتیں ہیں۔ ان کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی ہو گی اور ان کے لئے نہ صرف یہ کہ ایک روزگار کی سہولیات مہیا کی جا سکے گی بلکہ اس صورت میں ہمیں بے حد فائدہ ہو گا۔ کہ ہم اپنی مقامی پرانی جو مصنوعات ہیں ہینڈی کرافٹس ہیں ان کی حوصلہ افزائی کر کے ہم ان کو اپنی صنعت میں اپنے شہر، اپنے ملک میں اور بیرون ملک بھی اجاگر کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

اس کے علاوہ ہم نے گذشتہ دو سالوں میں صوبہ کے تمام اضلاع میں چھوٹی بڑی صنعتوں کا سروے مکمل کیا ہے۔ یہ ایک بہت اہم کام تھا اور بہت مشکل کام تھا جو کہ گذشتہ ڈیڑھ دو سال میں ہم نے مکمل کیا ہے۔ جو قیام پاکستان سے آج تک مکمل نہیں کیا جا سکا تھا بطور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ملک میں یا کسی بھی علاقہ میں صنعتی فروغ کیلئے یہ سروے انتہائی ضروری ہے کہ ہم کم از کم سب سے پہلے اپنے علاقے، اپنے صوبے یا اپنے ملک کی ان چھوٹی یا بڑی صنعتوں کا سروے مکمل کر لیں تاکہ ہمیں معلوم کر سکے کون کون سی صنعتیں کن علاقوں میں ہیں۔ کن اضلاع میں واقع ہیں اور اس کے مطابق ہم آئندہ کیلئے اپنے منصوبے تیار کر سکیں۔

اس کے علاوہ نہ صرف یہ کہ ہم نے سروے مکمل کیا ہے بلکہ ہم نے چھوٹی صنعتوں کیلئے تمام اضلاع کے بارہ میں وہ مواد جمع کیا ہے تاکہ چھوٹی صنعتیں لگانے کیلئے جہاں جہاں مقامی طور پر خام مال دستیاب ہو، اس خام مال کی بنیاد پر جو صنعتیں لگائی جا سکتی ہیں وہ لگائی جائیں اور ان صنعتوں پر ہم نے زیادہ توجہ دی ہے جو زرعی پیداوار سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم نے مختلف طور پر وہ منصوبے مکمل کئے ہیں جنہیں feasibility study کہا جاتا ہے ان کو ہم نے کتابچوں کی شکل میں چھاپ دیا ہے اور تمام اضلاع میں

ان کتابچوں کو بھیج دیا گیا ہے ۔ اسکے علاوہ ہم نے اپنے تمام نمائندگان کو سمال انڈسٹریز کے تمام افسران جو ضلع میں تعینات ہیں ان کو یہ ہدایات دی ہیں کہ وہ اسی ضلع کے تمام بلدیاتی اجلاس میں شرکت کریں اور وہ اپنی صنعتوں کے فروغ کیلئے ۔ اپنی صنعتوں کے منصوبوں بارے میں چھوٹی یا بڑی صنعتوں کے بارے میں ، گھریلو صنعتوں کے بارے میں ان کی تفصیل سے مقامی اداروں کے اراکین کو آگاہ کریں ۔ علاوہ اس کے میں نے ذاتی طور پر تمام چیئرمین حضرات کو خطوط لکھے ہیں کہ آپ خود اپنے اجلاسوں میں محکمہ صنعت کے ان ملازمین کو دعوت دیں تاکہ وہ آپ کو ان تمام منصوبوں سے آگاہ کر سکیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ان تمام قواعد سے بھی آگاہ کر سکیں جس کے تحت ہم ان علاقوں میں چھوٹی چھوٹی صنعتوں یا بڑی صنعتوں کو فروغ دے سکتے ہیں یا لگا سکتے ہیں ۔

میرے ایک معزز بھائی نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایک ایسا ادارہ ہے جس کے پاس اپنا کوئی بنک نہیں ہے۔ یہ درست ہے فی الحقیقت نہ صرف یہ کہ سمال انڈسٹریز ایک بغیر بنک کے ادارہ بلکہ ہمارے پاس صنعتی لحاظ سے کوئی بنک پرائیویٹ سیکٹر میں موجودہ نہیں ہے ۔ ہمارے جو قومی سطح پر مالیاتی ادارے ہیں ان سے ہم نے ہر ممکن امداد اور سہولت لینے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے یہ محسوس کیا ہے کہ اگر ہم دیہاتیوں میں ان گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں خاص طور پر کوئی نہ کوئی فنڈز یا اس قسم کے مالیاتی ادارے قائم کرنے ہونگے تاکہ ہم دیہاتوں میں لوگوں کی حوصلہ افزائی کیلئے ان کو آسان قسطوں میں قرضوں کی صورت میں بھی کوئی فنڈز مہیا کر سکیں ۔ تو مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہم نے اس سال سمال انڈسٹریز کی وساطت سے 36 لاکھ روپے کی رقم حکومت پنجاب سے حاصل کی گئی ہے جو اس سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منظور کی گئی ہے اور اس منصوبہ میں یہ شرط ہے کہ صرف دیہاتوں میں صنعتوں کے فروغ کیلئے یا صنعتوں کے لگانے کیلئے اس سے استفادہ کیا جائے گا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے بلدیہ کے جو اراکین ہیں وہ اس ضمن میں ہماری کافی مدد کرسکتے ہیں ۔ اپنے مقامی بھائیوں کی کاشت کاروں کی مدد کرسکتے ہیں ۔ کیونکہ ہم نے feasiblity study کی ہے ان میں سے بیشتر وہ صنعتیں ہیں جو کہ زرعی پیداوار سے متعلق ہیں اور ان صنعتوں کو لگانے کے لئے بہت زیادہ روپے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن اگر سرمایہ کی کمی یا کوئی دقت یا مشکل محسوس ہو تو اس صورت میں آپ ہمارے اس فنڈ سے استفادہ کر

سکتے ہیں جس کی حد ہم نے ایک لاکھ روپے تک رکھی ہے اس رقم تک آپ اپنے دیہاتوں میں جو صنعت لگانا چاہیں اس کے لئے آپ کو قابل رقم ہو سکتی ہے -

اس کے بعد جناب والا میرے ایک بھائی نے چوکیدارہ سسٹم کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ بعض دیہاتوں میں ایک ایک دو دو تین تین نمبردار ہیں اور ہر نمبردار کے علاقے میں ایک ایک چوکیدار مقرر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے - حالانکہ ایسا نہیں ہے - چوکیدار مقرر کرنے کے لئے جو ہدایات جاری کی گئی ہیں - قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے ہیں - اس کے تحت اس گاؤں کی آبادی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے اور تین سو یا چار سو گھروں پر مشتمل آبادی کے لئے ایک چوکیدار کے تعین کا فیصلہ کیا گیا ہے نمبردار کی تعداد کے پیش نظر چوکیدار کے مقرر کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا بلکہ گھروں کی آبادی کے پیش نظر یہ طے کیا گیا ہے یا آپ نے طے کرنا ہے اور آپ نے چوکیدار رکھنا ہے جہاں تک چوکیدار کی تنخواہ مقرر کرنے کا تعلق ہے وہ مقامی آبادی کا فرض ہے اور اس فرض کو نئے سرے سے رائج کرنے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ ایک مدت سے تمام دیہاتی آبادیاں یہ فرض پورا کرتی رہی ہیں - مقامی آبادی کے لوگوں نے اپنے اپنے علاقے کے چوکیداروں کے لئے فی گھر فیس لگا رکھی تھی اور ہمیشہ وصول کرتے رہے ہیں - اس کی زیادہ تر ذمے داری نمبرداروں پر ہی عائد ہوتی ہے اور وہی یہ رقم وصول کرتے ہیں - لیکن اب چونکہ ہر گاؤں میں ہماری بلدیات کے اراکین بھی موجود ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ نمبرداروں کی ذمہ داری کو کم کرنے کیلئے - ان کے بوجھ کو کم کرنے کیلئے آپ بھی ان کی معاونت کرسکتے ہیں اور اپنے دیہاتوں میں چوکیداروں کیلئے ان کی تنخواہوں کیلئے نمبرداروں کی امداد کرسکتے ہیں تاکہ مقامی طور پر ماہانہ آپ ان کی کیلئے اسقدر رقم جمع کرسکیں جو ان کی اور ان کے بچوں کی کفالت کرسکے یہ انتہائی ضروری ہے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف نمبرداروں کا فرض ہے بلکہ مقامی بلدیات کے اراکین پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے دیہاتوں میں اس سسٹم کی حوصلہ افزائی کریں کیونکہ یہ ایک بہت پرانا سسٹم ہے اچھا سسٹم ہے اگر اپنے چوکیداروں کی آپ دیکھ بھال کریں گے ان کی ضروریات کا خیال رکھیں گے تو یقیناً وہ آپ کے مویشیوں اور جان مال کی حفاظت گھروں کی حفاظت اپنا فرض

سمجھوں گے ۔ اس کے بعد جناب والا ایک معزز رکن نے تہہ بازاری کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے کہ اس کو اجازت دی جائے ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جس وقت یہ تہہ بازاری کا مسئلہ اٹھا اسوقت اور جسوقت تمام چھوٹے یا بڑے شہروں میں ۔ ناجائز قابضین کا مسئلہ سامنے آیا تو بہت سے اراکین نے یہ شکایت کی کہ اس تمام بیماری کی جڑ تہہ بازاری ہے ۔ یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے اور خود ۔ میرے بہت سے بھائیوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے اس تہہ بازاری کے طریقہ کار کی مذمت کی تھی اور آپ ہی کی تجاویز کے پیش نظر اس کو ختم کیا گیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ درست تھا جو آپ کے اپنے شہروں کے بازاروں اور علاقوں کو زیادہ صاف ستھرا کرنے کیلئے کیا گیا تھا اگر آپ نے محض اپنی آمدن میں اضافہ کرنے کیلئے تہہ بازاری کی اس لعنت کو دوبارہ اپنے اوپر مسلط کرنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے یہ بہتر ہوگا کہ آپ اپنی آمدن کے اضافہ کیلئے دوسرے وسائل تلاش کریں آپ کے بہت زیادہ وسائل ہیں اور آپ تلاش کر سکتے ہیں اور آپ کو علم بھی ہے کہ حال ہی میں تمام ڈسٹرکٹ کونسلز کو ایکسپورٹ ٹیکس کی اجازت دے دی گئی ہے آپ کی جو اپنی آمدنی ہے آپ کا جو اپنا بجٹ ہے اس کیلئے آپ اس ٹیکس میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ کس حد تک آپ اضافہ کریں ہماری بعض ایسی میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیز ہیں جہاں حال ہی میں ہمارے دوستوں نے کچھ ٹیکس عائد کئے ہیں تو وہاں کی جو مقامی آبادی ہے اور جو تاجر حضرات ہیں ان کی طرف سے بہت سی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ انہوں نے کافی اضافہ کیا جو ٹیکس لگائے گئے ہیں وہ کافی زیادہ ہیں اور ناقابل برداشت ہیں جہاں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ضروری ہے کہ مقامی بلدیات اپنے اپنے علاقوں میں صوابدید کے مطابق اپنی حیثیت کے مطابق ٹیکس نافذ کریں وہاں انہیں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے کہ اپنے علاقوں میں جہاں مختلف communities ہیں ان کا بھی انہوں نے خیال کرنا ہے دوکاندار ہیں تاجر حضرات ہیں اور پھر consumers ہیں ان کی جو مشکلات ہیں انہیں ان کو بھی پیش نظر رکھنا ہو گا اور ان کے پیش نظر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ کتنی حد تک ان ٹیکسوں میں اضافہ کر رہے ہیں ۔

اس کے علاوہ جہاں تک ضلع کونسلز کا تعلق ہے یا دیگر بلدیات کا تعلق ہے ۔ اس میں سمجھتا ہوں کہ ایکسپورٹ ٹیکس بڑھا کر ہی اس پر آپ کو قناعت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اور بھی ایسے دوسرے فیلڈز ہیں جہاں

آپ ٹیکسوں میں مناسب حد تک اضافہ کر سکتے ہیں تاکہ مقامی آبادی پر بھی بوجھ نہ پڑے اور آپ کی آمدن میں بھی اضافہ ہو۔

جہاں تک بلدیات کی مالی پوزیشن کا تعلق ہے۔ جناب والا۔ یہاں میں یہ ضرور تسلیم کروں گا کہ ان بلدیات میں ٹاؤن کمیٹیز اور یونین کونسل ایسے ادارے ہیں جن کے وسائل انتہائی محدود ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بہت سی ایسی ٹاؤن کمیٹیاں ہیں جنہوں نے دوبارہ درخواستیں دی ہیں کہ ہماری ٹاؤن کمیٹی کو واپس لیا جائے اور یونین کونسل میں مدغم کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کے وسائل محدود ہیں اور نہ ہی وہ اپنے وسائل کو اس حد تک بڑھا سکتے ہیں کہ وہ اپنے مقامی اخراجات کو برداشت کر سکیں تو یہ دو ادارے ایسے ہیں جن کے بارے میں ہمیں مزید غور و خوض کرنا ہوگا اور ہمیں دیکھنا ہو گا کہ ان اداروں کی مالی شکایات ہیں ان کو کسی حد تک دور کر سکتے ہیں۔

جہاں تک یونین کونسل کا تعلق ہے وہ تو آپ کے علم میں ہے کہ گذشتہ سالوں میں آج تک یونین کونسل کی جتنی سکیمیں تھی یا منصوبے تھے حکومت کی طرف سے ان کو مالی امداد یا مالی اعانت دی جاتی رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چار سالوں کے بعد ہم اب اس مقام پر آپہنچے ہیں جہاں ہمیں اس بات کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ اگر ہم نے یونین کونسل کے اداروں کو با اختیار ادارے بنانا ہے اور اپنے پاؤں پر انہیں کھڑا کرنا ہے تو پھر ان کو اپنے وسائل خود ہی تلاش کرنے ہوں گے ان کے لئے ہم نے علیحدہ ٹیکس شیڈول مقرر کر دیئے ہیں جو کہ ضلعی کونسل کے ٹیکسوں کے شیڈول سے بالکل مختلف ہیں تاکہ وہ overlap نہ کریں تو اس صورت میں ان تمام معزز ارکان جو یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی وساطت سے چیئرمین حضرات یونین کونسل کی خدمت میں بھی گذارش کروں گا کہ آپ بھی یہ کوشش کریں یہ ہمارے بنیادی ادارے ہیں جن کو ہم نے بہت زیادہ مضبوط اور مستحکم کرنا ہے جہاں تک ضلع کونسل کے اداروں کا تعلق ہے ان کے بارے میں ہمیں قطعی طور پر کوئی فکر نہیں ہے لیکن جہاں تک یونین کونسل کے ادارے ہیں یہ ہمارے بنیادی ادارے ہیں جہاں سے آپ کے ان جمہوری اداروں نے پنپنا ہے الہذا ہے اس لئے آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ نے ان اداروں کو فروغ دینے کے لئے کیا کچھ کرنا ہے مجھے بعض اوقات یہ سن کر بےحد افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ضلع کونسل کے چیئرمین حضرات

اور بعد چند ایک احباب کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار ہوا ہے کہ یونین کونسل کے جو ادارے ہیں ان کو زیادہ مالی اختیارات نہ دیئے جائیں یا ٹیکس کی ان کو اجازت نہ دیجئے یا ان کے منصوبوں میں زیادہ اشتراک عمل نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے ضلعی سطح پر اس ادارے کو زیادہ مضبوط اور مستحکم کرنا ہے تو وہ اس صورت میں دیرپا ہو سکتا ہے جب آپ بنیادی طور پر دیہی سطح پر ان اداروں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں اور یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ ضلع کونسل کے ارکان جو کہ ان ہی علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں ان کو یونین کونسل کے ارکان کی اور چیئرمین حضرات کی رہنمائی کرنا ہو گی اور ان اداروں کو فعال بنانا ہو گا اور زیادہ اچھے مضبوط اور مستحکم اداروں کی شکل میں ان کو تبدیل کرنا ہو گا آپ نے ان کو بتانا ہو گا کہ آپ کس طرح مالی لحاظ سے اپنے ان اداروں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر سکتے ہیں اور خود مختار کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میرے ایک معزز بھائی نے ٹیکسوں کی وصولی کے سلسلے میں شکایت کی کہ انہیں بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ ٹیکسوں کی وصولی میں زیادہ کامیاب نہیں ہوتے اور جب ان کے خلاف کیسز (cases) مرتب کئے جاتے ہیں اور متعلقہ علاقوں میں بھیجے جاتے ہیں تو ان میں کافی تاخیر ہوتی ہے اور یہ تجویز کی گئی ہے کہ جرمانے کے اختیارات یا سزا کے اختیارات متعلقہ بلدیات کے چیئرمین حضرات کو دیئے جائیں میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح مختلف نوعیت کے مختلف شعبوں میں ہمارے ہاں ادارے ہیں اس طرح ہمارا انتظامیہ ایک ادارہ ہے جس میں ہم نے حکومت کی طرف سے مجسٹریٹ صاحبان مقرر کئے ہوئے ہیں جن کو مختلف نوعیت کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں اور انہوں نے ہی ان مقدمات یا اس قسم کے یا اس نوعیت کے تنازعات یا مقدمات کی سماعت کرنا ہوتی ہے اور اس کے لئے ایک ماہرانہ تجربے کی ضرورت ہوتی ہے اور ماہرانہ علم کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکایت مجھے مناسب معلوم اس لئے نہیں دیتی کہ ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے جس کے تحت تمام مجسٹریٹ صاحبان کام کرتے ہیں اور وہ آپ کی رابطہ کمیٹیوں کے رکن کی حیثیت سے آپ کے ان اجلاسوں میں شرکت کرتے ہیں ۔ اور جہاں کہیں بھی آپ کو یہ شکایت موصول ہو یا آپ کو اس بارے میں اطلاع ملے کہ ٹیکسوں کی وصولی کے سلسلے میں جو شکایت یا مقدمات کسی خاص عدالت میں چل رہے ہیں اور مجسٹریٹ صاحبان اس میں تاخیر کر رہے ہیں تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جو آپ کی رابطہ کمیٹی کے

رکن ہیں اور آپ چیف ایگزیکٹو ہیں آپ ان کے نوٹس میں یہ بات لا سکتے ہیں اور یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے لیکن اس میں آپ کی توجہ کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ رابطہ کمیٹی ایک انتہائی اہم ادارہ اور انتہائی موثر ادارہ ہے اور اس کو موثر بنانے کا انحصار بھی آپ پر ہے کیونکہ آپ نے اس ادارے کو ایک راہنما کی حیثیت سے چلانا ہے اور تمام شعبوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کے لئے آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ کی صلاحیتوں ۔ آپ کی قابلیت اور آپ کی فہم و فراست کے پیش نظر یہ شاید اس قدر مشکل نہیں ہے کہ آپ ان مختلف شعبوں کے درمیان ایک رابطہ کی صورت میں تمام شعبوں کی کارکردگی کا بنظر غائر جائزہ لے سکیں اور ان تمام شعبوں پر کڑی نگرانی رکھ سکیں بلکہ آپ ایسی تمام شکایات کا اچھی طرح سے اور موثر طور پر ازالہ بھی کر سکتے ہیں جو آپ تک پہنچیں ۔ مجھے بیحد افسوس ہے

قطع کلامیاں

کہ میں آپ کے ان سوالات کے اور آپ کے ان مسائل کے بارے میں عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں اگر آپ سمجھتے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے تو میں اپنی تقریر ختم کرنے کے لئے تیار ہوں مجھے آپ کی تکلیف کا اور اس انتظار کا بیحد احساس ہے لیکن چونکہ یہ اتنے اہم مسائل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے اپنے ضلع کے ایک سربراہ کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے ہیں اور آپ اس ایوان میں اپنے اضلاع کی نمائندگی کر رہے ہیں اور آپ ہی اس قسم کی شکایات اور مسائل اس ایوان میں پیش ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم ان مسائل کے بارے میں اظہار خیال کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے معزز اراکین کی تسلی کر سکیں جہاں تک ممکن ہوسکتا ہے ہم آپ کی شکایات اور ان مسائل کو حل کرنے کا جائزہ لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

سردار خالد عمر میں نے ایک تجویز پہلے دی تھی ۔ شاید منسٹر صاحب نے اس کا جواب نہیں دیا ۔ میری عرض یہ تھی کہ اگر یہ اجازت مل جائے کہ ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنی ٹرانسپورٹ دے دیں اور جو مجسٹریٹ ہمارا کمس منں رھے ھیں وہ موقع پر جا کر وصولی کر لیں تو بہت اچھا ہو گا ۔ کیونکہ وہ لوگ جب دفتر میں آتے ہیں تو کلرک کو دس روپے دے کر وہیں سے تاریخ لے کر چلے جاتے ہیں ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: مجھے انتہائی افسوس ہے کہ معزز رکن نے میری بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اس لئے کہ وہ ضلع کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے اگر اپنی پوزیشن کو موثر طور پر استعمال نہیں کر سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاید ممکن نہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب والا، بہت اختصار کے ساتھ انتہائی اہم نکات کے بارے میں میں گزارشات کرنی چاہوں گا کچی آبادیوں کا مسئلہ انتہائی اہم ہے اور قیام پاکستان سے لے کر اب تک یہ مسئلہ تمام حکومتوں کے لئے درد سر بنا رہا ہے اور بہت اہمیت کا حامل رہا ہے لیکن قیام پاکستان کے بعد یہ پہلی مرتبہ ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لئے موثر اور قابل عمل حل کی کوشش کی گئی ہے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس مسئلے کو حل کیا جا چکا ہے۔ صوبے کی تمام میونسپل کمیٹیوں کی تمام، شہروں کی ان کچی آبادیوں کا سروے مکمل کیا جا چکا ہے۔ جو طریق کار ہم نے وضع کیا ہے، اس کے پیش نظر اس وقت جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، وہ اس ضلع کے کلکٹر اور اس ضلع کے میونسپل کمیٹی کے چیئرمین صاحبان پر عائد ہوتی ہے۔ اس وقت تک ہم نے تقریباً 36 ایسی کچی آبادیوں کے لئے مالکانہ حقوق کے بارے میں ہدایات بھیج دی ہیں۔ ان کے لئے approval دے دی گئی ہے۔

باقی جن آبادیوں کے بارے میں ہمیں اطلاعات ملتی ہیں، جو ہمیں ابھی تک موصول نہیں ہوئیں، اس کا طریق کار یہ ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی صاحب نے اس ضلع کی میونسپل کمیٹی کے چیئرمین صاحب کے مشورے کے ساتھ ان تمام کچی آبادیوں کا سروے مکمل کرکے ہمیں رپورٹ بھیجنی ہے، یعنی مقامی حکومت کے محکمے کو۔ پھر ہم نے اس رپورٹ کے بارے میں ریونیو بورڈ کے کالونیز ڈیپارٹمنٹ سے اس کی approval لینی ہے، اس کی اجازت لینی ہے اور جب بھی اس قسم کی سفارش ہمارے ہاں پہنچتی ہے تو آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پروسیجر میں ہماری خاص ہدایات کے مطابق آٹھ یا دس سے زیادہ صرف نہیں ہوتے۔ ہم فوری طور پر کالونیز ڈیپارٹمنٹ سے اس کی منظوری لے کر واپس اس ضلع کے متعلقہ ڈی سی صاحب کو بھیج دیتے ہیں۔ اب یہ آپ پر، مقامی بلدیہ کے چیئرمین صاحب پر منحصر ہے کہ وہ اپنے علاقے کی کچی آبادیوں کی فہرستوں کو جو ابھی تک التواء میں پڑی ہیں finalise کر کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی وساطت سے ہم تک پہنچائیں۔ کنونشن کے روز بھی نے انتہائی اعتماد کے ساتھ یہ

اعلان کیا تھا ، مجھے یقین ہے کہ چھ ماہ کے عرصے میں ہم انشاء اللہ ان تمام کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کے قابل ہو سکیں گے - (نعرہ هائے تحسین) -

جناب والا ، میں نے یہ جو اعلان کیا تھا ، وہ اس اعتماد سے کیا تھا کہ ہماری ان کچی آبادیوں کے مکین ان شہروں اور ان بستیوں میں آباد ہیں جن کی بلدیات کے سربراہ اس صوبائی کونسل کے ممبر بھی ہیں - اس لئے مجھے آپ پر جو اعتماد تھا ، اس کے پیش نظر میں نے یہ اعلان کیا تھا اور اب بھی مجھے یہ توقع ہے کہ آپ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ وہ تفصیلات اور وہ فہرستیں کم سے کم وقت میں ہم تک پہنچائیں تاکہ ہم بہت جلد ، آٹھ دس دن کے اندر ہی ان فہرستوں کی منظوری لے کر آپ تک پہنچا دیں -

جناب نواب محمد یحیٰ - ہم نے کچی آبادیوں کی فہرستیں بھیج دی ہیں

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی آپ نے بھیج دی ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی منظوری آپ تک پہنچ گئی ہو گی یا پہنچ رہی ہے -

اس کے علاوہ ایک بھائی نے افغان مہاجرین کی جائداد کی خرید و فروخت کے بارے میں شکایت کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی ابہام نہیں - حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری ہوتی رہی ہیں - وہ واضح ہیں - کسی ایسے شخص کو جو کہ اس ملک کا شہری نہیں - اس ملک میں کسی ایسی جائیداد کی خرید و فروخت کا اختیار نہیں جو کہ مستقل جائیداد ہے - immovable ہے اس بارے میں حکومت کی جانب سے - چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے تمام ڈی سی صاحبان کو واضح ہدایات بھیجی جا چکی ہیں اور ان پر سختی سے عمل درآمد ہو رہا ہے - اگر ہمارے کسی معزز رکن کے علم میں ایسی بات ہے کہ کسی علاقے یا کسی جگہ میں کسی ایسے شخص نے جو کہ اس ملک کا شہری نہیں - جائیداد خریدی ہے تو اس علاقے یا ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس کی نشان دہی کر سکتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں - ان کا فرض ہے - - جہاں تک حکومت کا تعلق ہے - واضح ہدایات بھیجی جا چکی ہیں کہ کوئی ایسا شخص جو اس ملک کا شہری نہیں - وہ اس ملک میں جائیداد کی خرید و فروخت کرنے کا اہل نہیں -

جناب والا - آخر میں ایک دو ایسے مسائل ہیں جو انتظامیہ بلدیات سے متعلق ہیں - اور جن کی وقتاً فوقتاً ہمیں شکایات بھی موصول ہوتی رہتی ہیں - ایک تو وہ ہے جس کا میں نے پرسوں اپنے افتتاحی کلمات میں مختصراً اظہار خیال کیا تھا کہ ہماری بہت سی ایسی بلدیات ہیں جہاں ہمارے چیئرمین صاحبان ان علاقوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے جن علاقوں میں سے اراکین منتخب ہو کر آئے ہیں جنہوں نے انتخابات میں ان کی مخالفت کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی مایوس کن امر ہے جس کو ہمیں ملحوظ خاطر رکھنا ہے - جس وقت ہم اپنے اداروں میں کسی رکن کو بطور چیئرمین بطور رہنما کے منتخب کر لیتے ہیں - تو منتخب ہونے کے بعد وہ کسی مخصوص طبقے یا مخصوص گروپ کا رہنما یا چیئرمین نہیں ہوتا ہے بلکہ اس علاقے کی اس بلدیہ کی جو اس کی حدود ہیں - اس بلدیہ کا وہ چیئرمین یا رہنما ہوتا ہے - اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی چیئرمین بلدیہ کے لیے یہ انتہائی شرمناک بات ہے کہ محض اس وجہ سے کوئی علاقہ ترقیاتی کاموں سے محروم رہ جائے کہ اس علاقے کے اراکین نے انتخاب کے وقت اس کی مخالفت کی تھی - مجھے امید ہے کہ آئندہ کے لئے ہم بلدیہ کی موجودہ معیار میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں گے کہ جن علاقوں میں اب تک کام نہیں ہوئے - یا جو علاقے ترقیاتی کاموں سے محروم رہے ہیں ان کی طرف ہمیں خاص توجہ دینی ہو گی - ایک اور امر جو میں معزز اراکین کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو منصوبے سابقہ بلدیات نے منظور کئے تھے ان کے بارے میں کچھ اطلاعات ملی ہیں - ہمیں شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض بلدیات میں ان منصوبوں میں رد و بدل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی روایت نہ ہو گی - چونکہ حکومت نے بطور خود مختار اداروں نے آپ کو اختیارات دیئے ہیں - آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ اپنی کسی قرارداد کو پاس بھی کر سکتے ہیں اور مسترد بھی کر سکتے ہیں - لیکن یہ اچھی روایت نہ ہو گی - آپ سے پہلے اراکین کام کرتے رہے ہیں وہ چیئرمین حضرات منتخب حضرات جنہوں نے ان علاقوں کے لئے منصوبے پاس کئے ہیں ان منصوبوں کو اس لئے تبدیل کرنا کہ ان کا تعلق آپکے مخالف گروپ سے ہے میں سمجھتا ہوں کہ مناسب بات نہ ہو گی - مجھے امید ہے کہ اس امر کو تمام معزز اراکین ذہن میں رکھیں گے - کہ ان تمام منصوبوں کا ان تمام قراردادوں کا فیصلوں کا احترام کریں جو اس سے قبل سابقہ چیئرمین حضرات نے یا سابقہ اراکین نے کئے ہیں - جناب والا

یہ بات بالکل واضح ہے کہ حالیہ انتخابات میں عوام کی شمولیت نے حد انہماک اور شوق سے ہوئی اور انہوں نے ان انتخابات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ باوجود اس بات کے ہم نے ایک نہایت کڑی شرط عائد کر دی تھی کہ صرف وہ لوگ ووٹ ڈال سکیں گے جن کے پاس شناختی کارڈ ہونگے اور یہ بات ہمارے علم میں تھی کہ عوام کی بڑی تعداد ہے جن کے پاس شناختی کارڈ نہیں اور اس قلیل وقت میں شاید ہمارے لئے ممکن نہیں تھا کہ ہم اتنی زیادہ تعداد میں شناختی کارڈ مہیا کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے انتہائی کڑی شرط رکھی تاکہ انتخابات منصفانہ ہوں۔ اور انتخابات میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہوں اور کسی قسم کی شکایت نہ ہو اس کے باوجود بھی لوگوں نے اور دیہات کے لوگوں نے ان انتخابات میں حصہ لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خوش آئند اور قابل تحسین بات ہے۔ اس کڑی شرط اور مشکلات کے باوجود ہماری اوسط شرح 52 فی صدی تھی۔ جو میں سمجھتا ہوں کسی بھی ترقی پذیر ملک کے لئے قابل فخر کارنامہ ہے۔ بہت کوشش کے ساتھ ہم نے اپنے بلدیات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ اور ہم نے گذشتہ چار سالوں میں بلدیات کے اداروں کو کامیاب کرنے کی کوشش کی ہمیں یقین ہے کہ آپ مستقبل کی جمہوریت کے لیے ممد ثابت ہونگے۔ شکریہ۔

جناب گورنر کا اختتامی خطاب

جناب چیئرمین ۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں میرے خیال میں جس مقصد کے لئے یہ اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔ وہ مقصد پورا ہو گیا ہے یہ افتتاحی اجلاس تھا تاکہ آپ ایک دوسرے کو مل لیں دیکھ لیں۔ لمبی تقریریں نہیں ہو سکیں۔ میں آپ کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ تین دن یہاں تشریف لائے۔ آئندہ ہم ایک لمبا اجلاس کریں گے۔ جو مارس شو کے بعد اپریل کے شروع میں منعقد ہوگا انشاءاللہ آپ دوبارہ آئیں گے۔ آپ اپنے کاموں کو آگے بڑھائیں۔ اور آپ اپنے کام محنت سے انجام دیں۔ اور ترقیاتی منصوبے پر کام کریں۔ آپ چھوٹی چھوٹی سکیمیں بنائیں اور عوام کی بہبود کے لئے کام کیجئے۔ مجھے خوشی ہے کہ ترقیاتی پروگراموں پر عمل ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ مجھے امید ہے کہ 4، 5 سال کے بعد یہ الیکشن ہوتے رہینگے۔ اور آپ لوگ انشاء اللہ اچھے کام کریں گے۔ ان بلدیاتی اداروں سے جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہونگی۔ اب

انکو فعال بنائیں اور محنت سے کام کریں ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جن لوگوں نے اچھے کام کئے تھے ۔ وہ دوبارہ منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ انکو لوگوں نے دوبارہ منتخب کیا ہے ۔ اور بعض نئے لوگ آئے ہیں ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپکے بھائی یہاں جو افسران بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہ آپ کے لئے ہی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ یہ آپ کی پوری مدد کریں گے ۔ آپ بھی ان کے ساتھ تعاون کریں ۔ یہ بھی آپ کے بھائی ہیں ۔ یہ آپکے کام کریں گے ۔ اور انشاءاللہ تمام کام ٹھیک ہوں گے ۔ آپ نے انکی رہنمائی بھی کرنی ہے ۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ افسران خراب ہیں ایسا نہیں ہے ۔ جو بھی آپ اعتراض کریں گے اس اعتراض کا جواب یہ ضرور دیں گے یہ آپ سے میں نے کہنا تھا اور آخر میں دعا ہے کہ آپ ان اداروں کو کامیابی کے ساتھ چلائیں ۔ خدا حافظ

(اس کے بعد دعا کی گئی اور اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

جناب والا - آخر میں ایک دو ایسے مسائل ہیں جو ہماری بلدیات سے متعلق ہیں - اور جن کی وقتاً فوقتاً ہمیں شکایات بھی موصول ہوتی رہی ہیں - ایک تو وہ ہے جس کا میں نے پرسوں اپنے افتتاحی کلمات میں مختصراً اظہار خیال کیا تھا کہ ہماری بہت سی ایسی بلدیات ہیں جہاں ہمارے چیئرمین حضرات ان علاقوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے جن علاقوں میں ایسے اراکین منتخب ہو کر آئے ہیں جنہوں نے انتخابات میں ان کی مخالفت کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی مایوس کن امر ہے جس کو ہمیں ملحوظ خاطر رکھنا ہے - جس وقت ہم اپنے اداروں میں کسی رکن کو بطور چیئرمین بطور رہنما کے منتخب کر لیتے ہیں - تو منتخب ہونے کے بعد وہ کسی مخصوص طبقے یا مخصوص گروپ کا رہنما یا چیئرمین نہیں ہوتا - بلکہ اس علاقے کی اس بلدیہ کی جو بھی حدود ہیں - اس بلدیہ کا وہ چیئرمین یا رہنما ہوتا ہے - اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی چیئرمین بلدیہ کے لیے یہ انتہائی شرم ناک بات ہے کہ محض اس وجہ سے کوئی علاقہ ترقیاتی کاموں سے محروم رہ جائے کہ اس علاقے کے اراکین نے انتخاب کے وقت اس کی مخالفت کی تھی - مجھے امید ہے کہ آئندہ کے لئے ہم بلدیہ کی موجودہ معیار میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں گے کہ جن علاقوں میں ابھی تک کام نہیں ہوئے - یا جو علاقے ترقیاتی کاموں سے محروم رہے ہیں ان کی طرف ہمیں خاص توجہ دینی ہو گی - ایک اور امر جو میں معزز اراکین کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو منصوبے سابقہ بلدیات نے منظور کئے تھے - ان کے بارے میں ہمیں اطلاعات ملی ہیں - ہمیں شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض بلدیات میں ان منصوبوں میں رد و بدل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی روایت نہ ہو گی - چونکہ حکومت نے بطور خود مختار اداروں نے آپ کو اختیارات دیئے ہیں - آپکو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ اپنی کسی قرارداد کو پاس بھی کر سکتے ہیں اور مسترد بھی کر سکتے ہیں - لیکن یہ اچھی روایت نہ ہو گی - آپ پہلے اراکین کام کرتے رہے ہیں وہ چیئرمین حضرات منتخب حضرات جنہوں نے ان علاقوں کے لئے منصوبے پاس کئے ہیں ان منصوبوں کو اس لئے تبدیل کرنا کہ ان کا تعلق آپکے مخالف گروپ سے ہے میں سمجھتا ہوں کہ مناسب بات نہ ہو گی مجھے امید ہے کہ اس امر کو تمام معزز اراکین اپنے ذہن میں رکھیں گے - کہ ان تمام منصوبوں کا ان تمام قراردادوں کا فیصلوں کا احترام کریں جو اس سے قبل سابقہ چیئرمین حضرات نے یا آپ کے سابقہ اراکین نے کئے ہیں - جناب والا

یہ بات بالکل واضح ہے کہ حالیہ انتخابات میں عوام کی شمولیت نے حد انہماک اور ذوق سے ہوئی اور انہوں نے ان انتخابات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ باوجود اس بات کے ہم نے ایک نہایت کڑی شرط عائد کر دی تھی ۔ کہ صرف وہ لوگ وہ انتخابی ووٹ ڈال سکیں گے جن کے پاس شناختی کارڈ ہونگے ۔ اور یہ بات ہمارے علم میں تھی کہ عوام کی بڑی تعداد ہے جن کے پاس شناختی کارڈ نہیں اور اس قلیل وقت میں شاید ہمارے لئے ممکن نہیں تھا ۔ کہ ہم اتنے زیادہ تعداد میں شناختی کارڈ مہیا کر سکتے ۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے انتہائی کڑی شرط رکھی تاکہ انتخابات منصفانہ ہوں ۔ اور انتخابات میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہو اور کسی قسم کی شکایت نہ ہو اس کے باوجود بھی لوگوں نے اور دیہات کے لوگوں نے ان انتخابات میں حصہ لیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خوش آئند اور قابل تحسین بات ہے ۔ اس کڑی شرط اور مشکلات کے باوجود ہماری اوسط شرح 52 فی صدی تھی ۔ جو میں سمجھتا ہوں کسی بھی ترقی پذیر ملک کے لئے قابل فخر کار نامہ ہے ۔ بہت کوشش کے ساتھ ہم نے اپنے بلدیات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ۔ اور ہم نے گذشتہ چار سالوں میں بلدیات کے اداروں کو کامیاب کرنے کی کوشش کی ہمیں یقین ہے کہ آپ مستقبل کی جمہوریت کے لئے ممد ثابت ہونگے ۔ شکریہ ۔

جناب گورنر کا اختتامی خطاب

جناب چیئرمین ۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں میرے خیال میں جس مقصد کے لئے یہ اجلاس منعقد کیا گیا تھا ۔ وہ مقصد پورا ہو گیا ہے یہ افتتاحی اجلاس تھا تاکہ آپ ایک دوسرے کو مل لیں ۔ دیکھ لیں ۔ لمبی تقریریں نہیں ہو سکیں ۔ میں آپ کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آپ تین دن یہاں تشریف لائے ۔ آئندہ ہم ایک لمبا اجلاس کریں گے ۔ جو مارس شو کے بعد اپریل کے شروع میں منعقد ہو گا انشاءاللہ آپ دوبارہ آئیں گے ۔ آپ اپنے کاموں کو آگے بڑھائیں ۔ اور آپ اپنے کام محنت سے انجام دیں ۔ اور ترقیاتی منصوبے پر کام کریں ۔ آپ چھوٹی چھوٹی سکیمیں بنائیں اور عوام کی بہبود کے لئے کام کیجئے ۔ مجھے خوشی ہے کہ ترقیاتی پروگراموں پر عمل ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا ۔ مجھے امید ہے کہ 4, 5 سال کے بعد یہ الیکشن ہوتے رہینگے ۔ اور آپ لوگ انشاءاللہ اچھے کام کریں گے ۔ ان بلدیاتی اداروں سے جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہونگی ۔ اب

انکو فعال بنائیں اور محنت سے کام کریں - آپ نے دیکھا ہو گا کہ جن لوگوں نے اچھے کام کئے تھے - وہ دوبارہ منتخب ہو کر آئے ہیں - انکو لوگوں نے دوبارہ منتخب کیا ہے - اور بعض نئے لوگ آئے ہیں ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں - میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں - اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپکے بھائی یہاں جو افسران بیٹھے ہوئے ہیں - وہ آپ کے لئے ہی بیٹھے ہوئے ہیں - یہ آپ کی پوری مدد کریں گے - آپ بھی ان کے ساتھ تعاون کریں - یہ بھی آپ کے بھائی ہیں - یہ آپکے کام کریں گے - اور انشاءاللہ تمام کام ٹھیک ہوں گے - آپ نے انکی رہنمائی بھی کرنی ہے - آپ یہ نہ سمجھیں کہ افسران خراب ہیں ایسا نہیں ہے - جو بھی آپ اعتراض کریں گے اس اعتراض کا جواب یہ ضرور دیں گے یہ آپ سے میں نے کہنا تھا اور آخر میں دعا ہے کہ آپ ان اداروں کو کامیابی کے ساتھ چلائیں - خدا حافظ

(اس کے بعد دعا کی گئی اور اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا)